جینے کی راہ

جگت گرو تتو درشی
سنت رامپال جی مہاراج

جیو ہماری جاتی ہے، مانو (انسانیت) دھرم ہمارا
ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، دھرم نہیں کوئی نیارا

!! پورن پرماتما نے نمہ !!

جینے کی راہ

Way Of Living

لیکھک

سنت رامپال داس

شِش

سوامی رامدیوانند جی مہاراج

جیو ہماری جاتی ہے، مانو (انسانیت) دھرم ہمارا
ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی، دھرم نہیں کوئی نیارا

درھارتھ مولیہ (ہدیہ) 30روپے صرف

پبلیشر

"پرچار پرسار سمیتی"

ست لوک آشرم

پاکستان

Mobile:

0344-3658877 0348-3592845 0303-7673967 0346-1264461
0304-4533290 0344-3519854 0343-7020214 0304-5467262

Website

www.jagatgururampalji.org.
E-mail: jagatgururampalji@yahoo.com

نمبر	فہرست	صفحہ نمبر
01	بُھومیکا	08
02	دوشبد	10
03	انسانی زندگی کی عام دھارنا	14
04	کتھامارکنڈے رِشی اور اُپسرا کا سنواد	25
05	آج بھائی کو فُرست ہے	33
06	بھگتی نہ کرنے سے نُقصان کے اور دوسرے تفصیلات	38
07	بھگتی نہ کرنے سے بہت دُکھ ہو گا	43
08	بھگتی کے راستے پر سفر	44
09	وِواہ (شادی) کیسے ہوتا ہے؟	45
10	پریم پرسنگ کیسا ہوتا ہے؟	47
11	بھگوان شِو کا اپنی پتنی کو چھوڑنا	48
12	کرت گھنی پُتر (نالائق بیٹا)	53
13	بے اولاد! ساودھان (ہوشیار)	53
14	وِواہ (شادی) میں گیان ہین (بے سمجھ) ناچتے ہیں	54
15	سنتوں کی شِکشہ (سیکھ)	54
16	وِواہ (شادی) کے بعد کا سفر	57
17	وشیش منتھن (خاص نچوڑ)	62
18	چریتروان کی کتھا (نیک کردار انسان کا قصہ)	64
19	سنگت کا پربھاؤ اور وشواس پر بھوکا	66
20	پرمیشور کبیر جی دوارہ کاشی شہر میں بھوجن بھنڈارا دینا	70
	• ایک اور کرشما جو اُس بھنڈارے میں ہوا	74
21	ہرلال جاٹ کی کتھا	77
22	تمباکو استعمال کرنا مہاپاپ ہے	81
23	تمباکو کی پیدائش	81
24	تمباکو کے بارے میں دوسرے وچار	86
25	تمباکو سے گدھے گھوڑے بھی نفرت کرتے ہیں	89

26 نشا کرتا ہے ناش 90

27 ماتاپِتا کی سیوا اور آدر کرنا پرم کرتویہ (فرض) 97

28 پِتا (والد) بچوں کی ہر ممکن غلطی معاف کر دیتا ہے 98

29 ست سنگ سے گھر کے جھگڑے ختم ہوتے ہیں 106

30 پُہلو بائی کی نصیحت 109

31 موجودہ دوَر میں کچھ سچی کتھائیں 117

- بھگت سُریش داس کے اُجڑے پریوار کو بسایا 117
- ستسنگ نہ سُننے سے سروَناش ہوا 120
- ست سنگ میں جانے سے بڑی مصیبت ٹل جاتی ہے 121
- میراں بائی کو زہر سے مارنے کی بیکار کوشش 125
- میراں کو ستگرو شرن ملی 126
- چور کبھی امیر نہیں ہوتا 134
- سانسارک چیں-چوں میں ہی بھگتی کرنی پڑے گی 138
- چودھری جیتا جاٹ کو گیان ہوا 141
- وحشیہ (طوائف) کا اُدھار 145
- رنکا بنکا کی کتھا 148
- کبیر جی دوارہ شِشوں کی پریکشا (امتحان) لینا 150
- خونی ہاتھی سے کبیر پرمیشور کو مروانے کی غلط کوشش 156

32 دِکشا کے بعد 157

33 پرماتما کے لیے کچھ بھی ناممکن نہیں ہے 158

34 ایک لیوا ایک دیوا دُوتم 164

35 کتھنی اور کرنی (قول و عمل) میں انتر گھاتک (فرق مہلک) ہے 166

36 ستسنگ سے ملی بھگتی کی راہ 168

37 مُنی رام کتھا واچک پنڈت کی کرنی 174

38 راجہ پریکشت کا اُدھار 177

39 پنڈت کی پریبھاشا (definition) 180

40 سُداما جی پنڈت تھے 181

41	ادھیائے انوراگ ساگر کا سارانش	182
	• بھگت کا سبھاؤ (فطرت) کیسا ہو؟	191
	• من کیسے پاپ-پُنیہ کرواتا ہے؟	200
	• بھگت کے سولہ گُن (زیور)	201
	• کال کا جیو ستگُرو گیان نہیں مانتا	204
	• ہنس (بھگت) لکشن	206
	• گیانی یعنی ستسنگی کے لکشن	206
	• بھگت پرمارتھی ہونا چاہیے	206
42	دکشا لے کر نام کا سِمرن کرنا لازمی ہے	210
	• دس مُکامی ریکھتا	214
	• بھگت جتی اور ستی ہونا چاہیے	217
43	ادھیائے گُروڑ بودھ کا سارانش	230
44	ادھیائے ہنومان بودھ کا سارانش	244
45	ہم کال کے جال میں کیسے پھنسے؟	260
46	کبیر پرمیشور جی کی کال سے بات چیت	260
	• کال نرِنجن دوارہ کبیر جی سے تین یُگوں میں کم جیو لے جانے کا وچن لینا	264
47	تیرہ (13) گاڑی کاغزوں کا لکھنا	274
48	کَل یُگ ورتمان میں کتنا بیت چُکا ہے	280
49	گُرو بن موکش نہیں	281
50	پُورن گرو کے وچن کی شکتی سے بھگتی ہوتی ہے	284
51	واسودیو کی پریبھاشا (definition)	295
52	بھگتی کس پربُھو کی کرنی چاہیے (گیتا مطابق)	305
53	پُوجا اور سادھنا میں فرق۔	325
54	رِشی دُرواسا کی کارگزاری۔	333
55	سرشٹی رچنا (تخلیق کائنات)	342
	• آتمائیں کال کے جال میں کیسے پھنسی؟	347
	• شری برہما، شری وِشنو، اور شری شنکر جی کی پیدائش۔	352

- تینوں گُن کیا ہیں؟ (تصدیق شُدہ) 354
- کال (برہم) کی اویکت رہنے کی پرتگیہ (عہد) 356
- برہما کا اپنے پتا (کال برہم) کی حاصل کرنے کے لیے کوشش۔ 358
- ماتا (دُرگا) دوارہ برہما کو شراپ (بددعا) دینا۔ 360
- وِشنو کا اپنے پِتا کی حاصلات کے لیے جانا اور ماتا کا آشِر واد پانا۔ 361
- پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈوں کی ستھاپنا (قیام)۔ 369
- پویتر اتھُر وید میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 372
- پویتر رُگ وید میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 379
- پویتر شریمد دیوی مہاپُران میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 386
- پویتر شِو مہاپران میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 389
- پویتر شریمد بھگوت گیتا جی میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 389
- پوجیہ کبیر پرمیشور (کویر دیو) جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 393
- آدرنیہ غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا کا ثبوت۔ 396
- آدرنیہ نانک صاحب جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا کا ثبوت 405
- دوسرے سنتوں کی طرف سے سرشٹی رچنا کی دنت کتھا۔ 409

56 بھگتی مریادہ 412

- دکشا لینے والے حضرات کے لیے لازمی معلومات 412
- کرم کانڈ کے بارے میں ست کتھا 422

57 شاستر مطابق بھگتی سے ہوئے بھگتوں کو لابھ 429

- اُجڑا پریوار بسا 429
- گُردے ٹھیک کرنا اور شیطان کو انسان بنانا 431
- بھگت ستیش کی آتم کتھا 437
- 11000 وولٹیج کی تار سے چھُڑوانا 439
- بھگت دیپک داس کے پریوار کی آتم کتھا 442
- پرمیشور کی اسیم کرپا 446

بُھومیکا

جینے کی راہ پستک گھر گھر میں رکھنے کے لائق ہے۔ اِس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے لوک اور پرلوک دونوں میں سُکھی رہو گے۔ پاپوں سے بچو گے۔ گھر کے جھگڑے ختم ہو جائیں گے بہو۔بیٹی اپنے ماتا۔پِتا کی خاص سیوا کیا کریں گی۔ گھر میں پرماتما کا نواس (مقام) ہو گا۔ بھُوت۔پریت۔ پِتر۔ بھیرو۔ بیتال جیسی آتمائیں اُس پریوار کے آس پاس نہیں آئیں گی۔ دیوتا اُس بھگت پریوار کی حفاظت کرتے ہیں۔ اکال مِرتیو (وقت سے پہلے موت) اُس بھگت کی نہیں ہو گی جو اِس کتاب کو پڑھ کر دِکشا لیکر مریادہ میں رہ کر سادھنا (بھگتی) کرے گا۔

اِس کتاب کو پڑھنے سے اُجڑے پریوار بس جائیں گے۔ جِس پریوار میں یہ کتاب رہے گی، اِس کو پڑھیں گے۔ جِس وجہ سے نشہ اپنے آپ چھوٹ جائے گا کیونکہ اِس میں ایسے ثبوت ہیں جو آتما کو چُھو جاتے ہیں۔ شراب، تمباکو اور دوسرے کئی نشوں کے طرف اتنی نفرت ہو جائے گی کہ اُن کا نام لینے سے روح کانپ جایا کرے گی۔ پورا پریوار سُکھ کی زندگی جیئے گا۔ جیون کا سفر آسانی سے طئے ہو گا کیونکہ جیون کا راستہ صاف ہو جاتا ہے۔

اِس کتاب میں پُورن پرماتما کون ہے؟ اُس کا نام کیا ہے؟ اُس کی بھگتی کیسی ہے؟ سب جانکاری ملے گی۔ انسانی زندگی سفل ہو جائے گی۔ پریوار میں کِسی طرح کی بُرائی نہیں رہے گی۔ پرماتما کی کِرپا سدا بنی رہے گی۔ جینے کی راہ اُتم ملنے سے سفر آسان ہو جائے گا۔ جو اِس کتاب کو گھر میں نہیں رکھے گا، اُسے جینے کی راہ اُتم نہ ملنے سے سنسار روپی جنگل میں بھٹک کر انمول جیون تباہ کرے گا۔ پرماتما کے گھر میں جا کر پشچاتاپ (پچھتاؤ) کے سواء کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔ اُس وقت آپ کو پتا چلے گا کہ جینے کی راہ اُتم نہ ملنے سے زندگی برباد ہو گئی۔ پھر آپ پرماتما سے عرض کریں گے کہ ہے پربھو! ایک انسانی زندگی اور بخش دو۔ میں سچے من سے ست بھگتی کروں گا۔ جیون کی سچی راہ کی کھوج کرنے ستسنگ میں جایا کروں گا، پوری زندگی بھگتی کروں گا۔ اپنا کلیان کراؤں گا۔ اُس پرماتما کے دربار میں آپ کے پہلے والے جنموں کی فِلم چلائی جائے گی جس میں آپ نے ہر بار جب۔جب انسانی زندگی حاصل ہوئی، آپ نے یہی کہا تھا کہ ایک مانوِ جیون اور دے دو۔ کبھی بُرائی نہیں کروں گا پورا جیون بھگتی بھی کروں گا گھر کا کام گزر سفر کے لیے بھی کروں گا۔

پُورن ستگُرو سے دِکشالے کر کلیان کرواؤں گا۔ جو غلطی اب کے مانو جیون (انسانی زندگی) میں ہوئی ہے، کبھی نہیں دہراؤں گا / دہراوں گی۔

پھر پرماتما جی کہتے ہیں کہ آپنے آپ کو تو مُورکھ بناکر زندگی تباہ کرکے آکھڑا ہوا پاپوں کی گاڑی بھر کر، مُجھے بھی مورُکھ بنانا چاہتا ہے۔ چل نرک میں۔ پھر چوراسی لاکھ جانداروں کے جسم میں چکر لگا۔ جب کبھی مانوَ (عورت - مرد) کے جسم ملے، ساودھان (ہوشیار) ہو کر سنتوں کا ستسنگ سُننا اور اپنا کلیان کرانا۔

پاٹھک جنوں (پڑھنے والوں) سے عرض ہے کہ اِس پویتر کتاب کے پڑھنے سے آپ کی ایک سو ایک (101) پیڑھی لوک اور پرلوک میں سُکھی رہے گی۔ اِس کو پرماتما کا آدیش (فرمان) مان کر پورا پریوار پڑھیں۔ ایک پڑھے اور دوسرے سُنیں یا ایک سے زیادہ کتاب لیکر الگ الگ ہر روز پڑھیں۔ اِس میں لکھی ہر ایک موضوع کو سچ مانیں۔ مزاق میں نہ لیں۔ یہ کسی سانگی کی بنائی نہیں ہے، یہ پرمیشور کے غلام رامپال داس دُوارہ (مطابق) دلوجان سے مانوَ کلیان کے مقصد سے لکھی گئی ہے۔ لابھ اُٹھائیں۔

(ست صاحب)

لیکھک داسن داس رامپال داس
پُتر / شِشیہ سوامی رامدیوانند جی
ست لوک آشرم بروالا
ضلع ہِسار، ہریانہ (بھارت)

دو شبد

انسان کی زندگی کا سفر جنم سے ہی شروع ہو جاتا ہے، اُس کی منزل مقرر ہوتی ہے۔ یہاں اس پویتر کتاب میں انسانی زندگی کے سفر پر تفصیل سے بیان ہے۔ انسان (مرد، عورت) کی منزل موکش کی حاصلات ہے۔ اُس کے راستے میں پاپ اور پُنیہ (گُناہ، ثواب) کرموں کے گڈھے اور کانٹے ہیں۔ آپ جی کو حیرانگی ہوگی کہ پاپ کرم تو رُکاوٹ ہوتے ہیں، پُنیہ تو سُکھدائی ہوتے ہیں۔ اُن کو گڈھے کہنا ٹھیک نہیں۔ اِس کا مُختصر بیان:

پاپ روپی گڈھے اور کانٹے:- انسانی زندگی پرماتما کی شاستروں میں بتائے طریقے کے مُطابق سادھنا کر کے موکش حاصل کرنے کے لیے حاصل ہوتا ہے۔ پاپ کرم کی تکلیف بھگتی میں رُکاوٹ کرتا ہے۔ مثال طور پاپ کرم کی وجہ سے جسم میں روگ ہو جانا، پشُو دھن (مواشیوں) میں یا فصل میں نقصان ہو جانا۔ قرضہ بڑھ جانا، قرضائی شخص دِن رات پریشان رہتا ہے۔ وہ بھگتی نہیں کر پاتا۔ پُورن ست گُرو سے دِکشا لینے کے بعد پرمیشور اُس بھگت کی اوپر والی ساری تکلیفیں دُور کر دیتا ہے۔ تب بھگت اپنی بھگتی پوری شردھا سے کرنے لگ جاتا ہے۔ پرماتما پر وِشواس بڑھتا ہے، مضبوط ہو جاتا ہے۔ لیکن بھگت کو پرماتما کی طرف سمرپِت (فِدا) ہونا چاہیے۔ جیسے پتیورتا استری اپنے پتی (شوہر) کے سواء کسی اور مرد کو کام پورتی (sexual satisfaction) کے لیے سپنے میں بھی نہیں چاہتی چاہے کوئی کتنا ہی سُندر ہو۔ اُس کا پتی (شوہر) اپنی پتنی کو ہر مُمکِن کوشِش کر کے ساری سہولتیں پیش کرتا ہے۔ خاص پریم بھی کرتا ہے۔ اِسی طرح دِکشا لینے کے بعد آتما کا ملن پرماتما سے ہوتا ہے۔ گُرو جی آتما کا وِواہ پرماتما سے کروا دیتا ہے۔ اگر وہ انسان شریر دھاری آتما اپنے پتی پرمیشور کے پتی ورتا کی طرح سمرپت (فِدا) رہتی ہے یعنی پُورن پرماتما کے سواء کسی دیوی-دیوتا سے منوکامنا کی پورتی نہیں چاہتی ہے تو اُس کا پتی پرمیشور اُس کے جیون مارگ میں رُکاوٹ سب پاپ کرموں کے کانٹوں کو صاف کر دیتا ہے۔ اُس آتما کی جینے کی راہ آسان اور صاف ہو جاتی ہے۔ اُس کو منزل آسانی سے مِل جاتی ہے۔ اُس آتما کے لیے پرماتما کیا کرتا ہے؟ اُس کو سنت غریب داس جی نے پرمیشور کبیر جی سے حاصل گیان کو اِس طرح بتایا ہے:-

غریب، پتیورتا جمی پر، جیوں-جیوں دھرہے پاؤں۔ سمرتھ جھاڑو دیت ہے، نہ کانٹا لگ جائے۔

کبیر پرمیشور جی نے کہا ہے کہ:-

کبیر، سادھک کے لکشن کہوں، رہے جیوں پتی ورتا ناری۔ کہے کبیر پرماتما کو، لگے آتما پیاری۔

پتیورتا کے بھگتی پنتھ کو، آپ صاف کرے کرتار۔ آن اُپاسنا تیاگ دے، سو پتیور تا پار۔

بھگتی کرنے سے پاپ ختم ہو جاتے ہیں جو بھگتی کی راہ میں روڑے (پتھر) بنتے ہیں۔

کبیر، جب ہی ستنام ہر دے دھریو، بھیو پاپ کو ناس۔ جیسے چنگاری اگنی کی۔ پڑے پُرانے گھاس۔

اس لیے پُورن گُرو سے دِکشا لیکر ہر ایک عورت، مرد، بچہ (تین سال کہ بعد) بوڑھے-جوان کو بھگتی ضروری کرنی چاہیے۔

❖ **پُنیہ (ثواب) بھی بھگتی کے سفر میں رُکاوٹ ہے:-**

گزرے جنم کے نیک کرموں کی وجہ سے گھر میں دھن ہوتا ہے۔ ہر سہولت ہوتی ہیں۔ کسی کو راج پد (ریاستی مقام) حاصل ہوتا ہے جو بھگتی میں رُکاوٹ ہوتا ہے۔ وہ سُکھ اُس کو پرماتما سے کوسوں (کئی کلومیٹر) دُور کر دیتا ہے۔ ایسا سُکھ بھی جینے کی راہ میں روڑا ہے۔ پرماتما پانے کی منزل کو دُور کر دیتا ہے۔

کبیر، سُکھ کے ماتھے پتھر پڑو، نام ہِر دے سے جاوے۔

بلہاری وا دُکھ کے، جو پل-پل نام رٹاوے۔

ایک دولتمندی اور ریاستی مقام حاصل شخص کو پرماتما کی کتھا سُنانے کی کوشش کر کے دیکھیں۔ اُس کی بِلکُل دلچسپی نہیں بنے گی۔ دوسری طرف پاپ کرم کی مار جھیل رہے انسان کو پرماتما کی چرچا سُنائیں۔ اُسے بتائیں کہ پرماتما ساری تکلیفیں دُور کر دیتا ہے۔ آپ پرماتما کی بھگتی کیا کرو۔ دیکھو، اپنے گاؤں کا فلاں شخص اُس سنت سے دِکشا لیکر سُکھی ہو گیا۔ وہ بھی آپ کی طرح کشٹ میں تھا۔ تو وہ دُکھی انسان بھگتی پر لگ جاتا ہے۔ اُس کے لیے وہ دُکھ وردان بن گیا۔ جو سُکھی ہے اُس کو کیسے سمجھائیں، اُس کے پاس تو نیک کرموں کی ملائی کافی ہے۔ وہ دولت مند انسان اپنے نیک کرموں کو کھا خرچ کر خالی ہو کر اور پاپوں کی مال گاڑی بھر کر مرنے کے بعد پرماتما کے دربار میں مُنہ لٹکا بھئہ بھیت ہو کر جائے گا۔ کُتے-گدھے، سُوئر کے جنم پائے گا۔ اُس کے علاوہ دُکھی-غریب شخص پرماتما کی بھگتی کر کے دان-دھرم کر کے موجودہ وقت میں بھی سُکھی ہو جائے گا۔ پاپ

کرموں سے بچ کر نیک کرموں کی مال گاڑی بھر کر بھگتی دھن کا دھنی (امیر) ہو کر پرماتما کے دربار میں نِربھے (بے خوف) ہو کر جائے گا۔ پرماتما سینے سے لگائے گا۔ اُس بھگت کو موکش دے کر ہمیشہ سُکھی کر دے گا۔

اگر امیر -راجیہ پد حاصل سُکھی آدمی بھی بھگتی پر لگ جائے تو اُس کا تو کام بنا- بنایا ہے، موکش میں کوئی اُلجھن نہیں ہے۔

سوال:- ایک نیک آدمی نے کہا میں کوئی نشہ نہیں کرتا، سبھی بُرائیوں سے دُور ہوں۔ دوسرے کی بہن -بیٹیوں کو اپنی سمجھتا ہوں۔ کوئی پاپ نہیں کرتا۔ مُجھے بھگتی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ستسنگ میں ایسے- ایسے عورت-مرد جاتے دیکھے ہیں جو ساری بُرایاں کرتے تھے، بدنام تھے۔

جواب:- جیسے دو ایکڑ زمین ہے۔ ایک ایکڑ کو بہا کر سنوار رکھا ہے یعنی اُس کے گھاس- پھونس، کاٹ کر ہل یا ٹریکٹر چلا کر صاف سُتھرا کر رکھا ہے اور بیج بویا نہیں۔

دوسرے ایکڑ زمین میں سب کھر پتوار، جھاڑ-بوجھڑے اور گھاس اڑا کھڑا ہے تو دونوں بیکار ہیں۔ اگر دوسرے ایکڑ کو کسی نے سنوار کر صاف کر کے گیہوں بو دیا اور پہلے صاف کیے میں کُچھ نہیں بویا تو دوسرا اُس پہلے والے سے کئی گُنا اچھا ہے جس کو سنوار کر چھوڑ دیا، بیج بویا نہیں۔

اس لیے اگر آپ وِکار -بُرائی سے آزاد ہیں تو آپ جی کو بھگتی بیج بونا پڑے گا، تبھی آپ جی کے شریر روپی زمین کا لابھ ہو گا۔

جو بُرائی کرتے تھے، اُن کو گیان ہوا اور بُرائی چھوڑ کر بھگتی کرتے ہیں تو اُنہوں نے اپنی جینے کی راہ بدل لی، صاف کر لی۔ منزل نزدیک ہو گئی۔

آپ آگے پڑھیں گے کہ ایک وئیشیا (طوائف) نے کبیر پرمیشور جی کا ستسنگ سُنا اور اپنی راہ بدل لی اور نام دِکشا لیکر ستسنگ میں جانے لگی۔ نگر کے لوگوں کو اچھا نہیں لگا۔ مُنہ موڑ کر باتیں بنانے لگے کہ کبیر کے ستسنگ میں بدنام عورتیں جاتی ہیں۔ یہ اچھے سنت نہیں ہے۔ سب ایسے ہی لوگ- لُگائی اِس کے ستسنگ میں جاتے ہیں۔ اپنی بہن -بیٹیوں کو وہاں مت جانے دینا۔ یہ وِچار لوگوں کے سُن کر کُچھ بھگت بھی گُرو جی سے گاؤں والوں کی زبان بولنے لگے۔ تب پرمیشور کبیر جی نے بتایا کہ :-

کُشٹی ہو سنت بندگی کیجیے، جو ہو وئیشیا کو پربھو وِشواس، چرن چِت دیجیے۔

بھاوارتھ :- اگر کسی بھگت کو کُشٹ روگ ہے اور وہ بھگتی کرنے لگا ہے تو بھگت سماج کو چاہیے کہ اُس سے نفرت نہ کریں۔ اُس کو پرنام کریں جیسے دوسرے بھگتوں کو کرتے ہیں۔ اُس کا سمان (عزت) کرنا چاہیے۔ اُس کا حوصلہ بڑھانا چاہیے۔ بھگتی کرنے سے اُس کا جیون سفل ہو گا۔ روگ بھی ٹھیک ہو جائے گا۔ اِسی طرح کسی وئشیا بہن -بیٹی کو پریرنا (امنگ) بنی ہے بھگتی کرنے کی، ست سنگ میں آنے کی تو اُس کو پرماتما پر وِشواس ہوا ہے۔ وہ ست سنگ ویچار سُنے گی تو بُرائی بھی چھوٹ جائے گی۔ اُس کا کلیان ہو جائے گا، سماج سے بُرائی نکل جائے گی۔ اگر وہ ست سنگ میں آئے گی ہی نہیں تو اُس کو اپنے پاپ کرموں کا احساس کیسے ہو گا؟ جیسے میلا کپڑا پانی اور صابن کے لپیٹ میں نہیں آئے گا تو نرِمل کیسے ہو گا؟ اِسی لیے ایسی بدنام عورت بھی بھگتی کرتی ہے تو اُس کو خاص عزت سے بُلائیں تا کہ اُس کو ست سنگ میں آنے میں ہچکچاہٹ نہ ہو۔ اگر اُس کو روکو گے تو آپ بھی پاپ کے حصیدار بن جاؤ گے۔ اس سے آگے کی کتھا آپ اسی کتاب "جینے کی راہ" میں پیج نمبر 150 پر پڑھیں گے جس کی ہیڈنگ ہے "کبیر جی دوارہ شِشوں کی پرِکشا"۔

شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے 9 شلوک 30 میں بھی یہی ثبوت ہے - لکھا ہے کہ کوئی کتنا گُناہ گار آدمی بھی کیوں نہ ہوں۔ اگر وہ بھروسے کے ساتھ پرماتما کی بھگتی کرنے لگ گیا ہے تو اُسے مہاتما کے برابر ماننا چاہیے۔ وہ سنتوں کے وِچار سن کر سُدھر جائے گا اور اپنا کلیان کروا لے گا۔ اس لیے انسان شریر دھاری پرانی کو پرماتما کی بھگتی اور شُبھ کرم، دان -دھرم گُرو جی شرن میں آکر ضروری کرنی چاہیے۔

پوجیہ کبیر پرمیشور جی نے بتایا ہے کہ :-

کبیر. مانُش جنم دُرلبھ ہے، ملے نہ بارم -بار،
ترُوَر سے پتا ٹوٹ گرے، بہور نہ لگتا ڈار۔

بھاوارتھ :- کبیر پرماتما جی نے سمجھایا ہے کہ اے انسانی جسم والی آتما! یہ انسانی جنم (استری / پُرش) بہت مُشکل سے کئی یُگوں کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ یہ بار -بار نہیں ملتا۔ اس جسم کے رہتے -رہتے شُبھ کرم اور پرماتما کی بھگتی کر، ورنہ یہ جسم ختم ہو گیا تو دوبارہ اسی حالت یعنی انسانی شریر کو حاصل نہیں کر پاؤ گے۔ جیسے درخت سے پتا ٹوٹنے کے بعد اُسی ڈال پر دوبارہ نہیں لگتا۔

اس لیے مانو شریر کے موقعے کو ایسے ہی نہ گواں۔ کبیر جی نے پھر کہا ہے کہ :-

کبیر، مانُش جنم پائے کر، نہیں رٹے ہری نام،

جیسے کُنواں جل بنا، بنوایا کیا کام۔

بھاؤارتھ:- انسانی زندگی میں اگر بھگتی نہیں کرتا تو وہ جیون ایسا ہے جیسے سُندر کُنواں بنوا رکھا ہے۔ لیکن اُس میں پانی نہیں ہے یا پانی ہے تو کڑوا (پینے لائق نہیں) ہے، اُس کا بھی نام بھلے ہی کُنواں ہے، لیکن خصوصیات کُنوے (Well) والی نہیں ہیں۔اسی طرح مُنش بھگتی نہیں کرتا تو اُس کو بھی انسان کہتے ہیں، لیکن انسان والے گُن (خصوصیات) نہیں ہیں۔

پہلے جنموں میں کیے شُبھ -اشُبھ کرموں (اچھے بُرے عمال) اور بھگتی کے کارن کوئی صحت مند ہے۔ وہ اچانک بیمار ہو جاتا ہے اور لاکھوں روپے علاج پر خرچ کر کے موت کو حاصل ہو جاتا ہے۔ کوئی جنم سے ہی روگی ہوتا ہے، پوری زندگی تکلیف بھوگ کر مر جاتا ہے، کوئی غریب ہوتا ہے، کوئی دولتمند ہی جنمتا ہے، کسی کے لڑکے -لڑکی ہوتے ہیں، تو کسی کو اولاد حاصل ہی نہیں ہوتی۔ کسی کو لڑکی -لڑکی ہی اولاد ہوتی ہے، چاہنے پر بھی بیٹا نہیں ہوتا۔ یہ سب پہلے والے جنموں کا پھل انسان بھوگتا ہے۔ جب تک دوبارہ بھگتی شروع نہیں کرتا تو تب تک پہلے والے سنسکار ہی انسان کو حاصل ہوتے ہیں۔ جِس وقت پورے ستگُرو سے دِکشا لیکر مریادہ سے بھگتی کرنے لگتا ہے تو شُبھ سنسکاروں میں زیادہ ہونے سے دُکھ کا وقت سُکھ میں بدلنے لگ جاتا ہے۔

"انسانی زندگی کی عام دھارنا"

جب تک مُکمل روحانی گیان نہیں ہوتا تو عام انسان کی طرح کی سوچ ہوتی ہے کہ:-

1. بڑا ہو کر پڑھ -لکھ کر اپنے روزگار کی کھوج کر کے شادی کرا کر پریوار پوشن کریں گے۔ بچوں کو اونچ شِکشا (اعلیٰ درجے کی تعلیم) تک پڑھائیں گے۔ پھر اُن کو روزگار مِل جائے۔ اُن کا وِواہ (شادی) کریں گے۔ پرماتما اولاد کو اولاد دے۔ پھر ہمارا فرض پورا ہوا۔ کئی بار گاؤں یا پڑوسی گاؤں کے بوڑھے بُزرگ اکٹھے ہوتے تو آپس میں کُشل -منگل (حال احوال) جانتے تو ایک نے کہا پرماتما کی کِرپا سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ کٹھن محنت کر کے پالا -پوسا اور پڑھایا، وِواہ کر دیا، سب بیٹا بیٹیوں والے ہیں۔ میرا کام پورا ہوا۔ 75 سال کا ہو گیا ہوں۔ اب بیشک موت ہو جائے۔ میرا جیون سفل ہوا۔ ونش بیل چل پڑی، سنسار میں نام رہے گا۔

جائزہ:- اوپر والے موضوع میں جو بھی حاصل ہوا۔ وہ پچھلہ مقرر سنسکار ہی حاصل ہوا، نیا کُچھ نہیں مِلا۔
ایک شخص کا وواہ ہوا، سنتان روپ میں لڑکی ہوئی۔ عام سماج کی سوچ رہی ہے کہ بیٹا نہیں ہے تو اُس کا ونش (نسل) نہیں چلتا۔ (لیکن ادھیاتمِک گیان (روحانی علم) کی نظر سے بیٹا-بیٹی میں کوئی فرق نہیں مانا جاتا) اُمید لگی کہ دوسرا پتر تو بیٹا ہی ہو گا۔ دوسری بھی لڑکی ہوئی۔ پھر آشا لگی کہ پرماتما تیسرا تو بیٹا دے۔ لیکن تیسری بھی لڑکی ہوئی۔ اس طرح کُل پانچ لڑکیاں ہوئیں۔ بیٹے کا جنم ہوا ہی نہیں۔ اس مثال سے ظاہر ہوا ہے کہ نہ تو انسان کا چاہا ہوا اور نہ کیا ہوا۔ جو کچھ ہوا سنسکار وس ہی ہوا۔ یہ مالک کا قانون ہے۔ انسانی شریر حاصل جاندار کو موجودہ وقت کے جنم میں پُورن سنت سے دِکشا لیکر بھگتی کرنی چاہیے اور پُنیہ –دان، دھرم اور نیک کرم ضروری کرنے چاہیے ورنہ پہلے جنم کے نیک کرم اِس زندگی میں کھا- خرچ کر خالی ہو کر پرماتما کے دربار میں جائے گا پھر جانور وغیرہ کے جیون بھوگنے پڑیں گے۔

❖ جیسے کسان اپنے کھیت میں گیہوں، چنا وغیرہ بیجتا ہے۔ پھر محنت کرکے تیار کرکے گھر لاکر اپنے کوٹھی میں بھر لیتا ہے۔ اگر وہ دوبارہ بیج بو کر فصل تیار نہیں کرتا ہے اور گُزرے سال کے گیہوں اور چنے کو کھا-خرچ رہا ہے تو موجودہ وقت میں تو اُسے کوئی مصیبت نہیں آئیگی کیونکہ گُزرے سال کے گیہوں-چنا باقی ہیں، لیکن اِک دِن وہ پہلے والا جمع کیا اناج ختم ہو جائے گا اور وہ کسان پریوار بکھاری ہو جائے گا۔ ٹھیک اسی طرح انسانی شریر میں جو بھی حاصل ہو رہا ہے، وہ پہلے والے جنموں کی جمع پونجی ہے۔ موجودہ وقت میں نیک کرم اور بھگتی نہیں کی تو مُستقبل کی زندگی نرک ہو جائے گا۔

روحانی علم ہونے کے بعد انسان عقل مند کسان کی طرح ہر سال ہر موسم میں دان دھرم سمرن روپی فصل بوئے گا اور اپنے گھر میں جمع کرکے کھائے گا اور بیچ کر اپنا خرچہ بھی چلائے گا۔ اگر پُورن گرو جی سے دکشا لے کر ان کے بتائے مطابق سادھنا اور دان–دھرم پرتی ساگم میں کرکے بھگتی دھن کو اکٹھا کرے گا۔ اس لیے پرم سنت انسان کو جینی کی راہ بتاتا ہے اس کا آدھار سچا روحانی علم سارے گرنتھوں سے ثابت ہوتا ہے۔

جیسا کہ پہلے آئے موضوع میں ایک بوڑھے نے بتایا کہ ساری سنتان کا پال-پوس کر وِواہ کر دیا۔ میرے مانوَ جیون کا کام پورا ہوا، میرا جیون سفل ہوا۔ اب بیشک موت آجائے۔ سوچنے کا موضوع ہے کہ اُس

نے تو پہلے کا جمع ہی خرچ کر دیا، آگے مستقبل کے لیے کُچھ بھی نہیں کیا۔ جس کارن سے اُس آدمی کی انسانی جنم بیکار گیا۔

کبیر جی نے کہا ہے کہ:-

کیا مانگوں کُچھ تھر نہ رہائی، دیکھت نین چلا جگ جائی،

ایک لکھ پوت سوا لاکھ ناتی،اُس راون کے دیوا نہ باتی۔

بھاؤارتھ:- اگر ایک آدمی ایک بیٹے سے ونش بیل(خاندانی نسل) سدا بنائے رکھنا چاہتا ہے۔ تو یہ اُس کی بھول ہے۔ جیسے شری لنکا کے راجا راون کے ایک لاکھ بیٹے تھے اور سوا لاکھ پوتر تھے۔ موجودہ وقت میں اُس کے کُل (خاندان) میں کوئی گھر میں دیپ جلانے والا بھی نہیں ہے۔ سب ختم ہوگئے۔ اِس لیے اے انسان! پرماتما سے یہ کیا مانگتا ہے جو سدا رہنے والا ہی نہیں ہے۔ یہ روحانی علم کی کمی کے کارن امنگ بنی ہے۔ پرماتما آپ جی کو آپ کا سنسکار(کرم پھل) دیتا ہے۔ آپ کا کیا کُچھ نہیں ہو رہا۔ اُس بوڑھے کی بات کو مانے کہ بیٹے کے ہونے سے ونش بڑھنے سے سنسار میں نام بنا رہتا ہے۔ ایک گاؤں میں شروعات میں چار یا پانچ آدمی تھے۔ اُن کے ونش کے سیکڑوں پریوار بنے ہیں۔ اُن کا ونش چل رہا ہے۔ اُن کا سنسار میں نام بھی چل رہا ہے۔لیکن شاستروں کے مُطابق بھگتی نہ کرنے کے کارن پرماتما کے قانون مطابق وہ اچھا آدمی کہیں گدھا بن کر کشٹ اُٹھا رہا ہوگا۔ وہاں پر گدھے کے ونش کو بڑھا کر پھر کُتے کا جنم حاصل کرکے وہاں اُس کُل کو بڑھا کر دوسرے جانداروں کے شریر حاصل کرکے لامحدود جنم کشٹ اُٹھائے گا۔ مطلب ہے کہ انسانی زندگی حاصل آدمی کو چاہیے کہ دُنیاوی فرض ادا کرتے-کرتے آتم کلیان کا بھی کام کرے۔جِس کارن سے پریوار میں آنے والی پہلے والے پاپ کی مار بھی ٹلے گی، پریوار خوشحال رہے گا۔ ورنہ شُبھ-اَشُبھ دونوں کرموں کا پھل بھوگنے سے کبھی سُکھ تو کبھی دُکھ کا قہر بھی جھیلنا پڑتا ہے۔

ایک وقت داس (لیکھک) ایک گاؤں میں تین دِن کا ستسنگ-پاٹھ کر رہا تھا۔اُسی پریوار کا ایک رشتیدار ایک چار سال کے لڑکے کو ساتھ لیے آیا۔ چرچا میں اُس نے بتایا کہ مُجھے اولاد

روپ میں چار بیٹے اور دو لڑکیاں حاصل ہوئیں۔سب کا وِواہ کردیا۔ میرے جیسا سُکھی ہمارے گاؤں میں شاید ہی کوئی تھا۔ پھر ایسی نوبت آئی کہ دوسال میں گھر اُجڑ گیا۔ دو بیٹے موٹرسائیکل پر سُسرال جارہے تھے، حادثے میں بھگوان کے گھر چلے گئے۔ اُن کی پتنی کی بھی دوسرے گاؤں میں شادی کر دی۔ ایک سال بعد ایک بیٹے کو کھیت میں ٹیوب ویل پر رات میں سانپ نے ڈس لیا، لاش ملی،چوتھا اِس دُکھ سے دل کا دورا پڑنے سے چل بسا۔ سب بہوئیں بھی چلی گئی۔ پتنی کا ذہنی توازن بھی بِگڑ گیا۔ یہ لڑکا بڑی لڑکی کا ہے جس کے سہارے دِن کاٹ رہا ہوں۔ بیٹی کو گھر پر رکھا ہے۔پیارے پڑھنے والوں سے عرض ہے کہ دماغ سے کام لیں اور انسان زندگی کی سچی راہ پکڑیں، بھگتی ضروری کریں۔

❖ اولاد ہونا یا نہ ہونا یہ آپ کی پچھلے کرموں کا پھل ہے۔ اگر اولاد کو دھرم-کرم کا گیان نہیں ہے تو وہ چاہے کتنا ہی نیک ہے، کبھی نہ کبھی غلطی کر دیتے ہیں۔ وہ سب پاپ کے کرموں کے کارن ہوگا۔ ایک آدمی نے بتایا کہ میرا سُسر چار ایکڑ کا جاٹ کسان تھا۔ اُس نے دن رات محنت کرکے کُل سولہ ایکڑ زمین خرید کر بنالی یعنی بارہ (12) ایکڑ زمین اور مول لے لی۔ چار لڑکے تھے اور ایک لڑکی تھی۔ سب کی شادی کردی۔ ساٹھ سال کی عمر میں میری سسُرجی کو اَدھرنگ مار گیا۔ چاروں لڑکے الگ الگ رہتے تھے۔

کُچھ دِن بڑے بیٹے کے ساتھ رہا۔ لیکن چھ(6) مہینے میں ہی کپڑوں میں بدبُو آنے لگی۔ پھر تیسرے نمبر والے کے گھر میں رہا،کچھ دِن بعد اُس نے بھی ہاتھ کھڑے کردیئے۔ اسی طرح چاروں بیٹے سیوا سے تنگ آگئے۔گاؤں کی پنچائت نے میرے سُسر جی کی سیوا کرانے کے مقصد سے دو ایکڑ زمین اُس کو زیادہ دینے کا فیصلا کیا جو بیٹا اپنے پِتا کی سیوا کرے گا۔ اس لالچ میں چھوٹے والے نے سیوا کرنے کی بات مان لی۔ چھ6 مھینے میں اُس نے کہا کہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ رشتیدار اکٹھے ہوئے۔ سب بچوں کو سبھی طرح سمجھایا،لیکن کوئی سیوا کو تیار نہیں ہوا۔ وہ بھگت بتا رہا تھا کہ میرا سُسر بول بھی نہیں پا رہا تھا۔ جب چھوٹا پوتا سامنے آیا تو گردن کے اِشارے سے کہہ رہا تھا کے آجا میرے پاس، لاڈ کروں گا۔یہ بھول پڑی ہے۔بیٹوں نے تو کردی

موج، پوتوں کی قصر باقی ہے۔ اُن دو (2) ایکڑ کو ٹھیکے پر دے کر اُس کے لیے ایک نوکر رکھا، بُری حالت سے مرا۔

ویچار کریں کہ ایسے محنتی آدمی کو یہ بھی گیان ہوتا کہ بھگتی اور دھرم کے بنا انسانی زندگی نرک بن جاتی ہے، تو وہ اُس کے ساتھ ساتھ پرماتما کی بھگتی بھی کرتا اور ایسی حالت کو حاصل نہیں ہوتا۔ بچے بھی سیوا کرتے۔ ستسنگ میں یہیں تعلیم دی جاتی ہے۔ شردھالووں کو دیا-دھرم کا پاٹھ پڑھایا جاتا ہے۔ آشرم میں ستسنگ کے دوران بوڑھے، بیمار، اپاہج، چھوٹے بچوں سمیت ماتائیں، بہنیں، بیٹیاں آتی ہیں۔ آشرم میں پُرانے بھگتوں اور بھگت متیوں کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ وہ آنے والے بوڑھے، بیماروں اور دوسرے بے سہاروں کی سیوا کرتے ہیں۔ اُن کو سنان کراتے ہیں۔ اُن کے کپڑے دھوتے ہیں۔باورچی خانے سے بھوجن-پرساد لاکر پنڈال میں بیٹھوں کو کھلاتے ہیں۔ چائے-دودھ بھی وہیں بیٹھوں کو لاکر دیتے ہیں۔ ویچار کریں کہ جو بچے (ستسنگ میں جانے والے) اور بیٹی، بہنیں، مائی اور بھگت-بھائی، ستسنگ میں آنے والے غیروں کی سیوا کرتے ہیں تو وہ گھر پر اپنے ماتا-پِتا بھائی-بہن، ساس-سُسر کی بھی اُسی بھاؤ سے سیوا کریں گے کیونکہ اُن کی فطرت بن جاتی ہے۔ اُن کے دِلوں میں دَیا بھری رہتی ہے۔اُن کو پرماتما کا قانون اچھی طرح یاد ہوتا ہے۔ جیسا کہ پچھلا موضوع ہے ایک محنتی کسان کو ادھرنگ مارنا اور بچوں کے مطابق اَن دیکھا کرنا۔ اگر وہ لڑکے اور بہوئیں ستسنگ میں جاتے تو اپنے پِتا کی بہت سیوا کرتے۔ اگر وہ کسان پرماتما کی بھگتی کرتا تو اُس کا شریر صحتمند رہتا اور اُس کی بھگتی کے کارن بھجن کے تیج سے مُتاثر ہوکر پریوار اپنے-آپ عزت کرتاہے۔ مثال کے طور پر سادھو-سنت بھگتی ہی کرتے ہیں، جِس کارن گاؤں کا گاؤں اُن کی سیوا-ستکار کرتا ہے ۔اِسی طرح بھگتی کرنے سے پرماتما کی شکتی اپنے آپ دوسرے پر اثر کرکے بھگت کے مطابق صورتحال بنا دیتی ہے۔ اس لیے بھگتی کرنے کی امنگ سنت جن دیتے ہیں۔ ستسنگ سے جینے کی راہ اچھی بنتی ہے۔

❖ کبیر پرمیشور جی نے پھر بتایا ہے کہ :-

بِن اُپدیش اچنبھ ہے، کیوں جیوت ہے پران،
بھگتی بنا کہاں ٹھور ہے، یہ نر ناہیں پاشان۔

بھاوّارتھ:- پرماتما کبیر جی کہہ رہے ہیں کہ اے بھولے انسان! میں حیران ہوں کہ بنا گُرو سے دِکشالیے کِس آشا کو لیکر زندہ ہے۔ نہ تو شریر تیرا ہے، یہ بھی چھوڑ کر جائے گا۔ پھر دھن دولت آپ کا کیسے ہے؟

کبیر، کایا تیری ہے نہیں، مایا کہاں سے ہوئے،
بھگتی کر دل پاک سے، جیون ہے دِن دوئے۔

جِن کو یہ سمجھ نہیں ہے کہ بھگتی بنا انسان کا کہیں بھی ٹھکانا نہیں ہے تو وہ نریعنی انسان نہیں ہے، وہ تو پتھر ہیں۔ اُن کی عقل پر پتھر گرے ہیں۔

کبیر جی نے پھر کہا ہے کہ:-

بگار کا مفہوم:-

اگم نِگم کو کھوج لے، بُدھی وویک وِچار،
اُدیہ اَست کا راج ملے، تو بِن نام بگار۔

بھاوّارتھ:- پُرانے زمانے میں پولیس تھانوں میں جیپ-کار وغیرہ گاڑیاں نہیں ہوتی تھیں۔ جب پولیس والوں کو کہیں چھاپا مارنا ہوتا تو کسی پرائیویٹ تھری ویلر یا فور ویلر والے کو زبردستی پکڑلیتے اُس کی گاڑی (تھری ویلر یا فور ویلر) میں بیٹھ کر جہاں جانا ہوتا، لے جاتے۔ ڈرائیور بھی تھری ویلر والا ہوتا تھا، پیٹرول-ڈیزل بھی وہی اپنے جیب سے ڈلواتا تھا۔ اُس دِن کی دِھاڑی بھی نہیں کر پاتا تھا۔ پولیس والے اُس کو سارا دِن اِدھر-اُدھر گھُماتے رہتے تھے۔ عام آدمی تو یہ سوچتا تھا کہ یہ تھری ویلر والا آج تو بہت زیادہ کمائی کرے گا۔ سارا دِن چلا ہے، لیکن اُس کا من ہی جانتا تھا۔ اُس دِن اُس کے ساتھ کیا بیتی ہوتی تھی۔ ایسے ہی راجا لوگ اس جنم میں بھگتی نہ کرکے صرف راج پاٹ کی سنبھال کو بنائے رکھنے میں جیون ختم کر رہے ہیں۔ تو وہ بگار کرکے جاتے ہیں۔ پچھلے جنم کے دھرم-کرم سے راجا بنتا ہے۔موجودہ جنم میں اُسی نیک

کرموں کو کھا-خرچ رہا ہوتا ہے۔ عوام کو لگتا ہے کہ راجا بڑی موج کر رہا ہے۔ روحانی نظر سے وہ بگار کر رہا ہے۔ بھگتی کمائی نہیں کر رہاہے۔اگر آدمی پُورن گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی نہیں کرتا ہے تو اُس کو چاہیے اُدئے است کا یعنی پوری دھرتی کا راج بھی مل جائے تو بھی وہ تھری ویلر والے کی طرح بیکار کی مارو-مار یعنی گھما-گھی کر رہا ہے۔ اُسے کُچھ لابھ نہیں ہونا۔ اس لیے راجا ہو یا پرجا، امیرہو یا غریب سب کو نئے سرے سے بھگتی کرنی چاہیے۔ اُسی سے اُن کا مُستقبل روشن ہوگا۔

❖ پرماتما کبیر جی نے اپنے شِشّ سنت غریب داس جی کو تتوگیان سمجھایا جو اس طرح ہے:-

(راگ آساوری شبد نمبر ۱)

من تو چل رے سُکھ کے ساگر، جہاں شبد سِندھو رتناگر،(ٹیک)

کوٹی جنم تو ہے مرتاں ہوگئے، کُچھ نہیں ہاتھ لگا رے، کُوکر-شُوکر کھر بھیا بوَرے، کوّوا ہنس بگا رے۔(1)

کوٹی جنم تُوراجا کینا، مٹی نہ من کی آشا، بھِکشک ہوکر در-در ہانڈیا، ملیا نہ نِرگُن راسا۔(2)

اِندر کُبیر ایش کی پدوی، بَرہما وَرُن دھرم رایا، وِشنوناتھ کے پُرکوں جاکر، بہوُر اپوٹھا آیا۔(3)

اَسنکھیہ جنم تو ہے مرتے ہو گے، جیوت کیوں نہ مرے رے، دوا دش مدیہ محل مٹھ بورے، بہُور نہ دیہہ دھرے رے۔ (4)

دوجکھ بھیشت سبھی تے دیکھے، راج پاٹ کے رسیا، تین لوک سے ترِپت ناہیں، یہ من بھوگی کھسیا۔ (5)

ستگرو ملے تو اِچھا میٹیں، پد مِل پدے سمانا۔ چل ہنسا اُس لوک پٹھاؤں، جو آدی امر استھانا۔ (6)

چار مکتی جہاں چمپی کرتی،مایاہو رہی داسی۔ داس غریب ابھیہ پد پرسے، مِلے رام اویناشی۔ (7)

سوکشم وید کی وانی کا بھاوَارتھ:-

وانی کا آسان ارتھ:- آتما اورمن کو پاتر (لائق) بنا کر سنت غریب داس جی سنسار کے انسان کو سمجھایا ہے۔ کہا ہے کہ "یہ سنسار دُکھوں کا گھر ہے۔ اس سے الگ ایک اور سنسار ہے۔ جہاں کوئی دُکھ نہیں ہے۔ وہ جگہ (سناتن پرم دھام = ستیہ لوک) ہےاور وہاں کا بھگوان (اویناشی پرمیشور) سُکھوں کا ساگر ہے۔

سُکھ ساگر مطلب امر پرماتما اور اس کی راجدھانی امر لوک کی مُختصر مفہوم بتائی ہے:-

سُنکھوں لہر مہر کی اُپجیں، قہر نہیں جہاں کوئی،

داس غریب اچل اوناشی، سُکھ کا ساگر سوئی۔

بھاؤارتھ:- جس وقت میں (لیکھک) اکیلا ہوتا ہوں، تو کبھی-کبھی ایسی ہلور اندر سے اُٹھتی ہے، اُس وقت سب اپنے-سے لگتے ہیں۔ چاہے کسی نے مجھے کتنا ہی کشٹ دے رکھا ہو، اُس کے طرف حسد نہیں رہتی۔ سب پر دَیا بھاؤ بن جاتا ہے۔ یہ حالت کُچھ ہی منٹ تک رہتی ہے۔ اُس کو مہر کی لہر کہا ہے۔ ست لوک مطلب سناتن پرم دھام میں جانے کے بعد ہر ایک آدمی کو اِتنا آنند آتا ہے۔وہاں پر ایسی اسنکھوں لہریں آتما میں اُٹھتی رہتی ہیں۔جب وہ مہر میری آتما سے ہٹ جاتی ہے تو وہ دُکھوں سے بھری حالت شروع ہو جاتی ہیں۔ اُس نے ایسا کیوں کہا؟ وہ آدمی اچھا نہیں ہے، وہ نقصان ہوگیا ہے، یہ ہو گیا، وہ ہوگیا۔ یہ قہر (دُکھ) کی لہر کہی جاتی ہے۔

اُس ست لوک میں اسنکھ لہر مہر (دیا) کی اُٹھتی ہے۔وہاں کوئی قہر (بھینکر دُکھ) نہیں ہے۔ ویسے تو ست لوک میں کوئی دُکھ نہیں ہے۔ قہر کا ارتھ بھینکر کشٹ ہوتا ہے۔ جیسے ایک گاؤں میں آپسی رنجش کے چلتے مخالفوں نے دوسرے طرف کے ایک پریوار کے تین آدمیوں کا خون کر ڈالا، کہیں پر زلزلے کی وجہ سے ہزاروں لوگ مر جاتے ہیں، اُسے کہتے ہیں قہر ٹوٹ پڑا یہ قہر کردیا۔ اوپر لکھی وانی میں سُکھ ساگر کی مفہوم مُختصر بتائی ہے۔ کہا ہے کہ وہ امر لوک اچل اویناشی مطلب کبھی فنا نہیں ہوتا اور وہاں رہنے والا پرمیشور اویناشی (لافانی)ہے۔ وہ مکان اور پرمیشور سُکھ کا سمندر ہے۔جیسے سمندری جہاز بندرگاہ کے کِنارے سے 100 یہ 200 کلومیٹر دُور چلا جاتا ہے تو جہاز کے مُسافروں کو پانی مطلب سمندر کے کے سِواء کچھ بھی نہیں دِکھائی دیتا۔ سب طرف سے پانی ہی پانی دِکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح ست لوک (ستیہ لوک) میں سُکھ کے علاو کُچھ بھی نہیں ہے۔ مطلب وہاں کوئی دُکھ نہیں ہے۔

اب پہلے لکھی وانی کا آسان ارتھ کیا جاتا ہے:-

من تو چل رے سُکھ کے ساگر، جہاں شبد سِندھو رتناگر۔ (ٹیک)

کوٹی جنم تو ہے بھرمت ہوگے، کُچھ نہیں ہاتھ لگا رے،
کُوکر شُوکر کھر بھیا بوُرے، کوُوا ہنس بگا رے۔

پرمیشور کبیر جی نے اپنی اچھی آتما سنت غریب داس جی کو سوکشم وید سمجھایا، اُس کو سنت غریب داس جی (گاؤں-چھڈانی ضعلہ-جھجر، ہریانہ صوبہ)نے آتما اور من کو لائق بنا کر ساری دُنیا کے انسان ذات کو کال (برِہم) کے لوک کا کشٹ اور ست لوک کا سُکھ بتاکر اُس پرم دھام میں چلنے کے لیے سچی سادھنا جو شاستروں کے مُطابق ہے، کرنے کی اُمگ کی ہے۔ من تو چل رے سُکھ کے ساگر مطلب سناتن پرم دھام میں چل جہاں پر شبد نشٹ نہیں ہوتا۔ اس لیے شبد کا معنی اویناشی سے ہے کہ وہ جگھ امرتو کا سِندھو مطلب ساگر ہے اور موکش روپی رتن کا آگر مطلب کھان ہے۔ اِس کال بَرہم کے لوک میں آپ جی نے بھگتی بھی کی۔لیکن شاستر مطابق سادھنا بتانے والے تتودرشی سنت نہ ملنے کے کارن آپ کروڑوں جنموں سے بھٹک رہے ہو۔کرڑوں-اربوں روپیہ جمع کرنے میں پورا جیون لگا دیتے ہو، پھر مر جاتے ہو۔ وہ جوڑا ہوا دھن جو آپکے پچھلے سنسکاروں سے حاصل ہوا تھا، اُسے چھوڑ کر سنسار سے چلا گیا۔ اُس دولت کو جمع کرنے میں جو آپ نے پاپ کیئے، وہ آپ جی کے ساتھ گئے۔آپ جی نے اُس مانوَ جیون میں تتودرشی سنت دِکشا لیکر شاستر ودھی مطابق بھگتی کی سادھنا نہیں کی۔جِس کارن سے آپ کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ پچھلے پُن کرموں کے بدلے دھن لے لیا۔وہ دھن یہیں رہے گیا، آپ کو کچھ بھی نہیں مِلا۔ آپ کو مِلے دھن جمع اور بھگتی شاستر مطابق نہ کرنے کے پاپ۔

جن کے کارن آپ کُوکر = کُتا، کھر=گدھا، شُکر= سُوئر، کوُوا =ایک پکھشی، ہنس= ایک پکھشی جوصرف تالاب میں موتی کھاتا ہے، بُگا = بگلا پکھشی وغیرہ-وغیرہ کی یونیوں کو حاصل کرکے کشٹ اُٹھائیگا۔

کوٹی جنم تو راجا کینا، مٹی نہ من کی آشا، بھِکشک ہوکر در-در ہانڈیا، ملا نہ نرِگُن راسا۔ (2)

آسان ارتھ :- اے انسان! آپ جی نے کال (برِہم) کی کٹھن سے کٹھن سادھنا کی۔ گھر چھوڑ کر جنگل میں جا بسے، پھر گاؤں اور نگر میں گھر- گھر کے دروازے پر ہانڈیا مطلب

گھوما۔بھیک حاصل کرنے کے لیے جنگل میں سادھنا کے لیے سادھک نزدیکی گاؤں یا شہر میں جاتا ہے۔ ایک گھر سے بھکشا پوری نہیں ملتی تو دوسرے گھروں سے بھوجن لیکر جنگل میں چلا جاتا ہے۔ کبھی- کبھی تو سادھک ایک دِن بھکشا مانگ کر لاتے ہے، اُسی سے دو-تین دِن گُزارا کرتے ہیں۔روٹیوں کو پتلے کپڑے رومال جیسے کپڑے کو چھالنا کہتے ہیں۔چھالنے میں لپیٹ کر درخت کی ٹہنیوں سے باندھ دیتے تھے۔وہ روٹیاں سُوکھ جاتی ہیں۔اُن کو پانی میں بھِگوکر نرم کرکے کھاتے تھے۔وہ ہر روز بھیک مانگنے جانے میں جو وقت ضائع ہوتا تھا، اُس کی بچت کرکے اُس وقت کو کال بِرہم کی سادھنا میں لگاتے تھے۔بھاوٗ ارتھ ہے کہ جنم-مرن سے چُھٹکارا پانے کے لیے مطلب پُورن موکش حاصلات کے لیے ویدھوں میں بتائے طریقے اور لوک وید سے گھور تپ کرتے تھے۔ اُن کو تتودرشی سنت نہ ملنے کے کارن نرِگُن راسا مطلب گُپت گیان جسے تتوگیان کہتے ہیں۔وہ نہیں مِلا کیونکہ یجُر وید ادھیائے 40 منتر 10 میں اور چاروں ویدوں کا نَچوڑروپ شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 32 اور 34 میں کہا ہے کہ جو یگوں مطلب دھارمِک کریائوں کا وِسترت گیان (تفصیل کے ساتھ علم)خود سچید آنند گھن بِرہم مطلب پرم اکشر برہم اپنے مُکھ کمل سے بول کر سناتا ہے، وہ تتوٗ گیان مطلب سوکشم وید ہے۔گیتا گیان داتا بِرہم نے کہا ہے کہ اُس تتوگیان کو تو تتوگیانیوں کے پاس جا کر سمجھ اُن کو ڈنڈوت پرنام (سجدہ) کرنے سے عاجزی سے سوال کرنے سے وہ پرماتم تتوکو بھلی-بھانتی جاننے والے تتودرشی سنت تُجھے تتوگیان کا اُپدیش کریں گے۔ اِس سے ظاہر ہوا کہ تتوگیان نہ ویدوں میں ہے۔ اور نہ گیتا شاستر میں۔اگر ہوتا تو ایک ادھیائے اور بول دیتا۔کہے دیتا کہ تتوگیان اُس ادھیائے میں پڑھیں۔ سنت غریب داس جی نے من کے بہانے مانوٗ شریر دھاری انسانوں کو سمجھایا ہے۔کہ وہ نرِگُن راسا مطلب تتوگیان نہ ملنے کے کارن کال بِرہم کی سادھنا کرکے آپ کروڑوں جنموں میں راجا بنے۔پھر بھی من کی اچھا ختم نہیں ہوئی کیونکہ راجا سوچتا ہے کہ سورگ میں سُکھ ہے، یہاں راج میں کوئی سُکھ-چین نہیں ہے، شانتی نہیں ہے۔

نرگن راسا کا بھاؤ ارتھ:- نِرگُن کا معنی ہے کہ وہ چیز تو ہے لیکن اُس کا لابھ نہیں مِل رہا۔درخت کے بیج میں پھل اور درخت نِرگُن روپ میں ہے، اُس بیج کو مٹی میں بیجکر سِنچائی کرکے وہ سرگُن چیز(درخت، درخت کا پھل)حاصل کیا جا سکتا ہے۔یہ گیان ہونے سے آم کے پھل اور چھایا سے محروم رہے جاتے ہیں۔

راسا = جھنجھٹ مطلب اُلجھا ہوا کام سوکشم وید میں پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ :-

نو من (360)کلوگرام) سُوت = کچا دھاگا۔

کبیر،نومن سُوت اُلجھیا،رشی رہے جھک مار۔ ست گُرو ایسا سُلجھا دے، اُلجھے نہ دُوجھی بار ۔

آسان ارتھ:- پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ روحانی علم روپی نو من سُوت اُلجھا ہوا ہے۔ ایک کلوگرام اُلجھے ہوئے سُوت کو سیدھا کرنے میں ایک دِن سے بھی زیادہ وقت جُلاہوں کا لگ جاتا تھا۔ اگر سُلجھاتے وقت دہاگا ٹوٹ جاتا تو کپڑے میں گانٹھ لگ جاتی۔ گانٹھ -گٹھیلے کپڑے کو کوئی مول نہیں لیتا تھا۔اس لیے پرمیشور کبیر جُلائے نے جُلاہوں کا سٹیک مثال بتا کر سمجھایا ہے کہ زیادہ اُلجھے ہوئے سُوت کوئی نہیں سُلجھاتا تھا۔روحانی علم اُسی نومن اُلجھے ہوئی سُوت کے برابر ہے جس کو ستگرو مطلب تتودرشی سنت ایسا سُلجھا دیگا جو دوبارا نہیں اُلجھے گا۔بِن سُلجھے روحانی علم کے آدھار سے مطلب لوک وید کے مطابق سادھنا کرکے سورگ-نرک، چوراسی لاکھ قسم کے جانداروں کے جیون، دھرتی پر کسی ٹکڑے کا راج، سورگ کاراج حاصل کیا، دوبارا پھر جنم-مرن کے چکر میں گِر کر تکلیف پر تکلیف اُٹھایا۔لیکن کال بِرہم کی ویدوں میں بتائے طریقے مطابق سادھنا کرنے سے وہ پرم شانتی اور سناتن پرم دھام حاصل نہیں ہوا جو گیتا ادھیائے 18 کے شلوک 62 میں کہا ہے اورنا ہی پرمیشور کا وہ پرم پد حاصل ہوا جہاں جانے کے بعد سادھک لوٹکر سنسار میں کبھی نہیں آتے جو گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے۔کال بِرہم کی سادھنا سے نیچے لکھا ہوا لابھ ہوتا رہتا ہے۔

وانی نمبر3:- **اِندر-کبیر، اِیش کی پدوی،بِرھا ورون دھرم رایا۔**

وِشنوناتھ کے پُرکوں جاکر، بہُور اپٹھا آیا۔

آسان ارتھ :- کال برہم کی سادھنا کرکے سادھک اِندر کا پد بھی حاصل کرتا ہے۔ اِندر سورگ کے راجا کا عہدا ہے۔ اِس دیوراج مطلب دیوتاؤں کا راجا اور سُرپتی بھی کہتے ہیں۔یہ سنچائی وِبھاگ مطلب ورشا منترالیے (برساتی وزیرات) اپنے ماتحت رکھتا ہے۔

سوال :- اِندر کا عہدا کیسے حاصل ہوتا ہے؟

جواب :- زیادہ تپ کرنے سے اور سوَ من (4 ہزار کلوگرام) گائے یا بھینس کے گھی کا استعمال کرکے دھرم یگھ کرنے سے ایک دھرم یگ مُکمل ہوتی ہے۔ایسی-ایسی سوَدھرم یگیہ نِروِگھن (بغیر خلل کے) کرنے سے اِندر کا عہدا سادھک حاصل کرتا ہے۔ تپ یا یگیہ کے دوران یگیہ یا تپ کی مریادہ بھنگ ہو جاتی ہے تو نئے سِرے سے یگیہ اور تپ کرنا پڑتا ہے۔اَس طرح اِندر کاعہدا حاصل ہوتا ہے۔

سوال :- اِندر کا حکومت کرنے کا وقت کتنا ہے؟ موت کے بعد اندر کے عہدے کو چھوڑ کر اِندر کس یونی کو حاصل کرتا ہے؟

جواب :- اندرسوِرگ راجا کے عہدے پر 72 چوکڑی مطلب 72 چتُر یُگ تک بنا رہتا ہے۔ایک چتُر یُگ میں ست یُگ+تریتایُگ+دُناپُریُگ اورکل یُگ کا وقت ہوتا ہے۔ ج جو 1728000+1296000+864000+432000 ترتیب وار ست یُگ+تریتا یُگ +دُناپُریُگ+کل یُگ کا وقت مطلب 43 لاکھ 20 ہزارسال کا وقت ایک چتُر یُگ میں ہوتا ہے۔ایسے بنے 72 چتُر یُگ کا وہ سادھک اِندر کے عہدے پر سورگ کے راجا کا سُکھ بھوگتا ہے۔ ایک کلپ مطلب بِرہما جی کے ایک دِن میں (جوایک ہزارآٹھ(1008) چتُر یُگ کا ہوتا ہے) 14 جیوَ اِندر کے عہدے پر رہکر اپنا کیا پُنیہ-کرم بھوگتے ہیں۔ اِندر کے عہدے کو بھوگ کر وہ پرانی گدھے کا جیون حاصل کرتے ہیں۔

کتھا:- "مارکنڈے رِشی اوراُپسرا کا سنواد"

ایک دفعے بنگال کی کھاڑی میں مارکنڈے رِشی تپ کر رہا تھا۔ اِندر کے عہدے پر موجود آتما کو یہ شرط ہوتی ہے کہ اگر اُس کی حکومت کے وقت میں 72چوکڑی یُگ کے دوران

اگر دھرتی پر کوئی آدمی اِندر عہدے حاصل کرنے جِتنا تپ یا دھرم یگیہ کرلیتا ہے اور اُسکی کِریا (سادھنا) میں کوئی رُکاوٹ نہیں آتی ہے تو اُس سادھک کو اِندر کا عہدا دے دِیا جاتا ہے اور موجودہ اِندر سے وہ عہدا چھین لیا جاتا ہے۔ اِس لیے جہاں تک ممکن ہوتا ہے، اِندر اپنے حکومت کے وقت میں کسی سادھک کا تپ یا دھرم یگ پُورن نہیں ہونے دیتا۔ اُسی کی سادھنا بھنگ کرا دیتا ہے، چاہے کُچھ بھی کرنا پڑے۔

جب اِندر کو اُس کے دوتوں نے بتایا کہ بنگال کی کھاڑی میں مارکنڈے نام کے رِشی تپ کر رہے ہیں۔ اِندر نے مارکنڈے رِشی کا تپ بھنگ کرنے کے لیے اُروَسی (اِندر کی پتنی) بھیجی۔ سارے ہارسینگار کرکے دیوپوری سے مارکانڈے رِشی کے سامنے ناچنے-گانے لگی۔ اپنی سِدھی سے اُس جگہ کو بسنت کے موسم جیسا ماحول بنا دِیا۔ مارکنڈے رِشی نے کوئی دلچسپی نہیں دِکھائی۔اُروَسی نے کمر کا ناڑا توڑ دِیا، نی وستر ہو گئی تب مارکنڈے رِشی بولے، اے بیٹی! اے بہن! اے مائی! آپ یہ کیا کر رہی ہو؟ آپ یہاں گہرے جنگل میں اکیلی کس لیے آئی ہو۔ اُروَسی نے کہا کہ رِشی جی میرے روپ کو دیکھ کراس جنگل کے سبھی سادھک اپنا ہوشوں-ہواس کھو گئے آپ ڈگ مگ نہیں ہوئے۔ نہ جانے آپ کی سمادھی کہاں تھی؟برائے مہربانی آپ میرے ساتھ اِندر لوک میں چلو، نہیں تو مُجھے سزا ملے گی کہ تو ہار کر آگئی۔ مارکنڈے رِشی نے کہا کہ میری سمادھی برہم لوک میں گئی تھی، جہاں پر میں اُن حوروں کا ناچ دیکھ رہا تھا۔ جو اتنی سُندر ہیں کہ تیرے جیسی تو اُن کی 7-7 باندیاں مطلب نوکرانیاں ہیں۔ اِس لیے میں تیرے کو کیا دیکھتا، تیرے پر کیا فدا ہوتا؟ اگر تیرے سے کوئی سُندر ہو تو اُسے لے آ۔ تب دیوَپری نے کہا کہ اِندر کی پٹرانی مطلب مکھیہ رانی میں ہی ہوں۔مُجھ سے سُندر سوَرگ میں کوئی عورت نہیں ہے۔

تب مارکنڈے رشی نے پُوچھا کہ اِندر کی موت ہوگی، تب توکیا کرے گی؟ اُروَسی نے جواب دِیا کہ میں چودھا اِندر بھوگوں گی۔ مطلب ہے کہ شری برہما جی کے ایک دِن میں1008 چترُ یگ ہوتے ہیں جِس میں 72-72 چترُ یگ کا حکومت کا دور پُورا کرکے چودھا اِندر

موت کو پراپت ہوتے ہیں۔ اِندر کی رانی والی آتما نے کسی مانو جنم میں اتنے زیادہ نیک کرم کیے تھے۔ جِس کارن سے وہ 14 اِندروں کی پٹ رانی بن کر سورگ سُکھ اور پُرش سُکھ کو بھوگے گی۔

مارکنڈے رِشی نے کہا کہ وہ 14 اِندر بھی مریں گے، تب تو کیا کرے گی؟ اُروَسی نے کہا کہ پھر میں مِرتیو لوک (دھرتی لوک کومنشیہ لوک یعنی مرت لوک کہتے ہیں) میں گدھی بنائی جاؤں گی اور جتنے اِندر میرے پتی ہوں گے، وہ بھی دھرتی پر گدھے کی یونی پراپت کریں گے۔

مارکنڈے رِشی نے کہا پھر مجھے ایسے لوک میں کیوں لے جارہی تھی جس کا راجا گدھا بنے گا اور رانی گدھی کی یونی پراپت کرے گی؟ اُروَسی بولی اپنی عزت رکھنے کے لیے، نہیں تو وہ کہیں گے تو ہار کر آئی ہے۔

مارکنڈے رِشی نے کہا کہ گدھیوں کی کیسی عزت؟ تو موجودہ دور میں بھی گدھی ہے کیوں کہ تُو چودھا کسم (شوہر / پتی) کرے گی اور موت کے بعد تُو خود مان رہی ہے کہ میں گدھی بنوں گی۔ گدھی کی کیسی عزت؟ اِتنے میں وہاں پر اِندر (سورگ کا بادشاہ) آگیا۔ قانون کے مُطابق اپنا اِندر کا راج (بادشاہی) مارکنڈے رِشی کو دینے کے لیے کہا کہ رِشی جی ہم ہارے اور آپ جیتے۔ آپ اِندر کی پدوی قبول کریں۔ مارکنڈے رِشی بولے ارے- ارے اِندر! اِندر کی پدوی میرے کسی کام کی نہیں۔ میرے لیے تو کاگ (کوّوے) کی بیٹ (ٹٹی) کے برابر ہے۔ مارکنڈے رِشی نے اِندر سے پھر کہا کے تُو میرے بتائے مُطابق سادھنا کر، تیرے کو برہم لوک لے چلوں گا۔ اِس اِندر کے راج کو چھوڑ دے۔ اِندرنے کہا کہ رِشی جی اب تو مُجھے موج -مستی کرنے دے۔ پھر کبھی دیکھوں گا۔

پڑھنے والو! وِیچار کرو:- اِندر کو پتا ہے کہ مرنے کے بعد گدھے کا جیون ملے گا، پھر بھی اُس معمولی سُکھ کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ کہا کہ پھر کبھی دیکھوں گا۔ پھر کب دیکھے گا؟ گدھا بننے کے بعد تو کُمہار دیکھے گا۔ کتنا وزن گدھے کی کمر پر رکھنا ہے؟ کہاں سے ڈنڈا مارنا ہے؟ ٹھیک اِسی طرح اس دھرتی پر کوئی چھوٹے سے ٹُکڑے کا وزیرِاعظم، وزیر، وزیرِاعلیٰ یا ریاست میں وزیر بنا ہے۔ یا کسی پد (عہدے) پر سرکاری اَفسر یا ملازم بنا ہے یا امیر ہے۔ اُس کو کہا جاتا ہے کہ آپ

بھگتی کرو نہیں تو گدھے بنوگے۔ وہ یا تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم کیوں بنیں گے گدھے؟ پھر سے مت کہنا۔ کُچھ نیک ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیں کِس نے دیکھا ہے، گدھے بنتے ہیں؟ پِھر اُن کو بتایا جاتا ہے کہ سب سنت اور گرنتھ بتاتے ہیں۔ تو زیادہ ترکہتے ہیں کہ دیکھا جائے گا۔

اُن سے عرض ہے کہ مرنے کے بعد گدھا بننے کے بعد آپ کیا دیکھوگے، پِھر تو کُمہار دیکھے گا کہ آپ جی کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے؟ دیکھنا ہے تو اب دیکھ۔ بُرائی چھوڑ کر ساشتر مطابق سادھنا کرو جو موجودوقت میں کائنات میں صرف میرے (رامپال داس کے) پاس ہے۔ آؤ حاصل کرو اور اپنے جیوَ کا کلیان کراؤ۔

اوپر لکھی وانی نمبر.3 میں بتایا ہے کہ اِندر کبُیر اور ایش کی پدوی پراپت کرنے والے اور بِرہما جی کا پدَ، ورُن، دھرم رائے کا عہدا پراپت کرکے اور وِشنوُ جی کے لوک کو پراپت کر دیوَ پد پراپت بھی واپس جنم -مرن کے چکر میں رہتا ہے۔

سوَرگ لوک میں 33 کروڑ دیوَ پد (دیوتاؤں کے عہدے) ہیں۔ جیسے مُلک کی پارلیمنٹ میں 540 عہدے ہیں۔ آدمی بدلتے رہتے ہیں۔ اُنہی پارلیمانی عہدوں میں سے وزیراعظم اور دوسرے مرکزی وزیر وغیرہ- وغیرہ بنتے ہیں۔

اسی طرح اُن 33 کروڑ دیوتاؤں میں سے کبُیر کا پدمطلب دھن کے دیوتا کا پد پراپت ہوتاہے جیسے وزیر خزانہ ہوتا ہے۔ ایش کی پدوی کا مطلب ہوتا ہے پربھو پدَ جو لوک وید میں کُل تین مانے گئے ہیں:- 1. شری بِرھما جی 2. شری وِشنُو جی 3. شری شَو جی۔

ورون دیو پانی کا دیوتا ہے۔ دھرم رائے چیف جسٹس ہے جو سارے جیوؤں (مخلوق) کو کرمون کا پھل دیتا ہے، جسے دھرم راج بھی کہتے ہیں۔ یہ سب کال بِرہم کی سادھنا کرکے پد پراپت کرتے ہیں۔ ثواب ختم ہونےکے بعد سارے دیوتا پدَ سے آزاد کرکے جانوروں-پرندوں وغیرہ کی چوراسی لاکھ قسم کی یونیوں میں ڈالے جاتے ہیں۔ پھر نئے برہما جی، نئے وِشنو جی اور نئے شِو جی اِن عہدوں پر بِراجمان ہوتے ہیں۔

یہ سارے اوپر والے دیوتا جنمتے-مرتے ہیں۔ یہ اوناشی نہیں ہیں۔ اُن کی صورتحال آپ جی کو "سِرشٹی رچنا" ادھیائے میں اسی کتاب میں واضع ہو گا کہ یہ کتنے پِربھو ہیں؟ کِس کے اولاد ہیں اور کون اِن کی ماتاجی ہیں؟

دوسرا ثبوت:- شری دیوی پُران (سچیتر موٹا ٹائیپ صرف ہندی، گیتا پریس گورکھ پور سے پرکاشت) کے تیسرے سکند میں پیج نمبر 123 پر لکھا ہے کہ تم شُدھ سروپا ہو، یہ سارا سنسار آپ سے اُدبھاشت ہو رہا ہے۔ میں (وِشنوُ)، برہما اور شنکر آپ کی کِرپا سے موجود ہیں۔ ہمارا تو آوَربھاوَ مطلب جنم اور تِروبھاوَ مطلب موت ہوا کرتا ہے۔ آپ پِرکرتی دیوی ہیں۔

شنکر بھگوان بولے کہ اے دیوی! اگر وِشنوُ کے بعد پیدا ہونے والا بِرہما آپ سے پیدا ہوئے ہیں تو میں تموگنی لیلا کرنے والا شنکر کیا آپ کی سنتان نہیں ہوا۔ مطلب مُجھے بھی پیدا کرنے والی تُم ہی ہو۔ ہم تو صرف نیم والے کام ہی کر سکتے ہیں مطلب جِس کے نصیب میں جو لکھا ہے، ہم وہی عطاسکتے ہیں۔ نہ اِس سے زیادہ اور نہ کم کر سکتے ہیں۔

پاٹھک جنوں! اِس شری دیوی پُران کے اُلیکھ سے ظاہر ہوا کہ شری بِرہما جی، شری وِشنوُ جی شری شنکر جی فانی ہیں۔ اِن کی ماتا جی کا نام شری دیوی دُرگا ہے۔ زیادہ جانکاری آپ "سرشٹی رچنا" ادھیائے سے حاصل کریں گے جو اسی کتاب میں آگے لکھی ہے۔ یہ مکھیہ دیوتا ہیں۔ دوسرے اِن سے نیچے سطح کے دیو ہیں۔ یہ سارے جنمتے مرتے ہیں۔ اویناشی رام نہیں ہیں، اویناشی پرماتما نہیں ہیں۔

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 10 شلوک 2 میں لِکھا ہے کہ گیتا گیان داتا کال برہم نے کہا ہے کہ "میری پیدائش کو نہ دیوتا جانتے ہیں، اور نہ مہرشی جن جانتے کیونکہ اِن سب کا آدی کارن میں ہی ہوں یعنی یہ سب مُجھ سے پیدا ہوئے ہیں"

گیتا ادھیائے 4شلوک 5 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ اے ارجُن! تیرے اور میرے بہت جنم ہوچکے ہیں، تو نہیں جانتا، میں جانتا ہوں۔ گیتا ادھیائے 2 شلوک 12 میں بھی ظاہر ہے کہ تو میں اور سب راجا-فوج پہلے بھی جنمے تھے، آگے بھی جنمیں گے۔

گیتا ادھیائے 14 شلوک 3 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ اے ارجن! میری پر کرتی اور درگا تو گرب دھارن کرتی ہے، میں اُس کے گربھ میں بیج لگایا کرتا ہوں جس سے سارے جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔

گیتا ادھیائے 14 شلوک 4 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ اے ارجن !نانا طرح کی سب یونیوں میں جتنے شریر دھاری مورتیاں پیدا ہوتی ہیں (مہت) پر کرتی تو اُن سب کی گربھ دھارن کرنے والی ماتا ہے۔ (اہم برہم) میں برہم بیج ستھاپت کرنے والا پتا ہوں۔

گیتا ادھیائے 14 شلوک 5:- گیتا گیان داتا نے واضع کہا ہے کہ اے ارجُن! ستوگُن شری وِشنوُجی، رج گُن شری برہما جی اور تم گُن شری شوجی یہ پرکرتی مطلب دُرگا دیوی سے پیدا تینوں دیوتا مطلب تینوں گُن اویناشی جیو آتما کو کرموں کے مطابق شریر میں باندھتے ہیں۔

اوپر کے ثبوتوں سے ظاہر ہوا کہ اوپر والے دیوتا فانی ہے اور کال برہم کی اولاد ہیں۔ موضوع چل رہا ہے کہ وانی نمبر تین کا آسان ارتھ :-

اِندر، کبُیر، ایش مطلب برہما، وِشنوُ، شِو تک کا عہدا حاصل کرکے اور ورُون، دھرم رائے کی پدوی اور شری وِشنو ناتھ کے لوک کو پا کر بھی جنم-مرن کے چکر میں رہتے ہیں۔

مارکنڈے رِشی جی برہم سادھنا کر رہے تھے۔ اُسی کو سب سے اُتم مان رہے تھے۔ اس لیے اِندر کو کہے رہے تھے کہ آ تُجھے برہم سادھنا کا گیان کراؤں۔ برہم لوک کی مقابلے میں سوَرگ کا راج حلوے کی مقابلے میں کوے کی بیٹ ہے۔

پاٹھک جنوں! آپ جی نے برہم سادھنا کرنے والے شری چُنک رشی، شری دُرواسا رِشی اور کپیل منی جنھوں نے برہم سادھنا کی تھی، اُن کی سادھنا کو گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں انوتم مطلب گھٹیا بتایا ہے۔ اُسی صف کی سادھنا مارکنڈے جی کی تھی۔ جِس کو بہت اتم مان کر کر رہے تھے اور اِندر جی کو بھی رائے دے رہے تھے کہ برہم سادھنا کرلے۔

سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

اوروں پنتھ بتاویں ہیں، آپ نہ جانے راہ، (1)

موتی مکھتا درشت ناہیں، یہ جگ ہیں سب اندھ رے۔

دیکھت کے تو نین چشم ہیں، فِریا موتیا بند رے۔ (2)

وید پڑھے پر بھید نہ جانے، بانچے پُران اٹھارا،

پتھر کی پوجا کریں، بھولے سرجنھارا (3)

وانی نمبر 1 کا بھاوٗارتھ:- دوسروں کو راستہ بتالاتے ہیں۔ خود کو بھگتی مارگ کا گیان نہیں۔

وانی نمبر 2 کا بھاوٗارتھ :- تتودرشی سنت کی کمی کے کارن موتی مکتا یعنی موکش روپی موتی مطلب موکش منتر دِکھائی نہیں دیتا۔ یہ ساری دُنیا ادھیاتم گیان نیتر ہین اَندھا ہے۔ جِس کسی کو موتیا بِند جو ایک قسم کی آنکھوں کی بیماری ہے۔ جِس میں آنکھیں ٹھیک دِکھائی دیتی ہے، لیکن اُس بیمار آدمی کو کچھ دِکھائی نہیں دیتا۔ یہ مثال دے کر بتایا ہے کہ فرارٹیدار سنسکِرت زبان بولتے ہیں۔ لگتے ہیں بڑے عقلمند ہیں، لیکن ست گِرنتھوں کے راز کو نہیں جانتے۔ اِن کو اگیان روپی موتیا بِندھوا ہے۔

وانی نمبر 3 کا بھاوٗارتھ:- ویدوں کو پڑھ کر پورا برزبان یاد کرنے والے ویدوں کے چھُپے راز کو نہ سمجھ کر اُن کے خلاف سادھنا کرتے-کراتے ہیں۔ ویدوں میں پتھر کی مورتی کی پوجا کا کہیں اُلیکھ نہیں ہے۔ وہ ویدوں کے ہوشیار کہلانے والے پتھر پوجا کرتے اور کراتے ہیں۔ ویدو ں میں بتائے سِرجنھار کو بھُلا دیا ہے۔

شری مد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 25 سے 29 تک یہی بتایا ہے کہ جو سادھک جیسی بھی سادھنا کرتا ہے، اُسے اُتم مان کر رہا ہوتا ہے۔ سب سادھک اپنی-اپنی بھگتی کو پاپ ناش کرنے والی جانتے ہیں۔

گیتا ادھیائے 4 شلوک 32 میں ظاہر کیا ہے کہ یگیوں مطلب دھارمِک کریائوں کا گیان خود سچید آنند گھن برہم نے اپنے مُکھ کمل سے بولی وانی میں تفصیل کے ساتھ کہا ہے، وہ تتو گیان ہے۔ جِسے جان کر سادھک سارے پاپوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں ظاہر کیاہے کہ اُس تتوگیان کو تتودرشی سنت جانتے ہیں، اُن کو ڈنڈوت پرنام کرنے سے، عاجزی سے سوال کرنے سے وہ تتوگیان کوجاننے والے گیانی مہاتما تُجھے تتوگیان کا اُپدیش کریں گے۔

وہ تتوگیان جِسے اوپر کی وانی میں نرِگُن راسا کہا ہے، جو نہیں ملنے سے سارے سادھک جنم-مرن کے چکر میں رہے گئے۔

مارکنڈے رشی برہم سادھنا کر رہا تھا۔ شری مد بھگوت گیتا ادھیائے 8 شلوک 16 میں کہا ہے کہ برہم لوک میں گئے سادھک بھی پُنراورتی مطلب بار-بار جنم مرن کے چکر میں ہی رہتے ہیں۔

پچھلے شبدکی وانی نمبر 4 = اسنکھ جنم توہے مرتاں ہوگئے، جیوت کیوں نہ مرے رے،
دوادس مد محل مٹھ بورے، بہور نہ دیہہ دھرے رے۔

آسان ارتھ:- اے انسان! تو انت بار جنم اور مر چُکا ہے۔ سچی سادھنا کر اور جیوت مر۔ جیوت مرنے کا مطلب ہے کہ بھگت کو گیان ہو جا تا ہے کہ اس سنسار کی ہر ایک چیز فنا ہے۔ یہ شریر بھی لافانی نہیں ہے۔جنم-موت کا بکھیڑا بھی خطرناک ہے۔ اس سنسار میں دُکھ کے سِوا کُچھ بھی نہیں ہے۔ انسانی جسم حاصل کرکے موکش پراپت نہیں کیا تو جانور جیسا جیون جیئا۔ جیسے گیتا ادھیائے 7 شلوک 29 میں کہا ہے کہ جو سادھک صرف جرا مطلب بُڑھاپے کی تکلیف اور مرن کے دُکھ سے ہی نجات کے لیے جو سادھنا کرتے ہیں وہ تت برہم کو اور سارے ادھیاتم کو اور کرموں کو جانتے ہیں۔

اِس طرح تتوگیان ہونے کے بعد انسان کو غیر ضروری چیزوں کی خواہش نہیں رہتی۔تمباکو-شراب، مانس استعمال نہیں کرتا۔ ناچ-گانا مورکھوں کا کام لگتا ہے۔ جیسا بھوجن مِل جائے، اُسی میں راضی رہتا ہے۔ آتم کلیان کرانے کے لیے سادھک وچار کرتا ہے کہ اگر میں نہیں جاؤں گا تو گُرو جی کے درشن نہیں کر پاؤں گا۔ ست سنگ وِچار نہ سُننے سے من پھرسے برائی کرنے لگے گا۔ وہ سادھک سب کام چھوڑ کر ست سنگ سُننے کے لیے چل پڑتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے

کہ ہم ہر روز سُنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ چھوٹے-چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر باپ سنسار سے چلا جاتا ہے۔ مر جاتا ہے۔ بڑے-بڑے امیر لوگ حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ساری دولت جو پوری عمر میں جوڑی تھی، اُسے چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ وہ دوبارہ اُس دولت کو سنبھالنے نہیں آتے ۔موت سے پہلے ایک دِن بھی کام چھوڑنے کو دل نہیں کرتا تھا۔ اب مستقل کام چھوٹ گیا۔

"آج بھائی کو فُرست"

ایک بھگت ست سنگ میں جانے لگا۔ دِکشا لے لی، گیان سُنا اور بھگتی کرنے لگا۔ اپنے دوست کو بھی ست سنگ میں چلنے اور بھگتی کرنے کی پرارتھنا کی۔ پر دوست نہیں مانا۔ کہے دیتا کہ کام سے فُرست (خالی وقت) نہیں ہے۔ چھوٹے-چھوٹے بچے ہیں اُن کا پالن پوشن بھی کرنا ہے۔ کام چھوڑ کر ستسنگ میں جانے لگا تو سارا دھندھا چوپٹ ہو جائے گا۔

وہ ست سنگ میں جانے والا بھگت جب ستسنگ میں چلنے کے لیے اپنے دوست سے کہتا تو وہ یہ کہتا کہ ابھی کام سے فُرست نہیں ہے۔ ایک سال بعداس دوست کی موت ہوگئی۔ اُس کی ارتھی (جنازہ) اُٹھاکر کُل کے لوگ اور پڑوسی چلے۔ ساتھ-ساتھ سیکڑوں نگر محلے کے لوگ بھی ساتھ-ساتھ چلے۔ سب بول رہے تھے کہ رام نام ست ہے، ست بولو گت ہے۔

بھگت کہے رہا تھا کہ رام نام تو ست ہے لیکن آج بھائی کو فُرست ہے۔ محلے کے لوگ کہے رہے تھے کہ ست بولے گت ہے۔ بھگت کہے رہا تھا کہ آج بھائی کو فُرست ہے۔ دوسرے لوگ اُس بھگت سے کہنے لگے ایسے مت بول، اس کے گھر والے بُرا مانیں گے۔ بھگت نے کہا کہ میں تو ایسا ہی بولوں گا۔ میں نے اِس مورکھ سے ہاتھ جوڑ کر پراتھنا کی تھی کہ ست سنگ میں چل، کُچھ بھگتی کرلے۔ یہ کہتا تھا کہ ابھی فُرست مطلب فری ٹائیم نہیں ہے۔ آج اس کو مستقل فُرست ہے۔ چھوٹے-چھوٹے بچے بھی چھوڑ چلا اِن کے پالن پوشن کا بہانا کرکے پرماتما سے دُور رہا۔ بھگتی کرتا تو خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ کچھ بھگتی دھن لیکر جاتا۔ بچوں کا پالن پوشن تو پرماتما کرتا ہے۔ بھگتی کرنے سے سادھک کی عمر بھی پرماتما بڑھادیتا ہے۔ بھگت جن ایسا وچار کرکے بھگتی کرتے ہیں۔ کام چھوڑ کر ست سنگ سُننے جاتے ہیں۔

بھگت وِیچار کرتے ہیں کہ پرماتما نہ کرے ہماری موت ہو جائے۔ پھر ہمارا کام کون کریگا؟ ہم یہ مان لیتے ہیں کہ ہماری موت ہوگئی۔ ہم تین دِن کے لیے مر گئے یہ وچار کرکے ستسنگ میں چلیں، اپنے کو مرا ہوا جان لیں اور ست سنگ میں چلے جائیں۔ ویسے تو پرماتما کے بھگتوں کا کام بگڑتا نہیں۔ پھر بھی ہم مان لیتے ہیں ہماری غیر موجودگی میں کچھ کام خراب ہوگیا تو تین دِن بعد جاکر ٹھیک کرلیں گے۔ اگر اصل میں ٹِکٹ کٹ گئی مطلب موت ہو گئی تو ہمیشہ کے لیے کام بِگڑ گیا۔ پھِر کبھی ٹھیک کرنے نہیں آسکتے۔ اس حالت کو جیوت مرنا کہتے ہیں۔

وانی کا باقی آسان ارتھ:- دوادس مد محل مٹھ بورے، بہور نہ دیہہ دھرے رے۔

آسان ارتھ:- شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کہ تتوگیان کی حاصلات کے بعد پرمیشور کے اُس پرم پدَ کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے۔ مطلب اُن کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ وہ پھر جسم اختیار نہیں کرتے۔ سوکشم وید کی یہ وانی ظاہر کر رہی ہے کہ وہ پرم دھام دوَادس مطلب باروِیں دوئار کو پار کرکے اُس پرم دھام میں جایا جاتا ہے۔ آج تک ہر رشی- مہرشی، سنت، منڈلیشور صرف دَس دئار بتایا کرتے۔ لیکن پرمیشور کبیر جی نے اپنے مکان کو حاصل کرانے کا سچا مارگ، سچا استھان (جگہ) خود نے ہی بتایا ہے۔ اُنہوں نے بارہواں دوَار بتایا ہے۔ اِس سے بھی ظاہر ہوا کہ آج تک (سنہ2012 تک) پہلے کہ سارے رِشیوں، سنتوں، پنتھوں کی بھگتی کال برہم تک کی تھی۔ جِس کارن سے جنم مرتیو کا چکر چلتا رہا۔

وانی نمبر 5:- **دوجکھ بہیشت سبھی تیں دیکھے، راج پاٹ کے رسیا،**

تین لوک سے ترِپت ناہیں، یہ من بھوگی کھسیا۔

آسان ارتھ:- تتوگیان کی کمی میں پُورن موکش کا مارگ (راستہ) نہ ملنے کے کارن کبھی دوجکھ مطلب نرک میں گئے، کبھی بہیشت مطلب سورگ میں گئے، کبھی راجا بن کر آنند لیا۔ اگر اِس انسان کو تین لوک کا راج بھی دے دیں تو بھی مطمعن نہیں ہوتا۔

مثالطور:- اگر کوئی گاؤں کا سرپنچ بن جاتا ہے تو وہ خواہش کرتا ہے کہ وِدھایک (اسمبلی میمبر) بنے تو موج ہوئے۔ ودھایک کی خواہش ہوتی ہے کہ وزیر بن جاؤں تو بات کُچھ الگ ہو جائے۔ وزیر بن کر سوچتا ہے کہ وزیراعلیٰ بنوں تو پوری چودھر ہو۔ آنند ہی نیارا ہو گا۔ سارے صوبے پر کمانڈ چلے گی۔ وزیراعلی بننے کے بعد بڑی خواہش ہوتی ہے کے وزیراعظم بنوں تو زندگی سُدھر جائے۔ تب تک انسانی زندگی ختم ہوجائے گی۔ پھر گدھا بن کر کُمہار کے لٹھ (ڈنڈے) کھا رہا ہو گا۔ اس لیے تتوگیان میں سمجھایاہے کہ کال برہم کے بنائے سورگ-نرک اور راج پاٹھ کی حاصلات کی بھول بھُلیا میں سارا جیون ضایع کر دیا۔کہیں سنتوش نہیں ہوا، یہ من ایسا خُسرہ (ہجڑا) ہے۔

ایک ابراہیم سُطان ادھم نام کا بلخ شہر کا راجا تھا۔ وہ پچھلے جنم کا بہت اچھا بھگت تھا۔ لیکن موجودہ دوَر کے عیش وآرام میں مست ہوکر پرماتما کو بھول چُکا تھا۔ راج کے ٹھاٹھ میں اور محلوں میں آنند مان بیٹھا تھا۔ ایک دِن پرماتما ست لوک سے آکر ایک مسافر کا روپ بناکر راجا کے محل میں گئے اور کہا کہ اے سرائے والے! ایک کمرا کرائے پر دے، پیسے بتا، رات گُذارنی ہے۔ راجا نے کہا اے بھولے مسافر! یہ سرائے (دھرم شالا) دِکھائی دیتی ہے۔ میں راجا ہوں اور یہ میرا محل ہے۔ مُسافر روپ میں پرماتما نے پوچھا کے آپ سے پہلے اِس محل میں کون رہتے تھے؟ راجا نے کہا کے میرے پِتا، دادا-پردادا رہتے تھے۔ مُسافر روپ میں پرمیشور نے پوچھا آپ کتنے دِن رہوگے اِس محل میں؟ ایک دِن میں بھی چلا جاؤں گا انہیں چھوڑ کر۔ پرمیشور بولے یہ سرائے نہیں تو کیا ہے؟ یہ سرائے ہے۔ جیسے تیرے باپ دادا گئے، ایسے ہی تو چلا جائے گا، اس لیے میں نے محلوں کو دھرم شالا بتایا ہے۔ راجا کو حقیقت کا گیان ہوا۔ سنسار کی خواہش چھوڑ کر آتم کلیان کروایا۔ سدا رہنے والا سکھ اور امر جیون پراپت کرنے کے لیے دِکشا لی اور تاحیات بھگتی کی اپنا مانوَ جیون سفل کیا۔

وانی نمبر 6:- **ستگرو ملے تو اِچھا میٹے، پد مل پدے سمانا،**

چل ہنسا اُس لوک پٹھاؤں، جو آدی امر استھانا۔

آسان ارتھ:- اگر تتودرشی سنت ستگُرو ملے تو اوپر والا گیان بتاکر کال برہم کے لوک کی ساری چیزوں اور پدوں سے خواہش ختم کرکے "پد مل پدے سمانا" اس میں ایک "پد" کا ارتھ ہے پدتی مطلب شاستروں کے طریقیکار کے مطابق سادھنا۔ دوسرے "پد" کا مطلب ہے "پرم پد" یعنی "پدوی"۔ ستگُرو شاستروں کے طریقیکار کے مطابق پدتی بتاکر پرمیشور کے اُس پرم پد کی حاصلات کروا دیتا ہے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے۔ اے بھگت! چل تُجھے اُس لوک میں بھیج دوں جو آدی امر استھان ہے مطلب گیتا ادھیائے 18 شلوک62 میں بتائے سناتن پرم دھام ہے جہاں پر پرم شانتی ہے۔

وانی نمبر 7:- **چار مکتی جہاں چمپی کرتی، مایا ہو رہی داسی۔**

داس غریب ابھیہ پدَ پرسے، ملے رام اویناشی۔

آسان ارتھ:- اُس سناتن پرم دھام میں پرم شانتی اور بہت زیادہ سُکھ ہے۔ کال برہم کے لوک میں چار مُکتی مانی جاتی ہے، جِن کو پراپت کرکے سادھک خود کو خوش قسمت مانتا ہے لیکن وہ ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ وقت کے بعد ثواب ختم ہوتے پھر 84 لاکھ قسم کی یونیوں میں کشٹ اٹھاتا ہے۔ لیکن اُس ست لوک میں چاروں مُکتی والا سُکھ سدا بنا رہے گا۔ مایا آپ کی نوکرانی بن کر رہے گی۔

سنت غریب داس جی نے بتایا ہے کہ امر لوک میں جانے کے بعد انسان بے خوف ہو جاتا ہے اور اُس سناتن پرم دھام میں وہ اویناشی رام مطلب پرمیشور ملے گا۔ اس لیے پُورن موکش کے لیے شاستر مطابق بھگتی کرنی چاہیے۔ جِس سے اُس بھگوان تک جایا جا سکتا ہے۔

اوپر والی وانی اور پہلے والے بیان سے ظاہر ہوا کہ شری برہما جی، شری وِشنوُ جی اور شِو جی اور اِن کے پِتا کال برہم مطلب چھر پُرش اور اکشر پُرش سرؤرام یعنی پربھو فانی ہے۔ صرف پرم اکشر برہم ہی اویناشی رام مطلب پربھو ہے۔ اِس پرمیشور کی بھگتی سے ہی پرم شانتی اور سناتن پرم دھام مطلب پُورن موکش پراپت ہو گا جہاں پر چار مُکتی سُکھ سدا رہے گا۔ مایا مطلب سب سُکھ سہولتیں سادھک کے نوکر کی طرح حاضر رہتی ہیں۔ سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

کبیر، مایا داسی سنت کی، اُبھی دے آشیش۔
وِلسی اور لاتوں چھڑی، سُمر-سُمر جگدیش۔

بھاوٗ ارتھ:- ساری سُکھ سھولتیں دولت سے ہوتی ہیں، وہ دھن شاستر کے طریقے کار کے مطابق بھگتی کرنے والے سنت-بھگت کی بھگتی کا ازخود ہونے والا، جس کو پراپت کرنا مقصد نہیں، وہ پھر بھی ضرور پراپت ہوتا ہے، by productہوتا ہے۔ جیسے جس نے گیہوں کی فصل بوئی تو اُس کا مقصد گیہوں کا اناج پراپت کرنا ہے۔ لیکن بھُش مطلب چارا ضرور پراپت ہوتا ہے۔ چارا تُوڑا گیہوں کے اَن کا by product ہے۔ اَسی طرح ست سادھنا کرنے والے کو اپنے آپ دھن مایا مِلتی ہے، سادھک اُس کو بھوگتا ہے، وہ چرنوں میں پڑی رہتی ہے مطلب دولت کی کمی نہیں رہتی بلکہ ضرورت سے زیادہ پراپت رہتی ہے۔ پرمیشور کی بھگتی کرکے مایا کا بھی آنند بھگت، سنت پراپت کرتے ہیں اور پُورن موکش بھی پراپت کرتے ہیں۔

❖ اُسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہیں کہ انسان شریر پراپت پرانی کو اپنا مقصد یاد رکھنا چاہیے، بھگتی کرکے اپنا کلیان کروانا چاہیے۔ سوکشم وید میں لِکھا ہے کہ :-

(راگ آساواری شبد نمبر 71)

یہ سودا پھرناہیں سنتو، یہ سودا پھر ناہیں، لوہے جیسا تاؤ جات ہے، کایا ویہہ سراہی۔
تین لوک اور بھون چترُدس، سب جگ سودے آئیں، دُگنے تیگُنے کیے چوگنے، کِنہوں نے مُول گوائیں۔

بھاوٗ ارتھ :- جیسے دو واپاری (Businessmen) دُور کسی شہر میں سودا کرنے گئے اور پانچ-پانچ لاکھ روپے مُول دھن لے گئے۔ ایک نے اپنے دھن کا ٹھیک استعمال کیا۔ دھرم شالا یا ھوٹل میں کرائے پر کمرا لیا۔ سامان خریدا مہنگے مول بیچا۔ جِس سے اُس نے بیس لاکھ روپے کمائے، دو سال میں واپس اپنے گھر آگیا۔ سب جگہ مشہوری ہوئی اور امیر بن گیا۔

دوسرے نے بھی ہوٹل یا دھرم شالا میں کمرا کِرائے پر لیا۔ شراب پینے لگا، ویشیاؤں (طوائف) کا ناچ دیکھتا کھاتا اور سو جاتا۔ جِس نے اپنا مُول دھن (جو لیکر گیا تھا) پانچ لاکھ روپے بھی برباد کردیے، واپس گھر آیا تو قرضی ہوگیا۔ جِس سے پانچ لاکھ اُدھار لے کے گیا تھا اُس نے

اپنے روپے مانگے۔ نہ دینے پر اُس کو اپنا مزدور رکھا، اُس سے اپنا پانچ لاکھ کا دھن پورا کیا۔ اوپر والی وانی کا یہی مطلب ہے کہ تین لوک (سورگ، پتال اور دھرتی لوک) میں جتنے بھی جاندار ہیں، وہ سب اپنا رام نام کا سودا کرنے آئے ہیں۔کسی نے تو دُگنا تین گُناہ، چار گُناہ دھن کما لیا مطلب پُورن سنت سے دِکشا لیکر مُنش جیون کے سوانسوں کی پونجی جو مُول دھن ہے، اُس کو ست بھگتی کرکے بڑھایا۔ دوسرے آدمی جس نے بھگتی نہیں کی، شاستر کے طریقے کو چھوڑ کر من مانا آچرن کیا یا اَن ادھیکاری (نا قابل) گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی کی، اُس کو کوئی لابھ نہیں مِلتا۔ یہ پویتر گیتا ادھیائے 16 شلوک 24 -23 میں ثبوت ہے۔ جِس کارن سے اُس نے بھی اپنا مُنش جیون کے سانس روپی مُول دھن کو ست بھگتی بنا برباد کر لیا۔

❖ بھگتی نہ کرنے سے نُقصان کے اور دوسرے تفصیلات:-

یہ دم ٹوٹے پِنڈا فوٹے، ہو لیکھا درگاہ ماہیں۔ اُس درگاہ میں مار پڑے گی، جم پکڑیں گے بائیں
نرناراین دیہی پائے کر، پھر چوراسی جائیں۔ اُس دِن کی موہے ڈرنی لاگے، لجا رہے کے ناہیں۔
جاست گُرو کی میں بلہاری جو جامن مرن مِٹاہیں کُل پریوار تیرا کٹنب قبیلا، مصلحت ایک ٹھہرائی۔
باندھ پِجری آگے دھر لیا، مرگھٹ کوں لے جائی۔اگنی لگا دیا جب لمبا، پھونک دیا اُس ٹھائیں۔
پُران اُٹھا پھر پنڈت آئے، پیچھے گُرڑ پڑھائیں۔

بھاوٗ ارتھ:- یہ دِم مطلب سانس جِس دِن ختم ہو جائیں گے۔ اُسے دِن یہ شریر روپی پنڈ چھوٹ جائے گا پھر پرماتما کے دربار میں پاپ-پُنوں کا حساب ہوگا۔ بھگتی نہ کرنے والے یا شاستر کے خلاف بھگتی کرنے والے کو یم کے دوت (ملائک) بھُجا پکڑ کر لے جائیں گے۔ چاہے کوئی کسی دیس کا راجا بھی کیون نہ ہو، اُس کی پٹائی کی جائی گی۔ سنت غریب داس کو پرمیشور کبیر جی سے ملے تھے، اُن کی آتما کو اوپر لے کے گئے تھے سارے برہمانڈوں کو دِکھا کر سبھی ادھیاتم گیان سمجھاکر واپس شریر میں چھوڑا تھا۔ سنت غریب داس جی آنکھوں دیکھا حال بیان کر رہے ہیں کہ:- ائے انسان! آپ کو نر شریر ملا ہے جو نارائن مطلب پرماتما کے شریر جیسا مطلب اُسی کا سروپ ہے۔ دوسرے جانداروں کو یہ سُندر جسم نہیں ملا۔ اس کے ملنے کے بعد انسان کو ساری

عمر پرماتما کی بھگتی کرنی چاہیے۔ ایسا پرماتما سروپ (جیسا) شریر پراپت کرکے ست بھگتی نہ کرنے کے کارن پھر چوراسی لاکھ والے چکر میں جا رہا ہے، دِھکار ہے تیری انسانی زندگی کو! مُجھے تو اُس دِن کی چِنتا بنی ہے، ڈر لگتا ہے کہ کہیں بھگتی کم بنے اور اُس پرماتما کے دربار میں پتا نہیں عزت رہے گی یا نہیں۔ میں تو بھگتی کرتے کرتے بھی ڈرتا ہوں کہ کہیں بھگتی کم نہ رہے جائے۔ آپ تو بھگتی ہی نہیں کرتے۔ اگر کرتے بھی ہو تو وہ شاستر کے خلاف کررہے ہو۔ تُمہارا تو بُرا حال ہوگا اور میں تو رائے دیتا ہوں کہ ایسا ست گُرو چُنوں جنم -مرن کے لاعلاج روگ کو مِٹا دے۔ ختم کر دے۔ جو ست بھگتی نہیں کرتے، اُن کا کیا حال ہوتا ہے موت کے بعد آس-پاس کے کُل کے لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر اُس کی ایک مصلحت مطلب صلاح ہوتی ہے۔ اِس کو اُٹھاؤ (اُٹھا کر سمسان گھاٹ پر لے جاکر پھونک دیتے ہیں، لاٹھی یا جیلے کو کھود (ٹھوکر) مار- مار کر چھاتی توڑتے ہیں۔ سارے جسم کو جلا دیتے ہیں۔ جو کُچھ بھی جیب میں ہوتا ہیں، اُن کو نِکال لیتے ہیں۔ پھر شاستروں کے طریقے کار کو چھوڑ کر من مانا آچرن کرانے اور کرنے والے اُس سنسار سے چلے گئے۔ جیوَ کے کلیان کے لیے گُرو گُروڑ پُران کا پاٹھ کرتے ہیں)

تتوگیان (سوکشم وید) میں کہا ہے کہ اپنا مانوَ جیون پورا کرکے وہ جیو چلا گیا۔ پرماتما کے دربار میں اُس کا حساب ہوگا۔ وہ عمالوں کے مطابق کہیں گدھا، کُتا بننے کی صف میں کھڑا ہو گا۔ موت کے بعد گُروڑ پُران کا پاٹھ اُس کے کیا کام آئے گا۔ یہ بیکار کا شاستر خلاف کِریاکرم ہے۔ اُس پرانی (جاندار) کا مُنش شریر (انسانی زندگی) رہتے اُس کو بھگوان کے قانون کا گیان کرانا چاہیے تھا۔ جِس سے اُس کو اچھے بُرے کا گیان ہوتا اور وہ اپنا مانوَ جیون کامیاب کرتا۔

پریت شِلا پر جائے براجے، پھر پِتروں پِنڈ بھرائیں،
بہُر شرادھ کھان کوں آیا، کاگ بھئے کل ماہیں۔

بھاوَارتھ:- ہے کہ موت کہ بعد اُس انسان کے کلیان مطلب گتی کرانے کے لیے کی جانے والی شاستروں کے خلاف کِریائیں فضول کی ہیں۔ جیسے گُروڑ پُران کا پاٹھ کروایا۔ اُس مرنے والے کی گتی مطلب موکش کے لیے۔ پھر استیاں (ھڈیاں) گنگا میں بہا دی اُس کی گتی (موکش)

کروانے کے لیے۔ پھر تیرویں یا سترویں کو ہوَن اور بھنڈارا (لنگر) کُیا۔ اُس کی گتی کرانے کے لیے۔ پہلے ہر ایک مہینے ایک سال تک مہینا کِریا کرتے تھے، اُس کی گتی کرانے کے لیے پھر چھٹے مہینے چھ مائیں کِریا کرتے تھے، اُس کی گتی کرانے کے لیے۔ پھر ورسی کِریا کراتے تھے، اُس کی گتی کرانے کے لیے۔ پھر اُس کی پنڈودک کِریا کراتے ہیں، اُس کی گتی کرانے کے لیے، شرادھ کِریا کراتے ہیں۔ شرادھ والے دِن پُروہت بھوجن خود بناتا ہے اور کہتا ہے کہ کُچھ بھوجن مکان کی چھت پر رکھو، کہیں آپ کا پِتا کوا (کاگ) نہ بن گیا ہو۔ جب کووا بھوجن کھا جاتا تو کہتے ہیں کے تیرے پِتا یا ماتا وغیرہ جو موت کو پراپت ہو چُکا ہے جس کے لیے یہ ساری کِریا کی گئی ہے اور یہ شرادھ کیا گیا ہے۔ وہ کووا بنا ہے، اِس کا شرادھ سفل ہو گیا۔ اس اُپر دیئے گئے ذکر سے ظاہر ہوا کہ وہ آدمی جس کا یہ سب کِریا کرم کیا تھا، وہ کووا بن چُکا ہے۔

شرادھ کرنے والے پُروہت کہتے ہیں کے شرادھ کرنے سے وہ جیوَ ایک سال تک تِرپت ہو جاتا ہے۔پھِر ایک سال میں شرادھ پھِر کرنا ہے۔

ویچار کریں:- زندہ انسان دِن میں تین بار بھوجن کرتا تھا۔ اب ایک دِن بھوجن کرنے سے ایک سال کیسے بوکھ مِٹ سکتی ہے؟ اور ہر روز چھت پر بھوجن رکھا جائے تو وہ کووا ہر روز بھوجن کھائے گا۔

دوسری بات:- موت کے بعد کی گئی ساری کِریائیں گتی (موکش) کرانے کے مقصد سے کی گئی تھیں۔ اُن گیان ھین (ناسمجھ) گُروں نے انت میں کووا بنا کر چھوڑا۔ وہ پریت شِلا پر پریت (بھُوت) یونی بھوگ رہا ہے۔ پیچھے سے گُرو اور کووا موج سے بھوجن کر رہا ہے۔ پِنڈ بھرانے کا لابھ بتایا ہے کہ پریت یونی چھوٹ جاتی ہے۔ مان لیں کہ پریت یونی چھوٹ گئی۔ پھِر وہ گدھا یا بیل بن گیا تو کیا گتی کرائی؟

نر سے پھر پسوا کیجئے، گدھا بیل بنائی۔

چھپن بھوگ کہاں من بورے، کہیں کُرڑی چرنے جائی۔

مُنش جیون میں ہم کتنے اچھے مطلب(56) طرح کے بھوجن کھاتے ہیں۔ بھگتی نہ کرنے سے یا شاستروں کے خلاف من سیوا کرنے سے گدھا بنے گا، پھر یہ چھپن قسم کے بھوجن کہاں حاصل ہوں گے، کہیں کُرڑیوں (روڑی) پر پیٹ بھرنے کے لیے گاس کھانے جائے گا۔ اسی طرح بیل وغیرہ -وغیرہ جانوروں کی یونیوں میں کشٹ پے کشٹ اُٹھائے گا۔

جے ستگُرو کی سنگت کرتے، سکل کرم کٹ جائی،

امر پُری پر آسن ہوتے، جہاں دھوپ نہ چھائی۔

سنت غریب داس نے پرمیشور کبیر جی سے پراپت سوکشم وید میں آگے کہا ہے کہ اگر ست گُرو (تتودرشی سنت) کی شرن میں جاکر دِکشا لیتے تو یہ سب کرموں کے کشٹ کٹ جاتے مطلب نہ پریت بنتے، نہ گدھا، نہ بیل بنتے۔ امر پوری پر آسن ہوتا مطلب گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور ادھیائے 15 شلوک 4میں بیان سناتن پرم دھام پراپت ہوتا، پرم شانتی پراپت ہوجاتی۔ پھر کبھی بھی لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے مطلب جنم مرن کا تکلیف دینے والا چکر ہمیشہ کے لیے ختم ہوجا تا۔ اُس امر لوک (ست لوک) میں دھوپ چھایا نہیں ہے مطلب، جیسے دھوپ دُکھدائی ہوئی تو چھایا کی ضرورت پڑی۔ اُس ست لوک میں صرف سُکھ ہے دُکھ نہیں ہے

سُرت نِرت من پون پیانا، شبدے شبد سمائی۔

غریب داس غلطان محل میں، ملے کبیر گوسائیں

سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ مُجھے کبیر پرمیشور مِلے ہیں۔ مجھے سُرت-نِرت، من اور سوانس پر دھیان رکھ کر نام کا سمرن کرنے کا طریقہ بتایا۔ جس سادھنا سے ست لوک میں ہورہے شبد دُھن کو پکڑ کر ست لوک میں چلا گیا۔ جس کارن سے ستیہ لوک (شاشوَت استھان) میں اپنے محل میں آنند سے رہتا ہوں کیونکہ ست سادھنا جو پرمیشور کبیر جی نے سنت غریب داس کو جو بتائی تھی اور اُس استھان (ست لوک) کو غریب داس جی پرمیشور کے ساتھ جاکر دیکھ کر آئے تھے۔ جِس کارن وشواس کے ساتھ کہا میں جو شاستر مُطابق سادھنا کر رہا ہوں، یہ پرماتما نے بتائی ہے۔ جِس شبد مطلب نام کے جاپ کرنے سے میں ضرور پُورن موکش حاصل کروں گا۔ اِس میں کوئی شک

نہیں رہا۔ جِس کارن سے میں (غریب داس) ست لوک میں بنے اپنے محل وِشال گھر (بہت بڑے گھر) میں جاؤں گا، جِس کارن سے نِسچِنت اور غلطان (محل حاصلات کی خوشی میں مست) ہوں کیونکہ مُجھے پُورن گُرو خود پرماتما کبیر جی اپنے لوک سے آکر مِلے ہیں۔

غریب، عجب نگر میں لے گئے، ہم کو ستگُرو آن،

جھلکے بمب اگھاد گتی، سُوتے چادر تان۔

بھاوارتھ:- غریب داس جی نے بتایا ہے کہ ست گُرو مطلب خود پرمیشور کبیر جی اپنے نِج دھام ست لوک سے آکر مُجھے ساتھ لیکر عجب (حیرت انگیز) نگر میں مطلب ست لوک میں بنے شہر میں لے گئے۔ اُس جگھ کو آنکھوں دیکھ کر میں پرماتما کے بتائے بھگتی مارگ پر چل رہا ہوں۔ ست نام، سار نام کی سادھنا کر رہا ہوں۔ اِسلیے چادر تان کر سو رہا ہوں مطلب میرے مو کش میں کوئی شک نہیں ہے۔ چادر تان کر سونا = نشچِنت ہو کر رہنا۔ جس کا کوئی کاریہ باقی نا ہو اور کوئی چادر اوڑھ کر سو رہا ہو تو گاؤں میں کہتے ہیں کہ اچھا چادر تان کر سو رہا ہے۔ کیا کوئی کام نہیں ہے؟ اسی طرح غریب داس جی نے کہا ہے کہ اب بڑے-بڑے محل بنانا فضول لگ رہا ہے۔ اب تو اُس ست لوک میں جائیں گے۔ جہاں بنے بنائے وشال بھون ہیں، جِن کو ہم چھوڑ کر غلطی کر کے یہاں کال کے مِرتیُو لوک میں آگئے ہیں۔ اب داؤ لگا ہے۔ ست بھگتی ملی ہے اور تتوگیان ملا ہے۔

سجنو! وہ ست بھگتی موجود وقت میں میرے (رامپال داس کے) پاس ہے جِس سے اِس دُکھوں کے گھر سنسار سے پار ہو کر وہ پرم شانتی اور شاشوَت استھان (سناتن پرم دھام) پراپت ہو جاتا ہے، جِس کے بارے میں گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کہ تتودرشی سنت سے تتوگیان پراپت کرکے، اُس تتوگیان سے اگیان کا ناس کرکے، اُس کے بعد پرمیشور کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے۔ جہاں جانے کے بعد سادھک پھِر لوٹ کر سنسار میں نہیں آتا۔

"بھگتی نہ کرنے سے بہت دُکھ ہوگا"

سوکشم وید میں کہا ہے:-

یہ سنسار سمجھدا ناہیں، کہندا شام دوپہرے نوں،

غریب داس یہ وقت جات ہے، رووٗگے اِس پہرے نُوں۔

ادھیاتمک گیان کی کمی میں پرماتما کے قانون سے ناواقف ہونے کے سبب یہ انسان اس دُکھوں کے گھر سنسار میں بڑی تکلیفیں جھیل رہا ہے اور اِس کو سُکھ استھان مان رہا ہے۔

جیسے ایک انسان جوُن کے مہینے میں دِن کے 12 یا 1 بجے ہریانہ صوبے میں شراب پیکر چلچلاتی دھوپ میں گِرا پڑا ہے، پسینے سے بُرا حال ہے، ریت شریر سے لِپٹا ہے۔ ایک آدمی نے کہا اۓ بھائی! اُٹھ تُجھے درخت کے نیچے بیٹھا دوں، تو یہاں پر گرمی میں جل رہا ہے۔ شرابی بولا کہ میں بِلکُل ٹھیک ہوں، موج ہو رہی ہے، کوئی کشٹ (درد) نہیں ہے۔

❖ ایک آدمی کسی کام سے کورٹ میں گیا۔وہاں اُس کا رشتدار ملا۔ ایک-دوسرے سے خیر خیریت پُوچھی، دونوں نے کہا، سب ٹھیک ہے، موج ہے۔

❖ ایک آدمی کا اکلوتا پُتر (بیٹا) بہت بیمار تھا۔ اُس کو P.G.I میں بھرتی کرا رکھا تھا۔ لڑکے کی بچنے کی اُمید بہت کم تھی۔ ایسی حالات میں ماں-باپ کی کیا حالت ہوتی ہے، آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔ رشتیدار مِلنے آئے اور پُوچھا کہ بچے کا کیا حال ہے؟ پِتا نے بتایا کہ بچنے کی اُمید نہیں، پھر پُوچھا اور کُشل- منگل ہے، پِتا نے کہا کہ سب موج ہے۔

ذرا سوچیں:- شراب کے نشے میں تیز دھوپ کی گرمی کو جھیل رہا تھا، پھر بھی کہے رہا تھا موج ہو رہی ہے۔

❖ کورٹ کچہریوں میں جو رشتیدار ملے، دونوں ہی کہہ رہے تھے سب موج ہے۔ ذرا سوچیں- جو انسان کورٹ کے کولھو میں پھنسا ہے۔ اُس کو سپنے میں بھی سُکھ نہیں ہوتا۔پھر بھی دونوں کہہ رہے تھے موج ہے مطلب آنند ہے۔

❖ جِس آدمی کا اِکلوتا بیٹا موت کی سیج پر ہو، اُس کو موج کیسی؟ اِس لیے سوکشم وید میں کہا ہے کہ اِس دُکھیالے سنسار میں یہ پرانی (جاندار) بڑی تکلیف کو سُکھ مان رہا ہے۔

یہ سنسار سمجھدا ناہیں، کہندا شام دوپہرے نوں،

غریب داس یہ وقت جات ہے، روؤ گے اِس پہرے نُوں۔

سنت غریب داس جی بتایا ہے کہ مُنش جنم حاصل کرکے جو آدمی بھگتی نہیں کرتا، وہ کُتے، گدھے وغیرہ-وغیرہ کی یونی میں کشٹ اُٹھاتا ہے۔ کُتا رات میں آسمان کی طرف منہ کرکے روتا ہے۔ اسلیے غریب داس جی نے بتایا ہے کہ یہ انسانی شریر کا وقت ایک بار ہاتھ سے نِکل گیا اور بھگتی نہیں کی تو اِس وقت (اِس پہرے) کو یاد کرکے رویا کروگے۔

"بھگتی کے راستے پر سفر"

جب تک ادھیاتمک گیان نہیں، تب تک تو جیوَ مایا کے نشے میں اپنا مقصد بھول چُکا تھا اور جیسا اوپر بتایا ہے کہ شرابی نشے میں جیسٹھ مہینے کی گرمی میں دِن کے دوپہر کے وقت دھوپ میں پڑا- پڑا پسینے اور ریت میں سنا بھی کہہ رہا ہوتا ہے کہ موج ہو رہی ہے۔ لیکن نشا اُترنے کے بعد اُسے پتا چلتا ہے کہ تُو تو جنگل میں پڑا ہے۔ گھر تو ابھی دور ہے۔

کبیر جی نے کہا ہے کہ:-

کبیر، یہ مایا اٹپٹی، سب گھٹ آن اڑی،

کِس-کِس کو سمجھاؤں، یا کُوئے بھانگ پڑی۔

ادھیاتمک گیان روپی دوائی استعمال کرنے سے جیوَ کا نشا اتر جاتا ہے۔ پھر وہ بھگتی کے سفر پر چلتا ہے کیونکہ اُسے پرماتما کے پاس پہنچنا ہے جو اُس کا اپنا پِتا اور وہ ست لوک جیو کا اپنا گھر ہے۔

سفر میں چلنے والا آدمی سارے سامان کو اُٹھاکر نہیں چل سکتا۔ صرف ضروری سامان کو لیکر سفر پر چلتا ہے۔ اِسی طرح بھگتی کے سفر میں ہمیں ہلکا ہوکر چلنا ہوگا۔ تبھی منزل کو پراپت کر سکیں گے بھگتی روپی راہ پر چلنے کے لیے اپنے مانسِک (من کی) شانتی کا ہونا ضروری

ہے۔ مانسِک پریشانی کا کارن ہے اپنی رِواجوں اور نشا، مان بڑائی، لوگ دِکھاوا، یہ وزن فضول کے لیے کھڑے ہیں۔ جیسے بڑی کوٹھی، مہنگی کار، ہار سِنگار کرنا، مہنگے سون کے زیورات، جمع کرنا، شادیوں میں دھیج لینا-دینا، بینڈ-باجے، ڈیجے بجانا، گھُڑ چڑھی (گھوڑے پر سوار ہونے) کے وقت پورے پریوار کا بے شرموں کی طرح ناچنا، مِرتیو بھوج کرنا، بچے کے جنم پر خوشی منانا، خوشی کے موقعے پر پٹھاکا جلانا، فضولی خرچ کرنا، وغیرہ-وغیرہ جیون کے بھگتی سفر میں رُکاوٹ ہونے کے کارن چھوڑنے پڑیں گے۔

"وِواہ کیسے کریں"

جیسے شری دیوی دُرگا جی نے اپنے تینوں بیٹوں (شری برہما جی، شری وِشنو جی، اور شری شِو جی) کا وِواہ کیا تھا۔ اسی کتاب میں آگے پڑھیں۔ میرے (لیکھک کے) شش ایسے ہی کرتے ہیں۔ 17 منٹ کی اسُر نِکندن رمینی ہے۔ پھیروں کے جگھ پر اس کو بولا جاتا ہے جو کروڑوں گائیتری منتر (اوم بھور بھو...) سے اُتم اور فائدے مند ہے۔ جس میں کائنات کے سارے دیوی-دیوتا اور پُورن پرماتما کا اہوان اور ستوتی پرارتھنا ہے۔ جس کارن سے سبھی شکتیاں اُس شادی والے جوڑے کو سدا سُکھی اور حفاظت کرتے ہیں۔ اُس سے بیٹی بچی رہے گی۔ جینے کی راہ آسان ہو جائی گی۔

- **شادی میں موجود رسموں کا چھوڑنا:-**

شادیوں میں فضول کا خرچہ چھوڑنا پڑے گا۔ جیسے بیٹی کی شادی میں بڑی بارات کا آنا، دہیج دینا، یہ بیکار کی پرم پرا ہے۔ جِس کارن سے بیٹی پریوار پر بھار مانی جانے لگی ہے اور اُس کو گربھ میں ہی مارنے کا سلسلہ شروع ہے جو ماتا-پِتا کے لیے بڑے پاپ کا کارن بنتا ہے۔ بیٹی دیوی کا سروپ ہے۔ ہماری غلط رسموں نے بیٹی کو دُشمن بنا دیا۔ شری دیوی پُران کے تیسرے سکند میں ثبوت ہے کہ اس برہمانڈ کی شروعات میں تینوں دیوتاؤں (شری بِرہما جی، شری وِشنُو جی اور شری شِو جی) کا جب اِن کی ماتا شری دُرگا جی نے وِواہ کیا، اُس وقت نہ کوئی باراتی تھا، نہ کوئی بھاتی تھا۔ نہ کوئی بھوجن-بھنڈارا کیا گیا تھا۔ نہ ڈیجے بجا تھا، نہ کوئی ناچ گانا کیا گیا تھا۔ شری دُرگا جی نے اپنے بڑے بیٹے شری برہما جی سے کہا کہ ائے برہما! یہ ساویتری نام کی لڑکی تُجھے تیری

پتنی روپ میں دی جاتی ہے، اسے لے جاؤ اور اپنا گھر بساؤ۔ اسی طرح اپنے بیچ والے بیٹے شری وِشنُو جی سے لکشمی جی اور چھوٹے بیٹے شری شِو جی کو پاروتی جی کو دے کر کہا کہ یہ تُمہاری پتنیاں ہیں۔ اِن کو لے جاؤ اور اپنا-اپنا گھر بساؤ۔ تینوں اپنی- اپنی پتنیوں کو لیکر اپنے-اپنے لوک میں چلے گئے جِس سے وشوِ(کائنات) کی شروعات ہوا۔

شنکا سمادھان:- کُچھ لوگ کہتے ہیں کہ پاروتی جی کی موت ہو گئی تھی۔ اُس دیوی کا دوبارہ جنم راجا دکش کے گھر ہوا تھا۔ نوجوان ہونے پر دیوی ستی (پاروتی) جی نے نارد کے بتانے کے بعد شری شِو جی کو پتی (شوہر) بنانے کا پکا ارادہ کرلیا اور اپنی ماتا جی کے مطابق اپنی خواہش پِتا دکش کو بتائی تو راجا دکش نے کہا کہ وہ شِو جی میرا داماد بننے کے قابل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ نگن رہتا ہے۔ صرف ایک مِرگ شالا (ہِرن کی خال) پردے پر باندھتا ہے۔ شریر پر راکھ لگاکر بھانگ کے نشے میں رہتا ہے۔ سانپوں کو ساتھ رکھتا ہے۔ ایسے آدمی سے میں اپنی بیٹی کی شادی کرکے دُنیا میں اپنی ہنسی نہیں اُڑانا چاہتا۔ لیکن دیوی پاروتی بھی ضد کی پکی تھی۔ اُس نے اپنی خواہش شری شِو جی کے پاس بھجوا دی اور کہا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ راجا دکش نے پاروتی جی کی شادی کسی دوسرے کے ساتھ طے کر رکھا تھا۔ اُسی دِن شری شِو جی اپنے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں بھوت پریت- بھیروَ اور اپنے گنوں کو لیکر شادی منڈل پر پُہنچ گیا۔ راجا دکش کے سپاہیوں نے مخالفت کی، شِو کی فوج اور دکش کی فوج میں جنگ ہوئی۔ پاروتی نے شِو جی کو ورمالا پہنادی۔ پاروتی کو زبردستی لیکر شری شِو جی کیلاش پربت پر اپنے گھر لے گئے۔ کُچھ لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو! شری شِو جی بھی بھویہ بارات لیکر پاروتی سے شادی کرنے آئے تھے۔ اِس لیے بارات کی پرم پرا (رسم) پُرانی ہے۔ اِس لیے بارات بنا شادی کی شوبھا نہیں ہوتی۔ اِس کا جواب یہ ہے کہ یہ شادی نہیں تھی۔ یہ تو پریم پرسنگ تھا۔ شری شِو جی بارات نہیں فوج لائے تھے پاروتی کو زبردستی اُٹھاکر لے جانے کے لیے۔ شادی کی پُرانی رسم شری دیوی مہاپُران کے تیسرے سکند میں ہے جو اوپر بتا دی ہے۔ بیٹیاں اور بیٹوں کو چاہیے کہ اپنے ماتا-پِتا جی کی مرضی مطابق شادی کریں۔ پسند کی شادی بڑی مصیبت کا کارن بن جاتی ہے۔ جیسے بھگوان شِو جی اور پاروتی جی کا کسی

بات پر من–موٹاؤ ہو گیا۔ شِو جی نے پاروتی جی سے بیوی کا وہنوار بند کر دیا اور بول چال بھی بند کر دیا۔ پاروتی نے سوچا کہ اب یہ گھر میرے لیے نرک بن گیا ہے۔ اِس لیے کُچھ دِن اپنی ماں کے پاس چلی جاتی ہوں۔ پاروتی جی اپنے پِتا دکش کے گھر مائیکے میں چلی گئی۔ اُس دِن راجا دکش نے ایک ہون یگیہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ راجا دکش نے اپنی بیٹی کا ستکار (عزت) نہیں کیا اور کہا کہ آج کیا لینے آئی ہو؟ دیکھ لیا اُس کا پریم، چلی جا گھر سے پاروتی جی نے اپنی ماتا جی سے شری شِو جی کے ناراض ہونے کی کہانی بتا دی تھی۔ ماتا نے اپنے پتی دکش کو سب بتایا تھا۔ پاروتی جی کو اب نہ مائیکے میں جگہ تھی نہ سُسرال میں۔ پریم وِواہ نے ایسے سنجیدہ حالات پیدا کر دی کہ دکش کی بیٹی کو خودکشی کے علاوہ کوئی بات نہیں سوجھی اور راجا دکش کے وشال ہون کنُڈ میں جل کر مر گئی۔ دھارمِک انوشٹھان کا ناس کیا۔ اپنا انمول مانو َجیون کھو دیا۔ پِتا کا ناس کروایا، کیونکہ جب شری شِو جی کو پتا چلا تو وہ اپنی فوج لیکر پُہنچے اور اپنے سسُر دکش جی کی گردن کاٹ دی۔ بعد میں بکرے کی گردن لگا کر زندہ کیا۔ اُس پسند کی شادی نے کیسا گھماسان مچایا۔ شِو کی فوج کو بارات بتا کر غلط رسم کو جنم دیا گیا ہے اور یہ پسند کی شادی کے موضوع نے غلط رسم کو جنم دیا ہے۔ جو سماج کی بربادی کا کارن ہے۔

شادی جو سُپر تھا (ٹھیک رسم) سے ہوئی، وہ آج تک سُکھی جیون جی رہے ہیں۔ جیسے شری برہما جی اور شری وشنو جی۔

شادی کرنے کا مقصد:- شادی کا مقصد صرف اولاد پیدا کرنا ہے۔ پھر پتی پتنی مِل کر محنت کر کے بچوں کا پالن کرتے ہیں۔ اُن کی شادی کر دیتے ہیں۔ پھر وہ اپنا گھر بساتے ہیں۔ اِس کے علاوہ پسند کی شادی سماج میں بدامنی کا بیج بونا ہے۔ سماج بِگاڑ کی چنگاری ہے۔

پریم پرسنگ کیسا ہوتا ہے؟

جواب:- جو چریتر ہین (بدکردار) لڑکی-لڑکے ہوتے ہیں۔ وہ چلتے وقت عجیب و غریب حرکت کرتے ہیں۔ اُن لچماروں کی نظر بھی ٹیڑی میڈی چلتی ہے۔ کبھی بناوٹی مُسکرانا۔ مڑ مڑ کر آگے پیچھے دیکھنا۔ چٹک مٹک کر چلنا اُن پاپ آتماؤں کا شوق ہوتا ہے۔ جو آخر میں پسند کی شادی کا

روپ بن جاتا ہے۔ بعد میں اُن کو پتا چلتا ہے کہ دونوں کی دوسرے بھی پریم پریمکائیں تھی۔ پھر اُن کی حالت بھگوان شِو پاروتی والی ہوتی ہے۔ نہ گھر کے رہتے ہیں نہ گھاٹ کے۔ شادی کرنے کا مقصد اوپر بتا دیا۔ اِس سے ہٹ کر جو بھی قدم نوجوان اُٹھاتے ہیں، وہ جیون سفر کو نرک بنانے والا ہوتا ہے۔ اگر کسی کا محبت کا رشتہ بھی بن جائے تو اس بات کا دھیان ضرور رکھیں کہ اپنے سماج کی مریادہ (جیسے خاندان، گاؤں اور شادی کی جگہ) میں بھنگ نہ ہوتی ہو۔ جس سے خاندان اور ماں-باپ کی عزت کو چوٹ پہنچے۔ غلطی سے ایسا ہو بھی جائے اور بعد میں پتہ چلے تو لڑکی-لڑکے کو چاہیے کہ جلدی اس محبت کو توڑ دے۔ فرق پرستی شادی اس دور میں کرنے میں کوئی نقصان نہیں ہے مگر اوپر بتائی گئی مریادہ کا دھیان ضرور رکھیں۔ بھگوان شِو جی نے بھی دیوی پاروتی کو اِسی سبب سے چھوڑا تھا۔ کتھا اِس طرح ہے:۔

"بھگوان شِو کا اپنی پتنی کو چھوڑنا"

جِس وقت شری رامچندر ولد شری دسرت (راجا ایودھیا) بنواس کا وقت گذار رہے تھے۔ اُس وقت سیتا جی کو اغوالنکا کے راجا راون نے کرلیا تھا۔ شری رام کو پتا نہیں تھا۔ سیتا جی کے دکھ میں شری رام جی آلاپ کر رہے تھے۔ آکاش سے شِو-پاروتی نے دیکھا۔ پاروتی نے شِو سے پوچھا کہ یہ شخص اتنی بُری طرح سے کیوں رو رہا ہے؟ اِس پر کیا مُصیبت آئی ہے؟ شری شِو جی نے بتایا کہ یہ عام انسان نہیں ہیں۔ یہ شری وِشنوُ جی ہیں جو راجا دسرت کے گھر جنمے ہیں۔ اب بنواس کا وقت گزار رہے ہیں۔ اِن کی پتنی سیتا بھی اِن کے ساتھ آئی تھی، اُس کو کسی نے اغوا کرلیا ہے۔ اِس لیے دُکھی ہے۔ پاروتی جی نے کہا کہ میں سیتا روپ اختیار کرکے اِن کے سامنے جاؤں گی۔ اگر مُجھے پہچان لین گے تو میں مانوُ گی کہ یہ اصل میں بھگوان ہیں۔ شِو جی نے پاروتی سے کہا تھا کہ یہ غلطی نہ کرنا۔ اگر آپ نے سیتا روپ اختیار کر لیا تو میرے کام کی نہیں رہوگی۔ پاروتی جی نے اُس وقت تو کہہ دیا ٹھیک ہے، میں امتحان نہیں لوں گی۔ لیکن شِو کے گھر سے باہر جاتے ہی سیتا روپ بنا کر شری رام کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ شری رام بولے کہ اے دکش کی بیٹی مایا! آج اکیلی کیسے آئی؟ شری شِو جی کو کہاں چھوڑ آئی؟ تب دیوی جی شرمسار ہوئی اور بولی بھگوان شِو جی سچ کہہ رہے تھے کہ آپ تِرلوکی ناتھ ہیں۔ آپ نے مُجھے پہچان لیا۔ میں امتحان

لینے آئی تھی۔ بھگوان شِو کو بھی پتا چل گیا کہ پاروتی نےسیتا روپ اختیار کرکے امتحان لیاہے۔ پاروتی جی سے پوچھا کہ کر دیا وہی کام جس کے لیے منع کیا تھا۔ پاروتی جی نے جھوٹ بھی بولا کہ میں نے کوئی امتحان نہیں لیاہے لیکن شِو جی پوری طرح سے ناراض ہو گئے اور پسند کی شادی نرک کا سبب بنا جو اوپر آپ جی نے پڑھا ہے۔

اس لیے نوجوانوں سے عرض ہے کہ اپنی کمزوری کے سبب ماتا-پِتا اور سماج میں زہر نہ بھریں۔ شادی کرنا اچھی بات ہے۔ بکواس کرنا بُری بات ہے۔شادی کے لیے ماتا - پِتا وقت پر خود فکرمند ہو جاتے ہیں اور شادی کرکے ہی دم لیتے ہیں۔ پھر نوجوان کیوں سِر درد مُول لیتے ہیں؟ جب تک شادی نہیں ہوتی تاوچڑھارہتاہے کہ شادی کے بعد بچے ہو جاتے ہیں۔ سات سال کے بعد محسوس ہونے لگتاہے کہ "یہ کیا بنی"؟ جیسے ہریانہ کے کوی (شاعر) (سوانگی) جاٹ مہر سین جی نے کہا ہے کہ:-

وواہ کرکے دیکھ لییٔو، جس نے دیکھی جیل نہیں ہے۔

جیسے جیل میں چار دیواری کے اندر رہنا مجبوری ہوتی ہے۔ اسی طرح شادی کے بعد ماتا-پِتا اپنے پریوار کے گذارے کے لیے گرہستی جیون جینے کے لیے سماجی مریادا جیسی چار دیواری کے اندر رہنا ضروری ہوجاتاہے۔ اپنی مرضی نہیں چلا سکتا یعنی نوکری والا نوکری پر جاتاہے۔ مزدور مزدوری اور کِسان کھیت کے کام کو کرنے کے لیے مجبور ہیں جو ضروری ہے۔ اِس لیے شادی شدہ زندگی مریادہ روپی جیل کہی جاتی ہے۔ لیکن اس جیل بِنا سنسار کی پیدائش نہیں ہو سکتی۔ اپنے ماتا-پِتا جی نے بھی شادی کی۔ تو ہمیں انمول مُنش شریر مِلا۔ اِس شریر میں بھگتی کرکے انسان موکش حاصل کرسکتا ہے۔ جو شادی کا ہی وردان ہے۔ اِس پاک رشتے کو بدکردار آدمی کامُوک (sexy) کتھا سُناکر راگ راگنی گا کر نوجوانوں میں واسنائوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جِس سے پرسُکون اور مریاداوالے انسانی سماج میں آگ لگ جاتی ہے۔جِس کارن سے کئی خاندان اُجڑ جاتے ہیں۔ جیسے اخباروں میں پڑھنے کو ملتا ہے کہ نوجوان لڑکا اور نوجوان لڑکی نے گاؤں کے گاؤں میں محبت کرکے تباہی کا بیج بو دیا۔لڑکی والوں نے اپنی لڑکی کو بہت سمجھایا لیکن گندی فِلموں سے

متاثر لڑکی نے ایک نہیں مانی۔ پریوار والوں نے لڑکی کا خون کر دیا۔ جِس کارن سے لڑکی کا بھائی-پِتا، ماتا اور بابھی بھی جیل گئے۔ عمر قید ہو گئی۔ اُن دونوں نے پسند کی شادی سے خاندان میں آگ لگادی۔ بسے-بسائے گھر کو تباہ کر دِیا۔ اور بہت سے مثال ہیں جن میں مالک کے قتل کا مُقدمہ بننے سے پھانسی تک کی سزا کا قانون ہے۔ اے نوجوان بچو! ذرا سوچیں! ماتا-پِتا آپ سے کیا-کیا اُمید لیے جیتے ہیں، آپ کو پڑھاتے ہیں، پالتے ہیں۔ آپ سماجی مریادا کو بھول کر چھوٹی-سی بھول کے کارن بڑی غلطی کرکے جیون ختم کر جاتے ہو۔ اس لیے بچوں کو ست سنگ سُنانا ضروری ہے۔ سماجی اونچ-نیچ کا سبق پڑھانا ضروری ہے۔ جِس کی لگ بھگ کمی ہو چکی ہے۔

سوال:-بارات کا پرچلن (مقبولیت) کیسے ہوا؟

جواب:- راجا لوگوں سے شروعات ہوئی۔ وہ لڑکے کی شادی میں فوج لیکر جاتے تھے۔ راستے میں راجا کی حفاظت کے لیے فوج جاتی تھی۔ جِس کا سارا خرچہ لڑکی والا راجا سہن کرتا تھا۔

سیٹھ شاہوکار دہیج میں زیادہ زیورات اور دولت دیتے تھے۔ وہ گاؤں کے اور غریب طبقے کے لوگوں کو دِہاڑی پر لے جاتے تھے جو حفاظت کے لیے ہوتے تھے۔ اُن کو پہلے دِن لڑکے والا اپنے گھر پر مِٹھائی کِھلاتا تھا۔ لڑکی والے ہر ایک حفاظت کرنے والا مزدور کو ایک چاندی کا روپیہ اور ایک پیتل کا گلاس دِلایا جاتا تھا۔ جو غریب لوگ اپنی گاڑی اور بیل لے جاتے تھے، اُن کو کچھ زیادہ روپیوں کی لالچ دی جاتی تھی۔ پہلے جنگل بہت ہوا کرتے تھے۔ ٹریفک کے ذرائع نہیں تھے۔ اِس طرح یہ ایک روایت بن گئی۔ اُس وقت اکال گرتے تھے۔ لوگ غریب ہوتے تھے۔ کوئی امیر اکیلا مِل جاتا تھا تو اُسے لوٹنا عام بات تھی۔ اِس طرح بارات کی صورت میں فوج کا پرچلن (مقبول) ہوا۔ بعد میں یہ ایک لوگ دِکھاوا رسم بن گئے جِس کی اب بِلکُل ضرورت نہیں ہے۔

سوال :- بھات اور نیودا - نیودار (دعوت میں دیئے جانے والے پیسے) کیسے چلا؟

جواب:- اِس کی جڑ بھی بارات کا آنا، دہج کا دینا۔ بارات کے جانے کے لیے لڑکے والوں کی طرف سے مِٹھائی کِھلانا۔ لڑکی والے کے لیے بھی اُس بارات کے لیے مِٹھائی اور روپیہ گلاس دینا

وغیرہ کے کارن بھات اور نیودا (دعوت) رواج شروع ہوئی۔ نیوتا سموں (گروپ) میں گاؤں اور آس پاس کے گوانڈ (پڑوس) گاؤں کے پریمی پیارے آدمی ہوتے ہیں۔ جِس کے لڑکے یا لڑکی کی شادی ہو تو اکیلا پریوار خرچ برداشت نہیں کرسکتا تھا۔ اُس کے لیے 100 یا زیادہ رکن اُس گروپ میں ہوتے ہیں۔ جِس کے بچے کا شادی ہوتا تھا سب رکن اپنی پُہنچ مطابق نیوتا (پیسے) شادی والے کے پِتا کو دیتے ہیں۔ کوئی سو روپے، کوئی دو سو روپے، کوئی کم، کوئی زیادہ جو ایک طرح کا فری اُدھار ہوتا ہے۔ اُس پر ویاج نہیں دینا پڑتا۔ سب کا نیوتا کا دھن (روپے) لکھا جاتا ہے۔ ہر ایک عزیز بہی (ڈائری) میں ہر ایک شادی پر دِیا نیوتا لِکھا ہوتا ہے۔ اِس طرح شادی والے پریوار کو روپیوں کی پریشانی نہیں ہوتی۔

بھات:- بھات بھی اسی کڑی میں بھرا جاتا ہے۔ بہن کے بچوں کی شادی میں کُچھ کپڑے اور نقد دھن دینا (بھائی مطابق کی گئی مدد) بھات کہا جاتا ہے جو دھن بہن کو لوٹانا نہیں ہوتا۔ جِن بہنوں کے بھائی نہیں ہیں۔ وہ اُس دِن بہت دُکھی ہوتی ہے، اور اکیلائی میں بیٹھ کر روتی ہیں۔

پیلیا:- بیٹا پیدا ہونے پر مائیکے والوں کی طرف سے جچا کے لیے گھر کا شُدھ دیسی گھی، کُچھ گوند (گھی+ آٹا بھون کر + گولا + اجوان + کالی مِرچ کا مِشرن گوند کہلاتا ہے) نوَجات (نئے جنمے) بچے کے چھوٹے چھوٹے کپڑے (جھگلے) بھی مائیکے والے اور لڑکی کی نِندوں دوّارہ لائے جاتے ہیں۔ یہ روایت ہے جو کپڑے ایک سال کے بعد بیکار ہو جاتے ہیں۔

اس طرح کی رسموں کو چھوڑنا ہے کیونکہ زندگی کے سفر میں فضول بوجھ ہے۔ آپ اپنی بیٹی کی مدد کرسکتے ہیں جیسے گائے- بھینس لینی ہے۔ بیٹی کی مالی حالت کمزور ہے تو اُس کو نقد روپے دے سکتے ہیں۔ بیٹی کا آپکی جائیداد میں اس کا حق دے سکتے ہیں، اگر بیٹی لینا چاہے تو۔ بیٹی کو چاہیے کہ ضرورت آنے پر دھن لے لے، پھر لوٹادے۔ پرماتما پر وسواش رکھے۔ آپ کی عزت بنی رہے گی۔

حل:- اِن سب کا حل ہے کہ شادی کو سوکشم وید کے مطابق کیا جائے۔ آپ جی نے

چار وید سُنے ہیں:- یجُر وید، رُگ وید، سام وید اور اتھر وید۔ لیکن پانچواں وید سوکشم وید ہے جو خود پُورن برہم جی نے دھرتی پر پرگھٹ ہوکر اپنے مُکھ کمل سے امرت وانی دوّارہ پردان کیا ہے۔

میرے (رامپال داس کے) پیروکار اُسی پانچویں وید کے مطابق شادی کی رسم کرتے ہیں جِس میں کوئی اوپر کی روایت کی ضرورت نہیں پڑتی۔ شادی پر اور دوسرے موقعوں پر لڑکی لڑکے والے کے جانب سے کوئی خرچ نہیں کرانا ہوتا۔ صرف کنیا دان مطلب بیٹی دان کرنا ہے۔ لڑکی اپنے پہننے کے لیے صرف چار ڈریس ہی لے جا سکتی ہے۔ جوتا تو پہن ہی رکھا ہے بس۔ جِس گھر میں جائے گی، وہ پریوار اُس بیٹی کو اپنے گھر کے بھاتی کی طرح رکھے گا۔ اپنے گھر کی مالی حات کے حساب سے دوسرے بھاتیوں کے برابر ساری ضروری چیزیں مہیا کروائے گا۔ بیٹی اپنے ماتا پِتا بھائی-بھابھی پر کوئی بھار نہیں بنے گی۔ جب کبھی اپنے مائیکے آئے گی تو کوئی سوٹ اور نقد نہیں لے گی جِس کارن سے بھابھی بھائی کو بھی پیاری لگے گی۔ بھابھی کو نند اس لیے کھٹکتی ہے کہ آگئی چار پانچ ہزار خرچ کرواکر جائے گی۔ لیکن ہماری بیٹی عزت کے ساتھ آئے گی اور عزت کے ساتھ لوٹ جائے گی۔ اپنے مائیکے والوں سے کوئی چیز نہیں لے گی۔ جِس سے دونوں جانب سے ایک دوسرے سے زیادہ پریم بنا رہے گا۔ بھگتی بھی اچھی ہوگی۔ اِسی طرح جینے کی حقیقی راہ پر چل کر ہم جلد ہی منزل پر (موکش تک) پہُنچیں گے۔

سوال:- جِن کو اولاد پراپت نہیں ہوتی ہے، اُس بے اولادی کا تو صُبح یا شُب کرم کو جاتے وقت چہرا دیکھنا بھی بُرا مانتے ہیں؟ ایسا کیوں؟

جواب:- یہ سارے ادھیاتمِک گیان کے ٹوٹے کے کارن غلط سوچ ہے۔ پاٹھک جن اسی کتاب کے پیج نمبر 6 پر پڑھیں کِک ایک آدمی کے چار پُتر تھے۔ اِس کو ادھرنگ ہو گیا تو کسی نے سیوا نہیں کی۔ کیا اُس آدمی کے درشن اِس لیے اچھے ہیں کہ اُس کی اولاد ہیں۔ اُس کی بُری حالت کو کون دیکھنا اچھا سمجھے گا؟

کُرت گھنی پُتر (نالائق بیٹا)

ایک آدمی کے دو بیٹے تھے۔ فوج سے رِٹائر تھا۔ پینشن بنی تھی۔ بیٹے الگ الگ ہو گئے۔ چھوٹے بیٹے نے ماتا کو اپنے گھر پر رکھ لیا کیوں کہ بچے چھوٹے تھے، ماتا اُنکی دیکھ ریکھ کے لیے چاہیے تھی۔ بڑے کے بانٹے (حصے میں) پِتا آ گیا۔ پِتا نے کہا میں پینشن کے روپے اُس کو دوں گا جِس کے گھر روٹی کھاؤں گا۔ چھوٹا بیٹا کہتا تھا کہ آدھی - آدھی پینشن بانٹ دِیا کر۔ پِتا نے منع کر دِیا تو ایک دِن پِتا کے سِر میں لاٹھی مار دی۔ پِتا تُرت مر گیا لڑکے کو عمر قید کی سزا ہو گئی۔ اُس کے پِتا کے درشن شُبھ مانے جاتے تھے جِس کے ساتھ اَشُبھ ہو گیا۔ اب ادھیاتمِک ترازُو (balance) میں تول کر دیکھتے ہیں کہ بنا سنتان والے کے درشن اچھا ہے یا بُرا؟ جیسے اسی کتاب میں اوپر بیان کیا ہے کہ خاندان سنسکار سے بنتا ہے۔ کوئی قرض اُتارنے کے لیے پِتا، پتر، پتنی، ماتا-پِتا بہن-بھائی وغیرہ کے روپ میں جنم لیکر پریوار رُوپ میں ٹھاٹھ سے رہتے دِکھائی دیتے ہیں، لیکن کوئی جوانی میں ہی مر جاتے ہیں۔ کئی شادی ہوتے ہی مرجاتے ہیں۔ یہ سب اپنا قرض پورا ہوتے ہی جلد ہی جسم چھوڑ جاتے ہیں، جِن کو سنتان نہیں ہوئی ہے، اُن کا کوئی لین-دین باقی نہیں ہے۔ وہ اگر پورے گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی کریں تو اُن جیسا خوش قسمت کوئی نہیں ہے۔ نہ کِسی کے جنم کی خوشی، نہ موت کا دُکھ۔ اُن بنا اولاد والوں کے درشن (دیدار) تو بِلکُل اچھے ہیں۔ اگر بھگتی نہیں کرتے تو چاہے اولاد والے ہوں چاہے بے اولادی دونوں ہی اپنا جیون برباد کر جاتے ہیں۔ اگر بھگتی کرتے ہیں تو دونوں کے درشن اچھے ہیں۔

بے اولادی! ہوشیار

جِن نیک آتماؤں کو اولاد نہیں ہوتی تو ادھیاتمِک گیان کی کمی سے اُن کی تڑپ اولاد ہونے کی بنی رہتی ہے۔ اُس کے لیے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں پھر کوئی لین-دین والا (اولاد) نہیں مِلتا تو ہمیشہ اولاد نہ ہونے کے دُکھ کو جھیلتے ہیں۔ خاص کر عورت کی اولاد پیدا کرنے کی طاقتور خواہش ہوتی ہیں۔ وہ اپنے کو بانجھ کہلانا نہیں چاہتی۔ بھلے ہی جانچ کرکے ڈاکٹر بتا دیتے ہیں کہ آپ میں بانجھ کے کوئی لکشن نہیں ہے۔ وِدھاتا کی لیلا ہے۔ لیکن تتوگیان ہین استری (لاعلم

عورت) اسی تڑپ میں مر جاتی ہے۔ بھگتی نہ کرنے کے کارن اُس کا اگلا جنم کُتیا کا ہوتا ہے۔ پھر یم کے دوت اُس سے کہتے ہیں کہ بہن جی! اب اولاد پیدا کرکے ساری قصر نِکال لے۔ ایک بیانت میں آٹھ آٹھ جنم دے گی پھر اگلا جنم تیرا سُوری کا ہو گا۔ ایک بار میں بارا اولاد کو جنم دے گی اور سات آٹھ پیدا کرے گی، اولاد کی ساری بھوک مِٹا لی۔

اۓ پُن آتما پاٹھک بھائیوں / بہنوں! ادھیاتم گیان کو سمجھو۔ مانوٗ جیون کو سفل بناؤ۔ جینے کی راہ سنوارو (بنارکاوٹ والا بناؤ) یعنی پُورن گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی کرکے کلیان کرواؤ۔

شادی میں بے سمجھ ناچتے ہیں

ایک دِن اخبار میں پڑھا کہ روہتک کا لڑکا بھوانی شادی کے لیے کار میں جا رہا تھا۔ اُس کے ساتھ دونوں بہنوں کے پتی بھی اُسی کار میں سوار تھے۔ پہلے دِن سب پریوار والے (بہنیں ماتا پِتا، بھائی بٹیؤ چاچے تاؤ) ڈیجے بجاکر ناچ رہے تھے۔ہنگامہ مچا رکھا تھا۔ کلانور کے پاس دولہے والی گاڑی بڑے ٹرالی سے ٹکرائی۔ ساری کار کے مُسافر مارے گئے۔ دولہا مرا، دونون بہنیں وِدوا ہوئیں، ایک ہی بیٹا تھا، سب کُچھ برباد ہوگیا۔ اب ناچ لو ڈیجے، بجاکر۔ پرماتما کی بھگتی کرنے سے ایسی مُصیبت ٹل جاتی ہیں۔ اس لیے میرے (داس رام پال کے) پیروکاروں کو سخت حکم ہے کہ پرماتما سے ڈر کر کام کرو۔ عام طریقے سے شادی کرو۔ اِس گندے لوک (کال کے لوک) میں ایک پل کا بھروسہ نہیں کہ کب بجلی گر جائے۔

سنتوں کی شِکشا (سیکھ)

ایک گاؤں کا آدمی پہلی بار شری نانک دیو جی کے پاس گیا۔ اُس نے دیکھا کے سنت جی مایوس حالت میں ایکانت میں بیٹھے تھے۔ (سمرن کر رہے تھے) اُس آدمی نے ست نام واہے گُرو بولا۔ شری نانک جی نے بھی جواب دِیا۔ بھوجن کروایا۔ گیان وِچار سُنائے۔ وہ آدمی چلا گیا۔ ایک دِن پھر وہی آدمی آیا اور بولا مہاراج جی! آپ کبھی خوش دِکھائی نہیں دیتے۔ کیا کارن ہے؟ سنت نانک جی نے کہا کہ:-

ناجانے کال کی کر ڈارے، کِس ودھی ڈھل جا پاسا وے،

جنہاں تے سِر تے موت کھڑکدی، اُنہانوں کیڑا ہانسا وے۔

بھاوارتھ:- سنت نانک جی کہا ہے کے ائے بھائی! اِس مِرتیو لوک میں سب فانی ہے۔پتا نہیں کِس کی جانے کی باری کب آ جائے؟ اِس لیے جِن کے سِر پر موت گرج رہی ہو، اُس انسان کو ناچنا-گانا، ہنسی-مزاق کیسے اچھا لگے گا؟ مورکھ یا نشے والے آدمی اِس گندے لوک میں خوشی مناتا ہے۔ جیسے ایک آدمی کی بیوی کو شادی کے دس سال بعد بیٹا ہوا۔ اُس کے پیدا ہونے کی خوشی میں لڈو بنائے، بینڈ باجے-بجائے ،ہنگامہ برپا کر دیا۔ اگلے سال جنم دِن کو ہی مِرتیو ہو گئی۔ کہاں تو جنم دِن کی خوشی کی تیاری تھی، کہاں رؤا-پیٹی شروع ہو گئی۔ گھر نرک بن گیا۔ اب منا لو خوشی۔

وہ آدمی یہ سچائی سُن کر کانپ گیا بولا کہ ائے پربھو! آپ کی باتیں سچ ہیں، لیکن کیا آپ کبھی خوشی نہیں مناتے؟ شری نانک جی جواب دِیا کہ خوشی مناتا ہوں۔

سادھ مِلے ساڈی شادی ہوندی، بِچھڑدا دِل گیری وے،

اکھدے نانک سُنو جہانا، مُشکل حال فقیری وے۔

بھاوارتھ:- جب میرے شِش ستسنگ سُننے آتے ہیں تو سادھ سنگت کو دیکھ کر مُجھے خوشی ہوتی ہے کہ سب بھگتی پر لگے ہیں۔ کوئی وِچلت نہیں ہوا، جب یہ ستسنگ کے بعد چلے جاتے ہیں تو مایوسی چھا جاتی ہیں کہ کہیں کوئی سِرپھرا اُن کو گُمراہ کرکے پرماتما سے دُور نہ کردے۔ شری نانک جی نے کہا کہ بے سمجھ سنتوں نے فقیری یعنی بھگتی کو کٹھن بنا دِیا ہے۔ وہ پُورن موکش مارگ جانتے نہیں، بھرمِت کرنے کو گُرو بنے ہیں جو میٹھی-میٹھی باتیں بناکر میرے بھگتوں کو کال کے جال میں لے جاتے ہیں۔ اس لیے جب تک وہ دُوبارا ستسنگ میں سب نہیں آتے تو مُجھے چِنتا بنی رہتی ہے۔ سب آجاتے ہیں تو خوشی ہوتی ہے، لیکن ہم ناچتے- گاتے نہیں، دل میں محسوس کرتے ہیں۔ موت کو کبھی نہیں بھولتے۔

کبیر جی نے کہا ہے:-

موت بساری مورکھا، اچرج کیا کون،

تن ماٹی میں مِل جائے گا، جیوں آٹے میں لون۔

دوسرا مثال:- ایک سیٹھ ایک دن ایک سنت کے آشرم میں گیا۔ سنت کی کِرپا سے اُس کو اچھا فائدہ ہوگیا۔ وہ سیٹھ سیب-سنتروں، کیلوں کا بڑا تھیلا بھر کر گیا۔ سنت جی نے ایک ٹوکرے میں ڈال دیئے جِس میں پھل پرساد رکھتے تھے۔ سیٹھ دو دِن بعد گیا تو ٹوکرا پھلوں سے بھرا تھا کچھ پرساد سنت نے بھگتوں کو بانٹ دیا۔ کچھ بھگت پھل پرساد لائے، وہ ٹوکرے میں ڈال دیا۔ سیٹھ نے سنت سے کہا کہ مہاراج! آپ پھل کیوں نہیں کھاتے؟ سنت جی بولے، مُجھے موت دِکھائے دیتی ہے۔ اس لیے کھایا نہیں جاتا۔ سیٹھ نے پوچھا، مہاراج کب جا رہے ہو سنسار سے؟ سنت جی بولے، آج سے چالیس سال بعد میری موت ہوگی۔ سیٹھ بولے، ائے مہاراج! یوں تو سب نے مرنا ہے، پھر کیوں ڈرنا؟ یہ بھی کوئی بات ہوئی، اس طرح تو عام آدمی بھی نہیں ڈرتا۔ آپ کیا بات کر رہے ہو؟ سیٹھ جی دوسرے تیسرے دِن آئے اور اسی طرح کی بات کری۔ اُس نگری کا راجا بھی اُس سنت جی کا بھگت تھا۔ سنت جی نے راجا سے کہا آپ کی نگری میں کروڑی مل سیٹھ ہے۔ چندن کی لکڑی کی دکان ہے اُس کو پھانسی کی سزا سُنا دو ایک مہینے بعد چاندنی چودس کو پھانسی کا دِن رکھ دو۔ جیل میں سیٹھ کی کوٹھری (کمرے) میں پھلوں کی ٹوکری بھری رہے اور دُودھ کا لوٹا ایک سیر کا بھرا رہے۔ کھانے کو کھیر، حلوہ، پُوری بڑی یا سبزی دینا۔ راجا نے آگیا کا پالن کیا۔ جیل میں سیٹھ جی کو بیس دِن ہوئے ہو گئے۔ کمزور ہوگیا۔ سنت جیل میں گیا، ہر ایک قیدی سے مِلا سیٹھ جی کو دیکھ کر سنت جی نے پوچھا، کہاں کے رہنے والے ہو؟ کیا نام ہے؟ سیٹھ بولا، اے مہاراج! آپ نے پہچانا نہیں، میں کِروڑی مل ہوں چندن کی دُکان والا۔ سنت جی بولے، ارے کِروڑی مل! تم دُربل کیسے ہو گئے؟ کُچھ کھاتے پیتے نہیں۔ ارے پھلوں کی ٹوکری بھی بھری ہے۔ دُودھ کا لوٹا بھرا ہے۔ تھالی میں حلوہ، کھیر رکھی ہے۔ سیٹھ جی بولے، اے مہاراج! موت کی سزا سُنا رکھی ہے۔ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بے گناہ ہوں۔ بچا لو مہاراج۔ میرے چھوٹے- چھوٹے بچے ہیں، سنت جی بولے، بھائی مرنا تو سب نے ہے پھر کیا ڈرنا۔ کھا پی کر موج کرلے۔ سیٹھ جی نے سلاخوں میں سے ہاتھ نکال کر چرن پکڑ لیے۔ بچالو

مہاراج! کچھ نہ کھایا پیا جاتا، چاندنی چودس دِکھائی دیتی ہے۔ سنت نے کہا، سیٹھ کروڑی مل! جیسے آج تیرے کو چاندنی چودس کو مِرتیو نِسچِت دِکھائی دے رہی ہے۔ اسی طرح سادھو-سنتوں کو اپنی چاندنی چودس دِکھائی دیتی ہے، چاہے چالیس سال بعد ہو۔

آپ ادھیاتم گیان ھین(نا سمجھ) پرانی مستی مارتے ہو اور اچانک موت لے جاتی ہے۔کچھ نہیں کر پاتے۔ ایسے ہی مُجھے اپنی موت کا دِن دِکھائی دیتا ہے جو چالیس سال بعد آنا ہے۔ اِس کارن سے کھانا پینا ٹھیک-ٹھیک ہی لیا جاتا ہے۔ مستی من میں کبھی نہیں آتی۔ پرماتما کی یاد بنی رہتی ہے۔ آپ کے گیان کی آنکھوں پر اگیان کی پٹی بندھی ہے جو ست سنگ میں کھولی جاتی ہے جِس سے جینے کی راہ مِل جاتی ہے۔ موکش پراپت ہوتا ہے۔ سنت نے راجا سے کہہ کر سیٹھ کو بری کروادیا۔ سیٹھ نے نام لیکر کلیاں کروایا۔

"وِواہ(شادی) کے بعد کا سفر"

شادی کے بعد پتی- پتنی کا فرض بن جاتا ہے کہ ایک- دوسرے پر اپنا وِشواس قائم رکھیں۔ بھاو ارتھ یہ ہے کے دونوں جتی-ستی کی مریادا کا پالن کریں۔ پتی کو اٹل وِشواس ہو کہ میری پتنی اور مرد کے کبھی حوالے نہیں ہو سکتی، چاہے وہ کِتنا ہی خوبصورت اور امیر کیوں نہ ہو۔ اِس طرح پتنی کو اٹل وِشواس ہو کہ میرا شوہر دوسری عورت سے متاثر ہوکر مِلن نہیں کر سکتا، چاہے سورگ سے کوئی اُپسرا بھی آجائے۔

➢ **کتھا:-** ایک نوجوان فوجی تھا۔ اُس کی بیوی ستی یعنی پتیورتا تھی۔ یہ بات اُس نے اپنے ساتھیوں کو فوج میں بتا دی۔ یہ بات راجا کے وزیر شیر خان کے پاس پہنچی تو اُس نے راجا کو بتائی اور اِس جھوٹ-سچ کی جانچ کرنے کی عرض کی۔ راجا نے سبھا لگائی اور اُس فوجی چاپ سِنگھ چوہان کو بُلایا۔ سبھا میں راجا نے پوچھا آپ کہہ رہے ہو کہ آپ کی پتنی (بیوی) پتیورتا ہے، وہ غیر مرد سے کِسی لالچ میں مِلن نہیں کر سکتی۔ فوجی چاپ سِنگھ نے کہا کہ یہ سو فیصد سچ ہے۔ اگر جھوٹ پائی تو؟ فوجی نے کہا کہ جو سزا آپ دیں، منظور ہوگی۔ شیر خان منتری نے کہا راجا جی! یہ امتحان میں خود کروں گا۔ راجا نے کہا کہ ٹھیک ہے، چاپ سِنگھ نے کہا کے میرے شادی کے

وقت مِلی سہاگ کی نشانی ایک پٹکا (کپڑے کا پرنا) اور کٹاری (بڑا چاقو) میری پتنی نہیں دی سکتی۔ اگر شیر خان یہ لے آیا تو میں ہار مان لوں گا اور میری پتنی کا کوئی شریر کا نشان بتا دینا۔ میں مان لوں گا کہ میرے پتنی دھرم سے ِگر گئی ہے۔

شیر خان نے چاپ سِنگھ کے نگر میں جاکر ایک مُخبری عورت سے کہا کہ ایک چاپ سِنگھ کی پتنی رہتی ہے۔ اُسکے ساتھ میرا مِلن کرا دے، تُجھے بہت دولت دوں گا۔ اُس عورت نے کہا کہ یہ کسی قیمت پر مُمکن نہیں ہے۔ پھر شیر خان نے کہا کسی طرح اُس کے گھر سے شادی میں ملنے والی سُہاگ کی نشانی پٹکا اور کٹاری لادے، چاہے چُرا کر لا دے اور چاپ سِنگھ کی پتنی سوم وَتی کے گُپت انگ کے پاس یا جانگھ-سانتھل پر کوئی نشان ہو تو وہ پتا کر دے۔ وہ عورت مہمان بن کر مطلب چاپ سِنگھ کی نکلی بھُوا بن کر سوم وَتی کے گھر گئی۔ سوم وَتی کے شادی کے وقت اور بعد چاپ سِنگھ کی بھُوا آئی نہیں تھی۔ بیمار ہونے کے کارن شادی میں بھی نہیں آسکی تھی۔ کئی دِن رُکی۔ سوم وَتی کو نہاتے دیکھا تو نِکٹ جاکراُس کے سُندر شریر کی تعریف کرنے کے بہانے انگ-انگ دیکھا۔ سوم وَتی کے گُپت انگ کے پاس بڑا ِتل تھا۔ یہ سب نِشانی دیکھ کر مُخبری پٹکا اور کٹاری چُرا کرلے گئی اور شیر خان وزیر نے راجا کو بتایا کے میں اُس کے ساتھ مِلن کرکے آیا ہوں، اُس کی جانگھ میں کالا ِتل ہے۔ یہ سہاگ کی چیزیں پتیورتا ِکسی کو نہیں دیتی۔ میرے پریم میں اور دھن کے لالچ میں مُجھے دی ہیں۔

راجا نے سبھا لگائی۔ چاپ سِنگھ کو بُلایا۔ کہا کہ یہ پٹکا اور کٹاری ِکس کی ہے۔ چاپ سِنگھ نے دھیان سے دیکھا اور مانا کہ میری ہیں۔ شیر خان نے کہا کہ اور بتاؤں، سُنو! تیری پتنی کی دائیں جانگھ پر گُپت انگ کے پاس کالا ِتل ہے۔ چاپ سِنگھ نے کہا یہ سب سچ ہے، لیکن میری پتنی اپنے دھرم سے نہیں ِگر سکتی۔ راجا نے کہا کہ تو اب بھی وہی رٹ لگا رہا ہے۔ تو جھوٹا ہے۔ تُجھے آج سے ایک مہینے بعد پھانسی دی جائے گی۔ تیری جو آخری خواہش ہو، وہ بتا۔ چاپ سِنگھ نے کہا کہ میں اپنی پتنی سے مِلنا چاہتا ہوں، راجا نے اِجازت دے دی۔ چاپ سِنگھ اپنی پتنی کے پاس گیا۔ اُس کو بیوفائی کے کارن اونچ -نیچ کہا اور بتایا کہ مُجھے اُس دِن تیرے

کارن پھانسی لگے گی۔ سوم وَتی نے بتایا کہ آپ کی بھُوا کا نام لیکر ایک عورت آئی تھی۔ اُس نے میرے انگ کا نشان دیکھا اور پٹکا اور کٹاری چُرا لے گئی۔ منتری شیر خان آیا تھا۔ اُس نے یہ سب سازش بنائی ہے۔ چاپ سِنگھ واپس لوٹ آیا۔ پھانسی والے دِن سے ایک ہفتہ پہلے سوم وَتی راجا کے نگر میں ایک نرِتکی (ناچنے والی) بن کر گئی اور راجا کو ناچ دِکھانے کے لیے کہا۔ راجا نے آگیا دے دی۔ پُورے اجتماع کے خاص لوگ موجود تھے منتری شیر خان بھی موجود تھا۔ ناچنے والی کے ناچ سے راجا بہت خوش ہوا اور ناچنے والی سے کہا کہ مانگو، کیا مانگتی ہو، میں بہت خوش ہوں۔ ناچنے والی نے کہا کہ وچن کرو۔ تب مانگوں گی۔ راجا نے کہا کے راج کے علاوہ کچھ بھی مانگ، میں وچن دیتا ہوں۔

ناچنے والی نے کہا کہ آپ کی سبھا میں میرا چور ہے۔ میرے گھر سے چوری کرکے لایا ہے۔ شیر خان منتری نام ہے۔ اُس کو پھانسی کی سزا دی جائے۔ شیر خان سے راجا نے پوچھا بتا شیر خان! کِتنی سچائی ہے؟ شیر خان بولا کہ اے پروردگار! میں نے تو اِس عورت کی آج سے پہلے کبھی شکل بھی نہیں دیکھی تھی۔

تب سوم وتی نے کہا اگر شکل ہی نہیں دیکھی تھی تو یہ پٹکا اور کٹاری کِس کے گھر سے لایا؟ میں اُس چاپ سِنگھ کی پتی ورتا پتنی ہوں جِس کو تیرے جھوٹ کے کارن پھانسی دی جا رہی ہے۔ چاپ سِنگھ کو بُلایا گیا۔ راجا نے چاپ سِنگھ کو آدھا راج سونپ دیا اور معاف کر دیا اور شیر خان منتری کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ شاباش ہے ایسی بیٹیاں جِن پر ناز ہے دنیا کو۔

غریب داس جی مہاراج کو پرمیشور کبیر جی نے بتایا تھا کہ:-

تُرا نہ تیکھا کُدنا، پُرش نہیں رندھیر،

نہیں پدمنی نگر میں، یا موٹی تکسیر۔

بھاوارتھ:- کبیر جی نے بتایا ہے کہ غریب داس! جِس نگر یا دیس میں تُرا (گھوڑا) تیز دوڑنے اور اونچا کودنے والا نہیں ہے اور شہری رندھیر (بہادُر) نہیں ہے اور جِس دیس اور نگر میں پدمنی یعنی پتی ورتا استری نہیں ہے اور جِس دیش یا نگر (گاؤں، شہر) میں پدمنی یعنی پتیورتا

استری نہیں ہے تو یہ موٹی تکسیر(بہت بڑی غلطی) یعنی کمی ہے۔ اِس طرح کے اچھے کردار والے عورت-مرد دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

❖ شادی کے بعد سُسرال میں کُچھ لڑکیاں سارا ہار سِنگار کرتی ہیں۔ سج-دھج کر گلیوں سے گُذرتی ہیں۔ عجیب وغریب حرکتیں کرتی ہیں۔ اسہج (ناقابلِ جسم) لگنے والے بھڑکیلے -چمکیلے کپڑے پہن کر بازار یا کھیتوں میں یا پانی لینے نل یا کنوئیں پر جاتی ہیں۔ اُن کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ اپنے پتی کے علاوہ دوسرے مردوں کو اپنی طرف کشش کرنا۔ اپنی خوبصورتی اور شان و شوکت کا دکھاوا کرنا جو ایک اچھی بہوُ-بیٹی کے لکشن نہیں ہے۔ اگر کہے کہ پتی کو خوش کرنے کے لیے ایسا کرتی ہے تو وہ گھر تک ہی محدود رہتی تو اچھا ہوتا، لیکن ایسے لکشن من میں برائی کی علامت ہوتے ہیں۔

سادے کپڑے پہننے چاہیے، چاہے مہنگے ہوں یا سستے۔ بہن-بیٹی-بہوُ کی نظر سامنے بارہ 12 فُٹ تک رہنی چاہیے۔ چلتے-بیٹھتے، اٹھتے وقت دھیان رکھے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہو جائے جو کسی کے لیے اثر انداز ہو۔ عورت کے غلط طریقے سے لفنڈر لوگوں کا حوصلا بڑھتا ہے۔ وہ پریشان کرتے ہیں۔ عورت کا ہنس ہنس کر باتیں کرنا بد ترغیب اور لامہذب ہوتا ہے جو سماجی بُرائی ہے۔ جیسے بہن-بیٹی-بہُو یعنی نوجوان اپنے پریجنوں پریوار کے لوگوں کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسا طرزِ عمل گھر سے باہر ہونا چاہیے۔اُس کی تعریف سماج کے اچھے لوگ کیا کرتا ہے ۔ دوسرے نوجوانوں کو اُس کا مثال بتاتے ہیں۔ اگر پیٹرول کو چِنگاری نہیں ملے گی تو وہ وِسفوٹک نہیں ہوتا۔

❖ اس کے برعکس اوپر کی حرکتیں کرنا سماج میں آگ لگانا ہے۔ یہ بات نوجوان لڑکیوں اور لڑکوں دونوں پر لاگوُ ہوتی ہے۔

جوانی بارُود کی طرح ہوتی ہے۔ اگر کوئی چنگاری لگ جائے تو تباہی مچ جاتی ہے۔ اگر چِنگاری نہیں لگے تو برسوں محفوظ رہتی ہے۔

❖ ہر ایک انسان چاہتا ہے کہ میری بیٹی-بہن-بہُو اچھے کردار والی ہو۔ گاؤں نگر میں کوئی یہ نہ کہے کے اِن کا خاندان ایسا ویسا ہے-

❖ جب ہم کسی جوان لڑکی کو دیکھتے ہیں اور من میں برائی پیدا ہو تو یکدم وچار کریں کہ ہماری بیٹی-بہن-بہُو کے بارے میں غلط خیال کرے اور برُے کام کے مقصد سے کچھ اٹپٹے طریقے (وینگیہ کرکے اپنے غلط خیال کو ظاہر کرے، غلط اِشارے کرے، آنکھوں کو چٹکائے-مٹکائے، ٹیڑی نظر سے دیکھے، ایسی غلط حرکت) کرے تو کیسا لگے گا۔ جواب ظاہر ہے کے ٹانگیں توڑ دیں گے، جو کمزور ہے، وہ اکیلائی میں بیٹھ کر روئیں گے۔ اُس وقت وچار کریں کہ:-

جیسا درد اپنے ہوئے، ایسا جان بِرانے،

جو اپنے سو اور کے، ایک ہی پیڑ پہچانے۔

حل:- پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ

کبیر، پرناری کو دیکھیے، بہن بیٹی کے بھاؤ

کہے کبیر کام (sex) ناس کا، یہی سہج اُپائے۔

جنسی ہراساں کے محرکات:- فِلمیں، جِن میں نقلی، بناوٹی کہانیاں اور ادائیں دِکھائی جاتی ہیں جِن کو دیکھ کر جوان بچے اُسی کی نقل کرکے بے شرم ہونے لگتے ہیں۔ جیسے حرکتیں فِلم میں دِکھائی جاتی ہیں، ویسی حرکتیں نہ گھر میں، نہ گلی میں، نہ سُدھرے ہوئے سماج میں کی جاسکتی ہیں۔ تو اُن کو دیکھنے کا مقصد کیا رہے جاتا ہے؟ کچھ نہیں۔ صرف بہانا ہے منورنجن (تفریح)۔ وہی منورنجن سماج ناس کا خاص سبب ہے۔ میرے (لیکھک کے) شش بِلکُل بھی فِلم نہیں دیکھتے۔

اشلیل (فحش) راگنی، فِلمی گانے، سانگ (ناٹک) اور اشلیل چرچا (فحش بحث) جو نکمے نوجوان کرتے ہیں۔ اُن کی سنگت میں اچھے نوجوان بھی متاثر ہوکر بکواد کرنے لگ جاتے ہیں۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا ہے کہ :-

کتھا کرو کرتار کی، سُنو کتھا کرتار۔

کام (sex) کتھا سُنو نہیں، کہے کبیر وچار۔

بھاوٗارتھ:- کبیر پرمیشور جی نے سمجھایا ہے کہ یا تو پرماتما کی مہما کا گُن گان کرو یا کہیں پرماتما کی چرچا (کتھا) ہو رہی ہو تو وہ سُنو۔ کام یعنی اشلیل (فحش) چرچہ کبھی نہ سُننا۔ کبیر جی نے یہ وِیچار یعنی مت (سمجھ) بتایا ہے۔

"وشیش منتھن (خاص نِچوڑ)"

کام (sex) عمل کو خاص عقلمندی کے ساتھ سمجھیں۔ پتی پتنی (مرد عورت) مِلن کو سماج اہمیت دیتا ہے کہ آپ دونوں مل کر اولاد پیدا کرو۔ سب کے ماتا پِتا نے اولاد کی پیدائش کا عمل کیا، جِسے سنبھوگ کہتے ہیں، جِس سے اپنا اور اپنے بھائی بہنوں کا جنم ہوا۔ تو وِیچار کریں کہ یہ کِریا (فعل) کِتنی پویتر اور اچھی ہے۔ جِس سے ہمیں انمول انسانی شریر مِلا ہے۔ کوئی ڈاکٹر بنا ہے، کوئی فوجی، کوئی منتری تو کوئی اَنجینیر بنا ہے۔ کوئی کِسان بنا ہے جِس نے سب کو اَن (اَناج) دِیا۔ کوئی مزدور بنا ہے جِس نے آپ کے محل کھڑے کیے۔ کوئی کاریگر بنا۔ انسانی شریر میں ہم بھگتی دان دھرم کے کرم کرکے اپنے جیوَ کا کلیان کرا سکتے ہیں۔ سنبھوگ کِریا یہ ہے۔ اِس کو کِتنا ہی بکواد کرکے راگنی گا کر، فِلمیں گانے گا سُنا کر ملین واسنا روپ دیں، بات اِتنی ہی ہے۔ یہ پردے میں کرنا تہذیب ہے۔ جانور -پرندے پرجنن کِریا (جِنسی عمل) جو کھُلے میں کرتے ہیں جو اَچھا سا نہیں لگتا۔ انسان مہذب پرانی ہے۔ اُس کو پردے میں اور مریادہ میں رہ کر تہذیب کو بنائے رکھنا ہے۔

اوپر کے وِیچار پڑھ کر آپ میں کِسی بھی بہن-بیٹی-بہوُ کی اوَر دیکھ کر فحش خیال پیدا نہیں ہو سکتے۔ یہی کِریا دادا دادی نے کی جِس سے اپنے پِتا جی کا جنم ہوا۔ نانا نانی نے کی جِس سے ماتا جی کا جنم ہوا۔ جِن ماتا پِتا نے ہمیں پیدا کیا۔ پالا پوسا کِتنے اچھے ہیں۔ اپنے ماتا پِتا جن کی بھی پیدائش بھی کام کِریا سے ہوئی۔ تو کیا یہ فحش ہے؟ اَسے خانہ بدوش لوگ فحاشی سے پیش کر اشلیل رنگ دے کر سماج میں آگ لگاتے ہیں۔

❖ دیس کے آئین میں قانون ہے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے تو اُسے تین سال کی سزا دی جاتی ہے اگر کسی عورت سے زنا کرتا ہے تو دس سال کی سزا ہوتی ہے قانون کا علم ہونے سے

انسان بُرائی سے ڈرتا ہے۔ قانون کا گیان ہونا ضروری بھی ہے۔ اس طرح کے گناہ کال برہم کرواتا ہے۔ کال کون ہے؟ جانیے "سر شٹی رچنا" اس کتاب کے پیج 342 پر۔

❖ **فلم نہیں دیکھنی ہے:-** فلم بناوٹی کہانی ہوتی ہے جسے دیکھتے وقت ہم بھول جاتے ہیں کہ جو اس کے بنانے والے ہیں وہ روزی-روٹی کے لیے دھندا چلا رہے ہیں کروڑوں روپے ایک فلم میں کام کرنے کے لیتے ہیں۔ بھولے جوان وویک کھو کر اُن کے شوقین بن جاتے ہیں۔ وہ اپنا دھندا چلا رہے ہیں، آپ بیوقوف بن کر سینیما دیکھنے میں دھن ضایع کرتے ہیں۔ جس ہیرو- ہیروئن کے آپ شوقین بنے ہیں، آپ ان کے گھر جا کر دیکھیں۔ وہ آپ کو پانی بھی نہیں پلائیں گے۔ چائے، کھانا تو دُور کی کوڑی ہے۔ وچار کریں کہ میں لڈو کھا رہا ہوں اور آپ دیکھ رہے ہو۔ آپ کہہ رہے ہو کہ واہ! لڈو بڑے اسٹائل سے کھا رہا ہے۔ آپ کو کیا ملا؟ یہی دشا فلمی اداکاروں اور دیکھنے والوں کی ہے۔

❖ **ہمیں اپنی سوچ بدلنی ہے:-**

➢ جیسے ہم اشلیل مورتیاں (فحش تصویریں) دیکھتے ہیں تو اشلیلتا پیدا ہوتی ہے کیوں کہ اُس ہوس پیدا کرنے والی شکل نے اندر چِنگاری لگادی، پیٹرول سُلگھنے لگا۔ ایسی تصویروں کو تلانجلدی دے دیں۔

➢ جیسے ہم دیس بھگتوں کی جیونی پڑھتے ہیں اور مورتی دیکھتے ہیں تو ہمارے اندر دیس بھگتی کی امنگ ہوتی ہے۔ ایسی تصویر گھر میں ہو تو کوئی نقصان نہیں۔

➢ اگر ہم سادو سنت فقیروں اور اچھے کِردار والے شہریوں کی جیونی پڑھتے سُنتے ہیں تو سای بُرائی شانت ہوکر ہم اچھے انسان بننے کا ویچار کرتے ہیں۔ اِس لیے ہمیں سنت اور ست سنگ کی بہت ضرورت ہے جہاں اچھے ویچار بتائے جاتے ہیں۔

➢ ہم اپنی چھوٹی-سی بیٹی کو سنان کراتے ہیں، کپڑے پہناتے ہیں۔ اس طرح سب کرتے ہیں۔ وہی بیٹی شادی کے بعد سُسرال جاتی ہے۔ دوسرے کی بیٹی ہمارے گھر بہُو بن کر آتی ہے۔ اب نیا کیا ہوگیا؟ یہ شُدھ ویچار سے سوچنے کی بات ہے۔ اِس طرح وِویک کرنے سے خانہ بدوش خیال ختم ہو جاتے ہیں۔ سادھو بھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔

➢ اخباروں میں بھی ایسی فحش تصویریں چھپتی ہیں جو نوجوانوں کو برداشت سے باہر کر دیتی ہے۔ کُچھ کچھے کی مشہوری میں لڑکیاں صرف انڈر ویئر اور چولی (بریزر) پہنتی ہیں جو غلط ہے۔ اِسی طرح مرد بھی انڈرویئر (کچھے) کی مشہوری کے لیے صرف کچھا پہن کر کھڑے دِکھائی دیتے ہیں جو مہا نیچتا کی علامت ہے۔ اِن کو بند کیا جانا چاہیے۔ اِس کے لیے مہذب یونین کی ضرورت ہے جو آئین کے مطابق اِس طرح کے فحاشی کو بند کرانے کے لیے جدو جہد کرے اور انسانوں کو اچھا کِردار، رحمدِل بنانے کے لیے اچھی کتابیں مہیا کروائیں۔ ست سنگ کا انتظام کروائیں۔

➢ اچھے ویچار سُننے والے بچے صبر لکرے والے ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں آتا ہے کہ جِس بیٹی کا پتی شادی کے کچھ دِن بعد فوج میں اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا۔ لگ بھگ آٹھ نو مہینے چھُٹی پر نہیں آتا۔ کچھ بیٹیوں کے پتی اپنے روزگار کے لیے پردیس چلے جاتے ہیں اور تین سال تک بھی نہیں لوٹتے۔ وہ بیٹیاں صبر سے رہتی ہیں۔ کسی غیر - پُرش کو سپنے میں بھی نہیں دیکھتی ہے۔ یہ اُتم خاندان کی بیٹیاں ہے۔ پُرش بھی اتنے دِن سنیم میں رہتا ہے۔ وہ بچے اونچے گھر کے ہیں۔ اصل خاندان کے ہوتے ہیں۔ جو بھڑوے ہوتے ہیں وہ تاک جھانک کرتے رہتے ہیں۔ سِر کے بالوں کو نئے اسٹائیل سے کٹینگ کرا کر کالے پیلے چشمے لگاکر گلی گلی میں کُتوں کی طرح پھرتے ہیں۔ وہ خانہ بدوشی ہوتے ہیں۔ وہ کِسی غلط حرکت کو کرکے بسے بسائے گھر کو اُجاڑ دیتے ہیں کیونکہ وہ کسی کی بہن-بیٹی کو اُنیس اکیس کہیں گے جِس سے جھگڑا ہوگا۔ لڑائی کا روپ نہ جانے کہاں تک بڑا ہو جائے۔ کسی کی موت بھی ہو سکتی ہے۔ اُس ایک بھڑوے نے دو گھروں کا ناس کردیا۔ اِس لیے اپنے بچوں کو بچپن سے ہی ست سنگ کے وچن سُناکر ویچاروان اور چریتر وان (نیک کِردار) بنانا چاہیے۔

"چریتروان کی کتھا (نیک کردار انسان کا قصہ"

ایک سُکھ دیو رشی تھے۔ وہ شری وید ویاس کے بیٹے تھے۔ ایک دِن وہ دِکشا لینے کے مقصد سے راجا جنک جی کے پاس مِتھلا نگری میں گئے۔ راجا جنک نے کہا سُکھ دیو کل صبح نام دوں گا۔ اُن کے ٹھرنے کا انتظام الگ بھوَن میں کر دی۔ ایک سُندر لڑکی کو رِشی جی کی سیوا

میں پرکشا (امتحان) لینے کے مقصد سے بھیجا۔ جوان لڑکی سُکھ دیو جی کے پلنگ پر پیروں کی اور بیٹھ گئی۔ رِشی جی نے پیر سکوڑ کر اور موڑ لیے۔ لڑکی رشی جی کی اور قریب آئی تو اُٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کہا کہ ائے بہن! آپ اچھے گھر کی بیٹی دِکھائی دیتی ہو۔ کرِپیا (مہربانی کرکے) کمرے سے باہر جائیں۔ نہیں تو میں چلا جاتا ہوں۔ لڑکی چلی گئی۔ راجا جنک کو بتایا کے سچا انسان ہے۔ ایسے ایسے ہوا۔ صبح راجا جنک جی نے رِشی سُکھ دیو جی سے پوچھا کہ آپ سے مِلنے اِستری آئی تھی آپ نے اُسے پسند نہ کرکے اچھے سنیم (صبر) کا اظہار کیا۔ آپ صبر والے انسان ہو جَس ہے آپ کے مات -پِتا۔

❖ کبیر پرمیشور جی کے ویچار اُن سے بھی اونچے اور پاک ہیں۔ وہ کہتے ہیں کے رشی سُکھ دیو بھی آتم گیانی نہیں تھا۔ کیونکہ جب نوجوان لڑکی سُکھ دیو کے پلنگ پر بیٹھی تو سُکھ دیو نے اُسے استری سمجھ کر اپنے شریر کو چھونے نہیں دِیا اور کھڑا ہوکر باہر جانے کی تیاری کر دی، اِس سے ظاہر ہے کہ سُکھ دیو کو آتم گیان نہیں تھا۔ ویچار کریں کہ اگر نوجوان لڑکی کی جگہ پر نوجوان لڑکا بیٹھ جاتا تو سُکھ دیو جی کیا کرتے؟ وہ اُس سے کُشل منگل پوچھتے اور پلنگ چھوڑ کر کھڑے نہیں ہوتے۔ کہتے کہ بھائی! پلنگ ایک ہے آپ پلنگ پر وِشرام کریں اور میں زمین پر سو جاتا ہوں۔ اگر نوجوان سمجھدار ہوتا تو کہتا کہ نہیں رشی جی! آپ پلنگ پر بیٹھو میں زمین پر آرام کروں گا۔ پر نوجوان لڑکی ہونے کے سبب رشی سُکھدیو جی کو کام دوش(گندےوچار) کے سبب ڈر لگا۔

کبیر پرمیشور جی نے بتایا ہے کہ استری اور مرد آتما کے اوپر کپڑے ہیں۔ جِسے گیتا ادھیائے 2 شلوک22 میں کہا ہے کہ اے ارجُن! جیو شریر تیاگ کر نیا شریر اختیار کر لیتا ہے، اُسے مِرتیو یعنی موت کہتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہے کہ جیسے انسان پُرانے کپڑے تبدیل کرکے نئے کپڑے پہن لیتا ہے، اِس لیے آتم تتو کو جان۔

مثال طور:- ایک گاؤں میں سانگ (ناچ گانا کرنے والی منڈلی) آئی، کئی دِن سانگ کیا، پُرانے زمانے میں ڈراما کے ناٹک میں مرد ہی عورت کی اداکاری کیا کرتے تھے۔ ایک لڑکا اپنے

دوست کے ساتھ پہلی بار ڈِراما دیکھنے گیا، ڈرامے میں ایک لڑکے کو لڑکی کے کپڑے پہنا رکھے تھے۔ چھاتی بھی نوجوان لڑکی کی طرح بنا رکھی تھی۔ پہلی بار گئے ہوئے لڑکے نے اپنے ساتھی (جو کئی بار ڈراما دیکھ چُکا تھا) سے کہا کہ دیکھو! کہا کہ کِتنی سُندر لڑکی ہے۔ ساتھی بولا، یہ لڑکی نہیں لڑکا ہے۔ پر پہلی بار گیا لڑکا ماننے کو تیار نہیں۔ اُس کو اپنے دوست کی باتوں پر اعتبار نہیں ہو رہا تھا۔ ڈرامے کے ختم ہونے کے بعد سانگی (اداکار) اپنے اُس جگہ پر گئے جہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ دونوں لڑکے بھی اُن کے ساتھ وہیں گئے۔ اُس لڑکے نے جو لڑکی کے کپڑے پہنے ہوئی تھے، اپنے رات والے کپڑے اُتار کر کھونٹی پر ٹانگ دیئے۔ چھاتی سے بناوٹی (دُودھے) اُتار کر بیگ میں ڈال دیئے۔ کچھے کچھے میں نہانے چلا گیا۔ یہ دیکھ کر نئے دیکھنے والے کو اعتبار ہوا کہ واقعے یہ لڑکا ہے۔ اگلے دِن اُس لڑکے دیکھنے والے کو وہ لڑکی کے لباس میں لڑکے میں لڑکی والی ملین واسنا (بُرے خیال) من میں نہیں آئے۔ اُسے لڑکا دکھائی دے رہا تھا۔ اِس طرح اگر سُکھدیو رشی کو ادھیاتم وِویک سے آتم گیان ہوتا تو اُس سے استری نہیں آتما روُپ میں پُرش سمجھ کہ کہتا کہ آپ پلنگ پر بیٹھو، میں زمین پر آرام کرتا ہوں۔ سادھو، سنت، فقیر اِس ویچا دھارا (نظریے) سے زندگی جیتے ہیں۔ بھگتی کر کے موکش حاصل کرتے ہیں۔

"سنگت کا اثر اور وِشواس پربُھو کا"

ایک گاؤں میں ایک آدمی کی شادی کو دس بارہ-سال ہو چُکے تھے۔ اولاد نہیں ہوئی تھی۔ اُس گاؤں سے باہر لگ بھگ دو کلومیٹر کی دوری پر ایک آشرم تھا۔ اُس میں ایک سادھو سنت رہتا تھا۔ وہ گاؤں میں سے بھکشا مانگ کرلاتا تھا۔ اُس کو تین-چار یا زیادہ دِن کھاتا رہتا تھا۔ ایک دِن وہ اُس گھر سے بھکشا لینے گیا جِس آدمی کو کوئی اولاد نہیں تھی۔ عورت-مرد دونوں نے سادھوجی سے پُتر (بیٹا) حاصلات کے لیے چرن (پاؤں) پکڑ کر پرارتھنا کی، سادھو نے کہا کہ ایک شرط پر اولاد ہو سکتی ہے۔ عورت-مرد دونوں نے پوچھا کہ بتاؤ۔ سادھُو نے کہا کہ پہلا لڑکا پیدا ہو گا۔ دوسال ہونے کے بعد مُجھے چڑھانا ہو گا۔ اُسے میں اپنا وارث بناؤں گا۔ آپ کو منظور ہو تو بتاؤ۔ اُس کے بعد لڑکی ہو گی۔ پھر ایک لڑکا ہو گا۔ دونوں نے اُس شرط کو مان لیا۔ سادھُو کے

آشرواد سے دسویں مہینے لڑکا ہوا۔ دوسال کا ہونے پر سادھُو کو سونپ دیا۔ اُس وقت عورت دوسری بار پیٹ سے حاملہتھی۔اُس نے لڑکی کو جنم دیا پھر ایک بیٹا اور ہوا۔ جس سبب سے سادھُو کی مشہوری اور زیادہ ہو گئی۔ اُس آشرم میں نوجوان لڑکیوں کا آنا منع تھا۔ جب وہ لڑکا سولہ سالوں کا ہوا تو ایک دِن گُرو جی کو چھاتی میں ستن کے پاس پھوڑا ہو گیا۔ جِس کارن سادھو جی درد کے سبب پریشان رہنے لگا۔ جڑی-بوٹی بناکر اُس پھوڑے پر لگائی۔ چار-پانچ دِن میں وہ پھوڑا پھوٹ کر ٹھیک ہوا۔ تب سادھُو کو آرام ہوا۔ کچھ دِن بعد سادھُو کو بُخار ہو گیا۔ بُڑھاپے اور بخار ہونے کی وجہ سے پیدا ہونے والی کمزوری کی وجہ سے چلنے پھرنے میں لاچار ہوگیا۔سادھُو نے اُس شِش (چیلے) کو کبھی گاؤں میں بھِکشا لینے نہیں بھیجا تھا۔ یہ خیال کرکے کہیں نوجوان لڑکا گاؤں میں لڑکوں کے ساتھ بیٹھ کر بُری سنگت میں پڑ کر کوئی غلطی نہ کر دے۔

کہیں شادی کرنے کی طلب نہ ہوجائے۔ پر اُس دن مجبور ہوکر سادھو نے اپنے شِش سے کہا کہ بیٹا! بھِکشا مانگ کر لا اور گاؤں میں پہلی گلی میں چوتھے گھر سے جو ملے اُسے لیکر آ جانا، آگے مت جانا۔لڑکا گُرو جی کے آدیش انوسار اُسی گھر کے دروازے پر گیااور بولا الکھ نرِنجن! اُس گھر سے ایک 14 سال کی لڑکی بھکشا ڈالنے کےلیے دروازے پر آئی تو سادھُو لڑکا اُس لڑکی کی چھاتی کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا۔ لڑکی نے دیکھ لیا کہ سادھُو کی نظر میں کھوٹ ہے۔لڑکی بولی کہ لے بابا بھِکشا۔ سادھُو بولا، اۓ مائی کی بیٹی!تیری چھاتی پر دو پھوڑے ہوئے ہیں۔ آپ آشرم میں آجانا۔تیرے پھوڑے گُرو جی ٹھیک کر دیں گے۔ اۓ مائی کی بیٹی! آپ کو بہت تکلیف ہورہی ہوگی۔ میرے گُرو جی کو تو ایک ہی پھوڑے نے دُکھی کر دیا تھا۔یہ بات لڑکے سادھُو سے سُن کر لڑکی کا اندازا اور پکا ہوگیا کہ یہ سادھُو نیک نہیں ہے۔لڑکی اونچی-اونچی آواز میں بولنے لگی کہ اپنے ماں--بہن کے پھوڑے ٹھیک کرالے،بدتمیز! تیرے کو جوتی ماروں گی یہ کہہ کر لڑکی نے پیر کی جوتی نکال لی اور بولی چلا جا یہاں سے، پھر کبھی مت آنا۔ شور سُن کر لڑکی کی ماتا جی بھی دروازے پر آئی اور پوچھا کہ بیٹی! کیا بات ہے؟ لڑکی نے اُس سادھو کے کرتوت ماتا جی کو بتائے۔ ماتا نے پوچھا کہ بابا جی! کہاں سے آئے ہو؟ لڑکے سادھو نے بتایا کہ

اُس آشرم سے آیا ہوں۔ میرے گُرو جی بیمار ہوگئے ہیں، چلنے پھرنے میں اسمرتھ (کمزور) ہے اِس لیے پہلی بار مُجھے بھیجا ہے۔ میں اُن کا چیلا ہوں۔ میں نے تو اِس بہن سے پوچھا تھا کہ تیری چھاتی پر دو پھوڑے ہیں، بہت دُکھی ہورہی ہوگی۔ میرے گُرو جی کو تو ایک پھوڑا ہوا تھا، دِن رات درد سے ویاکُل رہتے تھے۔ وہ اوشدھی (دوائی) جانتے ہیں۔ آپ گُرو جی کے پاس جاکر پھوڑے ٹھیک کرالو۔ وہ سادھُو لڑکا اِسی عورت کا بیٹا تھا جو سادھُو کو چڑھا رکھا تھا۔ وہ لڑکی اُس سادھو بابا کی چھوٹی بہن تھی۔ ماتا نے بتایا کے یہ تیرا بھائی ہے جو ہم نے سادُھو کو چڑھا رکھا تھا۔ یہ دُنیا داری کے خراب باتوں سے بچا ہے۔ اِس کو کچھ بھی پتا نہیں ہے۔ جو دوش (عیب) بیٹی تجھے لگا، وہ تیرے بھائی میں نہیں ہے۔ یہ تو پاک-صاف آتما سے بول رہا تھا۔تونے گاؤں کے چنچل نوجوانوں والی شرارت کے مطابق وِیچار کرکے دھمکایا۔ مائی نے بتایا کہ سادھُو جی! میری بیٹی کی چھاتی پر پھوڑے نہیں ہیں۔ یہ دُودھے ہیں، دیکھ! جیسے میری چھاتی پر ہیں۔ اس کا وِواہ کریں گے۔ اِس کو اولاد پیدا ہوگی۔ تب اِن دُودھوں سے اس سے بچے دُودھ پیئیں گے۔سادھُو بچہ بولا، اے مائی! اِس کا وِواہ کب ہوگا؟ کب اِس کو اولاد ہوگی؟ مائی نے بتایا کہ کبھی تین چار سال کے بعد شادی کریں گے۔ پھر دو تین سال بعد اولاد ہوگی۔

سادھو لڑکے نے ادھیاتمِک نظر سے سوچا کہ پرماتما کو جنم لینے والے بچے کی کتنی فِکر ہے۔ اُس کے جنم سے سات آٹھ سال پہلے ہی دُودھ کا انتظام کر رکھا ہے۔ کیا وہ ہمارے کھانے کا انتظام آشرم میں نہیں کریگا؟ ہم تو گُرو چیلا اُس پرماتما کے بھروسے بیٹھے ہیں۔ آج کہ بعد بھِکشا مانگنا بند۔ یہ ویچار کررہا تھا کہ مائی نے پوچھا، بابا جی! کیا چِنتا (سوچ) کر رہے ہو؟ سادھُو بولا کہ مائی چِنتا سماپت (پریشانی ختم)۔ یہ کہہ کر بھکشا سمیت جھولی (تھیلا) گلی میں پھینک کر آشرم خالی ہاتھ آیا۔ تو گُرو جی نے پوچھا کہ بھِکشا کیوں نہیں لایا؟ جھولی کسی نے چھین لی کیا؟ لڑکے نے بتایا کہ گُرو جی! جب پرماتما بچے کے جنم لینے سے 8-7 سال پہلے سب کھانے کا بندوست کرتا ہے تو کیا اپنے آشرم میں نہیں کرے گا؟ ضرور کرے گا۔ اِس لیے میں جھوُولی گلی میں پھینک آیا۔ سادھوُ سمجھ گیا کہ یہ کام چور راستے میں ہی جھولی پھینک کر آگیا کہ روزانہ بھِکشا لینے جانا پڑے گا۔

سادھو مجبور تھا کچھ نہیں بولا۔ سوچا کہ کل میں دُکھی-سُکھی ہو کر جیسے-تیسے خود بھِکشا لیکر آؤں گا۔ جب سادھو بولا بالک جھولی اور بھِکشا پھینک کر آشرم میں چلا گیا تو پرماتما نے نگر کے کچھ لوگوں میں اُمنگ جگائی کہ بڑے بابا بیمار ہیں۔ چھوٹے بابا کو کسی نے کچھ کہہ دیا وہ بھکشا اور تھیلی دونوں پھینک کر چلا گیا۔ سادھُو بوکھا ہے اور بچہ بھی بوکھا رہے گا یہ ویچار کرکے اَچھا بھوجن تیار کیا۔ کھیر-پُھلکے-دال بناکر پہلے ایک لیکر پہنچا اور سادھو سے کہا کہ چھوٹا بابا جی کسی کے کہنے پر ناراض ہوکر بھِکشا نہیں لایا۔ جھولی- بھکشا پھینک آیا۔ آپ بھوجن کھاؤ۔ سادھو نے کہا کہ پہلے بالک کو کھلاؤ، بالک بولا کہ پہلے گُرو جی کھائیں گے پھر چیلا کھائے گا۔ سادھُو بھوجن کھانے لگا۔ اِتنے میں دوسرا حلوہ-پُری-چھولے لیکر آگیا۔ اِس طرح لگ بھگ دس لوگ گاؤں کے یہی ویچار کرکے بھوجن لیکر آشرم میں پہنچے۔ چیلا بولا کہ واہ بھگوان! ہمیں پتا نہیں تھا کہ آپ کتنے اچھے ہو۔ اس لیے آپ کے نام کی چِنتا کم بھوجن کی زیادہ رہتی تھی۔ گاؤں والوں نے نمبر باندھ لیا کہ ایک دِن ایک گھر سے سادھوؤں کا بھوجن بھیجا جائے۔ ایسا ہی ہوا۔

شِکشا:- جیسی سنگت ویسی رنگت۔ اپنا برائی دوسرے میں دیکھتا ہے۔ پرماتما پر وِشواس بِنا بھگت ادھُورا ہے۔ مانگ کر کھانا بھی شاستروں کے خلاف ہے کیونکہ اگر بھگتی کی شردھا اور بھاونا سچی ہے تو پرماتما انتظام کر دیتا ہے۔ پر گرھستی کے کرم کرکے بھوجن گرہن کرنا سب سے اچھا ہے۔ سادھو سنت کا کرم ستسنگ کرنا، بھگتی کرنا ہے۔ اگر سچی شردھا سے کرتا ہے تو اُسے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ سنت غریب داس جی نے پرماتما کبیر جی سے پراپت گیان سے اپنی امرت وانی میں کہا ہے کہ:-

"بیراگ پرکرن کے انگ سے کچھ وانی "

غریب، نٹ پیرنا کانجر سانشی مانگت ہیں بھٹیارے۔
جاکی تاری لاگی تت میں، موتی دیت اُدھاری۔ (1)
غریب،دُروپت ستا کے چیر بڈھائے بن ہی تانے کاتی۔
سکل منورتھ پُورن صاحِب تُم کیوں مانگن جاتے۔(2)

غریب، آپ تیں آوے رتن برابر، مانگیا آوے لوہا۔
لکشن نہیں جوگ کے جوگی، جا بسیا بن کھوہا۔ (6)
غریب، ٹُوکان کارن پھرے کوکرا (کتُا) ست گھر پھر آوے۔
یہ تو لکشن نہیں جوگ کے، کیوں بانا بِردل جاوے۔ (10)
غریب، جِن کو آتم گیان نہیں ہے وہ مانگے رے بھائی۔
چاول چون اِکٹھا کرکے بیاج بداویں جائیں۔ (24)
غریب، جو مانگے سو بھڑوا کہیے، در-در پھرے اگیانی۔
یوگی یوگ سمپُورن جِسکا جو مانگ نہ پیوے پانی۔ (41)
غریب، کد نارد جمات چلائی، بیاس نہ ٹکڑا مانگیا۔
وشیشٹ وِشوامِتر گیانی شبد بہینگم جاگیا، (50)
غریب، کبیر پُرش کے بالد آئے نو لکھ بوڑی لاہا،
کیشو سے بنجارے جِس کے دیویں یگہ جُلاہا۔ (55)

بھاوارتھ:- اوپر والی وانیوں کا مطلب ہے کہ جو سچی بھگتی شاستر انوکل نہیں کرتے وہ سادھُو بھیس بنا کر ایسے مانگتے پھِرتے ہیں جیسے کتُا ٹُوک (روٹی) کے لیے ستر گھروں میں جاتا ہیں۔ جیسے دوسرے جاتی نٹ-پیرنوں، کانجر اور سانشی لوگ روٹی کے لیے بھٹکتے تھے۔ اگر سادھُو بھی ایسے ہی کرتا ہے تو اُس کی سادھنا میں کمی ہے۔ پرمیشور کبیر جی اپنا روزانہ کا کام جُلاہے کا کرتے تھے اور ست سادھنا بھی کرتے تھے اور ستسنگ بھی کرتے تھے۔ ست بھگتی کرنے والے کی پرماتما کیسے مدد کرتا ہے، یہ ثبوت خود کبیر جی نے دِیا ہے۔ کتھا اِس طرح ہے:-

''پرمیشور کبیر جی دُوارہ کاشی شہر میں بھوجن بھنڈارا یعنی لنگر (دھرم یگ) کا انتظام کرنا"

شیخ تقی سب مُسلمانوں کا سربراہ مطلب خاص پیر تھا جو پہلے سے ہی پرمیشور کبیر جی سے کھار کھائے تھا، مطلب پہلے سے ہی نفرت کرتا تھا۔ سارے براہمنوں اور قاضیوں اور شیخ تقی

نے مجلس (میٹنگ) کرکے سازش کے تحت منصوبا بنایا کہ کبیر غریب آدمی ہے۔ اِس کے نام سے خط بھیج دو کہ کبیر جی کاشی میں بڑے سیٹھ ہیں۔ اُن کا پُورا پتا ہے کبیر ولد نور علی انصاری، جُلاہوں والی کالونی، کاشی شہر۔ کبیر جی تین دِن کا دھرم بھوجن-بھنڈارا کریں گے۔ سبھی سادھوسنتوں کو دعوت ہے۔ ہر روز بھوجن کرنے والے کو ایک دوہر (جو اُس وقت سب سے قیمتی کمبل کی جگہ پر مانا جاتا تھا) ایک موہر (دس گرام سونے سے بنی گولا کار کی موہر) دکشنا دیں گے۔ ہر روز جو جِتنی بار بھی بھوجن کرے گا کبیر اُس کو اُتنی بار ہی دوہر اور موہر دان کرے گا۔ بھوجن میں لڈو، جلیبی، حلوا، کھیر، دہی بڑے، مال پُڑے، رس گُلے وغیرہ-وغیرہ سب مِٹھایاں کھانے کو ملیں گی۔ کچا سیدھا (آٹا، چاول، دال وغیرہ سوکھے جو بِنا پکائے ہوئے، گھی-کھانڈ) بھی دیا جائے گا۔

ایک خط شیخ تقی نے اپنے نام اور دلی کے بادشاہ سِکندر لودھی کے نام بھی بھجوایا۔ مقرر دِن سے پہلے والی رات کو ہی سادھو-سنت بھگت جمع ہونے لگے۔ اگلے دِن بھنڈارا ہونا تھا۔ پرمیشور کبیر جی کو سنت روی داس جی نے بتایا کہ آپ کے نام کے خط لیکر لگ بھگ 18 لاکھ سادھو-سنت اور بھگت کاشی شہر میں آئے ہیں۔ بھنڈارہ کھانے کے لیے موجود ہیں۔ کبیر جی اب تو ہمیں کاشی چھوڑ کر کہیں اور جانا پڑے گا۔ کبیر جی تو جانی جان تھے۔ پھر بھی کردار ادا کر رہے تھے۔ بولے روی داس جی جھونپڑی کے اندر بیٹھ جا، تالا لگا لے۔ اپنے آپ جھک مار کے چلے جائیں گے۔ ہم باہر نِکلیں گے ہی نہیں۔ کبیر پرمیشور جی اپنی راجدھانی ست لوک میں پہنچے۔ وہاں سے نو لاکھ بیلوں کے اوپر گدھوں جیسا بورا (تھیلا) رکھ کر اُن میں پکا-پکایا سارا سامان بھر کر اور سوکھا سامان (چاول، آٹا، کھانڈ، بُورا، دال گھی وغیرہ) بھر کر زمین پر اُترے ست لوک سے ہی سیوا دار آئے۔ پرمیشور کبیر جی نے خود نے بنجارے کا روپ بنایا اور اپنا نام کیشو بتایا۔ دلی کے سنکدر بادشاہ اور اُس کا دھارمِک پیر شیخ تقی بھی آیا۔ کاشی میں بھوجن-بھنڈارا چل رہا تھا۔ سب کو ہر ایک ٹائیم بھوجن کرنے کے بعد ایک دوہر اور ایک موہر (دس گرام) سونا (Gold) دِکشنا دی

جا رہی تھی۔ کئی بے ایمان سنت تو دِن میں چار-چار بار بھوجن کرکے چاروں دوہر چار موہر لے رہے تھے۔ کچھ سوکھا سِیدھا (چاول، کھانڈ، گھی، دال، آٹا) بھی لے رہے تھے۔

یہ سب دیکھ کر شیخ تقی نے تو رونے جیسی شکل بنا لی۔سِکندر لودھی راجا کے ساتھ اُس ٹینٹ میں گیا جس میں کیشوَ نام سے خود کبیر صاحِب جی بھیش بدل کر بنجارے (اُس وقت کے واپاریوں کو بنجارا کہتے تھے) کے روپ میں بیٹھے تھے۔سِکندر لودھی راجا نے پوچھا آپ کون ہیں؟ کیا نام ہے؟ آپ جی کا کبیر جی سے کیا رشتہ ہے؟ کیشوَ روپ میں بیٹھے پرماتما جی نے کہا کہ میرا نام کیشوَ ہے، میں بنجارا ہوں۔ کبیر جی میرے پگڑی بدل متر(پیارے دوست)ہیں۔ میرے پاس اُن کا خط آیا تھا کہ چھوٹا-سا بھنڈارا (کھانا کِھلانے کا انتظام) یعنی لنگر کا انتظام کرنا ہے، کچھ سامان لیکے آیئے گا۔ اُن کے آدیش (حکم) کا پالن کرتے ہوئے سیوک (نوکر) حاضر ہے۔ بھنڈارا چل رہا ہے۔ شیخ تقی تو کلیجہ پکڑ کر نیچے بیٹھ گیا جب یہ سُنا کہ ایک چھوٹا سا بھنڈارا کرنا ہے جہاں پر اَٹھارا لاکھ آدمی بھوجن کرنے آئیں ہیں۔ ہر ایک کو دوہر اور موہر اور آٹا، دال، چاول، گھی، کھانڈ بھی سوکھا سیدھا روپ میں دیئے جا رہے ہیں۔ اِس کو چھوٹا سا بھنڈارا کہہ رہے ہیں۔لیکن نفرت کی آگ میں جلتا ہوا وِشرام گھر (آرام کرنے کی جگہ) میں چلا گیا جہاں پر راجا ٹھہرا ہوا تھا۔سِکندر لودھی نے کیشوَ سے پوچھا کبیر جی کیوں نہیں آئے؟ کیشوَ نے جواب دیا اُن کا غلام جو بیٹھا ہے، اُن کو تکلیف اُٹھانے کی کیا ضرورت ہے؟ جب مرضی ہوگی آ جائیں گے۔ یہ بھنڈارا تو تین دِن چلنا ہے۔سِکندر لودھی ہاتھی پر بیٹھ کر انگ رکشکوں (باڈی گاڈوں) کے ساتھ کبیر جی کی جھونپڑی پر گئے۔ ہاتھی سے اُتر کر راجا نے دروازے پر دستخط دی۔ کہا، پروردگار! دروازا کھولیں۔ آپ کا بچا سِکندر آیا ہے۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا، اے راجن! کچھ آدمی میرے پیچھے پڑے ہیں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی نئی سازش رچ کر پریشان کرتے ہیں۔ آج جھوٹا خط ڈال کر لاکھوں آدمی بُلائے ہیں۔ میں غریب جُلاہا کپڑے بُن کر پریوار پوشن کر رہا ہوں۔میرے پاس بھوجن-بھنڈارا (لنگر) کروانے اور دَکشنا دینے کے لیے دولت نہیں ہے۔ میں راتو رات پریوار کے ساتھ کاشی نگر کو چھوڑ کر کہیں دُور جگہ پر چلا جاؤں گا۔ میں دروازہ نہیں کھولوں گا۔سِکندر سمراٹ (بادشاہ) بولا، اے قادر خدا

(سمرتھ پرماتما)! میں نے آپ کو پہچانا ہے۔ آپ مجھے نہیں بہکا سکتے۔ آپ نے چوپڑ کے کھلے میدان میں کیسے بھنڈارا لگایا ہے۔ آپ کا عزیز کیشو بنجارا آیا ہے۔ اپار کھادے سامگری (بیحد کھانے پینے کا سامان) لایا ہے۔ لاکھوں لوگ بھوجن کرکے آپ کی جئے-جئے کار کر رہے ہیں۔ آپ کا درشن کرنا چاہتے ہیں۔ ایک بار کواڑ کھول کر اپنے غلام سِکندر کو درشن تو دو۔ کبیر جی نے سنت روی داس جی سے کہا کہ کھول دو دروازا۔ دروازہ کھُلتے ہی سِکندر راجا نے جوتے اُتار کر مُکٹ کے ساتھ ڈنڈوت پرنام کیا۔ پھر کاشی میں چل رہے بھوجن-بھنڈارے میں چلنے کی عرض کی۔ جب کبیر پرماتما جھونپڑی سے باہر نکلے تو آکاش سے سُندر مُکٹ آیا اور پرماتما کبیر جی کے سِر پر سُشوبھِت ہُوا (سجا) اور آسمان سے خوشبودار پھول برسنے لگے۔ راجا نے کبیر پرمیشور جی کو ہاتھی پر چڑھانے کی پرارتھنا کی۔ کبیر جی نے روی داس جی کو ساتھ لِیا۔ راجا، روی داس جی اور پرماتما کبیر جی تینوں ہاتھی پر چڑھ کر بھنڈارا استھل (جہاں بھنڈارہ چل رہا تھا اُس جگہ) پر آئے۔ سب سے کبیر سیٹھ کا تعارف کرایا اور کیشوَ روپ میں خود ڈبل رول کرکے موجود سنتوں-بھگتوں کو سوال-جواب کرکے ستسنگ سُنایا جو چوبیس گھنٹے تک چلا۔ کئی لاکھ سنتوں نے اپنی غلط بھگتی تیاگ کر کبیر جی سے دِکشا لی، اپنا کلیان کروایا۔ بھنڈارے کے ختم ہونے کے بعد جب بچا ہوا سب سامان اور ٹینٹ بیلوں پر لاد کر چلنے لگے، اُس وقت سِکندر لودھی راجا اور شیخ تقی، کیشوَ اور کبیر جی ایک استھان پر کھڑے تھے، سب بیل اور ساتھ لائے سیوک (نوکر) جو بنجاروں کی لباس میں تھے، گنگا پار کرکے چلے گئے۔ کچھ ہی دیر کے بعد سِکندر لودھی راجا نے کیشوَ سے کہا آپ جائیں آپ کے بیل اور ساتھی جا رہے ہیں۔ جس طرف بیل اور بنجارے گئے تھے اُس جانب راجا نے دیکھا تو کوئی بھی نہیں تھا۔ حیران ہوکر راجا نے پوچھا کبیر جی! وہ بیل اور بنجارے اِتنی جلد ہی کہاں چلے گئے؟ اُس وقت دیکھتے-دیکھتے کیشو بھی پرمیشور کبیر جی کے شریر میں سما گئے۔ اکیلے کبیر جی کھڑے تھے۔ سب ماجرا سمجھ کر سِکندر لودھی راجا نے کہا کہ کبیر جی! یہ سب لیلا آپ کی تھی آپ خود پرماتما ہو۔ شیخ تقی کے تو تن-من میں نفرت کی آگ لگ گئی، کہنے لگا ایسے-ایسے بھنڈارے ہم (100) کردیں، یہ کیا بھنڈارا کیا ہے؟ مہو چھا کیا ہے۔

مہوچھا اُس انوشٹھان (دھرمی رسم) کو کہتے ہیں جو کسی گُرو دوّارہ کسی بوڑھے کی گتی کرنے کے لیے تھوپا جاتا ہے۔جس کے لیے سب گھٹیا سامان لگایا جاتا ہے۔ جگ جونار کرنا اُس رسم کو کہتے ہیں جو خاص خوشی کے موقعے پر کیا جاتا ہے، جِس میں رسم کرنے والا دِل کھول کر روپیہ لگاتا۔ سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ:-

غریب، کوئی کہے جگ جونار کری ہے، کوئی کہے مھُوچھا،

بڑے بڑائی کیا کریں، گالی کاڈھے اوچھا۔

سارانش:- کبیر جی نے بھگتوں کو مثال دیا ہے کہ اگر آپ میری طرح سچے من سے بھگتی کرو گے اور ایمانداری سے گزارا کرو گے تو پرماتما آپ کی ایسے مدد کرتا ہے۔ بھگت ہی حقیقت میں سیٹھ مطلب امیر ہوتا۔ بھگت کے پاس دونوں ہی دھن ہیں۔ سنسار میں جو چاہے تو وہ بھی دھن بھگت کے پاس ہوتا ہے اور سچی سادھنا روپی دھن بھگت کے پاس ہوتا ہے

ایک اور کرشمہ جو اُس بھنڈارے میں ہوا

وہ لنگر تین دِن تک چلا تھا۔ دِن میں ہر آدمی کم سے کم دو بار بھوجن کھاتا تھا۔ کچھ تو تین-چار بار بھی کھاتے تھے کیونکہ ہر بار بھوجن کرنے کے بعد دِکشنا (بھینٹ) میں ایک موہر (10 گرام سونا) اور ایک دوہر (قیمتی سوتی شال) دِیا جارہا تھا۔ اِس لالچ میں بار- بار بھوجن کھاتے تھے۔ تین دِن تک اٹھارہ لاکھ لوگوں کا کاکوس اور پیشاب کرکے کاشی چاروں طرف ڈھیر لگا دیتے۔ کاشی کو سڑا دیتے۔ کاشی نواسیوں اور اُن اٹھارا لاکھ مہمانوں اور ایک لاکھ سیوادار جو ست لوک سے آئے تھے۔ اُس گند کا ڈھیر لگ جاتا، سانس لینا مُشکل ہو جاتا، لیکن ایسا محسوس ہی نہیں ہوا۔ سب دِن میں دو۔ تین بار بھوجن کھا رہے تھے، لیکن شوچ (لیٹرین) ایک بار بھی نہیں جا رہے تھے، نا پیشاب کر رہے تھے۔ اِتنا لذیذ بھوجن تھا کہ پیٹ بھر-بھر کر کھا رہے تھے۔ پہلے سے دُگنا بھوجن کھا رہے تھے۔ اُن سب کو درمیانی کے دِن ٹینشن ہوہی کہ نہ تو پیٹ بھاری ہے، بھوک بھی ٹھیک لگ رہی ہے، کہیں بیمار نہ ہو جائیں۔ ست لوک سے آئے سیوکوں کو مسئلہ بتایا تو اُنہوں نے کہا کہ یہ بھوجن ایسی جڑی-بوٹیاں ڈال کر بنایا ہے جس سے یہ شریر میں ہی سما

جائے گا۔ یہ تو روزانہ یہی بھوجن اپنے لنگر میں بناتے ہیں، یہی کھاتے ہیں۔ ہم کبھی شوچ (لیٹرین) نہیں جاتے اور نہ پیشاب کرتے، آپ بے فِکر رہو۔ پھر بھی وِیچار کر رہے تھے کہ کھانا کھایا ہے۔ لیکن کچھ تو مَل نکلنا چاہیے۔ اُن کو لیٹرین جانے کا دباؤ ہوا۔ سب شہر سے باہر چل پڑے۔ ٹٹی کے لیے ایکانت استھان (اکیلی جگہ) کھوج کر بیٹھے تو گُدا سے ہوا نِکلی۔ پیٹ ہلکا ہو گیا اور ہوا سے خوشبو نِکلی جیسے کیوڑے کا پانی چھڑکا ہو۔ یہ سب دیکھ کر سب کو سیواداروں کی بات پر وِشواس ہوا۔ تب اُن کا ڈر ختم ہوا، لیکن پھر سب کی آنکھوں پر اگیان کی پٹی بندھی تھی۔ پرمیشور کبیر جی کو پرمیشور نہیں مانا۔

پُرانوں میں بھی ذِکر آتا ہے کہ ایودھیا کے راجا رشبھ دیو جی راج چھوڑ کر جنگلوں میں سادھنا کرتے تھے۔ اُن کا بھوجن سورگ سے آتا تھا۔ اُن کے مل (پاخانہ) سے خوشبو نِکلتی تھی۔ آس پاس کے علاقے کے آدمی اُس کو دیکھ کر حیران ہوتے تھے۔ اِسی طرح ست لوک کا آھار (بھوجن، کھانا) کرنے سے خوشبو نِکلتی ہے۔ پاخانہ نہیں۔ سورگ تو ست لوک کی نقل ہے جو نقلی (Duplicate) ہے۔

سوال:- بھگتی کرنے کے لیے گھر تیاگ جانا یہ گھر میں رہ کر بھگتی کرنا، کون سا ٹھیک ہے؟

جواب:- شاستروں کے طریقے کے مطابق پُورن گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی مریادا کا پالن کرتے ہوئے تاحیات سادھنا کرنے سے موکش ہوگا۔ اگر گھر چھوڑ کر جنگل میں چلے گئے تو بھوجن کے لیے گاؤں یہ شہر میں گرھستی کے در پر آنا پڑے گا۔ سردی-گرمی بارِش سے بچنے کے لیے کوئی کوٹھی بنانی پڑے گی، کپڑے بھی مانگنے پڑینگے۔ وہ پھر گھر بن گیا۔ اِس لیے گھر پر رہو۔ ست سادھنا کرو، موکش یقینا ہے۔ وِواہ ہو یا نہ ہو، دونوں ہی بھگتی کرکے موکش پراپت کرسکتے ہیں۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ بھگتی برہم چاری جیون میں ہی ہو سکتی ہے۔ اِس کا بھی جواب ہے کہ سچی سادھنا شاستروں کے متعلق کرکے دونوں موکش پراپت کرسکتے ہیں۔

مثال طور:- ہم مانتے ہیں کہ بھگت دُھروَ جی اور بھگت پرہلاد جی نے موکش پراپت کیا ہے۔ اِن دونوں نے وِواہ کرایا تھا۔ بچے بھی تھے۔ پرہلاد جی کا بیٹا بیلوچن تھا۔ پوتا راجا بلی تھا

جِس نے سو (100) یگیہ کی تھی۔ بھگوان نے باونا روپ دھارن کر کے تین قدم زمین دِکشنا میں مانگی تھی۔ جو یہ کہتے ہیں کہ برہم چاری پُرش ہی موکش کے ادھیکاری (حق دار) ہیں، تو وِچار کریں کہ ہجڑے (خُسرے) تو سدا ہی برہم چاری ہی ہیں، وہ تو بہت گھنے حق دار ہوئے۔

ست سادھنا کرنے سے ہجڑے، برہم چاری، گرہستی اور استری سب موکش پراپت کر لیتے ہیں۔ سنت غریب داس جی نے کبیر جی کے گیان کو بتایا ہے کہ:-

غریب، ڈیرے ڈانڈے خوش رہو، خُسرے لہیں نہ موکش،

دُھرو-پرہلاد پار ہوئی، پھِر ڈیرے (گھر) میں کیا دوش۔

غریب، کیلے کی کوپین ہے، پھول پات پھل کھائیں

نَر کا مُکھ نہیں دیکھتے، بستی نِکٹ نہ جائیں- (2)

وہ جنگل کے روجھ ہیں، جو مُنش بِد کے جائیں۔

نِس دِن پھرو اُجاڑ میں، یوں سائیں پاوے ناہیں۔ (3)

غریب، گاڑی باھو گھر رہو، کھیتی کرو خوشحال،

سائیں سِر پر راکھئے، سہے بھگت ھرلال۔(4)

وانی نمبر ایک کا بھاوارتھ اوپر بتا دیا ہے۔

وانی نمبر دو- تین کا بھاوارتھ:- کچھ لوگ بتا رہے تھے کہ ہم سنتوں کی کھوج میں پہاڑوں اور جنگلوں میں گئے۔ ایک جگہ جنگل میں ایک سادھو رہتا تھا۔ اُس کے بارے میں وہاں کے آس پاس کے گاؤں والے بتا رہے تھے کہ وہ سادھو پردے (جسم) پر کیلے کے پتے لنگوٹ روپ میں باندھتا ہے اور جنگل میں پتے- پھل-پھول کھاتا ہے۔ گاؤں کے نِزدیک بھی نہیں آتا۔ انسان کی تو شکل بھی نہیں دیکھتا، لوگوں کو دیکھتے ہی پوری گتی (تیز رفتار) سے بھاگ کر جنگل میں چلا جاتاہے۔ لوگ کہے رہے تھے کہ جِس کو بھی اُس کے درشن ہو جاتے ہیں، مالا مال ہو جاتا ہے۔ ہم کئی دِن تک درشن کے لیے اُس جنگل میں صبح جاتے اور شام تک رہتے۔ ایک دِن بھاگتے کی پیٹھ پیٹھ دیکھی، درشن ہو جاتے تو بیڑا پار ہو جاتا۔ وِچار کریں کہ ایسا شخص اپرادھی ہوتا ہے جو

پولیس سے بچنے کے لیے ڈھونگ کرتا ہیں۔ سنت غریب داس جی نے ایسے انسان کو روجھ (نیل گائے) جیسا کہا ہے۔ جو لوگوں سے ڈر کر بِدک کر بھاگتے پھرتے ہیں، ایسے آدمی چاہے دِن رات جنگل اُجاڑ میں بھٹکو پر پرماتما پراپت نہیں ہو سکتا۔

وانی نمبر 4 کا بھاوارتھ:-

غریب، گاڑی باہو گھر رہو، کھیتی کرو خوشحال،
سائیں سِر پر راکھئے، سہے بھگت ھرلال۔

بھاوَ ارتھ :-

ہرلال جاٹ کی کتھا

گاؤں-بیری (ضلع جھجھر،صوبا ہریانا) میں ایک ہرلال نام کا جاٹ کسان تھا جو دھارمِک خیال کا تھا۔اُس کا سارا پریوار دھارمِک وچاروں والا تھا۔ بھگوئاں لباس میں ایک شخص گاؤں بیری کے چوپال میں رُکا، اُس نے کچھ دِن ستسنگ کیا۔ بھگت ہرلال نے اُن کا تعارف پوچھا تو پتا چلا کہ اُس کے گھر میں کوئی نہیں ہے۔ ماتا پِتا بچپن میں چل بسے تھے۔بھگتی کے لیے گھر چھوڑا ہے۔ بھگت ہرلال جی نے عرض کیا کہ آپ ہمارے گھر پر رہو ہمیں سنت کی سیوا مِلے گی آپ کو بھگتی کا پورا ٹائیم مِلے گا۔ بھگوئاں ویس دھاری نے ہاں کردی۔ بھگت ہرلال جی کے دو مکان تھے۔ ایک میں عورتیں رہتی تھی۔ دوسرا کچھ دُوری پر تھا جِس میں جانور باندھتے تھے اور مرد گھر کے لوگ رہتے تھے جسے گھیر یا پولی کہتے ہیں۔ اِس پولی کے اوپر ایک چوبارا تھا۔ اُس میں اُس سادھو کو رہنے کے لیے کہا۔ پورا پریوار اُس کی سیوا کرتا۔ دونوں تینوں وقت بھوجن کراتا۔ کچھ سالوں کہ بعد وہ سنت شریر تیاگ گیا۔ اُس کا انتم سنسکار کرکے اُس کی یاد گار اپنے کھیت میں بنا دی۔

شری ہرلال جاٹ جی بیل گاڑی کے ذریعے واپاریوں کاسامان ایک منڈی سے دوسری منڈی میں کرائے پر لاتا اور لے جاتا تھا۔ جیسے موجودہ دور میں ٹرک یہ کینٹر وغیرہ سے باڑے پر مال ایک منڈی سے دوسری منڈی میں لاتے لے جاتے ہیں۔ سنہ1750ع کے آس پاس کادور تھا۔ جب بیل گاڑیوں دُوارا شکر، بُورا، چاول، گیہوں، جوار، گُڑھ- باجرہ، گوار وغیرہ-وغیرہ کو

بھاڑے پر دیتے تھے۔ بیری سے نجف گڑھ کی منڈی کا راستہ گاؤں چھُڈانی سے ہو کر جاتا تھا۔ شری ہرلال جی کا ایک بیل گورے رنگ کا تھا جو کام چور تھا۔ گاڑی میں چلتے -چلتے کچھ دیر بعد بیٹھ جاتا۔ اس کو ڈنڈوں سے مار پیٹ کر کہ اُٹھایا جاتا۔ کچھ دُوری پر پھربیٹھ جاتا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ایک دن گرمیوں کے موسم میں صبح کے لگ بھگ 4 بجے شری ہرلال جی نجف گڑھ کی منڈی سے گاڑی بھر کر لوٹ رہا تھا۔ گاؤں چھڈانی کے پاس ایک کنویں سے کچھ دوری پر وہ بیل بیٹھ گیا۔ ہرلال جی اُس کو ڈنڈا مارنے لگا۔ اُس کنویں پر گاؤں چھُدانی کے سنت غریب داس جی سنان کر رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ اے ہر لال! مت مار، گاؤں کا جایا ہے، سنت غریبد داس جی جاٹ کسان تھے۔عام لباس جو ہریانا کی تھی، دھوتی- کُرتا پہنتے تھے۔ ہرلال جی بولے بھائی! اِس نے میرا خون پی رکھا ہے آدھا میل چل کر بیٹھ جاتا ہے۔ سنت غریب داس جی اُس بیل کے پاس گئے اور اُس کے کان میں کچھ بولا۔ اُسی وقت وہ گورا بیل جلد ہی کھڑا ہوگیا، سنت غریب داس جی بولے، اب یہ بیل ٹھیک چلے گا۔ شری ہرلال جی کو اعتبار نہیں ہوا۔ گاڑی لیکر چل پڑا وہ گورا بیل دوسرے بیل سے بھی تیز رفتار میں چلنے لگا۔ چھُڈانی گاؤں سے بیری گاؤں تک بیٹھا بھی نہیں، تو شری ہرلال جی کو اچرج اور خوشی کا ٹھکانا نہیں رہا، اُس نے گھر پر اپنے پریوار والوں سے بتایا۔ تو اُن کو بھی یقین نہیں ہورہا تھا۔ اُس کے بعد ہرلال جاٹ گاؤں چھُڈانی میں گیا۔ اُس سے غلطی یہ لگی تھی کہ اِس نے اُس سنان کرنے والے کا نام نہیں پوچھا تھا، اُلٹے پاؤں گاؤں چھُڈانی کو چل پڑا۔ ویچار کیا تھا کہ شاید ہر روز اِسی وقت سنان کرنے آتا ہوگا۔ اس لیے صبح چار بجے اُسی کنویں پر پہنچا تو سنت غریب داس جی نے پوچھا کہ اے ہرلال بھائی! اُس بیل کے بارے میں جاننے آئے ہو کیا؟ ہرلال جی نے کہا کہ آپ سے کچھ نہیں چھُپا ہے۔ میں آپ سے یہی جاننے آیا ہوں کہ آپ نے کیا جادو کر دیا؟ وہ بیل تو دوسرے سے بھی تیز چلتا ہے۔ سنت غریب داس جی نے پوچھا کہ یہ بتا، آپ کے چوبارے میں ایک سادھو رہتا تھا، اُس کا کیا حال ہے؟ میں ایک دِن اُس سے مل کر آیا تھا۔ اُس دِن آپ گاڑی لیکر کہیں گئے ہوئے تھے۔ ہرلال جی نے بتایا کہ وہ تو چار سال پہلے چولا تیاگ (جسم چھوڑ) گیا۔ اُس کی یادگار (منڈھی) بھی بنا

رکھی ہے۔ سنت غریب داس جی نے کہا کہ یہ گورا بیل وہی پاکھنڈی بابا ہے۔ میں نے اُس سے گیان چرچا کی تھی۔ اُس کو سمجھایا تھا کہ آپ کی بھگتی غلط ہے۔ آپ بھگتی بھی نہیں کرتے ہو، کھاتے ہو اور سو جاتے ہو۔ پرماتما کے دربار میں جب لیکھا ہوگا، تب آپ کو پتا چلے گا۔ جو کھا رہے ہو یہ دینا پڑے گا

غریب، نر سے پھر پشوا کیجئے، گدھا- بیل بنائی۔
چھپن بھوگ کہاں من بھورے، کرڑی چرنے جائی۔
غریب، تم نے اُس درگاہ کا محل نہ دیکھا، دھرم راج کا تل- تل کا لیکھا۔

لیکن وہ ناراض ہو گیا اور بولا، تُو گرہستی ہے، میں بال برہم چاری ہوں۔ آپ جائیے۔ ایک سادھو کو شکشِا دینے آیا ہے۔

کبیر، رام نام سے کھیج مریں، کُشٹی ہو گل جائے۔
شُکر ہو کر جنم لے، ناک ڈوبتا کھائے۔

بھاوٗ ارتھ:- کبیر جی نے کہا ہے کہ ابھیمانی انسان رام نام کی چرچا سے کھج جاتا ہے۔ پھر کوڑھ (کُشٹی روگ) لگ کر گل کر مر جاتا ہے۔ اگلا جنم سوُر کا پراپت کر کے گند کھاتا ہے۔ سوُر کی ناک بھی گند میں ڈوبی رہتی ہے۔ اِس طرح کا کشٹ (تکلیف) وہ انسان اُٹھاتا ہے جو بھگتی نہیں کرتا یا نقلی سنت بن کر جنتا میں پھوکٹ مہیما بناتا ہے۔

اے ہرلال! میں نے اُس کو کان میں بتایا تھا کہ وہ دِن یاد کر، میں نے کیا کہا تھا۔ آپ مانے نہیں تھے۔اے جیو! آپ کو اِس کسان کا قرضہ اُتارنا پڑے گا۔ لٹھ کھا کر اُتار چاہے راضی- خوشی اُتار۔ ویسے پیچھا نہیں چھوٹے گا۔ اُس بیل شریر دھاری نقلی بابا کو بات سمجھ میں آگئی ہے۔ یہ پہلے کسی جنم میں پرمیشور کبیر جی کا شِشّ بنا تھا۔ لیکن پھر گِری پنتھ میں چلا گیا تھا، جِس کارن سے یہ سُمارگ (صحیح بھگتی کا راستہ) چھوڑ کر جنم-مرن کا کشٹ بھوگ رہا ہے۔ اب یہ کبھی نہیں بیٹھے گا۔ ہرلال جی غریب داس جی کے چرنوں میں گِر گئے، اور کہا کہ اۓ سنت مہاراج! مُجھے اپنا

شِش بنالو میں تو گھر -بار چھوڑ کر آپ کے ساتھ رہوں گا۔ میری تو آنکھیں کُھل گئیں۔ بھگتی بنا جیو کتنا کشٹ اُٹھاتا ہے۔ سنت غریبداس جی نے یہ وانی بولی کہ:-

غریب، گاڑی باہو گھر رہو، کھیتی کرو خوشحال۔

سائیں سِر پر راکھیئے، سہی بھگت ہرلال۔

بھاوارتھ:- پرماتما حاصلات کے لیے گھر چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے، اپنا کھیتی کا کام اور گاڑی چلانے (ٹرانسپورٹ) کا کام خوشی-خوشی کرو۔ اور گھر پر رہو۔ پرماتما کی بھگتی جو میں بتاؤں، وہ کرتے رہو۔ آپ سہی بھگت کہلاؤ گے۔

غریب، نام اُٹھت نام بیٹھت، نام سوتے جاگ رے۔

نام کھاتے نام پیتے، نام سیتی لاگ رے۔

یہی ثبوت یجُروید ادھیائے 40 کے منتر 15 میں ہے کہ:-

وایُو انیلم اَتھ اِدم امرتم بھسمانتم شریرم۔

اوم کرتیُوم سمر کلوے سمر کرتیوم سمر۔

بھاوارتھ:- سنت غریب داس جی نے کہا کہ جو سچی سادھنا کے سچے منتر میں آپ کو دوں گا اُن کا جاپ کھاتے -پیتے -جاگتے وقت یعنی صبح سو کر اُٹھو، کچھ وقت جاپ کرو۔ سونے سے پہلے کچھ جاپ کرو، بیٹھتے وقت، پھر اُٹھتے وقت پرماتما کا نام جاپ کرو۔ اِس طرح گھر کا کام بھی ہوتا ہے سُمرن بھی۔ جیسے گاؤں میں دیکھتے ہیں کہ لوگ سارا-سارا دِن تاش کھیلتے ہیں، حُقے پر وقت برباد کرتے ہیں۔ سیاست کی باتوں یا کِسی آدمی کی گلا کی چرچا یا سانگ- سنیما دیکھنے میں وقت ضایع کرتے ہیں۔ اِس وقت کو پرماتما کی بھگتی یا ستسنگ چرچا سُننے میں استعمال کریں تو موکش ممکن ہے۔

شری ہرلال جاٹ جی دِکشا لیکر گھر آیا۔ گھر والوں کو ساری بات بتائی۔ اُس نقلی بابا کی یادگار (سمادھی) توڑ پھینکی اور پورے پریوار کو چھُڑانی لے گئے۔ سنت غریب داس جی سے دِکشا دِلائی۔ اپنا اور اپنے پریوار والوں کا کلیان کرایا، سنت غریب داس جی کے آدیش سے اُس گورے بیل

کو کبھی گاڑی یا ہل میں نہیں جوتا، اِس کو سب جانوروں سے الگ کمرے میں باندھ کر اچھا چارا کِھلایا۔ سنت غریب داس جی نے بتایا کہ یہ بھگت تھا۔ کرم بِگڑنے سے جانور بنا ہے۔ اِس سے کام نہ لیں۔ وہ بیل پانچ سال زندہ رہا۔ بھگت ہرلال جی نے اُس کو بھگت مان کر سیوا کی۔ پرماتما کبیر جی نے اپنے بھولے-بھٹکے بھگت کی پشو جیون میں مدد کی۔ اُس کو پھر کبھی انسان جسم مِلا تو اور آگے اُس کے قسمت میں کوئی پورا گُرو مِلا تو مکتی ہے۔ نہیں تو پھر چوراسی لاکھ یونیوں میں کشٹ (تکلیف) تیار ہیں۔

بھگت ہرلال کی اولاد بیری میں آج بھی اِس گھٹنا کی گواہ ہیں۔

"تمباکو استعمال کرنا مہاپاپ (بڑا گُناہ) ہے"

سنت غریب داس جی نے بھگت ہرلال جی سے کہا کہ آپ (جو بھی دکھشا لیتا ہے) تمباکُو کا (حُقا، بیڑی، سگریٹ، چلم وغیرہ میں ڈال کر بھی) استعمال نہیں کرنا اُور دوسری نشیلی چیزوں کا استعمال نہیں کرنا۔ بھگت نے کہا کہ اے مہاراج جی! تماکو تو لگ بھگ سب کسان پیتے ہیں۔ اِس میں کیا نقصان ہے؟

جواب:- سنت غریب جی نے بتایا کہ آپ نے رامائن یا مہابھارت کی کتھا تو سنی ہوگی۔اس میں حُقا استعمال کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ تماکو کی اُتپتی بتاؤں کیسے ہوئی، سُنو!

"تمباکو کی اُتپتی کتھا"

ایک رشی اُور ایک راجا ساڈھو تھے۔ ایک دن راجا کی رانی نے اپنی بہن رشی کی پتنی کے پاس پیغام بھیجا کہ پورا پریوار ہمارے گھر بھوجن کے لیے آئیں۔ میں آپ سے ملنا بھی چاہتی ہوں، بہت یاد آرہی ہے۔ اپنی بہن کا سندیش رشی کی پتنی نے اپنے پتی سے ساجھا (ظاہر) کیا تو رشی جی نے کہا کہ ساڈھو سے دوستی اَچھی نہیں ہوتی۔ تیری بہن عالیشان زندگی جی رہی ہے۔ راجا کو دھن اور بادشاہی کی شکتی کا غرور ہوتا ہے۔ وہ اپنی بیعزتی کرنے کو بُلا رہے ہیں کیونکہ پھر ہمیں بھی کہنا پڑے گا کہ آپ بھی ہمارے گھر بھوجن کے لیے آنا۔ ہم اُن جیسی بھوجن کا-انتظام جنگل میں نہیں کرپائینگے۔ یہ سب ساڈھو جی کی سازش ہے۔ آپ کے سامنے خود کو بڑا اور

مجھے غریب ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ آپ یہ سوچ چھوڑ دیں۔ ہمارے نہ جانے میں بھلائی ہے۔ پر رشی کی پتنی نہیں مانی۔ رشی، پتنی اور پریوار راجا کا مہمان بن کر چلا گیا۔ رانی نے بہت قیمتی کپڑے پہن رکھے تھے، بہت قیمتی زیور پہن رکھے تھے۔ رشی کی بیوی کے گلے میں رام نام جپنے والی مالا اور سادے کپڑے سادھوی جیسے دیکھ کر دربار کے کرم چاری-ادھیکاری مُسکرا رہے تھے کہ یہ ہے راجا کا ساڈھو۔ کہاں راجا بھوج، کہاں گنگو تیلی۔ یہ چرچا رشی پریوار سُن رہا تھا، بھوجن کرنے کے بعد رشی کی پتنی نے بھی کہا کہ آپ ہمارے یہاں بھی اس دن بھوجن کرنے آیئے گا۔

مقرر دن کو راجا ہزاروں سپاہی لے کر پریوار سمیت ساڈھو رشی جی کی جھونپڑی پر پہنچ گیا۔ رشی جی نے سورگ لوک سے راجا اندر سے عرض کرکے ایک کام دھینو(ساری منو کامنائیں یعنی اچھا پُوری کرنے والی گائے، جس کی موجودگی میں کھانے کی کسی بھی چیز کی خواہش کرنے سے مل جاتا ہے، یہ پُرانک مانیتا ہے۔ مانگی۔ اس کے بدلے میں رشی جی نے اپنے پُنیہ کرم سنکلپ کیے تھے۔ اندر دیو نے ایک کام دھینو اور لمبا-چوڑا تمبُو (tent) بھیجا اور کچھ سیوادار بھی بھیجے۔ ٹینٹ(شامیانہ) کے اندر گائے کو چھوڑ دیا۔ رشی پریوار نے گئو ماتا کی آرتی اُتاری۔ اپنی منوکامنا (دلی خواہش) بتائی۔ اسی وقت (56) قسم کے کھانے چاندی کے برتنوں میں سُرگ سے آئے اور تنبو میں رکھے جانے لگے۔ لڈُو، جلیبی، کچوری، دھی بڑے، حلوہ، کھیر، دال، روٹی (ما نڈے) اور پوُری، بوُندی، برفی، رس گُلے وغیرہ-وغیرہ آدھا ایکڑ کا تنبو بھر گیا۔ رشی جی نے راجا سے کہا کہ کھانا کھاؤ۔ راجا نے بیعزتی کرنے کے لیے کہا کہ میری سپاہی بھی ساتھ میں کھانا کھائیں گے۔ گھوڑوں کو بھی چارہ کھلانا ہے۔ رشی جی نے کہا کہ پربھو کرپا سے سب بندوبست ہوجائیگا۔ پہلے آپ اور سپاہی کھانا کھائیں۔ راجا اُٹھ کر کھانے والی جگہ پر گیا۔ وہاں بھی خوبصورت کپڑے بچھے تھے، راجا دیکھ کر حیران رہے گیا۔ پھر چاندی کی تھالیوں میں مختلف قسموں کے کھانے لا-لا کر سیوادار رکھنے لگے۔ اَن دیو کی ستوتی کرکے رشی جی نے کھانا کھانے کی پرارتھنا کی۔ راجا نے دیکھا کہ اس کے سامنے تو میرا کھانا۔ بھنڈارا کچھ بھی نہیں تھا۔ میں نے تو صرف رشی پریوار کو کھانا کھلایا تھا۔ وہ بھی تین-چار چیزیں بنائی تھیں، راجا شرم کے مارے پانی-پانی ہوگیا، کھانا کھاتے

وقت بہت پریشان تھا۔ نفرت کی آگ دِدھکنے لگی، بے عزتی مان لی۔ سب سپاہی کھائے اور تعریف کریں، راجا کا خون جل رہا تھا۔ اپنے تنبو میں جا کر رشی کو بُلایا اور پُوچھا کہ یہ کھانا جنگل میں کیسے بنایا؟ نہ کوئی کڑاہی چل رہی ہے۔ نہ کوئی چُولہا جل رہا ہے۔ رشی جی نے بتایا کہ میں نے اپنے پُنیہ اور بھگتی کے بدلے سورگ سے ایک گائے اُدھار مانگی ہے۔ اِس گائے میں خاصیت ہے کہ ہم جتنا کھانا چاہیں، جلدی میسر کرا دیتی ہے۔ راجا نے کہا کہ میرے سامنے میسر کراؤ تو مجھے یقین ہو۔ رشی اور راجا دونوں تنبو کے دروازے پر کھڑے ہوگئے۔ اندر صرف گائے کھڑی تھی، دروازے کی طرف مُکھ تھا۔ تنبو خالی تھا کیونکہ سب نے کھانا کھا لیا تھا۔ باقی بچا سامان اور سیوک لے جا چکے تھے۔ گائے کو رشی جی کی اجازت کا انتظار تھا۔ راجا نے کہا کہ رشی جی یہ گائے مجھے دے دو، میرے پاس بہت بڑی فوج ہے۔ اُس کا کھانا اِس سے بنوائیں گے۔ تیرے کس کام کی ہے؟ رشی نے کہا راجن! میں نے یہ گائے ماتا اُدھار لے رکھی ہے۔ سورگ سے منگوائی ہے۔ میں اِس کا مالک نہیں ہوں۔ میں آپ کو نہیں دے سکتا۔ راجا نے دُور کھڑے سپاہیوں سے کہا کہ اس گائے کو لے چلو۔ رشی نے دیکھا کہ ساڈھو کی نیت میں کھوٹ آ گیا ہے۔ اُسی وقت رشی جی نے گئو ماتا سے کہا کہ گئو ماتا! آپ اپنے لوک اپنے مالک سورگ راجا اندر کے پاس جلد ہی لوٹ جائیں۔ اُسی وقت کام دھینو تنبو کو پھاڑ کر سیدھی اُوپر کو اُڑ چلی۔ راجا نے گائے کو گرانے کے لیے، گائے کے پیر میں تیر مارا۔ گائے کے پیر سے خون بہنے لگا اور زمین پر گرنے لگا۔ گائے زخمی حالت میں سورگ میں چلی گئی۔ جہاں-جہاں گائے کا خون گرا تھا، وہیں- وہیں تمباکو اُگ گیا۔ پھر بیج بن کر انیکوں پودے اُگنے لگے۔ سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ:- **تما+کُو=(تماکُو)**

کھُو نام خون کا تما نام گائے / سوبار سوگند اس کو نا پیئے -کھائے:

مطلب ہے کہ فارسی زبان میں (تما) گائے کو کہتے ہیں، (کھُو) یعنی خون کو کہتے ہیں۔ یہ تمباکُو گائے کے خون سے اُگا ہے۔ اس کے اُوپر گائے کے بال جیسے رُونگ (روم) جیسے ہوتے

ہیں۔ اے انسان! تیرے کو 100 بار قسم ہے کہ اس تمباکو کا استعمال کسی رُوپ میں بھی مت کر۔ تمباکُو کا استعمال گائے کا خون پینے کے برابر پاپ لگتا ہے

ورتمان میں تو یہ پنچائت کا پیالا بن گیا ہے۔ جو بھاری بھُول ہے۔ اگیانتا کا پردا ہے۔ اسے بھول کر بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ سنت غریب داس جی نے پھر بتایا ہے کہ اے بھگت ہرلال جی! اور سُن تمباکو کھانے کے پاپ:-

غریب، پر دوارا استری کا کھولے۔ ستر جنم اندھا ہو ڈولے۔1

مدھرا پیوے کڑوا پانی، ستر جنم سوان کے جانی۔2

مانس آھاری مانوا، پرتیکش راکشس جان۔

مکھ دیکھو نہ تاس کا، وہ پھرے چوراسی کھان۔3

سُراپان مدھ مانس آہاری، گمن کرے بھوگے پرناری۔4

ستر جنم کٹت ہے شیشم، ساکشی صاحب ہے جگدیشم۔ 5

سوٗ ناری جاری کرے، سُراپان سوٗ بار،ایک چلم حُقا بھرے، ڈوبے کالی دھار۔6

حُقا ہردم پیوتے، لال ملاوے دُھور، اس میں سنشے ہے نہیں، جنم پچھلے سُوئر۔

اوپر والی وانیوں کا بھاو ارتھ:-

وانی نمبر (۱):- میں کہا ہے کہ جو انسان دوسری عورت سے ناجائز تعلقات بناتا ہے، اُس پاپ کے سبب وہ ستر جنم اندھے کے بھوگتا ہے۔ اندھا گدھا- گدھی، اندھا بیل، اندھا آدمی یا اندھی عورت کے لگاتار ستر جنموں میں تکلیف بھوگتا ہے۔

وانی نمبر(۲):- میں کڑوی شراب کی صورت میں پانی جو پیتا ہے، وہ اُس پاپ کے سبب ستر کُتے کے جنم پراپت کرکے کشٹ اُٹھاتا ہے، گندھی نالیوں کا پانی پیتا ہے، روٹی نہ ملنے پر گوٗ (ٹٹی) کھاتا ہے۔

وانی نمبر(۳):- جو انسان گوشت کھاتے ہیں، وہ تو ظاہری راکشس ہیں۔اُن کا تو چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہیے یعنی اُن کے ساتھ رہنے سے دوسرا بھی مانس کھانے کا عادی ہو سکتا ہے۔ اس لیے اُن سے بچیں۔ وہ تو چوراسی لاکھ یونیوں میں بھٹکے گا۔

وانی نمبر4-5 :- (سُرا) شراب (پان) پینے والے اور دوسرے کی عورت سے ناجائز ناتا بنانے والے، مانس کھانے والوں کو دوسرا پاپ کرم بھی بھوگنا ہوتا ہے۔ اُن کے ستر 70 جنم تک انسان یا بکرا- بکری، بھینس یا مرغی وغیرہ کی جونیوں میں سر کٹتے ہیں۔ اس بات کو میں پرماتما کو گواہ رکھ کر کہے رہا ہوں، سچ ماننا۔

وانی نمبر(6):- ایک چلم بھر کر حُقا پینے والے کو دینے سے، بھرنے والے کو جو پاپ لگتا ہے، وہ سُنو۔ ایک بار پر استری گمن کرنے والا، ایک بار شراب پینے والا، ایک بارمانس کھانے والا پاپ کے سبب اُوپر والے کشٹ بھوگتا ہے۔ سوٗ استریوں سے بھوگ کرے اور سوٗ بار شراب پیئے، اُسے جو پاپ لگتا ہے۔ وہ پاپ ایک چلم بھر کر حُقا پینے والے کو دینے والے کو ہوتا ہے۔ وچار کرو تمباکُو استعمال (حُقے میں، بیڑی-سگریٹ میں پینے والے، کھانے والے) کرنے والے کو کتنا پاپ لگے گا؟ اس لیے اُوپر والی سب پدارتھوں (چیزوں) کا استعمال کبھی نہ کرو۔

وانی نمبر(7):- سماج کے لوگوں کو دیکھ کر کچھ لوگ حُقا یا دوسری نشیلی چیزیں استعمال کرنے لگ جاتے ہیں۔ اگر ستسنگ سُن کر بُرائی چھوڑ دیتے ہیں تو وہ جیو پچھلے جنم میں بھی انسان تھے۔ اُن کے اندر نشے کی گہری لت نہیں بنتی۔ لیکن جو بار-بار ستسنگ سُن کر بھی تمباکُو وغیرہ نشے کا تیاگ نہیں کر پاتے وہ پچھلے جنم میں سُوئر کے شریر میں تھے۔ سُوئر کے شریر میں بدبُو (Bad smell)سونگھنے سے۔ تمباکُو کی بدبُو پینے-سونگھنے کی گہری عادت ہوتی ہے۔ وہ جلدی حُقا اور دوسرا نشہ نہیں چھوڑ پاتے، وہ اپنے انمول انسانی جسم رُوپی لال کو مٹی میں ملا رہے ہیں۔ اُن کو زیادہ ستسنگ سُننے کی رائے دی جاتی ہے، مایوس نہ ہو، سچے من سے پرماتما کبیر جی سے نشہ چُھڑوانے کی پُکار پراتھنا کرنے سے سب نشہ چھُوٹ جاتا ہے۔

"تمباکو کے بارے میں دوسرے وچار"

تمباکو یعنی حُقا پینے والوں کی حالت بتائی:-

(سنت غریب داس جی کے گرنتھ میں، اتھ تمباکو کی بینت، نامک ادھیائے میں)

پیت بائی کھانسی نباسی، نباس کف دل کلیجا لیا ہے گراس۔
کالا تمباکو اور گورا پیواک، دس بیس لنگر جہاں بیٹھے گُٹاک۔
باجے نے گُڑگڑ اور حُقے جھُوم، کورے کُوبدھی بیسا ہیں نہ سُوم۔
بانکی پگڑی اور بانکی ہی نے خُود ڈُوبے اور ڈُوبوئی ہے کہ۔
گٹا کڑ اٹا کڑمٹا کڑ لہور، ایک بھیٹے گا اڑکر ایک بھیٹے گا دُور۔
پیوے تمباکُو پڑے کرم مار، املی کے مُکھ میں مُوتر کی دھار۔
کڑوا ہی کڑوا تُو کرتا ہمیشہ، کڑوا ہی لے پیارے کڑواہی پیش۔
کامی کرودھی تُو لوبھی لبُوٹ، بچن مان میرا دُھوماں نہ گُھونٹ۔
حُقا حرامی غُلامی غُلام، دھنی کے سرے میں نہ پہنچے الام۔
پامر پرم دھام جاتے نہ کوئی، جھوٹے عمل پر دیئے جان کھوئی۔
مُردا مجاور حرامی حرام، پیوے تمباکو سو اندری کے غلام۔

اگیان نیند نہ سو اُٹھ جاگ، پیوے تمباکو گئے پھوٹے بھاگ۔

بھانگ تمباکو پیوے ہی، سُراپان سے ہیت، گوشت مٹی کھائے کر جنگلی بنے پریت

غریب، پان تمباکو چاہیں سانس ناک میں دیت، سو تو اکارتھ گئے، جیوں بھڑ بھوجے کا ریت۔

بھانگ تمباکو پیوے ہیں گوشت غلہ کباب، مور مرگ کُوں بھکھت ہیں، دینگے کہاں جواب۔

بھانگ تمباکو پیوتے چسمیوں نالی تمام، صاحب تیری صاجبی، جانے کہاں غلام

گائے اپنی اماں ہے اس پر چھُری نہ بائے، غریب داس گھی دُودھ کو، سب ہی آتم کھائے۔

بھاوارتھ:- اُوپر والی وانیوں کا مطلب ہے کہ انسانی جسم کو آکسیجن کی ضرورت ہے اُس کی جگہ پر تمباکو کا دھواں (کاربان ڈائے آکسائیڈ) داخل کرتا ہے تو ان کو کھانسی روگ ہو جاتا ہے۔ پت اور بائی کا روگ ہو جاتا ہے۔ حُقا پینے والے کا بھیٹھنے کا اسٹائل بتایا ہے کہ حُقا پینے والے ایک دو تو حُقے کے قریب بیٹھیں گے، ایک کچھ دُوری پر بیٹھے گا اور کہے گا کہ سرکایئے تھوڑا-سا۔ دوسرے اُس کی طرف حُقا دیں گے۔ پھر نے (نلی جس سے دُھواں کھینچتے ہیں) گرڑ گرڑ باجے گی۔ آپ تو حُقا پی کر ڈوبے ہیں چھوٹے بچے بھی ان کو دیکھ کر وہی پاپ کر کے نرک کی کالی دھار میں ڈوبیں گے، جو تمباکو پیتے ہیں ان کے تو بھاگ پھوٹے ہی ہیں۔ دوسرے کو تمباکو پینے کے لیے حوصلہ دے کر ڈبوتے ہیں۔ اُوپر والی بُرائی کرنے والے تو اپنا جیون ایسے برباد کردیتے ہیں جیسے بھڑ بھوجا بالو ریت کو آگ سے خوب گرم کرکے چنے بھونتا ہے۔ پھر سارے چنے پکا کر رِیت کو گلی میں پھینک دیتا ہے۔ اسی طرح جو انسان اُوپر والی بُرائی کرتا ہے۔ وہ بھی اپنے انسانی زندگی کو اسی طرح ضایع کرکے چلا جاتا ہے۔ اُس مخلوق کو نرک اور دوسرے جانداروں کے جسم روپی گلی میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جو انسان اُوپر بتایا ہوا پاپ کرتے ہیں۔ وہ بھگوان کے دربار میں کیا جواب دینگے یعنی بولنے لائق نہیں رہیں گے۔

پھر کہا ہے کہ گائے اپنی ماتا کے برابر ہے جس کا سب دھرم جاتی والے دُودھ- گھی پیتے- کھاتے ہیں۔اس لیے گائے کو مت مارو۔ موضوع تمباکو کا چل رہاہے:-

بھگتی کے راستے میں تمباکو سب سے زیادہ رُکاوٹ کرتا ہے۔ جیسے اپنے دونوں ناکوں کے بیچ میں ایک تیسرا راستہ ہے جو چھوٹی سوئی کے ناکے جتنا ہے۔ جو تمباکو کا دھواں ناکوں سے چھورتے ہیں، وہ اُس راستے کو بند کر دیتا ہے۔ وہی راستہ اوپر کو ترِکٹی کی اور جاتا ہے جہاں پرماتما کا نواس ہے۔ جس راستے سے ہم نے پرماتما سے ملنا ہے، اُسی کو تمباکو کا دھواں بند کر دیتا ہے۔ حُقا پینے والوں کو دیکھا ہے، ہر دن حُقے کی نے (نلی) میں لوہے کی گج (ایک پتلا سا سریا) گھماتے ہیں جن میں سے دُھوئے کا جمع ہوا میل نکلتا ہے۔ وہ نلی رُک جاتی ہے، انسانی جیون پرماتما حاصلات کے لیے ہی ملا ہے۔ پرماتما کو حاصل کرنے والے راستے کو تمباکو کا دُھواں بند کر دیتا ہے۔ اس لیے بھی تمباکو بھگت کے لیے بڑا دُشمن ہے۔ ویسے بھی حُقا پینے والے بھی مانتے ہیں کہ تمباکو اَچھی چیز نہیں ہے۔ جب کوئی چھوٹا بچا اپنے دادا-تاؤ، پتا- چاچا کو حُقا پیتے دیکھتا ہے تو وہ بھی نقل کرتا ہے۔ حُقے کو پینے لگتا ہے تو بڑے آدمی جو خود حُقا پیتے ہیں، اُس بچے کو دھمکاتے ہیں کہ خبردار! اگر حُقا پیئا تو۔ یہ اچھا نہیں ہے، اگر آپ جی اسے اچھی چیز مانتے ہیں تو بچوں کو بھی پینے دو۔ آپ منع کرتے ہیں تو مانتے ہو کہ یہ اچھا نہیں ہے، نقصان کار ہے۔ سردیوں میں ایک مکان میں چھوٹے بچے بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ اُسی میں حُقا پینے والا حُقا پی رہا ہوتا ہے۔ وہ خود تو پاپ کر ہی رہا ہے، اپنے پریوار کو دھُواں پلا کر پاپ کا بھاگی بنا رہا ہے۔ چھوٹے بیٹا- بیٹی کو دادا-پتا جی اپنے حصے کے دُودھ سے پلانے کی کوشش کرتا ہے کہ لے تھوڑا اور پی لے، دیکھ تیری چوٹی بڑ رہی ہے اور پی جا۔ اس طرح اُس کو دُودھ کا گلاس پلا کر دم لیتا ہے کیونکہ دُودھ بچے کے لیے فائدیمند ہے۔ حُقا-بیڑی پینے سے منع کرتا ہے تو دل تو کہتا ہے کہ تمباکوُ پینا بُرا ہے، لیکن سماج میں یہ بُرائی عام ہو چُکی ہے۔ اس لیے پاپ نہیں لگتا۔ جیسے کئی قبیلے گوشت کھاتے ہیں، اُن کے بچوں کے لیے وہ پاپ عام بات ہے۔

اسی طرح تمباکو پینا بھی مہاپاپ ہے، لیکن پرمپرا (رسم رواج) پڑ گئی ہے، پاپ نہیں لگتا۔ اِسے چھُوڑ دینا چاہیے۔ بھگت ہرلال جی نے اُسی دن حُقا توڑ دیا۔ چلم پھوڑ دی، سب پریوار کو وہ سب باتیں سُنائی۔ نام دِکشا دلائی، کئی پیڑھی تک بیری کے اُن پریواروں میں حُقا نہیں تھا۔ بعد میں ستسنگ کی کمی میں کچھ کچھ پینے لگے۔

"تمباکو سے گدھے-گھوڑے بھی نفرت کرتے ہیں"

ایک دِن سنت غریب داس جی (گاؤں- چھُدانی، ضلع- جھجر والے) کسی کام کے سبب سے گھوڑے پر سوار ہو کے جیند ضلع میں کسی گاؤں میں جا رہے تھے۔ راستے میں گاؤں مال کھیڑی (ضلع جیند) کے کھیت تھے۔ ان کھیتوں میں سے گھوڑے پر بیٹھ کر جا رہے تھے۔ گیہوں کی فصل کھیتوں میں کھڑی تھی۔ گھوڑا راستہ چھوڑ کر گیہوں کی فصل کے بیچوں- بیچ چلنے لگا۔ کھیتوں میں فصل کے رکھوالے تھے، وہ لاٹھی ڈنڈے لے کر دوڑے آئے اور سنت غریب داس جی کو مارنے لگے کہ تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے کیا؟ ہمارے فصل کا ناس کردیا۔ گھوڑے کو سیدھا نہیں چلا سکتا۔ جیوں ہی انھوں نے سنت غریب داس جی کو لاٹھی مارنے کی کوشش کی تو اُن کے ہاتھ اُوپر کو ہی جام ہو گئے۔ سب اپنی -اپنی جگہ پتھر کی مورتی کے سمان کھڑے ہوگئے۔ پانچ منٹ تک اِسی طرح رہے۔ پھر سنت غریب داس جی نے اپنا ہاتھ آشرواد دینے کی حالت میں کیا تو اُن کی ستنبھتا ٹوٹ گئی اور سب پیٹھ کے بل گرے۔ لاٹھیاں ہاتھوں سے چھوٹ گئیں۔ ایسے ہوگئے جیسے ادھرنگ ہوگیا ہو، رکھ والوں کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ یہ عام انسان نہیں ہے۔ سب نے روتے ہوئے معافی مانگی۔ تب سنت غریب داس جی نے کہا کہ بھلے پُرشو! کیا راہ چلتے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتے ہیں۔ مارنے کو دوڑے ہو، پہلے تو یہ جاننا چاہیے تھا کہ کس سبب سے گھوڑا فصل کے بیچ میں لے گئے ہو؟ وہ کسان بولے، اب بتائیے جی، گھوڑا کس کارن سے فصل میں چلا گیا تھا؟ سنت غریب داس جی نے پُوچھا کہ اِس کھیت میں اس فصل سے پہلے کیا بیج رکھا تھا۔ اُنھوں نے بتایا جوار بوئی تھی۔ اس سے پہلے کیا بویا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ تمباکو بیجا تھا۔ سنت غریب داس جی نے بتایا کہ اس تمباکُو کی بدبُو ابھی تک اس کھیت میں اُٹھ رہی ہے۔ اس کی بدبُو سے پریشان ہوکر میرا گھوڑا راستہ تیاگ کر دُور سے جانے لگا۔ اس تمباکُو کو آپ پیتے ہو، آپ تو جانوروں سے بھی گئے، گُزرے ہو۔ سُن لو دھیان سے! آج کے بعد اس گاؤں میں کوئی انسان حُقا نہیں پیئے گا، تمباکُو استعمال نہیں کریگا۔ اگر آگیا (حکم) کا پالن نہیں ہوا تو گاؤں میں بہت نقصان ہوجائے گا۔ اس وقت تو سب نے ہاں کردی، سنت کے چلے جانے کے بعد بولے کہ بھر لے نہ

حُقّی (چھوٹا حُقہ)! جب چھوٹا حُقا بھرنے لگے تو ہاتھ سے چلم چھوٹ کر پھوٹ گئی۔ دوسری حقّی کی چلم لائے، وہ بھی ہاتھ میں ہی چوُر-چوُر ہوگئی۔ کھیت میں جتنے حُقے تھے، سب ٹوُٹ گئے۔ چلم بھی پھُوٹ گئی۔ رکھوالے ڈر گئے کہ اُس سنت کی لیلا ہے۔ گاؤں گئے تو گاؤں کے سب حُقے ٹُوٹ گئے، چلم پھوٹ گئی۔ پورے گاؤں میں ہل چل مچ گیا۔ ڈر کا ماحول بن گیا رکھوالے گاؤں میں آئے تو کارن کا پتا چلا۔ اُس دن کے بعد گاؤں میں ابھی تک حُقا-تمباکُو کوئی نہیں پیتا۔ گاؤں کا نام ہے "مال کھیڑی"۔

❖ حُقا پینے والے کہتے ہیں کہ لے میرے پاس کڑوا تمباکُو ہے، یہ بھر لے چلم میں، دُوسرا کہتا ہے کہ یہ میرے والا زیادہ کڑوا ہے۔ سنت غریب داس جی نے بتایا ہے کہ موت کے بعد یَم کے دُوت (ملائک) اس کڑوا تمباکو پینے والے کے مُنہ میں پیشاب کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تُو زیادہ کڑوا-کڑوا تمباکُو پینا چاہتا تھا، لے پیارے! کڑوا پیشاب پی لے۔ پیشاب کی دھار اُس کا مُنہ کھول کر مُنہ میں لگاتے ہیں۔

سنت غریب داس جی نے یہ تو ایک لیلا کرکے بُرائی چھڑوائی تھی۔ گیان سے جو اثر پڑتا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے بُرائی چھڑا دیتا ہے۔ گیان ستسنگ سے ہوتا ہے۔ ستسنگ سُننے کی خواہش پیدا کرو، ستسنگ سُنو۔

عرض:۔ اوپروالی بُرائی ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں۔ اِس سے جیون کا مارگ سُہیلا (آسان) ہوجائے گا۔

"نشا کرتا ہے ناش"

نشا چاہے شراب، سُلفا، آفیم، ہیرون، وغیرہ وغیرہ کسی کا بھی کرتے ہو، یہ آپ کی تباہی کا سبب بنے گا۔ نشا سب سے پہلے انسان کو شیطان بناتا ہے۔ پھر جسم کو تباہ کرتا ہے۔ جسم کے چار خاص حصے ہیں:- 1۔ پھیپھڑے، 2۔ جِگر، 3۔ گُردے، 4۔ دل۔ شراب سب سے پہلے اِن چاروں انگوں کو خراب کرتی ہے۔ سُلفا (چرس) دماغ کو پوری طرح تباہ کر دیتا ہے۔ ہیرون شراب سے زیادہ جسم کو کھوکھلا کرتی ہے۔ افیم سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اپنا کام کاج چھوڑ دیتا

ہے۔ آفیم سے ہی چارج ہوکر چلنے لگتا ہے۔ خون خراب ہو جاتا۔ اس لیے اِن کو تو گاؤں۔نگر میں بھی نہیں رکھے، گھر کی تو بات ہی کیا، استعمال تو سوچنا بھی نہیں چاہیے۔

❖ ایک آدمی دلی پالم ہوائی اڈے پر نوکری کرتا تھا۔ سنہ 1997 کی بات ہے۔ اُس وقت اُس کی سیلری (تنخواہ) بارہ ہزار روپیہ مہینہ تھی۔ دلی کے گاؤں میں یہ داس (رامپالداس) ستسنگ کرنے گیا۔ وہاں ایک بُڑھیا اپنی تین پوتیوں کے ساتھ ستسنگ والے گھر میں آئی جو رشتے میں ستسنگ کرانے والوں کی چاچی تھی۔ وہ گاؤں کے باہرے علاقے میں پلاٹ میں مکان بناکر رہتی تھی۔ وہ لڑکا بھی اُسی کا تھا جو دلی ہوائی اڈئے پر نوکر تھا۔ بہت شراب پیتا تھا۔ گھر کی ٹھور بھوڑا بنا رکھا تھا۔ پتنی-بچوں کو پیٹتا تھا، کیوں کہ اُس کا روزانہ شراب پی کر آنا، پتنی نے ٹوکا- ٹوکی کرنی، ہرروز کی مہابھارت تھی۔ پتنی بچوں کو چھوڑ کر اپنے مائیکے چلی گئی۔ دادی نے بچوں کو سنبھالا۔ پھر خود جاکر اپنی بہوُ کو سمجھا بُجھا کر لائی۔ اُس رات میں وہ بُڑھیا اپنی بہوُ اور پوتیوں کے ساتھ آئی تھی۔ کیوں کہ خود کے جیٹھ کے گھر ستسنگ تھا۔ اس لیے آنا پڑا۔ ستسنگ میں ہر ایک پہلوُ پر بیان دینا ہوتا ہے۔ پہلے پرماتما کی بھگتی کا لابھ اور نہ کرنے سے نُقصان بتایا جاتا ہے جو پورے وِستار سے بتائی جاتی ہے۔ اُس دِن وہ شرابی پہلے گھر گیا۔ گھر پر کوئی نہیں ملا تو کچھ دیر گھر پر بیٹھا۔ پھر ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ کی ماتا جی آپ کے تاؤ کے گھر پورے پریوار کو لے کر گئی ہے۔ اُن کے وہاں ستسنگ ہو رہا ہے۔ وہیں سب کا کھانا ہے۔ پرماتما کی کرنی ہوئی، وہ بھی ستسنگ میں چلا گیا اور سب کے پیچھے بیٹھ گیا کیونکہ شراب پی رکھی تھی۔

ستسنگ وچن:- ستسنگ میں بتایا گیا کہ انسانی جنم پراپت کرکے جو آدمی شُبھ کرم (اچھے کام) نہیں کرتا تو اُس کا مُستقبل نرک بن جاتا ہے۔ جو نشہ کرتا ہے، اُس کا ورتمان (حال) اور مُستقبل دونوں نرک ہی (جہنم) ہوتے ہیں۔ نشہ انسانوں کے لیے نہیں ہے۔ یہ تو انسان سے راکش بناتا ہے۔ جو انسان پچھلے جنم کے پُنیہ کرموں والے ہیں، اُن کو اِس جنم میں اُن شُبھ کرموں کے بدلے اچھی نوکری مِلی ہے یا اچھا کاروبار ہے۔ اگر وہ موجودہ وقت میں شُبھ کرم، بھگتی

اور دان -دھرم نہیں کرو گے تو مُستقبل کے جنموں میں گدھا-کُتا، سُور- بیل بن کر دَھکے وَ گند کھاؤ گے۔

جیسے انسان (عورت /مرد) زندگی میں پہلے کے اچھے کرم مطابق اچھا کھانا مِلا ہے۔ اچھا انسانی جسم مِلا ہے۔ جب چاہو کھانہ کھاؤ۔ پیاس لگے پانی پیو۔ مرضی ہو تو چائے- دودھ پیو۔ پھل اور میوا (کاجو-بادام) کھاؤ۔ اگر پورا گُرو بنا کر سچے دل سے بھگتی ستسنگ سیوا دان-دھرم نہیں کیا تو اگلے جنم میں گدھا بیل کُتا بن کر بدتر حالت کو پراپت ہو جاؤ گے۔ نہ وقت پر کھانا مِلے گا، نہ پانی۔ نہ کوئی گرمی-سردی سے مچھر، مکھی سے بچنے کا وسیلہ ہوگا، انسانی جیون میں تو مچھر دانی، آل آؤٹ سے بچاؤ کر لیتے ہیں۔گرمی سے بچنے کے اُپاءَ کھوج لیے ہیں۔ لیکن جب جانور بنوگے، تب کیا ملے گا؟ سنت غریب داس جی نے پرمیشور کبیر جی سے پراپت گیان کو اِس طرح بتایا ہے:-

نر سیتی تو پشوا کیجے، گدھا بیل بنائی،

چھپن بھوگ کہاں نر بورے، گُرڑی چرنے جائی۔

بھاوارتھ:- انسان جیون چھوٹ جانے کے بعد بھگتی ہین اور شُبھ کرم ہین ہوکر جیوَ گدھے-بیل وغیرہ-وغیرہ کی یونیوں (جسموں) کو پراپت کرے گا۔ پھر انسان جسم والا کھانا نہیں ملے گا۔ گدھا بن کر گُرڑی (کُوڑے کے ڈھیر) پر گند کھائے گا۔ بیل بن کر ناک میں ناتھ(ایک رسی) ڈالی جائیگی۔ رسی سے بندھا رہے گا۔ نہ پیاس لگنے پر پانی پی سکے گا، نہ بھوکھ لگنے پر کھانا کھا سکے گا۔ مکھی مچھروں سے بچنے کے لیے ایک دُم (پونچھ) ہوگی۔ اُس کو کولر سمجھنا، پنکھا یا مچھر دانی سمجھنا۔ جِن لوگوں کے زیادہ پاپ کرم ہوتے ہیں، پشو جیون میں اُن کی دُم بھی کٹ جاتی ہیں۔ ایک ڈیڈ فِوٹ کا ڈنڈا باقی بچتا ہے اُسے گھُماتا پھرتا ہے۔

ایک بیل کے پچھلے پیر کے کُھر کے بیچ میں لگ بھگ سوا انچ کی بڑی کیل لگ گئی۔ چلنے سے اور زیادہ اندر چلی گئی۔ بیل پیر سے لنگ کرنے لگا، ہالی کو لگا کے جھٹکا لگ گیا ہے۔ نس پر نس چڑھ گئی ہوگی۔ چلنے سے ٹھیک ہو جائے گا۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ نس پر نس چڑھ جاتی

تو بیل چلتے چلتے ٹھیک ہو جاتا تھا، لیکن اب کی بار ایسا نہیں ہوا۔ سارا دِن بیل ہل میں چلا۔ گھر پر آیا تو پیر کو مُشکل سے زمین پر رکھ پا رہا تھا۔ دھیرے دھیرے چل پا رہا تھا۔ گھر پر آتے ہی بیٹھ گیا۔ چارا بھی نہیں چرا، آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے کیونکہ درد زیادہ تھا۔ صُبح بیل اُٹھا ہی نہیں لیٹ گیا، پیر پر سوجن زیادہ تھی۔ گاؤں سے جانوروں کا ڈاکٹر بُلایا، پُرانے وقت کی بات ہے اُس وقت ایسے ہی علاج ہوتا تھا۔ ڈاکٹر نے دیکھ کر بتایا کہ اِس کے گھُٹنے میں بائے ہے۔ پُرانے گُڑ کو کُوٹ کر نرم کرکے پٹی باند دو، ٹھیک ہو جائے گا۔ کیل تو لگی تھی کُھر میں (پیر کے نیچے والے حصے میں) اعلاج ہو رہا تھا گھُٹنے کا۔ لگ بھگ ایک مہینا اَیسا چلا، ایک دن گھر والوں نے دیکھا کہ بیل کے پیر کے تلوے (کُھر کے بیچ) سے مواد نکل رہا ہے۔ اُس کو صاف کیا تو پتا چلا کہ کیل لگی ہے۔ کسی اوزار سے کیل نکالی، تب ایک ہفتے میں بیل ٹھیک ہوگیا۔ پیٹ بھر چارہ کھایا، پانی پیئا۔

وچار کریں:- جب یہ جانور انسانی شریر میں تھا تو اُس نے سپنے میں بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ میں ایک دن میں بیل بھی بن جاؤں گا۔ اب بول کر بھی نہیں بتا پا رہا تھا کہ درد کہاں پر ہے؟

کبیر جی نے کہا ہے کہ:-

کبیر، جِبھیا تو وہ ہی بھلی، جو رٹے ہری کا نام،
نہیں تو کاٹ کے پھینک دِیو،مُکھ میں بھلو نا چام۔

بھاوارتھ:- جیسے زبان جسم کا بہت خاص حصا ہے۔ اگر پرماتما کا گُن گان یا نام -جاپ کرنے کے لیے استعمال نہیں کیا جاتا ہے تو بیکار ہے، کیونکہ اس زبان سے کوئی کسی کو غلط الفاظ بول کہ پاپ کرتا ہے۔ بلوان شخص کمزورانسان کو غلط بات کہہ دیتا ہے جِس سے اُس کی آتما روتی ہے، بد دُعا دیتی ہے۔ بول کر سنا نہیں سکتا کیونکہ مار بھی پڑ سکتی ہے۔ یہ پاپ ہوا پھر کسی کی گلا کرکے، کسی کی جھوٹی گواہی دے کر، کسی سودے میں جھوٹ بول کر ٹھگی کرکے انیکوں قسم کے پاپ انسان اپنی زبان سے کرتا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ اگر زبان کا صحیح استعمال

نہیں کرتا ہے یعنی شُبھ وچن (اچھے الفاظ) شیتل وانی، پرماتما کا گُن-گان یعنی چرچا کرنا، دھارمِک ست گرنتھوں کا پڑھنا یا بھگوان کے نام پر جاپ سُمرن زبان سے نہیں کرتا رہا ہے تو اُسے کاٹ کر پھینک دو، کورے پاپ اکٹھے کر رہا ہے۔

(زبان کو کاٹنے کو کہنا تو صرف مثال ہے جو خبر دار کرنے کے لیے ہے، کہیں زبان کاٹ کر مت پھینک دینا۔ اپنے شُبھ کرم، شُبھ وچن شروع کرنا۔ اگر رام نام اور گُن گان نہیں کر رہا ہے تو پویتر مُکھ میں اُس زبان کے چام کو رکھنا اچھا نہیں ہے)

❖ آج انسانی زندگی میں ہمیں اس موجودہ وقت میں (سنہ 1970 سے) دُنیاوی سہولتیں حاصل ہیں۔ جس وجہ سے دونوں-دین پرماتما سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ اُتنی ہی تیز رفتار سے انسان کے دُکھ قریب آرہے ہیں۔ مالی حالت میں سُدھار ہے۔ لیکن ذہنی سُکون نہیں ہے۔ جس کا خاص سبب نشہ ہے۔ ایک پِتا نوکری پر گیا ہے بچوں کی اُمید ہوتی ہے کہ پِتا جی آئیں گے کچھ ضروری چیزیں لائیں گے پِتا جی آتے ہیں تو چھوٹے چھوٹے بچے دوڑ لپٹتے ہیں پیار پاتے ہیں۔ جِن بچوں کا پِتا نشہ کرتا ہے، اُن کے گھر میں جھگڑے کا ہونا ضروری ہے، بچے خوفزدہ ہوجاتے ہیں، اُن کا مانسک اور جسمانی توازن دونوں ہی نہیں ہوپاتے۔ وہ گھر نرک سمان ہو جاتا ہے، آج جو شراب پی کر مست ہیں، اُن کی عزت سماج میں بھی نہیں ہوتی۔ اگلے جنم میں وہ انسان کُتا بنے گا، ٹٹی کھائے گا۔ گندی نالے کا پانی پیئے گا۔ پھر وہ پرندے-جانور وغیرہ بن کر تکلیف اُٹھائے گا۔ اِس لیے سب نشا اور بُرائی چھوڑ کر انسان کا جیون جیئو۔ سارے سماج کو بھی چین سے جینے دو۔ ایک شرابی کئی لوگوں کی آتما دُکھاتا ہے:- پتنی کی، پتنی کے ماتا-پِتا، بھائی-بہنوں کی، اپنے ماتا-پِتا، بچوں کی، بھائی وغیرہ کی۔ صرف ایک گھنٹے کے نشے نے دھن کا ناس، عزت کا ناس، گھر کے پورے پریوار کی شانتی کا ناس کر دیا۔ کیا وہ انسان آنے والے وقت میں سُکھی ہو سکتا ہے؟ کبھی نہیں۔ نرگ جیسا جیون جیئے گا۔ اِس لیے سوچنا چاہیئے۔ بُرائی جلد چھوڑ دینی چاہیئے۔

سوال:- کِس نے دیکھا کہ اگلے جنم میں کیا ہوتا؟

جواب:- مثال طور ایک وقت ایک اندھا آدمی جنگل کی طرف جا رہا تھا، آگے ایک نیک انسان کھڑا تھا۔ اُس نے کہا کہ ارے سورداس جی (نابین)! اس طرف مت جاؤ، یہ راستہ خطرناک جنگل کی طرف جاتا ہے اور وہاں خون خار شیر-چیتے وغیرہ-وغیرہ جانور رہتے ہیں۔ آپ واپس چلیں جائیں۔ اگر اندھے نے نشہ نہیں کر رکھا ہو گا تو جلد ہی مڑُ جائے گا۔ اگر نشے میں ہے تو کہے گا کِس نے دیکھا ہے کہ جنگل میں خطرناک شیر- چیتے سانپ وغیرہ جانور رہتے ہیں اور وہ یہ کہے اپنے راستے کی اور چلا جاتا ہے۔

ویچار کریں:- اندھے کو دِکھائی نہیں دیتا اور آنکھوں والے کی بات پر وشواس نہیں کرتا تو اُس کو کون سے طریقے سے سمجھایا جائے؟ اگر نہیں مانتا ہے تو وہی حالت ہوگی جو آنکھوں والا بتا رہا تھا، مطلب شیر مار ڈالیں گے۔

اسی طرح سنت جن آنکھوں(گیان کی نظر) والے ہیں۔ اُنہوں نے ہمیں بتایا ہے جو اوپر تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ ہم گیان نیتر ہین (بنا علم کی آنکھوں والے)اندھے ہیں۔ اگر ہم سنتوں کی سیکھ پر وشواس کرکے راستہ نہیں بدلیں گے تو وہی ہو گا جو اوپر بتایا گیا ہے۔

نر سے پھر تو پشوا کیجئے، گدھا بیل بنائی۔

چھپن بھوگ کہاں من بورے، کُرڑی چرنے جائی۔

❖ کچھ لوگ تو یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ "جو ہوگا سو دیکھا جائیگا" اُن سے عرض ہے کہ گدھا بننے کے بعد آپ کیا دیکھو گے، پھر تو کُمہار دیکھے گا۔ اِس طرح کے پروچن ستسنگ میں ضرور سُنائے جاتے ہیں۔

وہ شرابی بھی ستسنگ میں آ بیٹھا کہ گھر پر کوئی نہیں تھا، تالا لگا ہوا تھا۔ کُچھ دیر کے بعد نَشہ اُتر گیا اور پورا ستسنگ سُننا پڑا۔اس دن کے بعد اُس آدمی نے کبھی شراب نہیں پی اور کوئی نشہ نہیں کیا۔ دِکشا لی، پُورے پریوار کو دِکشا دلائی۔ ہم (لیکھک اور ساتھ ستسنگ میں گئے کچھ بھگت) صبح گاؤں کے باہر گھومنے کے لیے گئے تو راستے میں اُس آدمی (ایئرپورٹ والے) کا گھر تھا۔ گلی میں اُس کی ماتا جی کھڑی تھی۔ اُس نے کہا کہ مہاراج جی! چائے پی کر جانا۔ گاؤں کے

بھگت نے بتایا کہ اِن کے گھر ضرور چلو، اُجڑا پڑا ہے یہ پریوار۔ سادُھو-سنتوں کے پاؤں پڑنے سے گھر پویتر ہو جاتا ہے۔ ہم سب اُن کے گھر چلے گئے۔ ہم سب پانچ جنے تھے۔ چار پائی آنگن میں رکھی ہوئی تھی۔ مئی کا مہینا تھا۔ درخت کی چھایا تھی۔ اُس کی ماتا جی نے اپنی بہُو سے کہا کہ بیٹی! چائے بناؤ۔ اُس بیٹی نے چُلھے میں آگ جلا کر دیگچی میں پانی ڈال کر چائے بنانا شروع کر دیا۔ آدھے گھنٹے بعد ہم نے کہا کہ چائے جلدی لاؤ۔ ہم نے گھومنے جانا ہے۔ پھر کسی دوسرے گاؤں میں ستسنگ کے لیے جانا ہے۔ لیکن پھر بھی وہ بیٹی دیگچی کے نیچے آگ جلائے جا رہی تھی۔ دوبارہ کہا تو وہ رونے لگ گئی۔ گاؤں کا بھگت اُٹھ کر گیا تو پتا چلا کہ گھر پر نہ چینی ہے، نہ چائے-پتی اور نہ ہی دودھ ہے۔ اس آدمی کی ماتا جی بھی رونے لگی۔ کہا کے اُجڑے پڑے ہیں مہاراج! بچا سکو تو بچا لو۔ وہ آدمی رِکشا لے کر وقت سے اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا تھا۔ کچھ دن کے بعد ہم دلی میں ہی پنجاب کھوڑ گاؤں میں ستسنگ کر رہے تھے۔ وہاں پر وہ آدمی اپنی ماتا اور پتنی اور تینوں بیٹیوں کو کار میں بٹھا کر ستسنگ میں لایا۔ پہلے ایک ٹُوٹی-سی موٹر سائیکل تھی۔ سب بچوں نے اچھے کپڑے پہن رکھے تھے۔ کہہ رہے تھے کہ پتا جی اب ممی کے ساتھ کبھی نہیں لڑتے۔ ساری تنخواہ دادی جی کو دیتے ہیں۔ ہم تو سورگ میں رہنے لگے۔ دادی جی بولی کہ اُس دن آپ کے ایسے درشن ہُوئے کہ ہم تو اُجڑے بس گئے۔ میں نے کہا کہ مائی! تیرا بیٹا بُرا نہیں تھا۔ اُس نے یہ اچھے وِیچار کبھی سنے ہی نہیں تھے۔ اگر پہلے یہ وچار سننے کو مل جاتے تو یہ بُرائی کرتا ہی نہیں۔ یہ سب پرمیشور کبیر جی کی کرپا ہے جو اُس دن یہ ستسنگ میں آ گیا اور اس کی آتما کا میل صاف ہو گا۔ آپ کا پریوار نرک سے نکل کر سورگ میں نواس کر رہا ہے۔ پرماتما کی مریادہ میں رہنا، کبھی کشٹ نہیں آئے گا۔ بھگتی کرتے رہنا، کئی پیڑیوں کا اُدھار ہو جائے گا۔ اس طرح ستسنگ سے انسان کا اُدھار ہو کر دنیا میں شانتی، آپسی میں پریم بڑھتا ہے۔ ستسنگ وچار ضرور سُنا کریں۔ پڑھیں "بھگتی مریادا" پیج 415

"ماتا-پتا کی سیوا اور احترام کرنا اہم فرض ہے"

ہر ایک ماتا-پتا کی تمنا ہوتی ہے کہ میری اُولاد لائق بنے۔ سماج میں بدنامی نہ لے۔ اچھے چریتر (کردار) والی ہو، آگیا کاری ہو بُڑھاپے میں ہماری سیوا کریں۔ ہماری بَہو ہمارے کہنے میں چلنے والی آئے۔ سماج میں ہماری عزت رکھے۔ بُڑھاپے میں ہماری سیوا کرے۔ پیار سے وہنوار اختیار کرے۔ ست یگ، تریتا، دُواپُر تک یہ مریادا چرم تک رہی۔ سب سُکھی جیون جیتے تھے۔کل یگ میں کچھ وقت تک ٹھیک رہا۔ لیکن موجودہ دور میں حالات اُلٹے ہی ہے۔ اسے سُدھارنے کا مقصد لیکھک (رامپال داس) رکھتا ہے۔ اُمید بھی کرتا ہوں کہ بھگوان کی کرپا سے گیان کی روشنی سے سب ممکن ہوجاتا ہے، ہو بھی رہا ہے اور ہو گا۔یہ میری آتما مانتی ہے۔

➢ **ماں کی بچوں کی طرف محبت :-**

ایک لڑکی کا پتا فوت ہوگیا۔ اُس وقت وہ 10-11 سال کا تھا۔ ماتا نے اپنے اِکلوتے پُتر کی پرورش کی۔ ماتا اور پتا دونوں کا پیار ماتا جی نے دیا کہ کہیں پُتر کو پتا کی کمی تکلیف نہ دے۔ لڑکا جوان ہوکر شراب کا عادی ہوگیا اور وئشیا گمن کرنے لگا۔ ماتا سے روزانہ پیسے مانگے اور آوارہ گردی میں اُڑائے۔ ایک دن ماتا کے پاس پئسے نہیں تھے۔ شراب کے نشے میں ماتا کو پیٹا اور وئیشیا (طوائف) کے پاس چلا گیا۔ اُس دن پئسے نہیں تھے تو وئیشیا نے کہا کہ اپنی ماتا کا دل نکال کر لا۔ اُلٹا گھر آیا، ماتا بیھوش تھی۔ خنجر مار کر ماتا کا دل نکال کر چل پڑا، نشے میں ٹھوکر لگی اور گرِ گیا۔ ماتا کے دل سے آواز آئی کہ بیٹا! تمہیں چوٹ تو نہیں لگی۔

نشے سے بنا شیطان وئیشیا کے پاس ماتا کا دل لے کر پہنچا تو وئیشیا نے کہا کہ جب تو اپنی ماں کا نہیں ہو سکا تو میرا کیا ہوگا؟ کسی کے بہکاوے میں آکر تُو مجھے بھی مار ڈالے گا۔ میرے کو تو تیرے سے پیچھا چھڑُانا تھا کہ تُو اب غریب ہوگیا ہے میرے کس کام کا۔ اِسی لیے یہ شرط رکھی تھی کہ تُو ماتا کا دل نکال نہیں سکتا کیونکہ وہ تیرے کو کبھی کسی چیز کے لیے منع نہیں کرتی تھی۔اے شیطان! چلا جا مرے آنکھوں کے سامنے سے۔ یہ کہہ کر وئیشیا نے اُسی گھر سے باہر دھکا دے کر دروازا بند کر لیا۔ وہ شیطان گھر آیا۔ ماتا کی لاش پر رونے لگا۔ کہا کہ ماتا جی!

ہو سکے تو بھگوان کے دربار میں بھی مجھے بچانا۔ آواز آئی کہ بیٹا! کچھ نہیں ہوا، بس تیرے کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔ اُسی وقت نگر کے لوگ آئے۔ تھانے میں خبر دی۔ اس اپرادی کو راجا نے پھانسی کی سزا دی۔

راجا نے پھانسی چڑھانے سے پہلے اُس کی آخری خواہش پُوچھی تو اُس لڑکے نے کہا کہ کچھ ناگرکوں کو بُلایا جائے۔ میں اپنے کارناموں کو سب کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ نگر کے لوگ آئے۔ اُس لڑکے نے اپنا ظلم قبولا اور بتایا کہ میں نے اُوپر بتایا ظلم کیا۔ میری ماں کی آتما آخری وقت میں بھی میرے سُکھی رہنے کی خواہش کرتی رہی۔ میرے کو نشے نے شیطان بنا دیا۔ میں نے ویشیا گمن کر کے سماج کو برا سمجھا، آپ لوگ میرے سے نصیحت لینا۔ جو گھور پاپ میں نے اپنی ماتا جی کو پریشان کر کے کیا، کوئی مت کرنا۔ ماتا جیسی ہمدرد سنسار میں پتنی بھی نہیں ہوسکتی، بھلے ہی وہ کتنی ہی نیک ہو۔ ماتا اپنے بیٹا-بیٹی کو اتنا پیار کرتی ہے کہ سردیوں میں بچا پیشاب کر دیتا ہے تو ماں خُود اُس کے پیشاب سے بھیگے ٹھنڈے کپڑے پر لیٹ جاتی ہے، بچے کے نیچے سوکھا بچھونا (بستر) کر دیتی ہے۔ اگر بچا بھوکھ سے رو رہا ہوتا ہے تو کھانا بیچ میں چھوڑ کر اُسے پہلے اپنا دودھ پلاکر شانت کرتی ہے۔

"پتا بچوں کی ہر ممکن غلطی معاف کردیتا ہے"

پرماتما کبیر جی نے کہاہے کہ پِتا اپنے بیٹے-بیٹی کے سب اپراد معاف کر دیتا ہے:-

اوگُن میرے باپ جی، بخشو غریب نواج

جو میں پُوت کپُوت ہوں، تو بھی پتا کو لاج۔

رام بھگت کی پتنی کا دیہانت ہوگیا۔ اُس وقت اُس کا بیٹا تین سال کا تھا۔ اُس شخص کو رشتیداری میں ایک گھٹنا ایسی گھٹی تھی جِس نے اِس کو جھجھور کر رکھ دیا۔

کہانی اس طرح ہے:-

اُس کے ماما جی اپنی بہن یعنی رام بھگت کی ماتا جی سے لگ بھگ دس سال بڑے تھے۔ ماما جی کے دو بیٹے تھے۔رام بھگت جی کی مامی جی کی موت ہوگئی تھی۔ ماما جی نے دوسری شادی کر

لی۔ دوسری پتنی کو لڑکا ہوا۔ دوسری بیوی پہلی والی کے لڑکوں سے نفرت کرنے لگی۔ یہ سوچا کہ 15 ایکڑ زمین ہے۔ تین حصوں میں بٹے گی۔ اُس نے اُن بچوں کو کانچ پیس کر دودھ یہ کھانے میں کھلا پلا دیا۔جس سے دونوں کی دھیرے-دھیرے بیمار ہوکر موت ہوگئی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ بچے کانچ کھا گئے ہیں۔جس وجہ سے اِن کی موت ہوئی ہے۔ ایک دِن اُس کی پتنی نے اپنی پڑوسن سے بتایا میں نے ایسے-ایسے کیا۔ میرے بیٹے کو پندرہ ایکڑ زمین مِل گئی۔ اُس عورت نے میرے ماما جی کو بتایا۔ ماما جی چھوٹی مامی کو بہت پیار کرتے تھے اور اُس پر وشواس کرتے تھے۔ اُنھیں وشواس نہیں ہو رہا تھا۔ ایک دِن چھوٹی مامی اپنے بھائی سے بتا رہی تھی کہ میں نے ایسے-ایسے کیا۔ تیرے بھانجے کو پندرہ ایکڑ زمین مِل گئی۔ یہ بات میرا ماما بھی سُن رہا تھاکیونکہ وہ کھڑکی سے باہرچھپ کر کھڑا تھا۔ مامی کا بھائی بولا کہ بہن! تونے ظلم کردیا۔ اس پاپ کو کہاں رکھے گی؟ آج کے بعد میں تیری شکل دیکھنے بھی نہیں آؤنگا۔ ماما جی کا دماغ پھٹنے کو ہو گیا۔ گھر چھوڑ کر اپنی بہن کے گھر آ گیا یعنی ہمارے (رام بھگت) کے گھر پر زندگی گُزاری۔ کچھ دِن بعد چھوٹی مامی سے جنما وہ لڑکا بھی مرگیا۔ وہ چھوٹی مامی کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔ پتا چلا کہ اُس آدمی نے اُس کے گہنے (زیور) چھین کر مار کر کوئیں میں ڈال دیا۔ پولیس کو پتا چلا تو اُس آدمی کو پھانسی لگائی گئی۔ اُس سروئے ناش مہابھارت کو یاد کرکے رام بھگت نے دوسری شادی نہیں کی۔ لڑکے کو اپنے ساتھ رکھتا۔ ہل جوتتا تھا تو بیٹے کو کندھے پر بِٹھا کر رکھتا تھا۔ تھک جاتا تو درخت کے نیچے سُلا دیتا۔ خُود کھانابناتا، خُود سنان کراتا، کپڑے صاف کرتا۔ جیسے-تیسے لڑکا بڑا جوان ہوا۔ شادی کر دی۔ پھر بھی سب کام کرتا تھا۔ لڑکا بھی کام میں ہاتھ بٹاتا تھا، پر مُشکل کام خود ہی کرتا تھا۔ بُڑھاپے نے زور دیا۔ کام کچھ نہیں کر پا رہا تھا۔ پُتر ودھو (بیٹے کی پتنی) کو فضول کا خرچ لگنے لگا۔ جس وجہ سے اپنے سُسر کو رُوکھا-سُوکھا باسی بھوجن دینے لگی۔ پھر پیٹ بھر بھوجن بھی نہیں دیتی تھی۔ لڑکا پُوچھتا تھا کہ پتا جی! سیوا ٹھیک ہو رہی ہے۔پتا جی کہتے کہ بیٹا! کوئی کَسر نہیں ہے۔ بڑی بھاگیوان بہُو آئی ہے۔میرا خاص دھیان رکھتی ہے۔ یہ بات بہو بھی سنتی،اور زیادہ پریشان کرتی کہ میرے پتی کو پتا نہیں ہے۔ بُوڑھا بھی میری چال سے بے خبر ہے۔ ایک دن لڑکے نے دیکھا کہ پتا جی کو

بھوجن ٹھیک نہیں ملا تو اُس نے پتنی کو کہا تو پاکھنڈ کرنے لگی کہ گھر دیکھ کر کھایا جاتا ہے۔ آپ کو گھر کی چنتا نہیں ہے۔ سارا گھر میرے سے چل رہا ہے۔ مجھے پتا ہے کہ خرچ کیسے چلانا ہے۔ ایک دن بُڑھے کو چکر آئے اور گِر گیا۔ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ ڈاکٹر نے بتایا کہ کھانا پُورا نہ ملنے سے جسمانی کمزوری ہے۔ دودھ دو وقت آدھا- آدھا کلو پلاؤ۔ تازا بھوجن کھلاؤ، ڈاکٹر چلا گیا۔ پتنی نے کہا کہ ایسے تو گھر کا دیوالا نکل جائے گا، پتی یعنی لڑکے کو بھی بات پسند آئی۔ بُوڑھے کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ بُوڑھے کے سُسرال والے چوٹ لگنے کی خبر سُن کر ملنے آئے۔انھوں نے پُوچھا کہ بیٹا-بہو ٹیک سیوا کر رہی ہے کیا؟ رام بھگت نے کہا کہ پُوچھو نا۔ ایسے بیٹا اور بہو سب کو دے بھگوان۔ میرے کو کوئی تکلیف بھی نہیں ہونے دیتے۔ یہ تو کوئی کرم کی مار سے چوٹ لگی ہے۔ اُسی گاؤں میں دو بہنوں کی شادی ہوئی تھی۔ایک کی رام بھگت سے، دُوسری کی پڑوس میں۔ جب وہ اپنی دُوسری لڑکی کے گھر گئے تو پتا چلا کہ اُس رام بھگت کی کوئی سیوا نہیں ہو رہی ہے۔ لڑکا بھی نکما ہے۔یہ بات سُسرال والوں کے گلے نہیں اُتری کیونکہ وہ رام بھگت کے مکھ سے سُن کر آئے تھے کہ سیوا میں کوئی کسر نہیں ہے۔ وہ کچھ وقت کے بعد دوبارہ رام بھگت کے گھر گئے تو اُس وقت وہ باسی روٹی پانی میں بھگو-بھگو کر کھا رہا تھا۔ یہ دیکھ کر اُن کو رونا آگیا۔ لڑکے کو بلایا اور کہا کہ تیرے کو شرم نہیں آتی۔ پتا ہے تیرے کو کیسے پال پوس کر بُڑا کیا ہے۔ لڑکے کی بہو بھی آگئی۔ دونوں بولے کہ ہم تو ایسے ہی سیوا کرینگے۔ رام بھگت بولا کہ آپ جاؤ، گھر میں جھگڑا نہیں کراؤ۔ میری قسمت میں جو لکھا ہے، وہ مل رہا ہے۔ میں اپنے بیٹے کو دُوکھی نہیں دیکھ سکتا۔ رام بھگت کی بُھوا کا لڑکا رام نواس ستسنگی تھا۔ وہ رام بھگت کو بہت کہتا تھا کہ آپ کچھ وقت بھگوان کی بھگتی کیا کرو۔ میرے ساتھ سنت کے ستسنگ سُننے چلا کرو تو رام بھگت کہتا تھا کہ میں تو اپنے بیٹے کی پُوجا کرونگا، یہ سُکھی رہے یہی میری تمنا ہے۔ بُھوا کے لڑکے نے کہا کہ بیٹے کی پُوجا پُوری ہو چکی ہو تو اب بھی بنا لے کچھ کرم۔ پھر بھی یے کہا کہ بیٹے بَہو کو دیکھ - دیکھ کر جی رہا ہوں۔ بہت کہنے کے بعد رام بھگت اپنی بُھوا کے لڑکے رام نواس کے ساتھ ستسنگ میں گیا۔ پھر رام نواس اپنے گھر لے گیا، اُس کا علاج کرایا۔ اچھا کھانا کھلایا۔ کئی مہنے اپنے

پاس رکھا۔ رام بھگت بھگتی پر پُورا مضبوط ہوگیا۔ گھر پر گیا تو بچوں سے کہا بیٹا-بیٹی (بیٹے کی پتنی)! آج تک میں نے آپ سے کچھ نہیں مانگا۔ آج ایک بھیک مانگ رہا ہوں۔کہ آپ میرے ساتھ ستسنگ میں ایک بار چلو۔اُنہوں نے کہا کہ پیچھے سے جانوروں اور بچو ں کو کون سنبھالے گا؟ رام بھگت نے کہا کہ بیٹا گھر پر رہے جائیگا۔ بیٹی اور پوتا-پوتی میری ساتھ چلو۔ ایسا ہی کیا۔ جب اُس بہو نے ستسنگ کے وچن سُنے، وہاں آنے والے سب بھگتوں کی سیوا پُرانے بھگت-بھگتمتی ایسے کر رہے تھے جیسے خاص مہمانوں کی گھر پر کرتے ہیں۔ بُوڑھا،روگی، اپنگ(معذور) شردھالوؤں کی بھی خاص سیوا کر رہے تھے۔ستسنگ میں یہ بتایا جاتا ہے کہ جیو پر دَیا بنائے رکھنے سے پرماتما راضی ہوتے ہیں۔ دُکھیوں بے سہارا کی مدد کرنا ہر انسان کا پرم کرتویہ (اہم فرض) ہے۔

دیا دھرم کا مول ہے، پاپ مول ابھیمان
کہے کبیر دیاوان کے پاس رہے بھگوان

بھگت رام بھگت کی بہو جس بھگت متی کے پاس بیٹی تھی، وہ بولی کہ بہن! آپ بھی کچھ سیوا کرلو۔

"ستسنگ وچن" :- گرو دیو جی بتاتے ہیں کہ جو سیوا بھگتی کرے گا، اُسی کو پھل ملے گا۔ میں بھوجن کھاؤں گا تو میرا پیٹ بھرے گا۔آپ کھاؤ گے تو آپ کا پیٹ بھرے گا۔ سب پرانی (جاندار) پرماتما کے بچے ہیں۔ آپ دھنی کے بچے سمجھ کر سیوا کرو۔ جیسے ایک دھنی کی لڑکی 8-9 سال کی تھی۔ اُس کی دیکھ ریکھ کے لیے ایک نوکرانی رکھی تھی۔ وہ اُس لڑکی کو گرمیوں میں سکول چھوڑنے جاتی تھی تو اُس لڑکی کے اُوپر چھتری سے چھایا کر کہ چلتی تھی، خود دُھوپ سہن کرتی تھی جس سے دھنی خوش رہتا تھا اور نوکرانی کو تنخواہ دیتا تھا۔ آپ سب یہ وچار کرکے اپنے-پرایوں کا دھیان رکھیں۔ ساس سُسر کی سیوا، چھوٹے بڑے کی سیوا، سب کا سمان کرنا آپ جی کا اہم فرض ہے۔ اگر آپ اپنے ساس، سُسر، ماتا -پتا یا دوسرے پناہ گیرں کی سیوا کروگے تو پرماتما آپ کی سیوا کا بندوبست کریگا۔ آپ اپنے چھوٹے-بڑے بچوں کو بھی ستسنگ میں ساتھ لایا کرو۔ بچوں میں بھی چھوٹے-بڑوں کی سیوا کرنے، اچھا سلوک کرنے کے سنسکار(گُن) پڑیں

گے۔ وہ بچے بڑے ہو کر آپ کی (بوڑھے ہو جاؤ گے، تب) بھی سیوا ایسے ہی کریں گے۔ جیسے بیٹی ایک ماں-باپ کو چھوڑ کر نئے ماتا(ساس) -پتا (سُسر) کے پاس آتی ہے۔ اب جنم کے ماتا-پتا تو اتنے ہی ساتھی تھے۔ اُنہوں نے پال پوس کر نئے ماتا-پِتا کو سونپ دیا۔ ساس-سُسر کا فرض ہے کہ آنے والی بیٹی کو اپنی بیٹی کی طرح پیار دے۔ بھید بھاؤ سوپن میں بھی نئی بیٹی اور اپنی جنم کی بیٹی میں نہ کرے جو جھگڑے کی جڑ ہے۔ بہو کو چاہیے کہ نئے گھر کی حالاتوں کے مطابق اپنے کو ڈھالے۔ ماں کے گھر والے برتاؤ کو کم استعمال کریں۔ اب بہو کا گھر-پریوار یہی (سُسرال) ہے۔

شکشا کتھا (کہانی سے سبق) :- ایک بہو اپنی ساس کو بہت دُکھی رکھتی تھی۔ اُس کو پُھوٹے ہوئے مٹی کے گھڑے کے برتن میں بھوجن کھلاتی تھی جیسے کُتوں کو کھلاتے ہیں۔ کبھی کبھی صاف کرتی تھی۔ اُس کے بیٹے کی شادی ہوئی۔ کچھ وقت کے بعد ساس کی موت ہوگئی۔ تب وہ اپنی بہو سے بولی کہ اس برتن کو پھوڑ کر باہر پھینک دو۔ وہ بہو بولی کہ ساس جی! آپ کو بھی اسی ٹوٹے ہوئے برتن میں بھوجن دیا کرونگی۔ آپ نے بڑے ظُلم بُوڑھی کے ساتھ کیے ہیں۔ تب وہ اپنی غلطی کو سمجھ کر بہت روئی۔ بہو سمجھدار تھی۔ شام تک اُس برتن کو نہیں پھوڑا۔ اُس کی ساس کو وہ ٹوٹا ہوا برتن دشمن دکھائی دینے لگا۔ بہو نے کہا کہ ماتا جی! میں نے ستسنگ سُنے ہیں۔ میں اپنے کرم خراب نہیں کرونگی۔ یہ کہہ کر برتن پھوڑ دیا۔ پاپ کرم کے کارن ساس کو کینسر (cancer) کا روگ ہوگیا۔ سارا-سارا دن چلائے۔ بہو اُس کی سیوا کرے، کوئی کَسر نہیں چھوڑتی تھی۔ لیکن کہتی تھی کہ ساسو-ماں! سیوا تو میں دِل و جان سے کروں گی، پر تیرے پاپ کو میں نہیں بانٹ پاؤں گی۔ یہ تکلیف تو آپ کو ہی بھوگنے پڑے گے۔ اگر ستسنگ سُنے ہوتے تو یہ دِن نہیں دیکھنے پڑتے۔ تب اُس ظالم عورت نے کہا کہ بیٹی! میں مہاپاپنی ہوں۔ کیا میرا بھی اُدھا رہو سکتا ہے؟ میں بھی دِکشا لینا چاہتی ہوں؟ لڑکی ستسنگی گھر کی تھی۔ اُس کو پتا تھا کہ دِکشا لیکر بھگتی کرنے سے پاپ کرم نشٹ ہوتے ہیں۔ جن کے ادھیک پاپ ہیں، بھگتی کرنے سے لابھ ہی ہوگا، پاپ کم ہی ہونگے اور آگے مانوَ جنم بھی مِل جاتا ہے،اگر مریادہ میں رہ کر آخری سانس تک سادھنا کرتا رہے۔ ستسنگ میں گُرو دیو جی مثال دے کر سمجھاتے ہیں کہ جیسے کسی کا کپڑا کم میلا ہے تو تھوڑی

محنت سے ہی نرمل ہو جاتا ہے۔ اگر زیادہ میلا ہے تو دو-تین بار صابن-پانی سے دھونے سے نرمل ہو جاتا ہے۔ جس نے زیادہ میلا کر رکھا ہے اور دوسرے داغ بھی لگائے ہیں تو ڈرائے کلین سے صاف ہو جاتا ہے۔ اگر صاف کرنے کا ارادہ پکا ہو تو مِستری کا کالا ہوا کپڑا بھی صاف ہو سکتا ہے۔ لڑکی (بہو) کو پتا تھا کہ ساس جی نے تو مستری جیسی حالت کرلی ہے۔ پھر بھی پرماتما کی شرن سے یقینا لابھ ہی ہوتا ہے۔ اِس مقصد سے اپنی ساسو-ماں کو دَکشا دِلا دی۔ کچھ وقت بعد کینسر میں کچھ پیڑا کم ہوگئی۔ ستسنگ سُن کر اُسے رونا آیا کہ ماتا-پِتا کی بہو-بیٹیوں سے کیا اُمید ہوتی ہے؟ مُجھ پاپنی نے اپنی ساسوُ جی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ مُجھے تو یہ روگ ہونا ہی تھا۔ اگر پہلے یہ گیان سُننے کو مل جاتا تو میں کیوں یہ پاپ کرتی؟ نرِمل جیون جیتی۔ ساسو-ماں کی آتما بھی خوش کرتی۔ اپنا جیون سفل کرلیتی۔ اوپر والے وچن سُن کر رام بھگت جی کی بہو اُس اپنی سہلی (پُرانی بھگتمتی) سے لپٹ کر پھوٹ-پھوٹ کر رونے لگی۔ آدھا گھنٹا تو اپنے کو روک نہیں سکی۔ زیادہ سانتونا (تسلی) کے بعد اُس کا رونا بند ہوا اور اپنے سَسُر پِتا کے ساتھ کلیے برتاؤ کا بیان روتے-روتے کیا۔ اپنے سَسُر جی کی انسانیت بھی بتائی کے کبھی اپنی بیٹے سے بھی نہیں بتایا کہ تیری بہو میرے ساتھ ایسا بُرا برتاؤ کر رہی ہے۔ بیٹے کے پوچھنے پر وہ یہی کہتا تھا کہ بیٹا کسی پرکار کی سیوا میں کمی نہیں ہے۔ بڑے اچھے گھر کی بیٹی ہے، سمجھدار ہے، ہماری خوش نصیبی ہے کہ یہ اپنے گھر آگئی۔ ہمارا تو اِس بیٹی نے گھر بسا دیا ہے، میں پاپن یہ شبد سُن کر بھی نرم نہیں پڑی کیونکہ میری آتما پر پاپ کرموں کی پرت چڑھ چکی تھی جو دو تین بار ستسنگ سُننے کے بعد پاپ کی پرت اُتری ہے۔ آتما میں اچھے سنسکار اُٹھنے لگے ہیں۔ تین دِن ستسنگ سُن کر بھگت رام بھگت، پوتا-پوتی اور بہو کے ساتھ گھر پر آگیا۔ بچوں نے بھی وہاں چھوٹے بچوں کو کھانا کھلانے، پانی پلانے کی سیوا کرتے دوسرے پُرانے ستسنگی بچوں کو دیکھا تو وہ بھی سیوا کرنے لگے۔ گھر پر آکر اپنے دادا جی کے لیے پانی کی بالٹی بھر کر دونوں بھائی بھن لٹکا لائے اور بولے، دادا جی! سنان کرلو۔ رام بھگت جی نے کہا کہ بچو! تُمہارے پیٹ میں درد ہو جائے گا۔ اِتنا بھار مت اُٹھاؤ۔ میں اپنے آپ لے آؤں گا۔ بچے بولے کہ دادا جی! ستسنگ میں گُرو جی نے بتایا تھا کہ سیوا کرنے سے لابھ ہی لابھ مِلتا

ہے، کوئی کشٹ نہیں ہوتا۔ ہم روٹی کھائیں گے تو ہمارا پیٹ بھرے گا۔ ہم سیوا کریں گے تو ہمیں پُنیہ (ثواب) ملے گا۔ اگر روگ بھی ہو تو بھگتی اور سیوا سے سماپت ہو جاتا ہے۔ وہاں آشرم میں انیکوں مائی بھگت بتا رہے تھے کہ ہم بیمار رہتے تھے۔ نام لینے کے بعد جیسی سیوا کرسکے، کرنے لگے۔ ہم ٹھیک ہو گئے، ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔ دیکھو! ہماری دوایوں کی پرچیاں، چار سالوں سے علاج چل رہا تھا۔ اب کوئی دوائی نہیں کھاتے۔ (رُگوید منڈل 10 سُکت 161 منتر 2 میں بھی یہی پرمان ہے کہ اگر روگی موت کے قریب پہنچ گیا ہے یعنی اُس کو 1 لاعلاج روگ بھی ہو گیاہے۔ اگر وہ بھگتی پر لگ جائے تو پرماتما اسکو موت کے منہ سے نکال کرلے آئے۔ اُسے صحتمند کرکے 100 فیصد یعنی پوری عمر جیون دے دیتاہے۔ لیکھک) اتنی دیر میں بہو آئی اور کہا کہ پتا جی! سنان کرو۔ دھوتی یہیں چھوڑ دینا۔ میں آپ صاف کردونگی۔ رام بھگت جی نے کہا کہ بیٹی! آپ کو گھر کا بہت کام کرنا ہوتا ہے، کھانا بنانا، پانی لانا، پشوُ سنبھالنے ہیں۔ میں آپ دھو لوں گا۔ میری ٹانگ بھی اب ٹھیک ہوگئی ہے۔ بس تھوڑا- سالنگ رہتا ہے۔ رام بھگت سنان کر کے دھوتی بدل کر دھوتی دھونے لگا۔ اُسی وقت بچوں نے آ کر دھوتی چھین لی اور لے کر اندر بھاگ گئے اور اپنی ماتا جی کو دے دی۔ پھر کُرتا بھی لے گئے، دوسرا کُرتا لا کر دے دیا۔ لڑکا کھیت سے پشوُ کا چارا لے کر آیا، اور پہلے کی طرح پتا کو دیکھا اور بنا بولے آگے گھر میں چلا گیا۔ اس نے دیکھا کہ پتنی نرملا حلوہ بنا رہی تھی۔ اُس نے سوچا کوئی تہوار ہوگا، پھر سبزی-روٹی بنائی۔ سب سے پہلے گرو بھگوان کو دو کٹوریوں میں بھوگ لگایا، اور پھر ایک تھال میں روٹی، کٹوریوں میں حلوہ اور سبزی ڈال کر اپنے سسر جی کے پاس لے کر گئی اور بولی، پتا جی! بھوجن کھا لو۔ بھوک لگی ہوگی، دور سے آئے ہیں رام بھگت بولا، بیٹی! میرے کو یہ ہضم نہیں ہوتا۔ سُوکھی روٹیاں لادے، میں بیمار ہو جاؤں گا۔ رام بھگت جی سوچا تھا کہ بھاونا میں بہہ کر بیٹی آج تو سب سیوا کر دے گی، لیکن لڑکا اُس کو دھمکائے گا کیونکہ اس کو ستسنگ کا گیان نہیں ہے۔ کہیں گھر میں جھگڑا نہ ہو جائے۔ اتنے میں لڑکا بھی آ گیا۔ اپنی پتنی کو بولا، پتاجی ٹھیک کہہ رہے ہیں، لے چل اندر۔ پتا کا کمرا گلی پر تھا۔ بچوں کا رہنے کا اندر کو تھا، پتنی بولی، چُپ رہ، میں نے بہت پاپ اکٹھے کر لیے۔ اب پتاجی کی سیوا

میں خود کروں گی۔ لڑکا چُپ ہو گیا، رام بھگت جی دونوں پوتوں کو تھوڑا-تھوڑا حلوہ دیا۔ بہو کو دینے لگا تو بولی کہ آپ کیا کھاؤ گے؟ گھر پر اور بھی بہت سارا حلوہ پرساد بچا ہے۔ پتا جی آپ کھاؤ، نہیں کھاؤ گے تو میری آتما روئے گی، بھگت رام بھگت جی نے گرو دیو بھگوان کا سمرن کیا اور بھوجن کھایا۔ ہر دن روزانہ بہو خود

نرم- نرم روٹیاں گرم -گرم لا کر اپنی ہاتھوں کھلائی۔ روزانہ کپڑے صاف کرے اور کہے، پتا جی! بھجن کرلو۔

ایک دن رام بھگت جی کی پھُپی کا لڑکا بھگت رام نواس آیا۔ رام بھگت جی نے اُس کو سینے سے لگا لیا اور بولا رے بھائی! ہمارا گھر تو تیری کرپا سے سورگ بن گیا۔ بھگت رام نواس بولا کہ ماما کے بیٹے رام نواس سے کچھ نا ہُوا، گرو دیو جی کی شبد -شکتی کا کرشما ہے-آپ اور میں تو پہلے اکٹھے نہ بنتے۔ ڈنڈا کھیلا کرتے، میرے کرنے سے ہوتا تو پہلے ہی ہو جاتا۔ گرو جی کہہ رہے تھے کہ رام بھگت پچھلے جنموں میں بھگت تھا۔اس سے گھر کے موہ کے کارن مریادا میں چُوک بنی تھی۔ اس کے کارن اتنی تکلیف اُٹھائی ہے، اب یہ بہت دُکھی ہوچکا تھا۔ تب تیرے ساتھ آیا ہے۔ نہیں تو آپ کتنی بار رام بھگت سے پہلے کہہ چُکے تھے کہ ستسنگ میں چل، لیکن موہ - مایا میں اندھا ہوچکا تھا۔ یہ تکلیف اور بیٹے اور بہو کا رویا، اس کے لیے وردان بن گیا ہے۔

کبیر جی نے کہا ہے کہ:-

کبیر، سُکھ کے ماتھے پتھر پڑو،جو نام ہردے سے جائے۔

بلہاری وا دُکھ کے، جو پل-پل رام رٹائے۔

بھاوارتھ :-اے پرماتما! اتنا سُکھ بھی نہ دینا جس سے تیری بھول پڑے۔ جس دُکھ سے پرماتما کی پل-پل یاد بنی رہے، ویسے دُکھ سدا دیتے رہنا۔ میں بلہاری جاؤں اُس دُکھ کو جِس کے کارن پرماتما کی شرن ملی۔

بھگت رام بھگت جی نے بھگت رام نواس جی سے کہا کہ اب کے ستسنگ میں بیٹے پریم سنہا کو لے جانا۔ اُس کا اُدھار ہو جائے گا۔ اگلے ستسنگ میں جو ایک مہینے بعد ہونا تھا۔ بھگت رام

نواس جی آئے اور پریم سنہا کو اپنے گھر لے جانے کے بہانے لے گئے۔ گھر سے ستسنگ میں لے گئے تین دِن تک آشرم میں رہے، ستسنگ سُنا۔ دوسرے پُرانے بھگتوں سے اُن کی آپ-بیتی سُنی تو ستسنگ کے رنگ میں رنگ گیا۔ بھگت رام بھگت جی کا پریوار ایک دم بدل گیا۔ بھگتی سیوا کرکے کلیان کو پراپت ہوا۔

"ستسنگ سے گھر کے جھگڑے ختم ہوتے ہیں"

ایک مائی اپنی بہوُ پر بات-بات پر غصہ کرتی تھی۔ چھوٹی-چھوٹی غلطیوں کو بڑھا-چڑھا کر اپنے بیٹے سے کہتی۔ بیٹا اپنی پتنی کو دھمکاتا۔ اسی طرح گھر نرک بنا ہوا تھا۔ بہوُ اپنی ساسو-ماں سے کبھی-کبھی کہتی تھی کہ آپ ستسنگ جایا کرو۔ اپنی پڑوسن بھی جاتی ہے۔ ساسو-ماں بولی کہ ستسنگ میں آئی گئی یعنی بدچلن عورتیں جاتی ہیں جن کا سنسار میں احترام نہیں ہوتا، جو اچھے خاندان کی نہیں ہیں۔ ہم خاندانی ہیں۔ ہمارا کیا کام ستسنگ میں؟ ایسے بہوُ نے کئی بار کوشِش کی، لیکن مائی ماننے کو تیار نہیں ہوتی۔ ایک دِن گاؤں کی عورت کسی کام بس اُن کے گھر آئی تو ساس اپنی بہوُ کو گالیاں دے رہی تھی، دھمکا رہی تھی کہ آنے دے تیرے شوہر کو، آج تیری کھال اُترواؤں گی۔ بات کیا تھی کہ گلاس میں چائے رکھی تھی جو ساس کے لیے ڈال کر بہوُ بچے کو لینے اندر چلی گئی تھی جو سویا تھا، جاگنے پر رو رہا تھا۔ اُس بچے کو اُٹھا کر لانے میں ایک منٹ بھی نہیں لگی تھی کہ اسی بیچ کُتا آیا اور چائے کے گلاس میں زبان مارنے لگا۔ گلاس گِر گیا۔ چائے زمین پر گِر گئی۔ ساسو-ماں آنگن میں اُس گلاس سے صرف بیس فُوٹ کی دوری پر چارپائی پر بیٹھی تھی۔ ہٹی-کٹی تھی۔ کھیتوں میں سیر کرکے آتی تھی، لیکن کام کے ہاتھ نہیں لگاتی تھی۔ اسی بات پر جگھڑا کر رہی تھی۔ گاؤں کے دوسرے محلے سے آئی عورت ستسنگ میں جاتی تھی۔ سب بات سُن کر اُس نے بھتیری (اُس ساس کا نام بھتیری تھا) سے کہا کہ آپ ستسنگ چلا کرو۔ اُس کا وہی جواب تھا- اُس ستسنگ والی بھگتی نے بہت دیر ستسنگ میں سُنی باتیں بتائی، لیکن بھتیری ماننے کو تیار نہیں تھی۔ بھتیری کی دوسری بہن کی اُسی محلے میں شادی کر رکھی تھی، جس پانے کی وہ ستسنگ والی عورت جانکی تھی۔ بھتیری کی بہن کا نام دیاکور تھا۔ جانکی نے جا کر دیاکور سے بتایا

تیری بہن بھتیری نے تو گھر کا نرک بنا رکھا ہے۔ بنا بات کی لڑائی کرتی ہے۔ میں کل کسی کام کے لیے گئی تھی۔ ایک چائے کا گلاس کُتے نے گِرا دیا۔ اُسی کا مہابھارت بنا رکھا تھا۔ دیاکور بھی جانکی کے کہنے سے ستسنگ سُننے گئی تھی اور دِکشا لے لی تھی۔ جانکی نے کہا کہ اُس کو جیسے-تیسے ایک دفعہ ستسنگ میں لے چل۔ جب تک سنتوں کے وچار سُننے کو نہیں ملتے تو انسان فضول کی ٹینشن(پریشانی) خود رکھتا ہے اور گھر کے بھاتیوں کو بھی چِنتا میں رکھتا ہے۔ دیاکور اگلے دِن اپنی بہن کے گھر گئی۔ کسی بہانے بھتیری کو اپنے گھر لے گئی۔ وہاں سے دوسری عورتیں ستسنگ میں جانے کے لیے جانکی کے گھر کے آگے کھڑی تھی۔ وہ دیاکور کو ستسنگ میں چلنے کے لیے کہنے اُس کے گھر گئی۔ وہاں اُس کی بہن بھتیری کو دیکھ کر اُسے بھی کہہ سُن کر ساتھ لے گئی۔ بھتیری نے جیون میں پہلی بار ستسنگ سُنا۔ آشرم میں کیسے استری-پُرش رہتے ہیں، سب آنکھوں دیکھا تو اچھا لگا۔ جیسا اناپ-سناپ سُنا کرتی تھی، ویسا آشرم میں کہیں دیکھنے کو نہیں مِلا۔ ستسنگ میں بتایا گیا کہ کئی لوگ اپنی بہن، بیٹیوں، بہوں اور دوسری عورتوں ستسنگ نہیں بھیجتے اور نہ خود جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ستسنگ میں جانے سے گھر کی عزت کا ناش ہو جائے گا، ہماری بہوُ-بیٹیاں بدنام ہو جائیں گی۔ اُن کو وِچار کرنا چاہیے کہ ستسنگ میں نہ آنے سے پرماتما کے قانون کا گیان نہیں ہوتا کہ بھگتی نہ کرنے والے عورت-مرد اگلے جیون میں مہان کشٹ بھوگتے ہیں۔ سوکشم وید میں بتایا ہے کہ جو مُنش شریر پراپت کرکے بھگتی نہیں کرتے، اُن کو کیا نقصان ہوتا ہے؟

کبیر، ہری کے نام بنا، نار کُتیا ہوئی۔ گلی گلی بھونکت پھرے، ٹوک نہ ڈالے کوئی۔

سنت غریب داس جی کی وانی سے:-

بیبی پردے رہے تھی، ڈیوڈی لگتی باہر-اب گات اُگاڑھے فِرتی ہے، بن کُتیا بازار۔

وے پردے کی سُندری، سُنو سندیشہ مور۔گات اُگھاڑھے فرتی ہے کریں سرایوں شور۔

نک بیسر نک پر بنی، پہریں تھی ہار ہمیل۔ سُندری سے کُتیا بنی، سُن صاحب(پربھوُ) کے کھیل۔

بھاوارتھ:- منش جنم پراپت اگر بھگتی نہیں کرتا ہے تو وہ موت کے بعد جانور-پرندے وغیرہ-وغیرہ کی یونیاں حاصل کرتا ہے، پرماتما کے نام جاپ بنا استری اگلے جنم میں کُتیا کا جنم حاصل کرتی ہے۔ پھر بغیر کپڑوں کے ننگے جسم گلیوں میں بھٹکتی رہتی ہے، بھوک سے بے حال ہوتی ہے، اُس کو ئی روٹی کا ٹکڑا بھی نہیں ڈالتا۔ جس وقت وہ آتما استری روپ میں کسی راجا، رانا یا اونچ ادھیکاری کی بیوی (پتنی) تھی۔ وہ اُس کو پچھلے جنموں کا پُنیہ کا پھل تھا جو کبھی کسی جنم میں بھگتی-دھرم وغیرہ کیا تھا۔ وہ سب بھگتی اور پُنیہ استری روپ میں پراپت کرلیے، وہ آتما اونچ گھرانوں کی بہوُ بیٹیاں تھی۔ تب پردوں میں رہتی تھی، کاجو-کِشمِش ڈال کر حلوہ اور کھیر کھاتی تھی، اُن کا جھوٹا چھوڑا ہوا نوکرانیاں کھاتی تھی۔ اُن کو ستسنگ میں نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اونچے گھرانے کی بہُوئیں اور بیٹیاں تھی، گھر سے باہر جانے سے بے عزتی مانتی تھی۔ بڑے گھروں کی عزت اسی میں مانی جاتی تھی کہ بہوُ بیٹیاں کا پردوں میں گھر میں رہنا ٹھیک ہے۔ اِن وجوہات سے وہ پُنیہ آتما ستسنگ وِیچار نہ سُننے کے کارن بھگتی سے خالی رہ جاتی تھی- اُس مانوَ شریر میں وہ گلے میں نو-نو لاکھ روپے کے ہمیل-ہار پہنتی تھی۔ ناک میں سونے کی ناتھ پہنتی تھی، اُسی ہار-سِنگار میں اپنا جیون انمول مانتی تھی۔ بھگتی نہ کرنے سے وہ اب کُتیا کا جیون پراپت کرکے ننگے شریر گلیوں میں ایک-ایک ٹکڑے کے لیے ترس رہی ہوتی ہیں، شہر میں پہلے سرائے (مسافرخانہ) ہوتے تھے۔ مسافر رات میں اُن میں رُکتے تھے، صبح بھوجن کھا کر چلے جاتے تھے۔ وہ پردوں میں رہنے والی سُندر عورت کُتیا بنکر دھرم شالا میں رُکے مسافروں کا ڈالا ٹکڑا کھانے کے لیے مسافرخانے میں بھونکتی ہے۔روٹی کا ٹکڑا زمین پر ڈالا جاتا ہے۔اُس کے ساتھ کچھ ریت مٹی بھی چپک جاتی ہے وہ حسینہ جو کاجو-کشمش سے بھرا حلوہ-کھیر کھاتی تھی، بھگتی نہیں کرتی تھی، اُس ریت مٹی سے بھرے ٹکڑے کو کھا رہی ہے۔ اگر مانُش شریر رہتے-رہتے پورے سنت سے نام لے کر بھگتی کر لیتی تو یہ دِن نہیں دیکھنے پڑتے۔

"پہلو بائی کی نصیحت"

ایک راجا نے پُہلو بائی کے گیان-وِچار سُنے، بہت متاثر ہوُا- اُس راجا کی تین رانیاں تھی۔ راجا نے اپنی رانیوں کو پُہلو بائی کے بارے میں بتایا۔ راجا نے کئی بار پہلو بائی بھگتی کی اپنی رانیوں کے سامنے تعریف کی۔ اپنے پتی کے منہ سے دوسری عورت کی تعریف سُن کر رانیوں کو اچھا نہیں لگا۔ لیکن کچھ بول نہیں سکی۔ اُنہوں نے بھگت متی پہلو کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ راجا نے پُہلو بائی کو اپنے گھر پر ستسنگ کرنے کے لیے کہا تو پہلو بائی نے ستسنگ کی تاریخ اور وقت راجا کو بتا دیا۔ ستسنگ کے دِن رانیوں نے بہت سُندر اور قیمتی کپڑے پہنے اور سب زیورات پہنے۔ اپنی خوبصورتی دِکھانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ رانیوں نے سوچا تھا کہ پہلو بہت سُندر ہوگی۔ بھگتمتی پہلو راجا کے گھر آئی۔ اُس نے کھدر کا میلا-سا کپڑا پہن رکھا تھا۔ ہاتھ میں مالا تھی، چہرے کا رنگ بھی صاف نہیں تھا- بھگتمتی پُہلو کو دیکھ کر تینوں رانیاں کِھل-کِھلا کر ہنسنے لگی اور بولی کہ یہ وہ پُہلو، ہم نے تو سوچا تھا کہ بہت سُندر ہوگی۔ اُن کی بات سُن کر بھگتمتی پُہلو نے کہا کہ :-

وستر آبھوشن تن کی شوبھا، یہ تن کانچو بھانڈو۔
بھگتی بنا بنوگی کُتیا، رام بھجو نا رانڈو۔

بھاوارتھ :- سُندر کپڑے اور زیورات جسم کی شوبھا بڑھاتے ہیں۔ یہ جسم فانی ہے جیسے کچا گھڑا ہوتا ہے۔ یہ شریر شن بھنگر (عارضی) ہے- نہ جانے کِس کارن سے، کس عمر میں اور کب کشٹ ہو جائے۔ اگر بھگتی نہیں کی تو اگلے جنم میں کُتیا کا جنم پاؤگی۔ پھر بنا وستر (ننگی) بھٹکتی پھِروگی۔ اس لیے کہا ہے 'رانڈو' مطلب استریو بھگتی کرو۔ "رانڈ" لفظ بیوہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن عام رواج سے عورتیں اپنی پیاری سہلیوں کو پیار سے بلانے کے لیے استعمال کرتی تھی۔ اب تعلیم یافتہ ہونے پر یہ لفظ استعمال نہیں ہوتا۔ بھگتمتی پُہلو بائی نے ستسنگ سُنایا۔ کبیر پرمیشور جی کی ساکھیاں سُنائیں :-

کبیر، رام رٹت کوڑھی بھلو، چُوچُو پڑے جو چام۔ سُندر دیہ کس کام کی، جا مُکھ نہیں نام۔

نہیں بھروسا دیھی کا، وِنس جائے چھِن ماٹھی، سوانس-اُسوانس میں نام جپو، اور یہ تن کچھ ناہیں۔

کبیر، سوانس اُسوانس میں نام جپو، ویرتھا سوانس مت کھو۔ نا جانے اس سوانس کا، آون ہوئے کے نا ہوئے۔

غریب، سرؤسونے کی لنکا تھی، راون سے رندھیرم، ایک پلک میں راج گیا، جم کے پڑے جنجیرم۔

غریب، مرد گرد میں مِل گئے، راون سے رندھیرم، کنس، کیس چانور سے، ہِرناکُش بلبیرم۔

غریب، تیری کیا بُنیاد ہے، جیو جنم دھر لیت، داس غریب ہری نام بن، خالی رہ جا کھیت۔

بھگتنی پُہلو نے اس سنسار کی حقیقت بتائی اور بھگتی بنا ہونے والے کشٹ بتائے۔ چھوٹے-سے راجیہ کے ٹکڑے کو پراپت کرکے آپ اِتنا غرور کر رہی ہو، یہ فضول ہے۔لنکا کے راجا راون نے سونے (Gold) کے مکان بنا رکھے تھے۔ ست بھگتی نہ کرنے سے راج بھی گیا، سونا بھی یہیں رہ گیا، نرک کا بھاگی بنا۔ راجا-رانیوں نے اُپدیش لے کر بھگتی کی اور اپنا جیون سَفل بنایا۔

کبیر، ہری کے نام بن، راجا رشبھ ہوئے۔

مٹی لدے کُمہار کے، گاس نہ نیرے کوئے۔

بھگوان کی بھگتی نہ کرنے سے راجا گدھے کا شریر حاصل کرتا ہے۔ کُمہار کے گھر پر مٹی اُٹھاتا ہے، گھاس خود جنگل میں کھا کر آتا ہے۔

پھر پیچھے تو پشُوا کیجئے، دیجئے بیل بنائے، چار پہر جنگل میں ڈولے، تو نہیں اُدر بھرائے۔

سِر پر سینگ دِلیے من بورے، دُوم سے مچھر اُڑائے۔ کاندھے جُوا جوتے کُوا، کوندوں کا بھُس کھائے۔

بھاوارتھ :- گدھے کا شریر پورا کرکے وہ جیو بیل کی یونی حاصل کرتا ہے۔ انسانی شریر میں جیو کو کِتنی سہولتیں حاصل تھیں۔ بھوک لگتے ہی کھانا کھاؤ، دودھ پیو، چائے پیو، پیاس لگے تو پانی پی لو۔ بھگتی نہ کرنے سے وہی پرانی (جاندار) بیل بن کر صبح سے شام تک چار پہر مطلب 12 گھنٹے تک جنگل میں پھرتا ہے، ہل میں جوتا جاتا ہے۔ دِن میں صرف دو بار کھانا بیل کو کِھلایا جاتا ہے دوپہر 12 بجے اور رات میں۔ لیکن بیل کو بیچ میں بھوک لگی ہے اور چاروں طرف چارہ بھی پڑا ہوتا ہے، لیکن کھا نہیں سکتا۔ کسان اُس کو گھاس کھانے نہیں دیتا، پانی بھی وقت پر دِن میں دو یا تین بار پِلایا جاتا ہے۔ سِر پر سینگ اور ایک دُم (پونچھ) لگے ہونگے۔ جب انسانی جسم

میں تھا، تب وہ جیو کولر، پنکھے اور A.C کمروں میں رہتا تھا۔ اب ایک دُم ہے، اُس کو چاہے کولر کی جگہ، چاہے پنکھے کی جگہ استعمال کرو، اُسی سے مچھر اُڑاتا ہے۔

❖ ستسنگ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گھر میں جھگڑے کا کارن پرماتما کے قانون کو نہ سمجھ کر سنسار کے بھاؤ میں چلنا ہے۔ گھر کا کوئی رکن گھر میں نقصان نہیں کرنا چاہتا۔ کسی کارن سے نقصان ہو جاتا ہے تو اُس کو لے کر جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ جو نقصان ہونا تھا، وہ تو ہو چُکا ہے، وہ تو ٹھیک ہونا نہیں۔ فضول کا جھگڑا کرنا سمجھداری نہیں۔ جس سے غلطی سے کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو اُسے کہنا چاہیے، اے بیٹا-بیٹی، ماتا-پِتا یا ساس-بہو! یہ جو ہو گیا، یہ اپنے بھاگ میں نہیں تھا۔ آپ نے جان بُوجھ کر تو کیا نہیں ہے۔ اس بات سے گھر میں شانتی قائم رہتی ہے۔ جھگڑے میں کال نواس کرتا ہے۔ بھوت پریتوں کا اُس گھر میں ڈیرا ہوتا ہے۔ جو جھگڑا نہیں کرتے، وہ سُکھ سے بستے ہیں۔ جس گھر میں پرماتما کی بھگتی (آرتی-ستوتی، جیوتی یگیہ) ہوتی ہے، اُس گھر میں دیوتاوں کا نواس ہوتا ہے۔

ستسنگ سُن کر سب اپنے-اپنے گھر چلے گئے۔ ستسنگ دِن کے 12 بجے سے 02 بجے تک ہوا تھا۔ بہُو کو پتا نہیں تھا کہ ساسو-ماں ستسنگ میں گئی تھی۔ اگلے دِن صبح بھینس کا دودھ نِکال کر بہوُ اس دودھ کی بھری بالٹی کو چھت میں لگے کُنڈی والے سریے میں روز کی طرح ٹانگنے لگی۔ اُسے لگا کہ بالٹی ٹنگ گئی، لیکن سریے کی اُلٹی طرف بالٹی کا کڑا لگا تھا۔ بہُو نے سوچا کہ ٹھیک لگا ہے اور بالٹی چھوڑ دی۔ بالٹی زمین پر گِر گئی۔ دودھ بِکھر گیا۔ آواز سُن کر بھتیری آئی اور بہوُ دودھ کی بجائے ساسو-ماں کی طرف مایوسی سے دیکھ رہی تھی۔ بولنا ٹھیک نہیں سمجھا کیونکہ بہُو کو پتا تھا کہ ساسو-ماں کسی بھی صفائی کے وچن نہیں سُنتی تھی۔ سوچ رہی تھی کہ آج کا سارا دِن جھگڑے میں جائے گا- شام کو پتی آئے گا،اُس سے بھی پٹائی کروائے گی۔ اے پرماتما! یہ کیا بنی؟ ایسی غلطی تو کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اے ست گُرو! کچھ تو دیا کرو۔ میں تو آپ کی بھگتی بھولنے کو ہو رہی ہوں۔ مُجھے تو سارا دِن ساسو-ماں کے شلوک یاد رہتے ہیں۔ بھتیری بولی، بیٹی! جو ہونا تھا، وہ ہو گیا۔ آج ہمارے قسمت میں دودھ ہے ہی نہیں۔ فکر نہ کر۔ اس دودھ کو اوپر

سے ہاتھوں سے بالٹی میں ڈال کر بھینس کو پِلا دے۔ یہ کہے کر جو نام دِکشا لی تھی، اُس کا جاپ کرنے لگ گئی۔ بہُو کو اپنے کانوں پر وشواس نہیں ہو رہا تھا۔ سوچ رہی تھی کہ ماتا جی آج پتا نہیں کون سا اسٹیشن(ریڈیو آکاش وانی) پکڑ گئی۔ یے شیتل وچن بھتیری کی بوری (باردانے) میں نہیں تھے۔ اس میں کھل بھری تھی۔ آس پاس سے نِکلتی تھی، تب بھی بڑبڑ کی جھل نِکلتی تھی۔ بُہو کا نام نِشا تھا وہ سوچ رہی تھی کہ :-

- **نِشا آج (راتری) میں تیری بُری ہو گی دِشا-**

نِشا کی سوچ تھی کہ پتی کو بتائے گی۔ وہ ماتا کی بات سُن کر میری کچھ نہیں سُنتا۔ اچھی-بُری کہے گا۔ سارا دِن اور رات رونے میں جائے گی۔ نِشا نے دودھ بالٹی میں ڈال کر بھینس کو پِلا دیا۔ بالٹی دھو کر رکھ دی۔ بھتیری آئی اور بولی کہ بیٹی! روٹی کھا لے۔ چِنتا مت کر۔ بیٹی میں کل میری بہن دیاکور کے ساتھ دِن میں ستسنگ میں گئی تھی۔ میری تو آنکھیں کھُل گئی۔ میں تو بہت جھگڑالو بنی ہوئی تھی۔ بیٹی ہو سکے تو معاف کر دینا۔ پیچھے ہُوا سو ہُوا، آگے سے اپنی بیٹی کو پلکوں پر رکھوں گی میری اصلی بیٹی تو ہے۔ جنمی بیٹی تو اگلوں کی تھی۔ وہ چلی گئی۔ اپنا دُکھ-سُکھ بنتا ہے۔ میری تو ایک دِن کے ستسنگ نے ہی آنکھیں کھول دی۔ بیٹی! اگلے اتوار کو آپ بھی چلنا، میں بھی چلوں گی۔ دھیرے-دھیرے بیٹے کو بھی لے چلیں گے۔ نِشا نے اپنے گرو جی کا فوٹو (سروپ) کپڑوں میں چھُپا رکھا تھا۔ فوٹو نِکال کر چرنوں میں سر رکھ کر کہا کہ اے گرو دیو! آج آپ نے اپنی بیٹی کی پُکار سُن لی۔ گھر سورگ بنا دیا۔ شام کو چترسِنگھ آیا تو ماتا نے دُودھ گِرنے کا ذکر بھی نہیں کیا کچھ دِن بعد چترسِنگھ کو بھی نام دان دِلا دیا۔ کچھ وقت بعد نِشا کے گرو جی آگئے۔ نِشا نے بتایا کہ گرو جی! میری ساسو-ماں بہت اچھی ہیں۔ اس نے بھی گرو جی کا نام لے لیا ہے- بھتیری نے کہا، مہاراج جی! نِشا نے کبھی نہیں بتایا کہ اس نے دِکشا لے رکھی ہے۔ یہ میرے جھگڑے سے ڈرتی ہو گی۔ اب بتایا ہے جب میں نے نام لے لیا۔ اچھا کیا اس نے، اگر پہلے بتا دیتی تو میں اور زیادہ دُکھی کرتی اور پاپ کی بھاگی بنتی۔ نِشا کے گرو جی نے کہا، مائی بھتیری! آپ تو آسمان سے گِری اور کھجُور میں اٹکی ہو کیونکہ آپ کی دِکشا شاستروں کے مطابق نہیں ہے۔

سچی سادھنا بنا موکش نہیں ہو سکتا۔ جیسے بیماری کی صحیح دوا کھانے سے ہی روگ سے آزادی مِلتی ہے۔ اسی طرح سچی سادھنا کرنے سے جنم-مرن کے روگ سے مُکتی ملتی ہے۔ نِشا نے سوچا کہ ساسو-ماں ناراض نہ ہوجائے۔ اس لیے بیچ میں ہی بول اُٹھی کہ گرو جی! سنا ہے آپ نے پُستک لکھی ہے، وہ سنگت نے چھپائی ہے۔ کیا آپ کے پاس ہے؟ گرو جی بولے ہے بیٹی! آپ کو دینے کے لیے آیا ہوں۔ یہ کہہ کر گرو جی دوسرے کمرے میں گئے جس میں ٹھرے تھے۔ اُس میں تھیلا رکھا تھا۔ نِشا بھی ساتھ-ساتھ گئی اور بولی، گرودیو! بھِرڑ کے چھتے کو مت چھیڑو، مُشکل سے شانت ہوا ہے۔ گرو جی بولے، اے بیٹی! اب تیری ساس جی کی پوری رُچی بھگتی میں ہے، اب یہ مانے گی گرو جی تین دِن رُکے، تتوگیان سمجھایا۔ بھتیری نے بھی گرو بدل لیا اور اپنا کلیان کروایا۔

ستسنگ سے گھر سورگ بن گیا۔ چاروں اور شانتی ہو گئی۔ جہاں گالی گلوچ کے سارا دِن گولے چھوٹتے تھے، اب اُس گھر میں پرماتما کے گیان کی گنگا بہنے لگی۔

بھگت متی نِشا کے گرو جی پرمیشور کبیر جی تھے جو دوسرے دیش میں ستیہ پرچار کرنے کے لیے گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ اُنہوں نے بتایا کہ کس پربھو کی بھگتی کرنی چاہیے؟ پڑھیں اسی پُستک کے پیج نمبر 305 پر۔

نشکرش (نتیجہ) پرمیشور کبیر جی بتایا ہے کہ:-

من نیکی کرلے، دو دن کا مہمان (ٹیک) مات-پتا تیر اکُٹم قبیلا، کوئے دن کارِل مِل کا میلا-

انت سمے اُٹھ چلے اکیلا، تج مایا منڈان۔1

کہاں سے آیا، کہاں جائے گا، تن چھوٹے تب کہاں سمائے گا۔

آخر تُجھ کو کون کہے گا، گُرو بن آتم گیان.2

کون تمہارا سچا سائیں، جھوٹی ہے یہ سکل سگائی.

چلنے سے پہلے سوچ رے بھائی، کہاں کرے گا وِشرام. 3

رہٹ مال پنگھٹ جیوں بھرتا، آوت جات بھرے کرے ریتا۔

جگن-جگن تو مرتا جیتا، کروالے رے کلیان .4

لکھ-چوراسی کی سہی تراسا، اُونچ -نیچ گھر لیتا باسا۔

کہے کبیر سب مٹاؤں، کر میری پہچان۔5

بھاوارتھ :- پرمیشور کبیر جی نے اپنے من کو سمجھاتے ہوئے ہم لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ اِس سنسار میں دو دِن کا یعنی تھوڑی وقت کا مہمان ہے- اِس تھوڑے-سے مانوَ جیون میں آتم گیان کی کمی سے انیکوں پاپ اکٹھے کرکے انمول انسانی زندگی ختم کر جاتا ہے- دولت کمانے کے طریقے تو سنسار کے لوگ بتا سکتے ہیں، لیکن گُرو دیو جی کے بنا آتم گیان یعنی جیو کہاں سے آیا؟ مانُش جیون کا مول مقصد کیا ہے؟ ستگرو دھارن کلیے بنا یعنی دِکشا لیے بنا جیوَ (جاندار) کی انسانی زندگی برباد ہو جاتی ہے- یہ بات گُرو جی کے بنا کوئی نہیں بتائے گا۔ چاہے دھرتی کا راجا بھی کیوں نہ بن جائے، لیکن مُستقبل میں جانور کا جنم ہی ملے گا- جنم مرن کا چکر گُرو جی کے گیان اور دِکشا منتر (نام) بنا ختم نہیں ہو سکتا- جب تک جنم مرن کا چکر ختم نہیں ہوتا تو بتایا ہے کہ :-

یہ جیون ہرہٹ کا کنواں لوئی، یا کل بندھیا ہے سب کوئی۔

کیڑی-کونجر اور اوتارا- ہرہٹ ڈور بندھے کئی بارا۔

بھاوارتھ :- جیسے رہٹ کے کنویں میں لوہے کی چکری لگی ہوتی ہے- اُس کے اوپر بالٹی ویلڈ کی جاتی ہے- پہلے بیل یا اُونٹ سے چلاتے تھے، جیسے کولہُو-بیل، اُونٹ سے چلاتے ہیں- (پہلے بہت زیادہ چلاتے تھے) رہٹ کی بالٹی نیچے کنویں سے پانی بھر کر لاتی ہے۔ اوپر خالی ہو جاتی ہے- یہ چکر سارا چلتا رہتا ہے۔ اسی طرح دھرتی روپی کنویں سے پاپ اور پُنہ (گناہ اور ثواب) کی بالٹی بھری اوپر سورگ-نرک میں خالی کی۔ اس طرح جنم-مرن کے چکر میں جیو ہمیشہ رہتا ہے۔

اوپر کے شبد میں یہی سمجھایا ہے کہ سنسار میں پریوار-دھن چھوڑ کر ایک دِن اکیلا چلا جائے گا۔ پھر کہیں دوسری جگہوں پر جنم لے کر یہی کام کرکے چلا جائے گا۔ اگر آپ گھر سے کسی دوسرے شہر میں جاتے ہیں تو جانے سے پہلے پکا فیصلہ کرتے ہو کہ وہاں جائیں گے- اُس کے بعد کہاں آرام کریں گے- لیکن سنسار چھوڑ کر جاتے ہو تو کبھی وچار نہیں کرتے کہ کہاں آرام

کرو گے- اے جیو! چوراسی لاکھ قسم کے جانداروں کے شریروں میں تکلیفیں برداشت کرتا ہے۔ مرتا-جیتا (نئے جانداروں کے جیون حاصل کرتا) ہے- کبھی راجا بن کر اونچا بن جاتا ہے - کبھی کنگال بن کر نیچ کہلاتا ہے۔ پرماتما کبیر جی سمجھا رہے ہیں کہ اوتارگن (رام، کرشن، وغیرہ-وغیرہ) بھی سچی سادھنا نہ ملنے کی وجہ سے جنم-مرن کے چکر میں پڑے ہیں- سچی سادھنا میرے پاس ہے- اے پرانی! تو میرے کو پہچان، میں سمرتھ پرماتما ہوں- میں تیرا جنم-مرن کا سب جھنجھٹ ختم کر دوں گا۔

(شبد نمبر۔ 2)

نام سُمر لے سُکرم کرلے، کون جانے کل کی۔ خبر نہیں پل کی ۔ (ٹیک)

کوڑی-کوڑی مایا جوڑی بات کرے چھل کی، پاپ پُنہ کی باندھی پوٹریا، کیسے ہووے ہلکی۔1

مات پتا پریوار بھائی بندھو، تِریا مطلب کی، چلتے بریا کوئی نہ ساتھی، یا ماٹی جنگل کی۔2

تاروں بیچ چندرما جیوں جھلکے، تیری مہیما جھلا جھل کی، بنے کُوکرا، وِشٹا کھاوے، اب بات کرے بل کی۔3

یہ سنسار رین کا سپنا، اوس بُوند جل کی۔ ست نام بنا سبھی سادھنا گارا دلدل کی۔4

انت سے جب چلے اکیلا، آنسوں نین ڈھلکی، کہے کبیر گہے شرن میری، ہو رکشا جل تھل کی۔5

بھاوارتھ :- پرماتما کبیر جی نے بتایا ہے کہ اے بھولے انسان (عورت/مرد)! پرماتما کا نام جاپ کر اور اچھے کام کر۔ پتا نہیں کل یعنی آنے والے وقت میں کیا حادثہ ہو جائے گا۔ ایک پل کی بھی خبر نہیں۔

دولت اکٹھی کرنا، دھوکہ کلیے بنا ہوگا ہی نہیں۔ جس میں سے کچھ دھرم پر بھی خرچ کر دیتا ہے۔ اس طرح پاپ اور پُنہ کی دو گٹھری باندھ لی۔ یہ کیسے ہلکی ہوگی۔ پاپ نرک میں پُنہ (ثواب) سورگ میں بھوگتا ہے۔ ماتا-پِتا، بھائی-پتنی وغیرہ-وغیرہ رشتے دار اپنے-اپنے مطلب کی باتیں سوچتے ہیں۔ پہلے کے گزرے ہوئے جنموں کی وجہ سے پریوار روپ میں جُڑے ہیں- جس-جس کا وقت پورا ہو جائیگا، سنسکار سماپت ہوتا جائیگا، وہ جلد ہی پریوار چھوڑ کر چلا جائے گا۔ جیسے ریل میں ڈبہ بھرا ہوتا ہے، جس-جس نے جہاں-جہاں کی ٹکٹ لے رکھی ہے، وہاں-وہاں اُتر

کر چلے جاتے ہیں۔ یہ پریوار ریل کے ڈبے کی طرح ہے- موت کے بعد یہ جسم مٹی ہو جاتا ہے۔ اُس وقت تیرا کوئی پریوار کا فرد ساتھی نہیں ہو گا۔

ایک شخص اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا تھا- بوڑھا ہوا تو اُس کی موت قریب تھی- اُس نے اپنی پتنی سے کہا آپ میرے ساتھ چلو گی- وہ ایک دم منع کر گئی "نا میں نا (نہیں) مروں تیرے ساتھ- تیرے تیں (تُجھ سے) تین سال چھوٹی ہوں میں۔" بُوڑھے کو اُس دِن صدمہ ہو گیا۔ اُس نے اُس سے بات کرنا بھی بند کر دیا۔ وہ نزدیک آئے تو مُنہ موڑ لے۔ بولے کچھ نہیں۔ ساٹھ سال کے ساتھ میں اُس بوڑھے کو پہلی بار احساس ہوا کہ کوئی کسی کا نہیں ہے۔ اگر اس بوڑھیا کو سمجھ ہوتی اور حقیقی پریم ہوتا تو کہتی کہ مجھے بھی ساتھ لے چلنا- بوڑھے نے کیا ساتھ لے جانا تھا-اس کا من خوش ہو جاتا۔ آسانی سے مر جاتا- وقت سے پہلے بوڑھیا کو کون مارتا؟ اس سے واضح ہے کہ حقیقی پریم کی باتیں دور کی کوڑی ہیں۔ سب لالچ کی وجہ سے جڑے ہیں- اے انسان! پہلے کے جنم کے جپ-تپ اور دھرم سنسکار سے موجودہ وقت میں وزیر،وزیر اعظم یا بڑے افسر بن کر ایسے روشن دکھائی دے رہا ہے جیسے رات میں تاروں کے بیچ چاند کی خوبصورتی ہوتی ہے- اگر ستسنگ وچار نہیں سُنے تو آتم گیان کے بنا پرماتما کی بھگتی نہ کرکے مستقبل کے جنم میں کُتا بنکر بِشٹا (گوبر-ٹٹی) کھائے گا۔ اب تو اپنے بل یعنی جسمانی طاقت،عہدے کی طاقت کی باتیں کرتا ہے۔ پھر جانور بن کر بڑی تکلیف اُٹھائیگا۔

نر سے پھر پشُوا کیجئے ، گدھا، بیل بنائی-

چھپن بھوگ کہاں من بورے، کُرڑی چرنے جائی۔

سنسار میں تیرا جیون ایسے ہے جیسے صبح شبنم کے پانی کی بوندیں گھاس پر چمک رہی ہوتی ہیں جو کچھ ہی وقت میں ختم ہو جاتی ہیں۔ اس لیے پُورن ست گُرو سے ست نام یعنی سچے نام جاپ منتر لیکر بھگتی کرکے جیون کا کلیان کرالے۔ سچے شاستروں کے مطابق بھگتی منتر بغیر سب شاستروں(مقدس کتابوں) کے خلاف سادھنا تو دلدل کے گارے کے سمان ہے۔ نِکالنے کے بجائے دُگنا پھنساتی ہے۔ وہ سادھنا پرمیشور کبیر جی کے پاس تھی اور کچھ سنتوں کو بھی پرمیشور کبیر جی

نے بتائی تھی، لیکن اُن کو دوسروں کو بتانے سے منع کیا تھا۔ موجودہ وقت میں (1997ع) سے مُجھ داس (رامپال) کے پاس ہے۔ میرے علاوہ موجودہ وقت میں کسی بھی سنت و گرو کے پاس شاستروں سے ثابت بھگتی منتر نہیں ہیں۔ آؤ دِکشا لو اپنا اور اپنے پریوار کا جیون سفل بنائیں۔ اگر آپ جی نے میرے (رامپال کے) علاوہ کسی دوسرے پنتھ کے سنت یا گرو سے دِکشا لے لی تو وہی بات ہو گی کہ آسمان سے گرے اور کھجور میں اٹکے۔ گھر کے رہو گے نا گھاٹ کے۔ میں (لیکھک) پہلے گاؤں- گاؤں میں ستسنگ کرتا تھا- اس وقت میرا استسنگ سنتے تو آتما کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ میرے سے نام دکشا نہیں لیتے، دوسرے سنتوں سے دِکشا لیتے تھے۔ وہاں سے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرے سے دِکشا لی تو سُکھی ہوئے۔

اوپر والے ستسنگ وچنوں سے جو نچوڑ نِکلتا ہے کہ اگر ستسنگ کے وچار سُننے کو مل جائیں تو گھر سورگ بن جاتا ہے۔ اُس کے بنا نرگ-سی زندگی کو جینا پڑتا ہے۔ اس طرح پوری دُنیا کا اُدھار ممکِن ہے۔

(ورتمان موجودہ دور کے کچھ سچے قصے)

(نوٹ:- نیچے دی گئی کتھا بقایا صفحہ 442 پر پڑھیں-)

"بھگت سُریش داس کے اُجڑے پریوار کو بسایا"

گاؤں ڈِگھل پانا- گنجہ بھگت کا نام سُریش اہلاوَت اور بھگتمتی (بیوی) کا نام یشونتی-

ڈگھل گاؤں گواہ ہے کہ بھگت سُریش شراب، سُلفہ، تمباکو کا بہت عادی تھا۔ گھر کو تعص-نعص کر رکھا تھا۔ بہن یشونتی (سُریش کی پتنی) لاعلاج بیماری میں مُبتلا تھی۔ دو لڑکے چھوٹی عمر کے تھے جو باپ کو گھر پر آتے دیکھ چُھپ جاتے تھے۔ گھر میں جھگڑا رہتا تھا۔ بہن یشونتی کا ایک بھائی ہریانہ پولیس میں D.S.P تھا جو اب رِٹائیر ہو چُکا ہے۔ نام ہے بھگت راجندر سنگھ راٹھی، گاؤں-بھاپڑودا۔ اُس نے اپنی بہن کے علاج میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میرا ایک بھگت جو ہریانہ پولیس میں نوکری کر رہا ہے، وہ آریہ سماج کا بڑا پرچارک شری جوہری سنگھ جی کا بیٹا ہے۔ (گاؤں-جسرانا ضلع سونیپت) اُس کے ساتھ میرا چھوٹا بھائی مہیندر سنگھ بھی ہریانہ پولیس میں نوکری کرتا تھا جس کو 2016 میں رٹایر ہونا تھا، لیکن پرمار تھی (دوسروں کا بھلا کرنے

والے) مِشن کے مقصد کو سمجھ کر سنہ 2005 میں رِٹایرمینٹ لیکر میرے ساتھ ہاتھ بٹا رہا ہے۔ میرا بھائی S.P روہتک کا ڈرائیور تھا- بھگت جئے بیر ملِک D.S.P جھجر کا ڈرائیور تھا۔ دونوں جب ملتے تھے تو میرا بھائی اُس سے گیان کی چرچا کرتا تھا۔ پہلے تو آریہ سماجی ہونے کے کارن بھگت جے بیر جی بہت دُکھی ہوئے۔ اپنے آچاریوں سے ملے، لیکن آخر میں سچائی کو آنکھوں دیکھ کر مان لیا کہ سچائی یہی ہے۔ اُس نے سنہ1994 میں مُجھ سے دِکشا لے لی، سنہ1995 سے 1996 تک بھگت راجیندر سنگھ راٹھی جھجر میں افسرکے عہدے پر تھے اور جئے بیر جی اُن کے ڈرائیور تھے۔ بھگت راجیندر جی کا ایک بھائی پولیس میں نوکری کرتا تھا۔ بہن یشونتی والی بیماری اُس کو بھی تھی۔ جِس وجہ سے سنہ 1995 میں اُس کی موت ہو گئی۔ ڈرائیور کے ناتے بھگت جئے بیر جی بھی ڈی ایس پی کے ساتھ اُن کے گھر گئے۔ سب حالات کا علم ہوا۔ واپس آنے پر ایک دن جئے بیر جی نے D.S.P صاحب سے عرض کیا کے آپ اپنے پریوار کو بچانا چاہتے ہو تو (سنت رامپال جی سے) دکشا لے لو ۔ پہلے تو نہیں مانا، لیکن آزمائش کے لیے اپنی بہن یشونتی کو اپنے چھوٹے بھائی سُکھ بیر کے ساتھ دِکشا دلانے بھیجا۔ یہ داس (رامپال داس) زراعت محکمے میں جونئیر انجنئیر (J.E.) کی پوسٹ پر کام کرتا تھا۔ گُرو جی کے آدیش سے دکشا دینے لگا اور پرچار کرنے لگا۔ مِشن کے مقصد سے واقف ہوکر انسانوں کے بھلے اور جگت کے بھلے کے لیے سنہ 1995 میں نوکری سے استیفیٰ دیکر پرچار-پرسار میں لگ گیا تھا۔ (تیاگ پتر ہریانہ سرکار دوارہ سویکرت ہے) گاؤں-گاؤں میں سنت غریب داس جی مہاراج کی وانی کا اکھنڈ پاٹھ کرتا تھا، ستسنگ کرتا تھا۔ تین دن یہ دھارمک کِریا چلتی تھی۔ گیان سمجھا کر بُرائی چُھڑواکر دِکشا دیتا تھا جس کارن اُپدیشی کو حیرت انگیز فائدے ہوتے تھے۔ اسی کام میں ایک دن سنہ1996 میں گاؤں پنجاب کھوڑ (دلی) میں بھگت جگدیش جی کے گھر پاٹھ چل رہا تھا۔ بھگت جگدیش بھی بہت بڑا شرابی، اُتپاتی(شراب پیکر) تھا اور DTC دلی میں نوکری کرتا ہے۔ اُس کی بیوی کی لاعلاج بیماری بھی مُجھ داس سے دکشا لینے کے بعد ٹھیک ہو گئی تھی۔ کرتا پرماتما ہے، اس کی شکتی سنت کے ذریعے آتی ہے۔ جیسی تار کے ذریعے بجلی آتی ہے، تار بجلی نہیں ہے۔ اسی طرح سنت پرماتما بھلے ہی نہیں ہے، لیکن تار

ضرور ہوتا ہے۔ اُس وقت بہن یشونتی کی زبان کام کرنا بند کرگئی تھی۔ وہ گونگی ہو چکی تھی۔ سُکھ بیر جی اپنی بہن کو ساتھ لیکر شام کے وقت بھگت جگدیش کے گھر آئے۔ مُجھے سب مسئلہ بتایا، وہ دونوں بھائی -بہن رات کو ستسنگ سُن کر وہیں رُک گئے۔ بہن یشونتی کو نام دیا، پرساد کھلایا صبح اُٹھ کر اپنے بھائی سے بولی، بھائی! میں بولنے لگ گئی ہوں۔ میں ٹھیک ہو گئی ہوں۔ یہ چمتکار دیکھ کر دونوں بھائی-بہن موجود لوگوں (جو ستسنگ سُننے اور بھوگ لگنے کے وقت پہنچے تھے) اُن کو بتا رہے تھے کہ کمال ہو گیا۔ اُس کے بعد D.S.P صاحب نے اور سب پریوار اور رشتیداروں نے دِکشا لے لی۔ آج سب خوشحال ہیں، بھگتی کر رہے ہیں۔ بھگت سُریش بہت بڑا شرابی تھا۔ اپنی پتنی کو ٹھیک ہوا دیکھ کر ستسنگ میں آنے لگا۔ شراب اور سارا نشہ چھوڑ کر نام لیکر سُدھر گیا۔ اُس وقت تک کوئی آشرم نہیں بنایا تھا۔ گاؤں-گاؤں میں پرچار کیا جاتا تھا۔ اب بہن یشونتی کے پریوار کی پورے ڈِیگل گاؤں میں مثال ہے۔ سُریش چوہدری بھگت بن گیا۔ ساری بُرائی تیاگ دی۔ دونوں لڑکے دلی پولیس میں ایک ہی دِن سپاہی بھرتی ہو گئے۔ لوگوں کو لگا ہوگا کہ پیسے دیکر بھرتی لے-دے کر بھرتی کرائے ہونگے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ایک پیسہ بھی کسی کو نہیں دیا۔ آپ خود جانچ کرسکتے ہیں۔ دونوں لڑکوں کی شادی میں ایک روپیہ سے زیادہ کچھ نہیں لیا۔ یہ بھی جانچ کا موضوع ہے۔ ایسے-ایسے بہت سارے مثال ہیں۔ یہ کہانی بتانے کا میرا مقصد یہ ہے کہ جیسے گیتا ادھیائے 16 شلوک 23اور24 میں کہا ہے کہ شاستر ودھی چھوڑ کر من مانے آچرن کرنے والے کو کوئی لابھ پرماتما سے نہیں ملتا۔ شاسروں میں بتائی بھگتی کرنے سے پرماتما کی شکتی سے سارے ممکِن ثابت ہو جاتے ہیں۔ موکش بھی ملتا ہے۔ رُگوید منڈل 10 سُکت 161 منتر 2 میں بھی ثبوت ہے کہ پرماتما کی بھگتی کرنے والے کا لاعلاج بیماری بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اگر روگی موت کے قریب بھی پہنچ گیا ہو تو سچی بھگتی کرنے والے کو صحتمند کرکے پرماتما100٪ عمر پردھان کردیتا ہے یعنی بھگت پوری عمر زندہ رہتا ہے۔

جیسی پہلے بجلی کی سہولت نہیں ہوا کرتی تھی تو آٹا ہاتھ سے چلنے والی چکی سے ماتا-بہن پیسا کرتی تھی۔ آدمی ہاتھ سے فرسے (درات) سے مویشیوں کا چارا(شانی) کاٹا کرتے تھے۔

پھر ہاتھ سے چلانے والی مشین (گھنڈاسے) ایجاد ہوئی۔ وہ بھی مُشکل کام تھا، موجودہ وقت میں بجلی کی طاقت سے آٹا-چکی چلتی ہے، گھنڈاسے (شانی) کاٹنے کی مشینیں چلتی ہیں۔ نا مُمکِن کام ہورہا۔ جلدی اور آسانی سے ہو رہا ہے۔ بجلی کا قانونی طریقے سے کنیکشن لینا ہوتا ہے، بجلی کی مریادہ کا پالن کرنا ہوتا ہے۔ نہیں تو سُکھدائی بجلی تباہی کا سبب بن جاتی ہے۔ اسی طرح پرماتما کا کنیکشن لینا پڑتا ہے۔ اور پرماتما کی مریاداؤں کا پالن کرنا ہوتا ہے۔ تب سارے سُکھ اور موکش پرماتما دیتا ہے۔ مریادا بھنگ ہونے سے پرماتما کی شکتی آنی بند ہو جاتی ہے۔ ساری سہولتیں ملنا بند ہو جاتی۔ ڈیگل گاؤں کے لوگ اُن جھوٹے آچاریوں کی بات کو سچ مان کر کرونتھا آشر میں جا نے والے اپنے گاؤں والوں کو روکتے تھے۔ تو بھگت سُریش جی بہن یشونتی جی ہاتھ جوڑ کر گاؤں کے اُن لوگوں سے کہتے تھے کہ گام-رام، مارو چاہے چھوڑو، ہم آشرم میں جانا بند نہیں کریں گے۔ ہمارا تو گھر وہیں سے بسا ہے نہیں تو ہم آج اُجڑ گئے ہوتے۔ پرماتما اُن کی سچی بھگتی کا پھل بھی ایسا ہی دے رکھا ہے۔

بھگت سُریش کا موبائیل نمبر 009034029495 ہے۔

(ستسنگ نہ سُننے سے سروِناش ہُوا)

کبیر، رام-نام کڑوا لاگے، میٹھے لاگے دام۔

دُوبِیدا میں دونوں گئے، مایا ملی نا رام۔

پنجاب صوبے میں میرے (رامپال داس کے) پوجیہ گُرو دیوَ جی کا آشرم "تلونڈی بھائی کی" نامی قصبے میں ہے۔ اُن کے ست لوک چلے جانے کے بعد اُن کا داس (رامپال داس) مہینے کے دوسرے اتوار کو ستسنگ کرنے جاتا تھا۔ میرے گُرو دیوَ کے کچھ شِش تلونڈی بھائی کی قصبے کے سیٹھ بھی ہیں۔ اُن کا رشتیدار جمعے کے دِن کو ایک بوڑھی عورت کی موت پر دکھ کا اظہار کرنے سارا پریوار آیا تھا۔ وہ شنیوار (ہفتہ) 2 بجے بعد دوپہر کو اپنے گھر چندیگڑھ جانے لگا تو ستسنگی رشتیداروں نے اُن سے کہا کہ آج-آج اور رُک جاؤ، کل صبح 8- 10 بجے ستسنگ ہو گا۔ آپ ستسنگ سُن کر پرساد لیکر جانا۔ رشتیدار نے کہا کہ کل رویوار کو ایک پارٹی آئے گی۔

دو بجے اُس سے مجھے سودا ہونا ہے جس میں مُجھے پانچ لاکھ کا لابھ ہوگا۔ یہ گھٹنا سُنہ 1998 کی ہے۔ ستسنگیوں نے التجا کی ہے کہ آپ رویوار کو

گیارہ بجے صبح چلوگے تو بھی آپ وقت پر پہنچ سکتے ہو۔ فون کرکے انہیں آگاہ کر دینگے کہ وہ کچھ دیر سے آجائینگے۔ لیکن وہ نہیں مانا۔ اُس کے پریوار میں کُل چار فرد تھے، پتنی اور بیٹا-بیٹی۔ چاروں اپنی ماروتی کار میں سوار ہو کر چندیگڑھ کے لیے شنیوار کو روانہ ہو گئے۔

چندیگڑھ سے کچھ پہلے امبالا شہر کے پاس ایک بجری کا بھرا ٹرک خراب حالت میں کھڑا تھا۔ اُس کے پچھلے پہیے (ویل) نِکال رکھے تھے، جیک لگا رکھا تھا۔ مایا کے لالچی کو صرف پانچ لاکھ کا لابھ ہی نظر آرہا تھا۔ کار پوری اسپیڈ سے چلا رہا تھا۔ کار اُس بجری (ریتی) کے بھری ٹرک کے نیچے گُھس گئی، جیک ہٹ گیا۔ پورا پریوار کُچلا گیا۔ بڑے دُکھ کے ساتھ کہنا پڑرہا ہے کہ اگر ستسنگ سُننے کے لیے رُک جاتا تو یہ حادثہ نہیں ہوتا۔ مایا کے بنا تو کام چل جاتا، لیکن کایا کے بنا نہیں چلتا، کیونکہ شریر ہے تو پرماتما کی بھگتی کرکے آتم- کلیان کرایا جاسکتا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے خبردار کیا ہے کہ:-

کبیر، رام نام کڑوا لاگے، میٹھے لاگے دام.

دُویدھا میں دونوں گئے، مایا ملی نہ رام--

اس لیے اے بھائی -بہنو! ستسنگ کی طرف دلچسپی کرو۔ آتم-کلیان کراؤ اور جیون کی راہ کو آسان بناؤ۔

"ستسنگ میں جانے سے بڑی مصیبت ٹل جاتی ہے"

کبیر، سنت شرن میں آنے سے آئی ٹلے بلا،

جے بھاگ میں سُولی ہو، کانٹے میں ٹل جائے۔

ایک گاؤں میں سنت کا آشرم تھا، جو گاؤں سے لگ بھگ دوکلومیٹر دور بنا تھا۔ اُس گاؤں کے کئی پریوار سنت جی کے شِشّ تھے۔ سنت جی سال میں صرف دوبار اُس آشرم میں آتے تھے۔ اُس کے ساتھ کچھ ہمیشہ شِشّ بھی آتے تھے وہ سنت اپنی منڈلی کے ساتھ ہر بار

دو مہینے اُس آشرم میں رہتا۔ پھر دوسرے آشرموں میں جاتا تھا۔ سنت جی اپنے کام کاج کے مطابق دو مہینے کے لیے آیا ہوا تھا۔ اُس گاؤں کے بھگتوں کے بھوجن کا انتظام اپنے- اپنے گھروں سے کر رکھا تھا۔ ایک پریوار ایک دن کا بھوجن آشرم والوں کو گھر بناکرلاکرکھلاتا تھا۔ ہرایک بھگت کی خواہش رہتی تھی کہ اپنے گُرو جی کو اُتم بھوجن کھیر اور سبزی-روٹی کھلائیں۔ ایک پریوار کا بھوجن کا دِن تھا۔ اُس دِن دودھ خراب ہوگیا۔ اُس مائی کانام کستوری تھا۔ اُسی کے پڑوس میں ایک پریوار تھا جس میں صرف دو ماں بیٹا تھے۔ کارن یہ تھا کہ اُس بہن راموں کے پتی کی موت اُس وقت ہو گئی جب لڑکا دو سال کا تھا۔ اُس بہن نے ایک گھٹنا دیکھی تھی کے اُسکے پریوار میں دادسرے کی اولاد میں ایک بہو وِدھوا ہو گئی تھی۔ ایک بیٹا تین سال کا تھا، اُس نے اپنے دیور سے شادی کرلی۔ دیور بھی شادی شُدہ (Married)تھا۔ دیور سے بھی اُس کو ایک بیٹا ہوگیا۔ دیور دیورانی اُس سے مزدور جیسا برتاؤ کرتے تھے۔ روکھا-سوکھا-جھوٹا ٹکڑا پہلے بیٹے اور ماتا کو دیتے تھے۔ جِس کارن سے لڑکے نے بڑا ہونے پر خودکشی کرنی پڑی۔ وہ بھی پاگل ہوکر کہیں چلی گئی۔ سب دیور-جیٹھ بُرے نہیں ہوتے)اس گھٹنا کو یاد کرکے اُس راموں بہن نے جیٹھ-دیور سے شادی نہیں کی۔(لتا نہیں اُوڑا) اپنے بیٹے کرم پال کو پالا پوسا۔محنت مزدوری کی۔ کچھ زمین بھی تھی اُسی میں محنت کرکے گائے -بھینس کو پالتی تھی۔ اپنے بیٹے کو اچھا گھی-دودھ پلاتی-کھلاتی تھی۔ یہ سوچا کرتی تھی کہ بیٹا جلد ہی جوان ہو جائے گا۔ اس کی شادی کروں گی یہ اپنے کام کو سنبھال لے گا۔ میں سُکھ کا جیون جیئوں گی۔ لیکن ستسنگ بنا گیان نہیں، گیان ستگرو دیتا ہے۔ بھگتی بنا جیوَ سُکھی نہیں ہو سکتا چاہے کتنا امیر کیوں نہ ہو۔ جس پر پِتا کا سایہ نہیں تھا۔ بیٹا ماں کے لاڈ سے بِگڑتا ہی ہے۔ ماں کا سبھاؤ اپنی اولاد کو سارے مُمکِن سُکھ دینا ہوتا ہے۔ کہاوت ہے کہ رانڈ (وِدواہ) کا بیٹا اور رنڈوئی (وِدُر) کی بیٹی بگڑتی(آوارہ ہوتی) ہی ہے۔کارن پِتا کام کاج وس بیٹی کی حرکتوں پر دھیان نہیں رکھ پاتا۔ ماں بیٹے کی حرکتوں پر دھیان نہیں دے پاتی۔ بیٹی کو تو ساتھ رکھتی ہے۔ جس کارن سے کرمپال نشہ کرنے لگا، ماتا سے جھگڑا کرکے روپیہ یا باجرا،-جوار، چنا لے جاتا،اُسے بیچ کر نشہ کرتا تھا۔ ماں

سارا دن روتی رہتی تھی کہ سوچا کیا تھا یہ کیسی کرم گتی؟ آگے سے آگے سب اُلٹا ہو رہا ہے۔ جس فکر کی سبب دُبلی پتلی ہو گئی تھی۔ بھگتمتی کستوری اپنی پڑوسن راموں (رام پیاری) کے گھر گئی۔ پہلے کشل منگل(حال احوال) رسم کرتے ہوئے پوچھا کہ بیٹا کیا کر رہا ہے؟ کیسے ہو ماں-بیٹا؟ یہ بات سُن کر بہن راموں رونے لگی اور بولی کہ بہن! کیسے بھی نہیں ہیں،لڑکا بگڑ گیا ہے، نشہ کرتا ہے۔ کہنا نہیں مانتا ہے۔ جھگڑا کرتا ہے۔ گالی-گلوچ پر اُتر آتا ہے۔ آپ کو تو پتا ہے پریوار اور گاؤں والوں نے میرے اوپر کتنا دباؤ ڈالا تھا جیٹھ کا لتا اوڑھنے(پتی کے بڑے بھائی سے دوبارا شادی کرنے) کے لیے۔ میں راجو نتی کی گھٹنا سے ڈر کر جیٹھ سے شادی نہیں کی۔ اپنے بیٹے کو سکھی دیکھنے کے لیے۔ آج اس نے اُس سے بھی زیادہ دُکھ دے دیا۔ من کرتا ہے کہ کہیں چلی جاؤں یا آتم ہتیا کرلوں۔ بھگتمتی کستوری نے کہا کہ بہن! غلط بات نہیں سوچا کرتے،بڑا ہوکر سُدھر جائے گا۔آپ مرگئی تو تیرے کو پتا ہے چاچے-تاؤ ساری زمین ہڑپ لیں گے۔ لڑکے کو زیادہ نشہ کراکر مار ڈالیں گے۔ایسا وچار نہ کر، ایک کام کرو، میرے ساتھ ستسنگ میں چلا کرو۔یا اکیلی کے من میں ایسے وچار آتے رہیں گے سوکھ کر کانٹا ہو گئی ہو۔ راموں بولی! نہ بہن نہ۔ مُجھے تو نگر کے لوگ ویسے ہی شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کوئی آدمی کام لیے گھر آجاتا ہے تو چھتوں پر چڑھ کر ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔آپ کے تو سر پر تو پتی ہے۔ میں ستسنگ میں چلی گئ تو جینا حرام کر دیں گے۔ مجھے مرنا ہی پڑیگا۔ بہن یو بتا، آج صبح-صبح کیسے آنا ہوا؟ کستوری نے کہا کہ بہن آپ کو تو پتا ہی ہے کہ ہمارے گرو جی آشرم میں ٹھہرے ہیں۔ آج بھوجن کرانے کی باری میری ہے۔ بہن کھیر بنانی تھی۔ دودھ خراب ہو گیا۔ کچھ دودھ اُدھارا دے دے، کل لوٹا دوں گی۔ یہ بات سن کر بہن راموں میں کرنٹ-سا آیا اور دودھ نِکال کر بالٹی کھُونٹے(Hanger) سے لٹکا رکھی تھی، اُٹھ کر سارا کا سارا دودھ کستوری کی بالٹی میں ڈال دیا۔ کستوری نے کہا کہ بہن! کُچھ تو رکھ لے، راموں بولی بہن! نا جانے کون-سے جنم کا ثواب جاگ اٹھا ہے، مجھ بدقسمت کا دودھ پُنیہ میں لگے گا۔ بس بہن لے جا، سنتوں-بھگتوں کو بھوجن کرا۔ کستوری بہن حیران تھی کہ سارا کا سارا دودھ میں ستسنگی ہوتے ہوئے

بھی نہیں دے سکتی تھی، کلو-دو-کلو تو رکھتی۔ بہن راموں کو تو ستسنگ کی امنگ کی ضرورت ہے۔ اُس دن تو کستوری کو وقت نہیں ملا، اگلے دن 11-12 بجے راموں کے گھر گئی۔ گاؤں میں بارا سے دو تک دِن کا وقت عورتوں کو باتیں کرنے کا مل جاتا ہے۔ دو گھنٹے تک ستسنگ کی باتیں جو گُرو جی سے سُنی تھی، ساری بتائی۔ لیکن لوک لاج کے کارن راموں ماننے کو تیار نہیں تھی۔ بہن کستوری نے بتایا کہ اے بہن! آپ نے میراں بائی کا نام سُنا ہے۔ راموں بولی کہ ہاں، کرشن جی کی بھگتنی تھی۔ کستوری بولی کہ وہ مندر میں جاتی تھی، ٹھاکر پریوار میں جنم تھا۔ عورتوں کو گھر سے باہر جانے کی بندش تھی، لیکن میراں بائی نے کسی کی پرواہ نہیں کی پھر اُس کا وواہ راجا سے ہوگیا۔ رانا جی دھارمک وچار کے تھے۔ اُس نے میراں کو مندروں میں جانے سے نہیں روکا، حالانکہ لوک چرچا سے بچنے کے لیے میراں جی کے ساتھ تین-چار عورتیں نوکرانی بھیجنے لگا۔ جس کارن سے سب ٹھیک چلتا رہا۔ کچھ سال بعد میراں جی کے پتی کی موت ہوگئی۔ دیور راج گدی پر بیٹھ گیا۔ اُس نے کُل کے لوگوں کے کہنے سے میراں کو مندر میں جانے سے منع کیا، لیکن میرا ں بائی جی نہیں مانی، جس کارن سے راجا نے میراں کو مارنے کا منصوبہ رچا۔ وچار کیا کہ ایسی اٹکل بنائی جائے کہ یہ بھی مر جائے اور بدنامی بھی نہ ہو۔ راجا نے وچار کیا کہ اِسے کیسے ماریں؟ راجا نے کہا کہ سپیرے ایک ایسا سرپ لادے کے ڈبے کو کھولتے ہی کھولنے والے کو ڈنگ مارے اور انسان مرجائے، ایسا ہی کیا گیا۔ رانا جی نے اپنے لڑکے کا جنم دن منایا۔ اُس میں رشتے دار اور دوسرے معزز لوگوں کو دعوت پر بُلوایا گیا۔ راجا نے میراں جی کی باندی (نوکرانی) سے کہا کہ لے یہ بیش قیمتی ہارہے۔ میرے بیٹے کا جنم دن ہے، دور-دور سے رشتیدار آئے ہیں، میراں کو کہہ دے کے سُندر کپڑے پہن کر اس ہار کو گلے میں پہن لے نہیں تو رشتیدار کہیں گے کے اپنی بابھی جی کو اچھی طرح نہیں رکھتا۔ میری عزت-بے عزتی کا سوال ہے۔ باندی نے زیوروں کے ڈبے کو میراں بائی کو دے دیا اور راجا کا آدیش سُنا دیا۔ اُس زیورات کے ڈبے میں زہریلا کالے-سفید رنگ کا سانپ تھا۔ میراں نے باندی کے سامنے ہی اُس ڈبے کو کھولا۔ اُس میں ہیرے موتیوں سے بنا ہار تھا۔ میراں بائی نے

وچار کیا کہ اگر میں ہار نہیں پہنوں گی تو فضول کا جھگڑا ہو گا۔ میرے لیے تو یہ مٹی ہے یہ ویچار کرکے میراں جی نے وہ ہار گلے میں ڈال لیا۔ راجا کا مقصد تھا کہ آج سرپ کے ڈنک سے میراں کی موت ہو جائے گی تو سب کو یقین ہو جائے گا کہ راجا کا کوئی ہاتھ نہیں ہے۔ ہمارے سامنے سرپ ڈسنے سے میراں کی موت ہوئی ہے۔ کچھ وقت بعد راجا وزیروں اور کچھ رشتیداروں کے ساتھ میراں کے محل میں گیا تو میراں بائی کے گلے میں سُندر مہنگا ہار دیکھ کر رانا بوکھلا گیا اور بولا، بدچلن! یہ ہار کس یار سے لائی ہے؟ میراں بائی جی کے آنکھوں سے آنسوں تھے، بولی کہ آپ نے ہی تو باندی کے ذریعے بھجوایا تھا، وہی تو ہے۔ باندی کو بُلایا اور پوچھا کہ وہ ڈبہ کہاں ہے؟ باندی نے پلنگ کے نیچے سے نکال کر دکھایا۔

یے رہا راجا جی جو آپ بھیجا تھا، راجا واپس آگیا، راجا نے سوچا کے اب کے بار اس کو زہر میں اپنے سامنے پلاؤں گا، نہیں پلیے گی تو سر کاٹ دونگا۔

(میراں بائی کو زہر سے مارنے کی ویرتھ (بیکار) کوشش)

ایک سپیرے سے کہا کہ خطرناک زہر لادے جس سے زبان پر رکھتے ہی آدمی مر جائے ،ایسا زہر لایا گیا راجا نے میرا سے کہا کے یہ زہر پی لے نہیں تو تیری گردن کاٹ دی جائے گی۔ میرا نے سوچا کے گردن کاٹنے میں تو پیڑاھ ہوگی، زہر ہی پی لیتی ہوں میرا نے زہر کا پیالا پرماتما کو یاد کرکے پی لیا، لیکن اُنہیں کچھ نہیں ہُوا۔ سپیرا بُلایا اور اُس سے کہا کہ یہ نکلی زہر لایا ہے۔ سپیرے نے کہا کہ وہ پیالا کہاں ہے ؟ اُسے پیالا دیا گیا۔ سپیرے نے اُس پیالے میں دودھ ڈال کر ایک کُتے کو وہیں پلادیا، کتا دوسری بار زبان پر نہیں لگا پایا تھا، مر گیا۔

★ راجا نے دیکھ لیا کے یہ کسی طرح مرنے والی نہیں ہے، تب اُس کو مندر میں جانے سے نہیں روکا۔ اُس کے ساتھ کئی نوکرانی اور محفاظ بھی بھیجنے لگا کہ لوگ یہ ہیں کہیں گے کہ آوارہ گردی میں جاتی ہے۔

"میراں کو ست گُرو شرن ملی"

جس شری کرشن جی کے مندر میں میراں بائی پوجا کرنے جاتی تھی، اُسکے راستے میں ایک چھوٹا باغیچا تھا۔اُس میں کچھ اچھی چھایا والے درخت بھی تھے۔ اُس باغیچے میں پرمیشور کبیر جی اور سنت روی داس جی ست سنگ کر رہے تھے۔ صبح کے لگ بھگ 10 بجے کا وقت تھا۔ میراں جی نے دیکھا کے یہاں پرماتما کی چرچا یا کتھا چل رہی ہے، کچھ دیر سُن کر چلتے ہیں۔

پرمیشور کبیر جی نے ست سنگ میں مختصر سرشٹی رچنا کا گیان سُنایا۔ کہا کہ شری کرشن جی یعنی شری وشنوں جی سے اوپر دوسرے سروَ شکتیمان (پاور فُل (پرماتما ہے۔ جنم مرن سماپت نہیں ہوا تو بھگتی کرنا نہ کرنا برابر ہے۔ جنم مرن تو شری کرشن جی (وشنوں جی)کا بھی سماپت نہیں ہے۔اُس کے پُجاریوں کا کیسے ہوگا۔ جیسے ہندو سنت جن کہتے ہیں کہ گیتا کا گیان سری کرشن مطلب شری وشنوں جی نے ارجن کو بتایا، گیتا گیان داتا گیتا ادھیائے 2 شلوک 12،ادھیائے 4 شلوک 5، ادھیائے 10 شلوک 2 میں صاف کہہ دیا کہ اے ارجن! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکی ہیں، تو نہیں جانتا، میں جانتا ہوں ۔اس سے صاف ظاہر ہے کے شری کرشن جی کا بھی جنم-مرن سماپت نہیں ہے۔ یہ اویناشی نہیں ہے۔ اس لیے گیتا ادھیائے 18 کے شلوک 62 میں گیتا بولنے والے نے کہا ہے کہ اے بھارت !تُو سروِ بھاوَ سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا۔ اُس پرمیشور کی کرپا سے ہی تو سناتن پرم دھام کو اور پرم شانتی کو پراپت ہوگا۔

پرمیشور کبیر جی کے مُکھ کمل سے یہ وچن سُنکر پرماتما کے لیے بھٹک رہی آتما کو نئی روشنی ملی۔ ست سنگ کے بعد میراں بائی جی نے پرشن کیا کہ ہے مہاتما جی ! آپ کی آگیا ہو تو شنکا سمادھان کراؤں۔ کبیر جی نے کہا پرشن(سوال) کرو بہن جی !

سوال :- اے مہاتما جی ! آج تک مینے کسی سے نہیں سُنا کے شری کرشن جی سے اوپر بھی کوئی پرماتما ہے۔ آج آپ کے مُکھ سے سُن کر میں دورائے پر کھڑی ہو گئی ہوں۔ میں مانتی ہوں کے سنت جھوٹ نہیں بولتے۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ آپ کے دھارمِک اگیانی گروؤں

کی غلطی ہے جِن کو خود گیان نہیں کہ آپ کے سد گرنتھ کا گیان بتاتے ہیں؟ دیوی پُران کے تیسرے اسکند میں شری وشنوں جی خود میں قبول کرتے ہیں کے میں (وشنوں)، برہما اور شنکر ناشوان ہیں۔ ہمارا اوِر بھاؤ(جنم) اور تروبھاؤ (موت) ہوتا رہتا ہے۔ (لیکھ سماپت) میراں بائی بولی کہ اے مہراج جی! بھگوان شری کرشن جی مجھے روبرو درشن دیتے ہیں۔میں اُن سے سوال کرتی ہوں۔کبیر جی نے کہا کہ اے میراں بائی جی!آپ ایک کام کرو، بھگواں شری کرشن جی سے ہی پُوچھ لینا کہ آپ سے اُوپر بھی کوئی مالک ہے۔وہ دیوتا ہیں، کبھی جھوٹ نہیں بولینگے۔میراں بائی کو لگا کہ وہ پاگل ہوجائے گی اگر شری کرشن جی سے بھی اوپر کوئی پرماتما ہے تو۔ راتری میں میراں جی نے بھگوان شری کرشن جی کا آھوان (یاد) کیا۔تِرلوکی ناتھ پرکٹ ہوئے۔ میران نے اپنی شنکا کے سمادھان کے لیے عرض کیا کہ اے پربھو! کیا آپ سے اوپر بھی کوئی پرماتماہے۔ایک سنت نے ست سنگ میں بتایا ہے کہ شری کرشن جی نے کہا کے میراں! پرماتما تو ہے، لیکن وہ کسی کو درشن نہیں دیتا۔ ہم بہت سمادھی اور سادھنہ کرکے دیکھ لی ہے ، میراں بائی جی نے ست سنگ میں پرماتما کبیر جی سے یہ بھی سُنا تھا کے اُس پُورن پرماتما کو میں پرِتیکش (ظاہر) دکھاؤں گا۔ ستیہ سادھنا کرکے اُس کے پاس ست لوک میں بھیج دونگا۔ میراں بائی نے شری کرشن جی سے پھر سوال کیا کہ کیا آپ جیو کا جنم-مرن سماپت کر سکتے ہو؟ شری کرشن جی نے کہا کہ یہ ممکِن نہیں۔

کبیر جی نے کہا تھا کہ میرے پاس ایسا بھگتی منتر ہے جس سے جنم-مرن سدا کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ وہ پرم دھام پراپت ہوتا ہے جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 15 شلوک نمبر 4 میں کہا ہے کہ تتو گیان اور تتودرشی سنت کی پراپتی کے بعد پرماتما کے اُس پرم دھام کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں پھر کبھی نہیں آتے۔ اُسی ایک پرماتما کی بھگتی کرو۔ میراں بائی نے کہا کہ ائے بھگوان شری کرشن جی ! سنت جی کہے رہے تھے کہ میں جنم-مرن ختم کر دیتا ہوں۔ اب میں کیا کروں۔ مجھے تو پُورن موکش کی چاہ ہے۔ شری کرشن جی بولے کہ میراں! آپ اُس سنت کی شرن گھرن کرو (پناہ میں جاؤ) اپنا کلیان کراؤ۔

مُجھے جِتنا گیان تھا وہ بتا دیا۔ میراں اگلے دن مندر نہیں گئی، سیدھی سنت جی پاس اپنی نوکرانیوں کے ساتھ گئی اور دکشا لینے کی اچھا ظاہر کی اورشری کرشن جی سے ہوئی بات چیت بھی سنت کبیر جی سے کہی۔ اُس وقت چھواچھات عروج پر تھی۔ٹھاکر لوگ اپنے کو بڑا سمجھتے تھے۔ پرماتما مانوَ-بڑائی والے انسان کو کبھی نہیں ملتا۔ میراں بائی کی پِرکشا (امتحان)کے لیے کبیر جی سنت روی داس جی سے کہا کہ آپ میراں راٹھوڑ کو پرتھم منتر دے دو۔ یے میرا آپ کو آدیش (حکم)ہے۔ سنت روی داس جی نے آگیا کا پالن کیا۔ سنت کبیر پرماتما جی نے میراں سے کہا کہ بہن جی! وہ بیٹھے ہیں سنت جی، اُن کے پاس جاکر دکشا لے لیں۔ بہن میراں جی تُرنت روی داس جی کے پاس گئی اور بولی، سنت جی! دکشا دیکر کلیان کرو۔ ترنت روی داس جی کے پاس گئی اور بولی، سنت جی! دکشا دیکر کلیان کرو۔ سنت رویداس جی نے بتایا کہ بہن جی! میں چمار جاتی سے ہوں۔ آپ ٹھاکروں کی بیٹی ہو، آپ کے سماج کے لوگ آپ کو بُرا بھلا کہیں گے۔ جاتی سے باہر کر دیں گے۔ آپ وچار کر لیں۔ میراں بائی ادھیکاری آتما تھی۔ پرماتما کے لیے مر-مٹنے کے لیے سدا تت پر(تیار) رہتی تھی۔ بولی۔ سنت جی! آپ میرے پِتا، میں آپ کی بیٹی۔ مجھے دَکشا دو۔ بھاڑ میں پڑو سماج ، کل کوکتُیا بنوں گی،

تب یہ ٹھاکر سماج میرا کیا بچاؤ کریگا؟ ست سنگ میں بڑے گرو جی (کبیر جی) نے بتایا ہے کہ -:

کبیر،کُل کرنی کے کارنے ، ہنسا گیا بِگوئے۔

تب کُل کیا کرلے گا، جب چار پاؤں کا ہوئے۔۔

سنت روی داس جی اُٹھ کر سنت کبیر جی کے پاس گئے اور سب بات بتائی۔ پرماتما بولے کہ دیر نہ کر،لے آتما کو اپنے پالے میں۔ اُس وقت سنت روی داس جی نے بہن میراں کو پہلا منتر صرف پانچ نام دلیے، میراں بائی کو بتایا کہ یہ اِن کی پوجا نہیں ہے۔ اِن کی سادھنا ہے۔ اِن کے لوک میں رہنے کہ لیے، کھانے-پینے کے لیے جو بھگتی دھن چاہیے ہے وہ اِن منتروں سے ہی ملتا ہے۔ یہاں کا قرضہ اُتر جاتا ہے۔ پھر موکش کے ادھیکاری ہوتے ہیں۔ پرماتما کبیر جی اور سنت روی داس جی وہاں ایک مہینہ رُکے۔ میراں بائی پہلے تو دِن میں گھرسے باہر جاتی تھی،

پھر رات میں بھی ست سنگ میں جانے لگی کیونکہ ست سنگ دِن میں کم اور رات میں زیادہ ہوتا تھا۔ کوئی دِن میں وقت نکال لیتا، کوئی رات میں۔ میراں کے دیور رانا جی میراں کو رات کو گھر سے باہر جاتا دیکھ کر جل-بھُن گئے، لیکن میراں کو روکنا طوفان کو روکنے کے برابر تھا۔ اس لیے رانا جی نے اپنی موسی یعنی میراں کی مات جی کو بُلایا اور میراں کو سمجھانے کے لیے کہا۔ کہ اس نے ہماری عزت کا ناس کر دیا۔ بیٹی ماتا کی بات مان لیتی ہے۔ میراں کی ماتا نے میراں کو سمجھایا، میراں نے اُس کا تُرنت جواب دیا:-

"شبد"

ستسنگ میں جانا اے میراں چھوڑ دے، آئے مہاری لوگ کرے تکرار۔

ستسنگ میں جانا میرا نہ چھوٹے ری، چاہے جل کے مرو سنسار۔۔ٹیک۔۔

تھارے ستسنگ کے راہ میں اے، آہے وہاں پے رہتے ہیں کالے ناگ،

کوئی-کوئی ناگ تنے ڈس لیوے۔جب گُرو ہمارے مہر کرے ری،

آری وے تو سرپ گھنڈیوے بن جاویں۔۔ا۔۔

تھارے ستسنگ کے راہ میں اے، آہے وہاں پے رہتے ہیں بَبر شیر

کوئی-کوئی شیر تنے کھا لیوے، جب گُروواں کی مہر پھرے ری،

آری وہ تو شیراں کے گیدڑ بن جاویں ۔۔2۔۔

تھارے ستسنگ کے بیچ میں اے، آہے وہاں پے رہتے ہیں سادھو سنت،

کوئی-کوئی سنت تنے لے رمے اے۔ تیرے ری من میں ماتا پاپ ہے ری

سنت میرے ماں، باپ ہیں ری، آری یہ تو کر دینگے بیڑا پار۔۔3۔۔

وہ تو جات چمار ہے ای، اس میں ہماری ہار ہے اے۔

تیرے رے لیکھے ماتا چمار ہے رے، میرا سرجن ہار ہے رے،

آری وہ تو میراں کے گُرو روی داس۔۔4۔۔

یہ کَتھا سن کر رام پیاری (راموں) کی آنکھیں-سی کُھل گئی۔اگلے دن کستوری کے ساتھ ستسنگ میں گئی اور ایک ستسنگ سُنتے ہی دکشا لے لی۔پھر ایک دن کے بھوجن کی سیوا مانگی۔سب پریواروں نے کہا کہ بہن!ہم اپنی سیوا نہیں چھوڑ سکتے۔گرو جی اگلے بار آئینگے،تب تیری باری لگوا دینگے۔بھگت متی راموں کو تو پل کی بھی چین نہیں تھی۔رونے جیسا چہرا کرلیا،اُسی وقت کستوری بولی کہ بہن!آگے جب میری باری آئیگی تو صبح کا بھوجن میں کرادونگی،راتری کا آپ کرا دینا۔راموں کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا،کہیں-کہیں پیر ٹکے۔باری آنے پر راتری کا بھوجن تیار کیا،کھیر-حلوہ-سبزی،مانڈے(پتلی روٹی پھُلکے)بنائے۔لیکن لیلا ست گُرو کی،راموں کو تیز بخار ہو گیا۔شریر انگار کی طرح جلنے لگا۔ایک قدم بھی چلنے کی ہمت نہیں رہی۔اُسی وقت راموں کا لڑکا آگیا۔بہن راموں نے کہا بیٹا!آج میرا ایک کام کردے،تیرا زندگی-بھر احسان نہیں بھولونگی۔بیٹا مینے گُرو بنایا ہے آج راتری کا بھنڈارا تیری تائی بھگتمتی کستوری کی باری سے مانگ کر لیا ہے۔بیٹا دیکھ میرے کو تیز بخار ہو گیا ہے۔بدن آگ کی طرح جل رہا ہے۔چلنے کی ہمت نہیں ہے۔لڑکا بولا کے مجھے وقت نہیں ہے۔میں نہ دیکر آؤں بھوجن آشرم میں۔ماتا جی آپ اُس آشرم میں نہ جایا کرو۔مجھے آپ کے بارے میں بہت کچھ سُننا پڑتا ہے۔ یہ سُن کر بھگتمتی راموں پھوٹ-پھوٹ کر رونے لگی۔لڑکے کو دِیا آئی،لیکن جھنجھلا کر بولا،کہاں ہے بھوجن،دے آتا ہوں۔ راموں بہن جلد اُٹھی اور سب بھوجن دے دیا۔لڑکا اُس بھوجن کو ایک تسلے میں رکھ کر آشرم میں لے گیا۔ راموں گُرو جی سے بار-بار عرض کرتی تھی کہ گُرو جی لڑکا نشہ کرتا ہے۔گھر کی ٹھوڑ بٹوڑا کر رکھا ہے۔بات نہیں مانتا۔ اُس کو بھی شرن میں لے لو مہاراج! اگلے دن لڑکے کو آشرم میں دیکھ کر دوسرے بھگت اور بھگتمتی کہنے لگی کہ گُرو جی نے سُن لی رامون دُوکھیا کی۔ بیٹا خود بھوجن لیکرآگیا۔گُرو جی کو پتا چلا تو خوش ہوا کہ بیٹی راموں بس گئی۔سُن لی بھگوان نے۔لڑکا بولا مہاراج جی!میری ماتا جی کو تیز بخار ہوگیا ہے، مجھے بھیجا ہے۔بھوجن کرو۔سنت جی بھوجن کے لیئے بیٹھ گئے، اورسوچا لڑکا پہلی بار آیا ہے،کچھ گیان سُنا دوں۔سنت جی کہنا شروع کیا کہ بیٹا!ماتا-پتا کی سیوا کرنی چاہیے۔اُن کی آگیا کا پالن کرنا چاہیے۔موکش کے لیئے گُرو بنا کر سچی

بھگتی کرنی چاہیے۔نشے نے تو بڑے-بڑے گھر اُجاڑ دلیے،لڑکا تو جلا-بھُنا بیٹھا تھا۔اسے تو پل پل کی دیری محسوس ہورہی تھی کیونکہ اُس راتری میں اس نے اپنے ساتھی چوروں کے ساتھ راجا کے گھر میں چوری کرنے جانا تھا۔راتری کے بارہ بجے نگر سے باہر مندر میں اکٹھا ہوکر چوری کرنے جانا تھا۔ اُن کی کلپنا تھی کے رانیوں کے مھنگے-مھنگے ہار ہوتے ہیں،وہ چورا کر لائینگے، مالامال ہوجائینگے۔اس لیے لڑکا سنت جی بولا کے بابا جی!جلدی بھوجن کھا لیں،مجھے شکھشا کی ضرورت نہیں ہے۔سنت جی کو اچھا-سا نہیں لگا۔من میں وچار کیا کہ راموں حقیقت میں دُوکھی ہے اس شیطان سے،کھانا کھاتے ہی بنا برتن دھوئے برتن اُٹھاکر چل پڑا نگر کی طرف۔آدھے راستے سے زیادہ طے کرنے کے بعد اُس کے پیر میں موٹی سُول (کیکر کا کانٹا) لگ گئی۔ پیر میں بہت درد ہوا۔چلنے میں بھی مشکلات ہوئی،جیسے-تیسے گھر آیا۔آنگن میں برتن پٹک کر لگا اپنی ماتا کو اُلھانے (طعنے) دینے۔آج ہی تیرے گُرو جی کے درشن کیے۔ اور آج ہی میرے بھاگ پھوٹ گئے۔میرے پیر میں کانٹا لگ گیا۔ میں چلنے لائق بھی نہیں رہا۔آج کے بعد آشرم کی طرف مُکھ(منہ) کرکے بھی نہ سوئں۔ راموں کا بخار ہلکا ہوچُکا تھا۔ جلد اُٹھی اور کانٹا لگے پاؤں کو دھویا۔ اُس کے اُپر تیل کی گاد(تیل کے نیچے جمع میل)کو کپڑے سے باندھ دیا اور صبح کانٹا نکلوانے کا منصوبہ بنایا۔لڑکا اپنی ماتا سے بہت لڑا،اوچھی-مندی باتیں بھی کہی کیونکہ لڑکے کرمپال کو تو چوری میں شامل نہ ہونے کے سبب بہت بڑا نقصان ہُوا لگ رہا تھا۔جیسے-تیسے صبح ہوئی۔لڑکے کا کانٹا نکلوا دیا۔ ماتا (راموں) گھر کے کام میں لگ گئی،کچھ دیر میں ایک بیڈ باجا بجتا ہوا آیا۔نگر نواسیوں کو پتا ہوتا تھا کہ اس طرح کا ساز اُس وقت شہر میں بجایا جاتا ہے جب کسی کو موت کی سزا دی جاتی ہے۔اس لئیے ہر ایک انسان اپنے-اپنے گھروں کے باہر کھڑے ہوجاتے تھے اور جانا کرتے تھے کہ کس کو کس وجہ سُولی توڑا جارہا ہے۔راجا کے سپائی اُن چاروں آدمیوں سے بُلوارہے تھے کے اپنا جُرم بتاؤ۔وہ کہے رہے تھے کہ ہم راجا کے گھر چوری کرنے گئے تھے۔ہم نے خطرناک جُرم کیا ہے۔آج شام کو ہمیں سُولی پر چڑایا جائیگا۔کوئی سُنتا ہو تو کبھی اسی گلتی نہ کرنا۔کرمپال کو اپنے ساتھی چوروں کو پہچانتے دیر نہیں لگی اور ماجرا بھی سمجھ گیا۔ راموں بُولی کہ ٹیک ہوا اور کرنا چوری، تمہیں یہی

سزا چاہیے تھی، کر کے کھایا نہیں جاتا۔راموں اپنے گھر میں چلی گئی۔کرمپال ڈوار پر خوفزدہ حالت میں ڈرا-ڈرا- سا کھڑا رہا۔پھر گھر میں جا کر زور-زور-سے رونے لگا۔ راموں نے دیکھا کہ کرمپال کیوں رو رہا ہے؟ پُوچھا کہ بیٹا کیا ہوگیا؟ کانٹا بھی نکل گیا۔اب کیا درد ہورہا ہے؟ کرمپال اُٹھا اور اپنی ماتا کے سینے سے لپٹ گیا۔بولا،ماں! بھلا ہو آپ کے گُرو جی کا جس نے تیرے بیٹے کی سُولی کی سزا کانٹے میں ٹال دی۔ ماں! آج تیرا بیٹا سُولی چڑھنا تھا۔آپ کے کیسے جیوت رہتی؟ راموں بولی کے میرا بیٹا کیا چور ہے؟کیوں ٹُوٹتا سُولی؟ چوروں کو سزا ملتی ہے۔کرمپال بولا، ہاں ماں!تیرا بیٹا چور تھا۔آج کے بعد قسم ہے ماں تیری، کبھی نَشہ نہیں کرونگا۔آپ کے ساتھ ستسنگ میں چلا کرونگا۔ آپ کے ساتھ گھر کے کام میں ہاتھ بٹاؤنگا۔میں اپنی زندگی میں اپنے ماں کو کبھی دُوکھی نہیں کرونگا۔ راموں بولی کہ رے نَکمے! چوری بھی کرنے لگ گیا تھا۔لڑکا بولا کہ ہاں ماں!پکّا چور ہوگیا تھا۔ دھنیہ ہیں آپ کے ست گُرو،دھنیہ ہے میری ماں جسے ایسے مہا پُرش کی شرن ملی ہے۔ماں آج ہی چل،مجھے دکھشادلا کر لا۔راموں جلد لڑکے کو بھگت متی کستوری کے پاس لیکر گئی۔سب گھٹنا بتائی،کستوری بھی سب کام چھوڑ کر اُن کے ساتھ آشرم میں گئی اور گُرو جی کا دھنیواد کیا۔سب گھٹنا بتائی،لڑکے کو نام دلایا۔ ایک دوسرے گاؤں کے ستسنگی پریوار کی لڑکی سے کرمپال کی شادی ہوگئی-پُورا پریوار ستسنگ میں آنے لگا اور سیوا کرکے سُکھی جیون جینے لگا۔

راموں تو ستسنگ کے رنگ میں ایسی رنگی،جب- جب ستگُرو جی منڈلی کے ساتھ آکر آشرم میں رُکتے،وہ تو صبح چلی جاتی، دیر شام کو آتی اور سیوا کرتی،برتن صاف کرتی،گُرو جی کے کپڑے دھوتی۔ستسنگ کا تو ایک شبد بھی نہیں چھوڑتی تھی۔ایک وقت سردی کا موسم تھا۔ صبح 10 بجے ستسنگ شروع ہوا۔ گُرو جی نے راموں سے بولا کہ بیٹی!کپڑے دھو لا ندی پر۔دھوپ تھوڑی دیر رہتی ہے،ستسنگ کے بعد جائے گی تو کپڑے سُوکھ نہیں پائینگے۔راموں بہن کپڑے بالٹی میں ڈال کر چل پڑی۔ ندی تھوڑی دُوری پر تھی۔کپڑے پانی میں بالٹی میں بگھو کر سوڈا ڈال دیا۔سوچا کہ جتنی دیر کپڑے سوڈھا میں بھیگیں گے،تب تک ستسنگ سُن آتی ہوں۔آشرم کے باہر دیوار کے ساتھ کان لگا کر ستسنگ وچن سُننے لگی۔ستسنگ ختم ہونے پر"ست صاحب" کی

ڈھونی سُنی تو راموں کو کپڑے یاد آئے۔ دوڑی - دوڑی ندی کی طرف چلی اور ڈری ہوئی تھی کہ آج تو غلطی ہوگئی۔گُرو جی کے وچن کی اوھیلنا (خلاف ورزی)ہوگئی۔میرے اُوپر ڈانٹ پڑے گی،گُرو جی ناراض ہوگئے تو میری تو سیوا پر پانی پھیر جائیگا۔اے بھگوان!یہ کوَن بنی؟ ان ہی وچاروں میں ندی پر پہنچی تو دیکھا کہ بالٹی خالی تھی اور کپڑے دھو کر جھاڑیوں پر سُکھا رکھے تھے جو سُوکھ چُکے تھے۔راموں اُن بہنوں سے بولی جو پہلے سے ندی پر کپڑے دھورہی تھی کہ اے بہنو!یہ کپڑے آپ نے دھو کر سُکھائے ہیں کیا؟سب دوسری عورتیں راموں کی طرف دیکھنے لگی۔ایک بولی کے بہن تیرا دماغ چل گیا ہے کیا یا مزاق کررہی ہے؟آپ خُود تو کپڑے دھو رہی تھی بے صبری ہو کر۔ہمارے بھی چھینٹے لگ رہے تھے۔ تیرے کو ٹوکا بھی تھا کہ دھیرے دھیرے کپڑے دھو۔ تو خود جھاڑویوں پر سکا کر گئی تھی۔ اب کیا بھانگ کا نشہ کرآئی ہے؟ راموں رونے لگی اور سب پکڑے اُٹھا کر بالٹی میں ڈال کر آشرم کی طرف چلی۔ آشرم میں کسی سیوادار نے راموں کو آشرم کے باہر بیٹھے ست سنتے دیر تک دیکھا تھا۔ اُس نے گُرو جی کو بتایا کہ آج آپ کے کپڑے گیلے ہی رہیں گے۔ کیونکہ راموں تو ستسنگ ختم ہونے تک باہر دیوار کے کان لگاکر ست سُن رہی تھی۔ ابھی گئی ہے کپڑے دھونے۔ اتنے میں راموں نے آشرم میں پرویش(داخل) کیا اور کپڑے گرو جی کے پاس رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ سنت جی نے کپڑے چُھوئے تو پوری طرح سوکھے ہوئے تھے۔ راموں سے رونے کا کارن پوچھا تو بتایا کہ گرو جی! آپ نے دُکھی ہوکر خود کپڑے دھوئے ہیں مُجھ سے غلطی ہو گئی۔ مینے ایسے-ایسے سوچا تھا کہ کچھ دیر ست سنگ سُن کر کپڑے دھوؤں گی۔ لیکن دھیان نہیں رہا۔ گرو جی بولے کہ بیٹی! پرماتما کبیر جی راموں بنکر کپڑے دھوکر گئے ہیں ۔

جیوں بچا گؤ کی نظر میں، یوں سائیں کو سنت۔
بھگتوں کے پیچھے پھرے، بھگت وچھل بھگونت۔۔

پرماتما نے ابھرائیم سُلطان ادھم کو نرک سے نکالنے کے لیے باندی روپ استری بنکر شریر پر کوڑے کھائے تھے۔ بیٹی دُکھی نہ ہو تیرا مقصد غلط نہیں تھا۔ پرماتما تو سچی لگن اور بھاؤ کے بھوکھے ہیں۔ راموں شانت ہوئی۔ ستسنگ سے راموں بس گئی، موکش بھی ملا۔

کبیر ، ست گرو شرن میں آنے سے،آئی ٹلے بلا۔

جے بھاگ میں سُولی لکھی ہو ، کانٹے میں ٹل جائے ۔

"چور کبھی امیر نہیں ہوتا"

کبیر پرمیشور جی اپنے ودھان انوسار(قانون کے مطابق) ایک نگر کے باہر جنگل میں آشرم بنا کر رہتے تھے۔ کُچھ دن آشرم میں رہتے تھے، ست سنگ کرتے تھے۔

پھر ثبوت کیلیے نکل جاتے تھے۔اُن کا ایک جاٹ کسان چیلا تھا۔ جو کچھ ہی مہینوں سے چیلا بنا تھا۔ کسان غریب تھا۔ اُس کے پاس ایک بیل تھا۔اُسی سے کسی دوسرے کسان کے ساتھ مل-جل کرکے کھیتی کرتا تھا۔دودِن دوسرے کا بیل خود لیکر دونوں بیلوں سے ہل چلاتا تھا۔پھر دودِن دوسرا کسان اُس کا بیل لیکر اپنے بیل کے ساتھ جوڑ کر ہل جوتتا تھا۔کسان اپنے کچے مکان کے آنگن میں بیل کو باندھتا تھا۔ ایک رات میں چور نے اُس کسان کے بیل کو چرالیا۔ کسان نے دیکھا کہ بیل چوری ہوگیا۔ تو صبح وہ آشرم میں گیا۔گرودیو جی سے اپنا دُکھ بانٹ دیا۔ گرودیو جی نے کہا کے بیٹا! وشواس رکھ پرماتما پر، دان-دھرم- بھگتی کرتا رہے ، آپ کو پرماتما دو بیل دے گا۔ جو چُرا کر لے گیا ہے، وہ پاپ کا بھاگی بنا ہے ۔ پرمیشور کی کرپا سے بارش اچھی ہوئی ، کسان بھگت کی فصل چوگنی ہوئی۔ بھگت کسان نے دو بیل مول لیے اور اُن کو اچھی خوراک کھلائی۔ بیل سانڈوں جیسے طاقت ور ہو گئے۔ گاؤں میں اُس کے بیلوں کی چرچا ہوتی تھی۔ایک سال کے بعد وہ ہی چور اُسی علائقے میں چوری کرنے آیا۔کہیں موقعا نہیں لگا۔اُس نے وچار کیا کے جس کا بیل چُورایا تھا، اُس کے گھر دیکھتا ہوں ہو سکتا ہے کوئی بیل لے آیا ہو۔دیکھا تو دو بیل سانڈوؤں جیسے بندھے تھے۔ چُور نے دونوں چُرا لیے۔کسان جاگا تو بیل چُوری ہو چکے

تھے۔ گُروجی سے بتایا تو گُروجی نے کہا کہ بیٹا! تیرے گھر چار بیل دیگا بھگوان۔ چور کبھی سیٹھ نہیں ہوسکتا۔ پاپ-پاپ اکٹھے کرتا ہے۔ رضا پرماتما کی، آشرواد گُرودیو کا، بارش نے کسانوں کی موج کردی۔ بھگت کسان کے پاس زمین موجود تھی، لیکن بارش کی کمی سے کھیتی تھوڑی ایراضی میں کرتا تھا۔ بارش اچھی ہوگئی۔ دو بیل خرید لیے، اور قرضے پر لیے، کھیتی زیادہ زمین میں کی۔ ایک نوکر ہالی رکھا۔ ایک سال میں سب قرض بھی اُتر گیا۔ بیل چار ہوگئے سانڈوؤں جیسے موٹے-موٹے، تنگڑے- تنگڑے۔ مکان بھی پکا بنا لیا۔ چور دو سال بعد اُدھر گیا اور پہلے اُسی کسان کی حالت دیکھنے گیا۔ چور نے دیکھا کہ چار بیل سانڈوں جیسے بیٹھے تھے اور چور کے پاس دو دن کا آٹا باقی تھا۔ زیادہ غریب ہوگیا تھا۔ چُور نے کسان کو راتری میں نیند سے اُٹھایا تو کسان بولا، کون ہو آپ؟ چور نے کہا کے میں چور ہوں جس نے تیرے تین بیل چُرائے تھے۔ کسان بولا، بھائی! میری نیند خراب نہ کر، تو اپنا کام کر۔ پرماتما اپنا کام کر رہا ہے، مُجھے سونے دے۔ چور نے پیر پکڑ لیے اور بولا، اۓ دیوتا! میرے سے اب چوری نہیں ہورہی۔ ایک بات بتا، آپ کا چور آپ کے سامنے کھڑا ہے، آپ پکڑ بھی نہیں رہے ہو۔ اۓ بھائی! تیرا ایک بیل مینے چُرایا تیرے گھر اگلے سال دو بیل سانڈوؤں جیسے بندھے تھے، وہ دونوں بھی میں چُرا لے گیا۔ آج دوسال بعد آپ کے آنگن میں چار بیل سانڈوؤں جیسے بندھے ہیں ۔ میرا سارا ناش ہو چکا ہے۔ بالک بھی بھوکے رہتے ہیں۔ مُجھے مار چاہے چھوڑ، مُجھے تیرے وکاس (ترقی) کا راز بتا۔ میں بھی جاٹ کسان ہوں، زمین بھی ہے غریبی بہت زیادہ ہے۔ بھگت کسان نے اُس کو کہا کے آپ سنان کرو، کھانا کھاؤ۔ چور نے ویسا ہی کیا۔ پھر بھگت اُس چور کو آشرم میں لیکر گیا۔ گرو دیو سے سب قصہ بتایا، گرو دیو نے چور کو سمجھایا۔ سات-آٹھ دِن بھگت کسان نے اپنے گھر پر رکھا اور ہر دِن گرو جی سے ملا کر ستسنگ سُنایا۔ چور نے دِکشا لی۔ گرو جی نے کہا کے بھگت بیٹا! نئے بھگت کو ایک بیل دے دے اُدھارا۔ کھیتی کرے گا، تیرے پئسے لوٹا دے گا۔ بھگت نے کہا، گرو جی! ٹھیک ہے۔ بھگت کسان نے نئے بھگت کو ایک بیل دے دیا۔ نیا بھگت ہر مہینے ستسنگ میں آتا تھا، پورے پریوار کو نام (دِکشا) دلا دیا۔ دوسال میں مالی حالات ٹھیک ہو گئے۔ ایک بیل + تین پہلے والے

(چوری والے) بیلوں کے روپے لیکر چور بھگت اُس کسان بھگت کے گھر آیا۔ اُس کے بچے بھی ساتھ تھے۔کسان بھگت کواُس چور بھگت نے سب پیسے دیکر کہا کہ مُجھے معاف کرنا آپ کا اُپکار (احسان) میری سات پیڑھی بھی نہیں اُتار پائے گی۔پُرانا بھگت بولا کہ ائے بھائی! یہ سب گرو دیو جی کی کرپا ہے۔ اُن کا وچن پھلا ہے۔آپ یہ سب روپے گرو جی کو دان روپ میں دو۔ میرے کو تواُنہوں نے پہلے ہی کئی گناہ بیلوں کی پونجی دے دی تھی۔ میرے کام کی نہیں، دونوں بھگت گرو جی کے پاس گئے، اور ساری دان کے روپے چرنوں میں رکھ دی۔ گرو جی نے بھوجن-بھنڈارا (لنگر میں لگا دلیے، ستسنگ کیا۔ اس پرکار چوری کا دھن موری (بڑانالا) میں جاتا ہے۔ بھگت سدا پھلتا-پھولتا ہے۔

"سنسکار چھُوت کے روگ کی طرح پھیلتے ہیں"

اچھے اور بُرے سنسکار انفیکشن کی طرح پھیلتے ہیں، جیسے بھگت کے ہاتھ سے بوئے گئے بیج میں بھی بھگتی اعمال داخل ہوتے ہیں۔ جو اُس اَن کو کھاتا ہے، اُس میں بھی بھگتی کی پریرنا (اثر) ہوتی ہے۔

اگر کوئی نشہ کرنے والا اور کسی قسم کے دوسرے وچاروں کو من میں منتھن (سوچ) کرتا ہوا ھالی بیج بوتا ہے تو اُس بیج میں بھی اُس کے وچار داخل ہوتے ہیں جو اُس اَن کو کھانے والے کو پربھاوت(متاثر) کرتے ہیں۔

مثالطور:- ایک بہنن نے گرو دِکشا لے رکھی تھی۔ اُس کے گھر پر گرو جی آئے اور ساتھ میں ایک چیلا بھی تھا۔ اُس بہن کی بہن بھی کسی کام سے اُسی دن آگئی۔

اُس کا داماد فوت ہوگیا تھا۔ لڑکی کے چھوٹے-چھوٹے بچے تھے وہ بہت پریشان تھی، رہ-رہ کرسوچ رہی تھی کے بیٹی کا روز گار کیسے چلے گا؟ بیٹی تو اُجڑ گئی۔ دیور، جیٹھ کسی کے نہیں ہوتے۔ بچوں کو کون پالے گا؟ اے بھگوان!یہ کیا بنی؟ کون سے جنم کا پاپ آڑے آگیا؟ اُپدیشی بہن بھوجن بنانے لگی تو اُس کی بہن اُس کی سہائتا(مدد) کرنے لگی۔ زیادہ بھوجن اُس بہن نے بنایا جِس کا داماد فوت ہوگیا تھا۔ سنت-بھگت کھانا کہا کرسوگئے۔ صبح بھگت نے گرو دیو جی سے

کہا کہ اۓ گرو دیو! آج رات میں نیند کے دوران من بہت دُکھی رہا۔ جیسے میرا داماد مر گیا ۔ بیٹی کے چھوٹے-چھوٹے بچے ہیں۔ اُن کی بے حد چنتا ستاتی رہی۔ اِن کا کیا ہو گا؟ کیسے نِرواہ (گزر) ہو گا ؟ گرو جی نے اپنی شِشیہ سے پوچھا کے بیٹی! رات کا بھوجن کس نے بنایا تھا؟ اُس نے جواب دیا کہ میری چھوٹی بہن آئی ہے، اُس نے بنایا تھا۔ سنت نے پوچھا کے اُس کو کوئی کشٹ ہے کیا؟ شِشیہ نے جواب دیا کہ گرو دیو! کشٹ تو بہت زیادہ ہے ۔ لڑکی کے چھوٹے-چھوٹے بچے ہیں ۔ داماد کی موت ہو گئی ہیں۔سارا دن میری بہن اسی چنتا میں رہتی ہے۔ دن میں کئی-کئی بار یہ کہتی رہتی ہے کہ بیٹی کا کیا ہو گا؟ کیسے بچوں کا پالن کریگی؟

گرو جی نے شِشیہ کو بتایا کہ اُس بیٹی کے وچار بھوجن میں پروِیش (شامل) ہوئے اور کھانے والے کو پربھاوت (متاثر) کیا۔ مُجھے بھی یہی پریشانی ساری رات رہی تھی۔ اسی طرح اگر بھگتی، نام- سُمرن یا آرتی یا سنتوں کی وانی کا منن (وچار) کرتے-کرتے بھوجن بنایا جائے تو کھانے والے میں وہ سنسکار (اعمال) اچھا اثر کرتے ہیں، بھگتی کی رُوچی (دلچسپی) بڑھتی ہے۔ کوئی ھالی گانے-راگنی گاتا ہوا بیج بوتاہے یا کھانا بنانے والی گانا یا راگنی گاتی ہوئی بھوجن بناتی ہے۔ تو اُس میں وہ اعمال داخل ہو جاتے ہیں۔ اُسے کھانے والے کا سبھاؤ (رویہ) بھی اُسی طرح بکواس کرنے کو پریرت(متاثر) ہوتا ہے۔ جِس کا انجام ابھی (1997 کے آس پاس) میں دکھائی دے رہا ہے۔ اچھائی میں کم بُرائی میں زیادہ تعداد میں انسان لگا ہے۔ اگر سنتوں کی وانی-پاٹھ-آرتی-رمینی کرنے والوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی تو واتاورن(ماحول)بھگتی والا ہو جائیگا۔ ہر انسان کے من میں بھگتی جیسے بھاؤ اُٹھیں گے۔ اس واتاورن(ماحول) کو بنانے کے لیے گھر-گھر میں آرتی-رمینی اور نِت-نیم چلنا چاہیے۔ گروسے دِکشا لیکر نام کا سُمرن کرنا چاہیے،جس سے ماحول میں بھگتی کے خیالوں کے تتو(گروہ) زیادہ بھر جائینگے اور بُرے اعمالوں والے خیال اوپر اُٹھ جائینگے۔ بھگتی اعمال آکسیجن جانواوربُرے خیال کاربانڈائے آکسائیڈ سمجھیں۔آکسیجن روپی بھگتی اعمال کے سلینڈر کے سلینڈر کھولنے پڑینگے یعنی سد گرنتھ صاحب کے پاٹھ کرنے پڑینگے اور تینوں وقت کی سندیہ (نِت کرم) کرنے ہونگے۔ سُمرن کرنا ہو گا۔بھگتی کرنے والوں کی سنکھیا (تعداد) بڑھے گی تو

بھگتی کے خیال بھی زمین پر زیادہ پھیلیں گے جن سے ہر ایک کے من میں شانتی کا آبھاس(احساس) ہو گا۔ ستسنگ کرنے کسی کے گھر جاتے تھے تو پہلے دن تو ہمارا بھی من شانت-سا ہو جاتا تھا۔ پھر ہر ایک بھگت اپنی -اپنی رہنی، صبح کے نِت-نیم، شام کی آرتی اور سُمرن کرتے، پھر ستسنگ سُناتا، تب اُس گھر سے بُرے وچار (کُسنکار) نکل جاتے۔ سنسکاروں کی زیادہ ہونے سے من شانت ہوتا۔

جب ہم ستسنگ یا پاٹھ کرکے اگلے گاؤں جانے لگتے تھے تو پُورا پریوار رونے لگ جاتا تھا۔ اُن کو اتنی شانتی سنت اور بھگتوں کے ساتھ میں ملتی تھی۔ اُن سنسکاروں کا اثر مہینوں رہتا ہے۔ اگر نام لیکر روزانہ کی تینوں سندھیا اور سُمرن پریوار کے لوگ کرنے لگ جائیں تو وہ شانتی سدا بنی رہتی ہے۔

جو بیڑی-حُقا میں تماکھوُ(تمباکوُ) پیتا ہے اوروہ بیج بوتا ہے تو اُس اَن میں بھی تمباکو کی واسنا (سوکشم تتوّ) داخل ہوجاتے ہیں۔ اُس اَن کو کھانے والے میں بھی تمباکو استعمال کرنے کی طلب بن جاتی ہے ۔ جس کارن سے نشہ تیزی سے نوجوانوں میں بڑھ رہا ہے۔ جب تک بچے ہیں تب تک تو پِتا-چاچا-تاؤ، داداجی کے ڈر سے تمباکو استعمال نہیں کرتے ، لیکن نوجوان ہوتے ہی وہ سنسکار بڑھ جاتے ہیں، اور نشے کی عادت جلدی پڑ جاتی ہے۔ میرا مقصد ہے کے انسانی سماج سے نشہ اور دوسری سب بُرائیاں جڑ سے ختم کرکے دھرتی پر سورگ بناؤں۔ پرماتما کبیر جی کا کہا وچن سہکار(پورا) ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ اُنہیں کی پریرنا اور شکتی سے یہ انمول کام سفل ہو سکتا ہے۔ یہ داس اور میرے انویائی (شِشیہ،چیلے) سچی نیت سے اِس مشن کی کامیابی لے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ کامیابی کی پوری اُمید ہے۔

"سانسارِک چیں-چوُں میں ہی بھگتی کرنی پڑے گی"

ایک تھانے دار گھوڑی پر سوار ہوکر اپنے علاقے میں کسی کام سے جا رہا تھا۔

جُون (June) کا مہینہ، دِن کے ایک بجے کی گرمی۔ ہریانہ پرانت۔ ایک کسان رہٹ سے فصل کی سِنچائی کر رہا تھا۔ بیلوں دوارہ کولہوُ کی طرح رہٹ کو چلایا جاتا تھا۔ بالٹیوں کی لڑی

(chain)جو پُلی(چکری) کے اوپر چلتی تھی جِس سے کنوے سے پانی نکل کر کھیت میں جانے والی نالی میں گِرتا تھا۔ رہٹ کے چلنے سے جور-جور سے چیں-چوُں کی آواز ہو رہی تھی۔ دروگا اور گھوڑی دونوں پیاس سے ویاکُل(بے چین) تھے۔ تھانے دار نے پانی پینے اور گھوڑی کو پلانے کے لیے رہٹ کی طرف چل پڑے۔ رہٹ سے ہو رہی زور- زور سے چِیں-چوُں کی آواز سے گھوڑی فڑک (ڈر کر دُور بھاگ) گئی۔ تھانے دار نے کسان سے کہا کہ اس چِیں-چُوں کو بند کر۔ کسان نے بیلوں کو روک دیا۔ رہٹ چلنا بند ہوگیا، کنویں سے پانی نِکلنا بند ہوگیا۔ جو پانی پہلے نکلا تھا، اُسے زمین نے اپنے اندر سما لیا۔ دروگا گھوڑی کو قریب لایا تو دیکھا کہ نالی میں پانی نہیں تھا۔ دروگا نے کہا، اے کسان! پانی نکال۔ کسان نے بیل چلا دلیے، رہٹ سے چیں- چُوں کی آواز اور پانی دونو ں چلنے لگے۔ گھوڑی پھر فڑک گئی اور ایک ایکڑ (200 فِٹ) کی دوری پر جاکر رُکی۔ دروگا اوپر بیٹھا تھا۔ دروگا نے پھر کہا کہ کسان! شور بند کر۔ کسان نے بیل روک دلیے، پانی نالی سے زمین میں جاتے ہی ختم ہوگیا تھا۔ گھوڑی کو پاس لایا، پانی نہیں ملا تو پھر پانی نکالنے کا حکم دیا۔ رہٹ چلتے ہی گھوڑی بھاگ گئی۔ کسان نے کہا کہ دروگا جی! اس رہٹ کی چیں- چوُں میں ہی پانی پینا پڑیگا، نہیں تو دونوں مروگے۔ دروگا گھوڑی سے اُترا، لغام پکڑ کر دھیرے-دھیرے گھوڑی کو پاس لایا، چلتے رہٹ میں ہی دونوں نے پانی پیا اور زندگی بچائی۔ اس لیے سانسارک (دنیاوی) کاموں کو کرتے-کرتے ہی بھگتی، دان-دھرم، سُمرن کرنا پڑیگا، ضرور کیجیے۔

❖ اب بھگتی سے کیا ہوگا؟ عمر تو تھوڑی سی باقی ہے۔

ضلعہ جند میں گاؤں 'منورپور' میں بھگت رام کمار جی کے گھر تین دن کا پاٹھ اور ستسنگ ہو رہا تھا۔ گاؤں میں لوگ ستسنگ کو پاکھنڈ سمجھتے ہیں کیوں کہ پرانے زمانے میں ستسنگ کا انتظام بوڑھی عورتیں کیا کرتی تھی۔ رات کو ستسنگ کرتے تھے، دِن میں بہوُ کو بھائی، بھتیجوں کو گالیوں سے کوستی (بدعا دیتی) تھی۔ کوئی-کوئی تو دوسرے کے بٹورے سے گوسے (اُپلے) تک چُرا لیتی تھی۔ کبھی پکڑی جاتی تھی تو بدنامی ہوتی تھی۔ اسی طرح کی گھٹناوں سے ستسنگ نام سے لوگوں کو الرجی تھی۔ بھگت رام کمار جی کے پورے پریوار نے دکشا لے رکھی تھی۔ اُن کو پتا تھا کہ یہ

ستسنگ الگ ہے۔ جب رام کمار جی کے پتا جی کو پتا چلا کہ ہمارے گھر میں بڑا بیٹا ستسنگ کر رہا ہے تو بہت بے عزتی مانی اور سوچا کہ گاؤں والے کیا کہیں گے؟ اس لیے وہ بوڑھا تین دن تک اپنے بڑے بیٹے کے گھر پر نہیں آیا، چھوٹے بیٹے کے گھر چوبارے میں رہا۔ دن میں کھیتوں میں چلا جائے، رات کو چوبارے میں حقہ پلیے اور دُکھ مناوے کہ یہ کیسے دن دیکھ رہا ہوں۔

راتری میں داس (لیکھک) نے ستسنگ کیا۔ لاوڈ اسپیکر لگا رکھا تھا۔ رام کمار کے لڑکے کو پتا تھا کہ دادا جی اُوپر چوبارے میں ہیں۔ اُس نے ایک اسپیکر کا مُکھ دادا جی کے چوبارے کی طرف کر دیا۔ ستسنگ کے وچن سننا بوڑھے کی مجبوری بن گئی۔ دودن ست سنگ سُن کر بوڑھا تیسرے دن پاٹھ کے بھوگ پر رام کمار جی کے گھر آگیا۔ رام کمار جی کی پتنی نے بتایا کہ مینے سوچا تھا کہ بُڈھا بات بگاڑنے آیا ہے۔ مہراج جی کو غلط بولے گا۔ پاٹھ کا بھوگ لگنے کے بعد رام کمار جی کے پتا جی میرے سامنے بیٹھ گئے اور کہنے لگے، مہراج جی! میں تو اس ستسنگ سے بہت ناراض تھا، لیکن دودن آپ کی بات سُنی، مجھے جھنجھوڑ رکھ دیا ۔ مینے تو انسانی جیون کا پورا ناش کر دیا۔ مینے آٹھ ایکڑ زمین اور خرید لی، دونوں بیٹوں کو پالا-پوسا، دن-رات کھیت کے کام میں لگا رہا۔ آپ کے وچاروں سے پتا چلا ہے کہ مینے تو زندگی ناش کردی۔ اب 75سال کی عمر ہوچکی ہے، اب بھگتی سے کیا بنے گا؟ یہ بات کہہ کر وہ بوڑھا رونے لگا۔ ہچکی لگ گئی مینے اُسے شانتونہ دیتے ہوئے کہا کہ آپ یقین کرو اب بھی کچھ نہیں بگڑا ہے۔ ایک مثال تو گرو جی سے اِس داس (رامپال داس) نے سُنا تھا۔ بتایا کہ جیسے کنوئیں میں بالٹی چھوٹ گئی ہو اور اُس کی نیزو (رسی جو بالٹی سے باندھی جاتی ہے،جس سے بالٹی دوارہ کنوئیں سے پانی نکالا جاتاہے۔ پُرانے وقت میں کنوئیں لگ بھگ 100, 150 فُٹ گہرے ہوتے تھے) بھی کنوئیں میں جا رہی ہو اگر چھوڑ کر رسی کو پکڑنے کی کوشش کرنے سے رسی کی پونچھ بھی ہاتھ میں آجائے تو کچھ بھی نہیں گیا بالٹی بھی مِل گئی اور پانی بھی حاصل ہوگیا۔ اگر یہ وچار کریں کے بالٹی تو گئی، جانے دے تو مورکھتا (بیوقوفی) ہے۔ اس طرح آپ کی عمر روپی نیزو کی پوچھڑی (end) بچی ہے۔ اب دکشا لیکر سارے نشے چھوڑ کر مریادہ میں رہکر سادھنا کرو، موکش ہوجائیگا۔ اُس وقت اُس بھگت آتما

نے دکشا لی اور پوری لگن کے ساتھ بھگتی کی۔وہ پچاسی سال کی عمر میں شریر تیاگ کر گیا، جیون سفل کیا۔ وہ حُقہ پیتا تھا۔ اُسی دن تیاگ دیا اور پوری زندگی ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ رام کمار کے چھوٹے بھائی کے پریوار نے نام لیا۔ بوڑھا بھگت اُن کو خود ستسنگ میں لاتا تھا۔ بھگتی کرنے کو کہتا تھا۔ گاؤں منورپُور کے لوگ حیران تھے کہ اتنا حقہ پینے والے نے کیسے حقہ چھوڑ دیا؟ حقہ پینے والوں کے پاس بھی نہیں بیٹھتا۔

ایک چوٹ سدھاریہ جن ملن دا چاہ۔

ہریانوی مہاوت ہے کہ -:

گھام کا اور گیان کا چھکا-سا لاگیا کرے۔

اُسی میں کام بن جاتا ہے مطلب کے بھادُوا کے مہینے میں دھوپ، گھام کا زور زیادہ ہوتا ہے۔ کھیت میں کام کرنے والوں کو گھام مار جاتا ہے۔ (گھام مارنہ = دھوپ سے شریر میں نقصان ہونا جس کارن سے جسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ جور ہو جاتا ہے۔ اِسکو کہتے ہیں گھام مار گیا۔) وہ انسان وید کو کہتا تھا کہ مجھے تو پتہ بھی نہیں چلا کب گھام ما گیا۔ وید کہتا تھا کہ گھام کا تو چھکا-سا لگتا ہے یعنی اچانک اثر پڑ جاتا ہے۔ اِسی پرکار جن کو گیان کا اثر ہونا ہو تو ایک-دو بِندوُ پر ہی گیان ہو جاتا ہے، بھگتی پر لگ جاتا ہے۔

"چوہدری جیتا جاٹ کو گیان ہُوا"

گاؤں کھیکڑاا، ضلعہ باغ پت (اُتر پردیش) میں لگ بھگ 275 سال پہلے ایک جیتا رام جاٹ تھا۔ 900 بیگا زمین تھی ۔ گاؤں کا نمبر دار تھا۔ جب سے امیر اور پنچایتی آدمی تھا۔ سچ کا ہمایتی تھا۔ جھوٹ کو مھتوٗ (توجہ) نہیں دیتا تھا۔ اُس گاؤں کھیکڑا میں ایک سنت گھیسا داس جی اُس وقت میں ست سنگ کیا کرتے تھے۔ وہ چمار جاتی سے تھے اُس وقت چھُوہا چھوت عروج پر تھی۔ سنت گھیسا داس جی کو پرمیشور کبیر جی لگ بھگ سات آٹھ سال کی عمر میں جنگل میں ملے تھے۔ اُن کو یتھارتھ گیان اور دکشا دیکر انتر دھیان ہو گئے تھے۔ بڑے ہو کر سنت شری گھیسا داس جی ست سنگ کرنے لگے۔ آس پاس کے لوگ ست سنگ سُن کر دکشا لیکر سنکٹ مُکت ہونے لگے دن میں اپنے نِرواہ کے لیے کام کرتے اور رات کو ست سنگ سُنتے تھے۔مہنے میں دو

دن ست سنگ کرتے تھے رات کے ست سنگ میں عورت اور مرد دونوں جاتے تھے۔ گاؤں میں چرچا چلنے لگی۔ کہ رات میں عورتوں کو جانا ٹھیک نہیں ہے۔ کچھ بھی حادثہ ہو سکتا ہے۔ اس لیے ست سنگ کو بند کرا دیا جائے۔ گاؤں کھیکڑا کی پنچائیت ہوئی۔ پنچائیت میں دت سنگ بند کرانے کا فیصلا لیا گیا اور یہ پیغام سویئم پنچائیت کا پر مکھ چو دھری جیتا رام جی کو کہا گیا۔چودھری جیتا رام جی سنت گھیسا داس جی کے گھر گئے۔اُس دن ست سنگ چل رہا تھا۔گاؤں کے پنچائیت کے فیصلے کی چرچا پُورے گاؤں میں ہو چکی تھی۔جب چو دھری جیتا رام جی پہنچے تو ست سنگ شروتاؤن(سُننے والوں) لگا کہ چودھری صاحب جاٹ دماغ کہ ہے۔ سنت جی جھگڑا کریں گے۔ جیتا رام جی لاٹھی لیکر چلے تھے جو راستے میں ایک ورکش سا ٹھکڑی کرکے آگے چلے۔ وچار آی اکے بھگت جھگڑا تھوڑہی کرتے ہیں۔ اچھی سبھا میں لاٹھی لیکر جانا پنچائیت کو اچھا نہیں لگتا۔ ست سنگ چل رہا تھا چودھری صاحب نے وچار کیا کہ کچھ اِن کی بات سُنتا ہوں، پھر کہے سُن لونگا۔ ست سنگ میں ہی وہی گیان بتایا گیا۔ جو آپ جی ہر لال جی کے پرکرن میں پڑھ آئے ہیں۔ چودھری صاحب تو متاثر ہوگئے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہے چلی۔ اُٹھ کر سنت گھیسا رام جی کے چرنوں میں سر رکھ دیا اور کہا کے اۓ گرو دیو! مجھ اپرادھی کو مار چاہے چھوڑ غلطی بہت بڑی کردی ہے۔ میں تجھ جیوَ ست سنگ بند کرنے کا آدیس لیکر آیا ہوں معاف کرو پربھو ۔ آپ دل کھول کر ستسنگ کرو، کوئی نہیں روکے گا ،سنت گھیسا جی نے کہا کے چودھری صاحب! جو کام کرنے آئے تھے وہ کیجئے جیتا جاٹ پھر رونے لگا اور بولا شما کرو شما کرو مجھے دکشا دو۔ چودھری جیتا رام جاٹ جی بھگت بن گئے خود بھی رات میں ست سنگ سُننے لگا۔ گاؤں کھیکڑا کے گھر گھر میں چودھری صاحب جیتا رام جی کی سنت گھیسا رام جی کی شرم میں جانے کی نندا ہونے لگی۔ کہنے لگے سنت گھیسا رام سیوڑا ہیں جادو جنتر جانتا ہے۔ گاؤں کے چودھری پر تانترک کِریا کرکے اپنے وش کرلیا ہے۔ سموہن جنتر منتر جانتا ہے۔ چودھری جیتا رام جی گھر والے لڑکے اور بھائی،چاچا،تاؤ سبھ جیتا رام جاٹ اور گھیسا رام سنت کے ورودھی بن گئے۔ گاؤں والے چودھری جیتا رام سے کہنے لگے، چودھری صاحب بوڑھا ہیں بُڑھاپے میں آپ بگڑ گئے۔

چودھری جیتا رام جی کو ادھیاتمک گھام مار گیا تھا۔ یعنی گیان کا پربل اثر ہو گیا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ اے گاؤں والو! میرے بھاگ جاگ گئے جو میں بھگت بن گیا اور آپ کی نظر میں بگڑ گیا۔ بھگوان کرے میرے طرح تم سارے بگڑ جاؤ۔ بنا بگڑے کام نہیں چلے گا۔ کچھ دنوں کے بعد گاؤں کی پنچائیت ہوئی اور سنت گھیسا داس جی اور بھگت جیتا رام جی کو گاؤں چھوڑنے کا فرمان سُنا دیا۔ دونوں گرو، شیش (چیلا) ترنت گاؤں چھوڑ کر دور جگھ پر ایک گاؤں میں ست سنگ کرکے عوام کو سمجھانے لگے ۔ بہت سے لوگ انویائی ہو گئے۔ سنتوں کے چلے جانے کہ بعد گاؤں کھیکڑا میں اکال مرتیو ہونے لگی۔ پنچائیتوں کے گھروں میں پرماتما کا پرکوپ شروع ہوگیا کسی کی چارے میں آگ لگے، کسی کے پشوُ مرنے لگے کسی کے پریوار میں پریت بولنے لگے، کسی کی بیٹی ودواہ ہوگئی، کسی کو ادرنگ کی شکایت۔ گاؤں میں پشوؤں میں روغ پھل گیا۔ گاؤں کے کچھ آدمی بُجھا -بُچھا کرنے والے کے پاس گاؤں میں ہو رہے مصیبت کا کارن جاننے کے لیے گئے۔ بُجھا - بُچھا کرنے والے نے بتایا کے آپ کے گاؤں میں دوسنت بھگت رہتے تھے، وہ گاؤں سے چلے گئے ہیں،وہ واپس آئینگے تو گاؤں بسے گا نہیں تو اُجڑ جائے گا۔ اُن لوگوں نے گاؤں میں آکر پنچائیت کرکے سب بات بتائی۔ گاؤں کے خاص بندے سنت بھگت کو واپس لانے کے لیے اُس گاؤں میں گئے۔ بھگت جیتا داس نے گرو جی گھیسا داس جی سے کہا کے لگتا ہے گرو دیو! یہاں سے بھی نِکلوانے گاؤں والے آگئے ہیں۔ دیکھو! وہ آرہے ہیں سنت گھیسا داس جی بولے رکھلو چدر کندھے پر، چلتے بنیں گے۔ اتنے میں گاؤں کے چودھری پاس آگئے اور اپنے اپنے سر کے صافے (کھنڈکے) سنت گھیسا اور بھگت جیتا جی کے چرنوں میں رکھ دلیے۔ سب لوگ بولے، مہراج جی! غلطی معاف کرو آپ کے آنے کے بعد گاؤں اُجڑنے لگ رہا ہے۔ بچایا جائے تو بچا لو۔ نہیں تو ہم بھی یہیں آپ کے پاس رہیں گے۔ اُس گاؤں کے لوگ بھی اکٹھے ہو گئے۔ ساری گھٹنا کا پتا چلا، موجودا گاؤں والے کہنے لگے کے چودھریوں تم بسوگے تو ہم اُجڑیں گے۔ جب سے یہ دو دیوتا گاؤں میں آئے ہیں۔ گاؤں میں تو تو میں میں بھی نہیں ہوئی۔ دو بار بارش ہو چکی ہے۔ دیکھو! فصل لھرا رہے ہیں۔ کھیکڑا والوں نے خاص عرض کی تو دونوں مہاپرُشوں نے لوٹنے کی

ہاں کردی اور موجودا گاؤں والوں سے کہا کہ ہم وقت وقت پر آتے رہیں گے۔ ہر پُورن ماسی کو آپ کھیکڑا آیا کیجئے۔ پرماتما کبیر سب ٹھیک رکھیں گے۔ دونوں مہاپرشوں کے آتے ہی پورے گاؤں میں مکمل شانتی ہو گئی، پشوؤ (جانور) دھن ٹھیک ہو گیا۔ اگلے دن بھاری بارش ہو گئی۔ کسان لوگ پھولے نہیں سما رئے تھے۔ چھتیس برادری خوش تھی۔ سب اُپدیش بند ہوگئے۔آج تک اُس گاؤں میں سنت گھیسا داس جی اور بھگت جیتا داس جی کے نام کے میلے لگتے ہیں۔سنت غریب داس جی نے کہا ہے کہ:-

غریب جس منڈل ساڈھو نہیں،ندی نہیں گُجار

تج ہنساوں دیسڑا، جم کی موٹی مار

اِسی لیے اے پاٹھک جنو! جب بھی جس عمر میں، ست گُرو مل جائے،بھگتی شروع کر دینا۔سنت غریب داس جی کہا ہے کہ-:

غریب،چلی گئی سو جان دے،لے رہتی کوں راکھ

اُتری لاو چڑائیو، کرو ابھُوٹھی چاک

مطلب؛-جو عمر چلی گئی،اُس کی چِنتا چھوڑ کر باقی کی حفاظت کرو یعنی بھگتی،دان،سیوا میں لگا دو۔جیسے پُرانے دوَر میں کنوئیں سے کھیتی کی سنچائی کے لیے چمڑے کے چڑس(ساندھاری)استعمال ہوتی تھی جس میں دو تین کوئینٹل پانی بھر جاتا تھا۔اُس کو لکڑی کی چکری کے اوپر لاؤ (موٹی رسی) چڑھا کر باند کر کھینچتے تھے۔ اگر لاؤ (رسی) چکری سے پھسل جاتی تھی تو اُسے کھینچنا مُشکل ہو جاتا تھا۔ اُس کو جسے تیسے دبارہ چکری (لکڑی کے موٹے گھیری پر چڑاھیا جاتا تھا جس سے چڑس کو باہر نکالنا آسن ہو جاتا تھا۔ جو اُس سے لابھ لینے کا بلکل ٹھیک طریقہ ہے۔ اس لیے ائے انسان ! اگر گرو شرن نہیں لی ہے تو آپ کی لاؤ(رسی) کو دوبارہ چکری پر چڑھا لو۔ پھر چڑلاؤ آسان ہو جائے گا۔ یعنی گرو جی کی شرن لیکر اپنے جیون کی راہ کو آسان بناؤ۔

وئشیہ کا اُدھار

ست سنگ سُننے سے جیون سُدھر جاتا ہے -:

پرمیشور کبیر جی رات میں گھر گھر میں ست سنگ کرتے تھے۔ دن میں اپنے نِروہ (گذارے) کے لیے سب شروتا (سُننے والے) اور کبیر جی کام کرتے تھے۔

ایک رات کو ست سنگ چل رہا تھا۔ تھوڑی ہی دوری پر کاشی شہر کی مشہور ویشیہ چمپاکلی کا عالیشان مکان تھا۔ اُس رات کو ویشیہ کو گراکوں کی کمی تھی۔ جس کارن سے انتظار میں جاگ رہی تھی۔ اُس کو پرماتما کبیر جی کے مُکھ کمل سے پیاری امرت وانی سُنائی دی۔ ست سنگ میں بتایا گیا کے انسان استری پُرش کا جیون بڑے ثوابوں سے پراپت ہوتا ہے جو استری پُرش بھگتی نہیں کرتے، دان سیوا نہیں کرتے، وہ پرماتما کے چور ہیں۔ (گیتا ادھیائے 3 شلوک نمبر 12 میں بھی کہا ہے کے جو آدمی پرماتما سے پراپت دھن کا کچھ حصہ دان دھرم میں لگائے بنا خود ہی پیٹ بھرتا رہتا ہے۔ وہ پرماتما کے چور ہیں۔) جو انسان چوری، ڈکیتی، ٹھگی، وئیشیا گمن کرتے ہیں، وہ مہاپرادھی ہے۔ جو عورتیں وئیشیا کا دھندا کرتی ہیں وہ بھی اپرادھی ہیں۔ پرماتما کے دربار میں اُن کو بھاری سزا دی جائے گی۔ انسان ی زندگی اچھے کام کرنے اور بھگتی کرنے کے لیے پراپت ہوتا ہے۔

کبیر، چوری جاری وئیشیا ورتی کبھوں کریو کوئی،

پُنہہ پائی نہ دیھ، اوچھے ٹھور نہ ہوئے۔

انسانی جسم پراپت پرانی کو چاہلیے سب پہلے پُورن گرو کی شرن میں جاکر دکشا پراپت کرے۔ پھر پوری زندگی گرو جی کی مریادا میں رہکر سادھنہ اور سیوا،دان دھرم کرتا رہے۔ اپنا روز کا کام بھی کرے، لیکن ساری بُرائی چھوڑ کر دے ۔ اُس کا کلیان ضرور ہوتا ہے۔ ادھیاتم گیان کی کمی سے استری پُرش صرف دولت جمع کرنے کو اپنا خاص مقصد بنا کر جیون سفر کو تع کرتا ہے۔ اگر آپ کے پاس ارب خرب تک دولت سمپتی ہے جو آپ نے پوری جیون میں اٹ پٹ، چھل کپٹ کرکے جمع کی ہے۔ اچانک موت ہو جاتی ہے۔ سارے جیون کو جوڑا دھن تو

اِدھر ہی رہے گیا، ساتھ شریر بھی نہیں گیا، ساتھ گئی وہ پاپ جو پورے جیون میں مایا کی جمع کرنے میں کلیے تھے۔

کایا تیری ہے نہیں ، مایا کہاں سے ہوئے،
گرو چرنوں میں دھیان رکھ، اِن دونوں کو کھوئے۔

بھاوارتھ :-جس کایا(جسم)کو روغ مکھت کرانے کے لیے انسان اپنی سمپتی کو بیچ کر علاج کراتا ہے کہا ہے کہ کایا بھی آپ کے ساتھ نہیں جائے گی، مایا کی تو بات ہی کیا ہے۔ پُورن گرو جی سے دکشا لیکر دن،رات بھگتی کرو۔ گرو جی کے بتائے گیان کو آدھار بناکر جیون کو راہ پر چل۔ کایا اور مایا سے موہ ہٹا کر بھگتی دھن جمع کر۔

کبیر، سب جگ نِردھنہ، دھن ونتا نہ کوئی ،
دھن وان وہ جانلیے،جاپے رام نام دھن ہوئی۔
ائے انسان ! انسان کا پچھلا اتھیاص دیکھ لے۔
سروِ سونے کی لنکا تھی ، راون سے رندیرم ،
ایک پلک میں راج نشٹ ہوا ، جم کے پڑے جنجیرم۔

بھاوارتھ :-سری لنکا کے راجا راون کے پاس اتنا دھن تھا کے اُس نے سونے کے محل بنا رکھے تھے۔جب وناش ہوا تو ایک رتی (گرام)سونا بھی راون ساتھ نہیں لے جا سکا۔

غریب، بھگتی بنا کیا ہوت ہے، بھرم رہا سنسار ،
رتی کنچن پایا نہیں ، راون چلتی بار ۔

بھاوارتھ :- سنت غریب داس جی نے بھی اسی بات کا سمرتھن کیا کہ بھگتی بنا جیوِ کو کوئی لابھ نہیں ہوتا۔ مایا جوڑنے کو لیے پوری حیاتی بھٹکتا رہتا ہے۔ سری لنکا کے راجا راون کے پاس انتت(بے حد) دولت، سونا وغیرہ تھا لیکن دنیا چھوڑتے وقت ایک گرام سونا ساتھ نہیں لے جاسکا۔ ست بھگتی ست پُرش کی نہ کرنے سے یم دوتوں کے دوارہ بیل (ہتھ کڑی)باندھ کر

اوپر یم راج کے پاس لے جایا گیا۔ نرگ میں ڈالا گیا، اس لیے اے انسان ! بُرے کرموں ڈر، ست بھگتی گرو دھارن کرکے کر۔

سنکا سمادھان کرتے ہوئے پرمیشور کبیر جی نے ست سنگ میں بتایا کے ادھیاتمک گیان نہ ہونے کارن اچھے لوگوں سے بھی پاپ ہوئے ہیں۔ جب اُنہونے ست سُنا تو سارے گُناہ چھوڑ کر بھگتی کرکے اپنا کلیان کرایا ہے۔ پرماتما کبیر جی بتایا ہے کہ میرے پاس سادھنہ کے وہ یتھارتھ منتر ہے جو سارے پاپوں کو ختم کردیتے ہیں۔ ثواب بچ جاتے ہیں۔(جیسے موجود دور میں وگیانکوں نے ایسی جڑی(دوا) کھوجی ہے جو کھیتی میں ڈالنے سے گھانس اور کھرپتوار ختم کردیتی ہے، فصل محفوظ رہتا ہے)یہ منتر میں اپنے لوک سے لیکر آیاہوں۔

سوہم شبد ہم جگ میں لائے، سار شبد ہم گُپت چھپائے،

(رُگوید منڈل 9 سُکت 95 منتر 2 میں بھی پرمان ہے کے پرماتما پرتیکش(ظاہر) پرگھٹ ہوکر اپنی امرت وانی دوارہ مُکتی کے سچے راستے کو بتاتا ہے۔ وہ پرماتما سب دیوؤں کا دیو یعنی سب کا مالک بھگتی کے گُپت ناموں کو ظاہر کرتا ہے) اگر کوئی مہا پاپی بھی ہے،ست سادھنہ کرنے لگ جاتا ہے اور آئندہ کوئی پاپ نہیں کرتا ہے تو اُس کے سب پاپ ختم ہو جاتے ہیں، بھگتی کرکے پنا کلیان کرا سکتا ہے۔ اوپر والے امرت وچن سُن کر وہ بہن ویشیا جیسے گھیری نیند سے جاگی ہو۔ کانپنے لگ گئی، گھر میں تالا لگاکر ست سنگ استھل پر گئی۔ پیچھے ہی عورتوں کی طرف بیٹھ گئی۔ ست سنگ سماپن ہونے کے بعد آواز لگی کے جو دکشا لینا چاہتا ہے وہ آگے گرو دیو جی کے پاس آجائے۔ کچھ استری پُرش اُٹھ کر آگے آئے۔ وہ ویشیا بھی آئی اور گرو دیو جی کو اپنا تعارف دیا اور بتایا کہ مُجھے تو چالیس سال کی عمر میں پہلی بار یہ اُپکاری وچن سُننے کو ملے ہیں۔ اے پرماتما! کیا میرے جیسی پاپن کا بھی کلیان مُمکن ہے؟ ویسے تو آپ جی نے سب سمادھان ست سنگ میں بتا دیا، لیکن جب اپنے گھٹیہ جیون کی طرف جھانکتی ہوں تو گلانی ہوتی ہے اور وشواس نہیں ہو رہا کہ میرے جیسے اپرادھی کو معاف کر دیا جائیگا۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ -:

کبیر ، جب ہی ست نام ہردے دہرا، بھیوپاپ کو ناس

جیسے چنگی اگنی کی، پڑی پُرانے گھاس۔

بھاوارتھ :- جیسے کروڑ ٹن سوکھے گھاس کا ڈھیر لگا ہو۔ اگر اُس میں ایک تیلی ماچیس کی جلاکر ڈال دی جائے تو اُس گھانس کو راکھ بنادیتی ہے۔ پھر ہوا چلے گی تو اُس راکھ کو اُڑا لے جائیگی۔ کام تمام ہوا۔ اِسی پرکار کروڑوں جنموں کے بھی پاپ کیوں نہ ہو ں،میرے سچے منتر کا جاپ اُسے جلا کے راکھ کر دیگا۔ آئندا کوئی غلطی نا کرنا،کلیان ہوجائیگا۔

(یجُروید کے ادھیائے8 منتر 13 میں بھی یہی پرمان ہے کہ پرماتما اپنے بھگت (انسہ،انسہ)گھور پاپوں کا ناس کردیتا ہے۔جیون کا کلیان کردیتا ہے)۔

اُس بہن نے پاپ کا کام (ویشیا کا دھندا)چھوڑ دیا۔پرماتما کبیر جی سے دکشا لیکر مریادہ کا پالن کرتے ہوئے پُوری زندگی سادھنا کرکے چمپا کلی نے مُوکش پراپت کیا۔

رنکا-بنکا کی کتھا

پرمیشور کبیر جی سے چمپا کلی نے پُوچھا کہ اے بھگوان!اس پاپ کی سمپتی اور روپے کا کیا کروں؟

پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ بیٹی! اِس نرکھ کے دھن کو دان کردے۔گھر پر جا کر چمپا کلی نے وچار کیا کہ اگر سارا دھن دان کردیا تو کھاؤنگی کیا؟کوئی کام اور ہے نہیں۔چمپا کلی ست سنگ میں زیادہ وقت جانے لگی۔ایک دن ست سنگ میں بتایا گیا کہ:-

رنکا (آدمی)اور بنکا (عورت)پرماتما کے پرم بھگت تھے۔تتو گیان کو ٹھیک سے سمجھا تھا۔اَسی آدھار سے اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔اُنکی ایک بیٹی تھی جس کا نام بنکا تھا۔ایک دن نام دیو بھگت نے اپنے گُرو جی سے کہا کہ گُرو دیو آپ کے بھگت رنکا اور بنکا بہت نردھن ہیں۔اُنھیں کچھ دھن دے دو تو انکو جنگل سے لکڑیاں لاکر شہر میں بیچ کر نرواہ نہ کرنا پڑے۔دونو جنگل میں جاتے ہیں،لکڑیاں چھگ کر لاتے ہیں۔بھوجن کا کام کٹھنتا سے چلتا ہے۔گُرو دیو بولے،بھائی!مینے کئیے بار دھن دینے کی کوشش کی ہے،لیکن یہ سب دان کردیتے ہیں۔دو،تین بار تو مینے خود بیس بدل کر لکڑی خریدنے والا بنکر گیا ہوں۔اُن کی لکڑیوں کی قیمت

دوسروں سے سوٗ گُنا زیادہ دی تھی۔ اُن کی لکڑیاں رزونہ دو دو آنا کی بکتی تھی۔میں نے 10 روپئے میں خریدی تھی۔اُنھوں نے چا ر آنا رکھ کر باقی روپئے میرے کو ستسنگ میں دان کردلیے۔اب آپ بتاؤ کہ کیسے دھن دوں؟ بھگت نام دیو جی نے پھر عرض کیا کہ اب کی بار دھن دے کر دیکھو،ضرور لینگے۔گُرو اور نام دیو جی اُس راستے پر گئے جس راستے سے رنکا اور بنکا لکڑی لے کر جنگل سے آتے تھے۔گُرو جی راستے میں سونے(Gold)کے بہت سارے گہنے ڈال دلیے جو لاکھوں روپیوں کی قیمت کے تھے۔نام دیو اور گُرو دیو ایک جھاڑ کے پیچھے چُھپ کر کھڑے ہوگئے۔رنکا آگے آگے چل رہا تھا سَر پر لکڑیاں رکھ کر اور اُس کے پیچھے لکڑیاں لے کر بنکا دو سوٗ فُٹ کی دوری میں چل رہی تھی۔بھگت رنکا جی نے دیکھا کے سو نے کے زیور بیش قیمتی ہیں اور بنکا ناری ذات ہے،کہیں زیوروں کو دیکھ کر لالچ آجائے اور اپنا دھرم،کرم خراب کر لے۔اس لیے پیروں سے اُن زیوروں پر مٹی ڈالنے لگا۔بھگت متی بنکا بھی پُورے گُرو جی کی چیلی تھی۔اُس نے دیکھا کہ پتی دیو گہنوں پر مٹی ڈال رہا ہے،مقصد بھی جان گئی۔آواز لگا کر بولی کہ چلو بھگت جی!کیوں مٹی پر مٹی ڈال رہے ہو۔رنکا جی سمجھ گئے کہ ارادے کی پکی ہے،کچی نہیں ہے۔دونوں اُس لاکھوں کے دھن کا اُلنگھن کر کے نگر کو چلے گئے۔گُرو جی نے کہا کہ دیکھ لیا بھگت نام دیو جی!بھگت ہوں تو ایسے۔

ایک دن شام چار بجے گرو جی ست سنگ کر رہے تھے۔ ست سنگ استھل رنکا جی کی جھونپڑی سے چار ایکڑ کی دوری پر تھا۔ رنکا اور بنکا دونوں ست سنگ سُننے گئے ہوئے تھے۔ اُن کی بیٹی ابنکا (عمر 19 سال) جھونپڑی کے باہر چار پائی پر بیٹھی تھی۔ جھونپڑی میں آگ لگ گئی،سب سامان جل گیا۔ ابنکا دوڑی دوڑی چلی آئی اور دیکھا کہ ست سنگ چل رہا تھا۔ گرو جی ست سنگ سُنا رہے تھے۔ شروتا خاص دھیان سے ست سنگ سُننے میں مگن تھے۔ شانتی چھائی تھی۔ ابنکا نے زور زور سے کہا ماتا جی ! جھونپڑی میں آگ لگ گئی۔ سب سامان جل گیا ماتا بنکا اُٹھی اور بیٹی کو ایک طرف لے گئی۔ اور پوچھا کہ کیا بچہ ہے؟ ایک چار پائی باہر تھی وہی بچی ہے۔ بھگت رنکا بھی اُٹھ کر آگیا تھا۔ دونوں نے کہا کہ بیٹی! اُس چار پائی کو بھی آگ کے

حوالے کر کہ آجا، ست سنگ سُن لے۔ جھونپڑی نہیں ہوتی تو آگ نہیں لگتی۔ آگ نہیں لگتی تو ست سنگ کے وچنوں کا آنند بھنگ نہیں ہوتا۔ ابنا گئی اور چار پائی کو جھونپڑی والی آگ میں ڈال کر ست سنگ سُننے آگئی۔ ست سنگ کے بعد گھر گئے۔ اُس وقت کا کھانا ست سنگ لنگر میں کھا لیا تھا رات میں جلی جھونپڑی کے پاس ایک پیڑ کے نیچے بنا بچھائے سو گئے۔ بھگتی کرنے کے لیے وقت سے اُٹھے تو اُن کو اوپر سُندر جھونپڑی تھی اور سارے برتن اور آٹا،دال وغیرہ وغیرہ مٹی کے گھڑوں میں بھرا تھا۔اُسی وقت آکاش وانی ہوئی کہ بھگت پریوار!یہ پرماتما کی مہر ہے۔آپ اس جھوپری میں رہو،یہ آگیا ہے گُرو دیو کی۔تینوں پرانیوں نے کہا کہ جو آگیا گُرو دیو!صبح ہوئی تو نگر کے لوگ دیکھ کر آشچریہ چکت (حیران)رہ گئے کہ جو جھوپڑی دوسرے درخت کے ساتھ ڈلی تھی۔اُس پرانی کی لاکھ پڑی تھی۔نہیں جھونپڑی ایک ہفتے سے پہلے بن نہیں سکتی تھی۔سب نے کہا کہ یہ تو اُن کے گُرو جی کا چمتکا رہے۔نگر کے لوگ دیکھیں اور گُرو جی سے دکشا لینے کا سنکلپ کرنے لگے۔ہزاروں نگر واسیوں نے دکشا لی۔(یہ سب لیلا پرمیشور کبیر جی نے کاشی شہر میں پرگٹ ہونے سے لگ بھگ دو سَو سال پہلے کی تھی۔اُس وقت بھگت نام دیو جی کو بھی شرن میں لے لیا تھا۔)

اُپر والی کتھا پر سنگ سُن کر بھگت متی چمکا کلی کے من کا ڈر سماپت ہوگیا اور ساری سمپتی اور دھن پرماتما کبیر گُرو جی کو سمرپت کر دیا۔پرماتمانے کہا کہ بیٹی!جب تُو ہی میری ہوگئی تو سمپتی تو اپنے آپ ہی میری ہو گئی۔اس میری سمپتی کو اُتنی رکھ لے جتنے میں تیرا گُزاہ چلے،باقی دان کرتی رہے۔ بھگت متی چمکا کلی نے ویسا ہی کیا۔مکان رکھ لیا اور زیادہ تر روپئے گُرو جی کی آگیا مطابق بھوجن، بھنڈارے لنگر میں دان کر دلیے۔

"کبیر جی دوارہ شِشوں کی پریکشہ لینا"

بندی چھوڑ کبیر پرمیشور کی طرف سے انیکوں انہونی لیلائں کرنے سے متاثر ہو کر چوسٹ لاکھ شِشں بنے تھے۔ پرمیشور تو بھوت- بھوشیہ اور موجودہ وقت کی جانتے تھے۔ اُن کو پتا تھا کہ یہ سب چمتکار دیکھ کر اور اُن کو میرے آشر واد سے ہوئے سنساری فائدوں کے کارن میری جئے جئے کار کر رہے ہیں۔

اُن کو مُجھ پر وشواس نہیں ہے کہ میں پرماتما ہوں۔ لیکن دیکھا دیکھی کہتے ضرور ہیں کہ کبیر جی ہمارے ستگرو جی تو خود پرماتما آئے ہیں۔ اپنے لابھ بھی بتاتے تھے۔ ایک دن پرمیشور کبیر جی نے شِشیوں کا امتحان لینا چاہا کہ دیکھوں تو کتنے گیان کو سمجھے ہیں۔ اگر اُن کو یقین ہی نہیں ہے تو یہ موکش کے لائق نہیں ہے۔ یہ تو میرے سِر پر فضول کا بھار ہے۔ یہ ویچار کر کے ایک منصوبہ بنایا۔ اپنے پرم شِشش رویداس سے کہا کہ ایک ہاتھی کرائے پر لاؤ۔

کاشی نگر میں ایک سُندر طوائف تھی۔ اُس کے مکان سے تھوڑی دُوری پر کسی کبیر جی کے بھگت کا مکان تھا۔ کبیر جی اُس کے آنگن میں رات کے وقت ستسنگ کر رہے تھے۔ اُس دِن طوائف کے پاس بھی گراہک نہیں تھے۔ ستسنگ کے وچن سُننے کے لیے وہ اپنے مکان کی چھت پر کُرسی لیکر بیٹھ گئی۔ ساری رات ستسنگ سُنا اور اُٹھ کر ستسنگ والے مکان پر آئی اور پرماتما کبیر جی کو اپنی واقفیت کرائی اور کہا کہ گرو جی! کیا میرے جیسی پاپنی کا بھی اُدھار ہو سکتا ہے؟ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار آتم کلیان کی باتیں سُنی ہیں۔ اب میرے پاس دو ہی وکلپ (اختیار) ہیں کہ یا تو میرا کلیان ہو یا میں خودکشی کر کے پاپوں کا خاتمہ کروں۔ پرماتما کبیر جی نے کہا، بیٹی! خودکشی کرنا مہاپاپ ہے۔ بھگتی کرنے سے سارے پاپ پرماتما ناس کر دیتا ہے۔ آپ میرے سے دِکشا لیکر سادھنا کرو اور مستقبل میں پاپوں سے بچکر رہنا۔ اُس بہن نے عہد کیا اور پرماتما کبیر جی سے دکشا لیکر بھگتی کرنے لگی اور جہاں بھی پربھو کبیر جی ستسنگ کرتے وہیں ستسنگ سُننے جانے لگی۔ جس کارن سے کبیر جی کے بھگتوں کو اُس کا ستسنگ میں آنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ وہ اُس لڑکی کو کہتے تھے کہ تیرے کارن گرو جی کی بدنامی ہوتی ہے۔ تُو ستسنگ میں مت جایا کر۔ تُو سب سے آگے گرو جی کے پاس بیٹھتی ہے، وہاں نہ بیٹھا کر۔ لڑکی نے یہ باتیں گرو کبیر جی کو بتائی اور پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی۔ پرمیشور جی نے کہا کہ بیٹی! آپ ستسنگ میں آیا کرو۔ کبیر جی نے ستسنگ وچنوں کے ذریعے واضع کیا کہ میلا کپڑا صابن اور پانی سے دُور رہ کر نرمل کیسے ہو سکتا ہے؟ اِسے طرح پاپی شخص ستسنگ سے اور گرو ی سے دُور رہ کر آتم کلیان کیسے کرا سکتا ہے؟ بھگت طوائف اور بیمار سے نفرت نہیں کرتے، احترام کرتے ہیں۔ اُس کو گیان چرچہ کے ذریعے موکش حاصل کرنے کی اُمنگ کرتے ہیں۔ پرماتما کبیر جی کے بار بار سمجھانے پر بھگت جن اُس لڑکی کو

ستسنگ سے منع کرتے رہے اور بہاے کرتے تھے کہ تیرے کارن گروجی کاشی میں بدنام ہوگئے ہیں۔ کاشی کے لوگ ہمیں بار بار کہتے ہیں کہ تمہارے گروجی کے پاس طوائف بھی جاتی ہے۔ وہ کاہے کا گرو ہے۔

اُس لڑکی سے کہا کہ بیٹی! آپ میرے ساتھ ہاتھی پر بیٹھ کر چلے گی۔ لڑکی نے کہا جو حکم گرودیو! اگلے دن صبح لک بھگ دس بجے ہاتھی کے اوُپر تینوں سوار ہو کر کاشی نگر کے مکھیہ بازار میں سے گزرنے لگے۔ سنت رویداس جی ہاتھی کو چلا رہے تھے۔ لڑکی رویداس کے پیچھے کبیر جی کے آگے یعنی دونوں کے بیچ میں بیٹھی تھی۔ کبیر جی نے ایک بوتل میں گنگا کا پانی بھر لیا۔ اُس بوتل کو منہ سے لگا کر گھُونٹ گھونٹ کر پی رہے تھے۔ لوگوں کو لگا کہ کبیر جی شراب پی رہے ہیں۔ شراب کے نشے میں طوائف کو سرے عام بازار میں لیے گھوم رہے ہیں۔ کاشی کے لوگ ایک دوسرے کو بتا رہے ہیں کہ دیکھو! بڑے بڑے اُپدیش دیا کرتا کبیر جُلاہا، آج اِس کی پول-پٹی کھل گئی ہے۔ یہ لوگ ستسنگ کے بہانے ایسے کرم کرتے ہیں۔ کاشی کے لوگ کبیر جی کے شِشیوں کو پکڑ پکڑ لا کر دکھا رہے تھے کہ دیکھ تمہارے پرماتما کی کرتوت۔ شراب پی رہے ہیں، طوائف کو لیے سرے عام گھُوم رہے ہیں۔ یہ لیلا دیکھ کر وہ چوسٹ لاکھ نقلی شِشں کبیر جی کو چھوڑ کر چلے گئے۔ پہلے والی سادھنا کرنے لگے۔ لوک لاج میں پھنس کر گرو وِمکھ ہو گئے۔

پرماتما کبیر جی خاص طور ایسی لیلا اُس وقت کیا کرتے جس وقت دلی کا بدشاہ سکندر لودھی کاشی نگری میں آیا ہو۔ اُس وقت سکندر لودھی راجا کاشی میں موجود تھا۔ پنڈتوں نے راجا کو شکایت کر دی کہ کبیر جلاہے نے ظلم کر دیا۔ شرم-لاج ختم کرکے سرے عام طوائف کے ساتھ ہاتھی کے اُوپر غلط حرکت کر رہا تھا۔ شراب پی رہا ہے۔ راجا نے یکدم پکڑ کر گنگا میں ڈبو کر مارنے کا حکم دیا۔ اپنے ہاتھوں سے راجا سکندر نے ہاتھوں می ہتھکڑی اور پیروں میں بیڑی اور گلے میں طوق لگائی۔ ناؤ میں بیٹھا کر گنگا دریا کے بیچ میں لے جا کر دریا میں سپاہیوں نے پٹک دیا۔ ہتھکڑی، بیڑی اور طوق اپنے آپ ٹوٹ کر پانی میں گر گئی۔ پرماتما پانی پر پدم آسن لگا کر بیٹھ گئے۔ نیچے سے گنگا کا پانی چکر کاٹتا ہوا بہہ رہا تھا۔ پرماتما پانی کے اُوپر آرام سے بیٹھے تھے۔ کچھ وقت کے بعد پرماتما کبیر جی گنگا کے کنارے آ گئے۔ سپاہیوں نے شیخ تقی کے حکم سے کبیر جی کو پکڑ کر ناؤ میں بٹھا کر کبیر پرماتما کے پیروں اور کمر پر بھاری پتھر باندھ کر ہاتھ پیچھے کو رسی سے باندھ کر گنگا دریا کے بیچ میں پھینک دیا۔ رسے ٹوٹ گئے۔ پتھر پانی میں ڈوب گئے۔ پرمیشور کبیر جی پانی کے اوپر بیٹھے رہے گئے۔ جب دیکھا کہ کبیر گنگا

دریا میں ڈوبا نہیں تو غصے میں آکر شیخ تقی نے راجا سے کہہ کر توب کے گولے مارنے کا حکم دے دیا۔ پہلے کبیر جی کو پتھر مارے، گولی ماری، تیر مارے۔ آخر میں توب کے گولے چار پہر یعنی بارہ گھنٹے تک کبیر جی کے اوپر چلائے۔ کوئی تو وہیں کنارے پر گر جاتا، کوئی دوسرے کنارے پر جاکر گرتا، کوئی دُور تالاب میں جاکر گرتا۔ ایک بھی گولا، پتھر، بندوق کی گولی یا تیر پر میشور کبیر جی کے آس پاس بھی نہیں گیا۔ اتنا کچھ دیکھ کر بھی کاشی کے لوگ پر میشور کو نہیں پہچان پائے۔ تب پر میشور کبیر جی نے دیکھا کہ یہ تو عقل کے اندھے ہیں۔ اُسی وقت گنگا کے پانی میں سما گئے اور اپنے بھگت رویداس جی کے گھر ظاہر ہو گئے۔ دیکھنے والوں کو یقین ہو گیا کہ کبیر جُلاہا گنگا کے پانی میں ڈوب کر مر گیا ہے۔ اُس کے اوپر ریت اور ریگ (گارا) جمع ہو گئی ہو گی۔ سب خوشی مناتے ہوئے ناچتے کُودتے نگر کو چل پڑے۔ شیخ تقی اپنی منڈلی کے ساتھ سنت رویداس جی کے گھر یہ بتانے کے لیے گیا کہ جس کبیر جی کو تم پرماتما کہتے تھے وہ ڈوب گیا ہے، مر گیا ہے۔ سنت رویداس جی کے گھر پر جاکر دیکھا تو کبیر جی ایکتارہ (سُر نکالنے والا اوزار) باجا بجاکر شبد گا رہے تھے۔ شیخ تقی کی تو مان سی ہی مر گئی۔ راجا سکندر کے پاس جاکر بتایا کہ وہ آنکھیں بچاکر بھاگ گیا ہے۔ رویداس کے گھر بیٹھا ہے۔ یہ سُن کر بادشاہ سکندر لودھی سنت رویداس جی کی جھونپڑی پر گیا۔ پرماتما کبیر جی وہاں سے انتر دھیان ہو کر گنگا دریا کے بیچ میں پانی کے اوپر سمادی لگاکر جیسے زمین پر بیٹھے ہیں، ایسے بیٹھ گئے۔ رویداس سے پوچھا کہ کبیر جی کہاں پر ہیں؟ سنت رویداس جی نے کہا کہ اے بادشاہ جی! وہ پُورن پرماتما ہیں، وہ ہی الکھ اللہ ہیں۔ آپ اُنہیں پہچانو۔ وہ تو مرضی کے مالک ہیں۔ جہاں چاہے چلے جائیں۔ مُجھے کچھ نہیں پتا، کہاں چلے گئے؟ وہ تو سب ک ساتھ رہتے ہیں۔ اُسی وقت کسی نے بتایا کہ کبیر جی تو گنگا کے بیچ میں بیٹھ کر بھگتی کر رہے ہیں۔ سب لوگ اور راجا اور سپاہی گنگا دریا کے کنارے پھر سے گئے۔ راجا نے ناؤ بھیج کر ملاحوں کے ذریعے پیغام بھیجا کہ باہر آئیں۔ ملاحوں نے ناؤ کبیر جی کے پاس لے جاکر راجا کا پیغام سنایا کہ آپ کو سکندر بادشاہ یاد کر رہے ہیں۔ آپ چلیے۔ پر میشور کبیر جی اُس جہاز میں بیٹھ کر کنارے پر آئے۔

راجا سکندر نے پھر گرفتار کروا کر ہاتھ پیر باندھ کر خونی ہاتھی سے مارنے کا حکم دے دیا۔ چاروں اور عوام کھڑی تھی۔ سکندر اُونچے مکان پر بیٹھے تھے۔ پرماتما کو باندھ جُوڑ کر زمین پر ڈال رکھا تھا۔ مہاوت (ہاتھی کے ڈرائیور) نے ہاتھی کو شراب پلائی اور کبیر جی کو کُچل کر مارنے کے لیے کبیر جی طرف بڑھا۔ کبیر جی نے اپنے

پاس ایک ببر شیر کھڑا دکھادیا۔ وہ صرف ہاتھی کو دکھا ہاتھی چنگھار کر ڈر کے مارے واپس بھاگ گیا۔ مہاوت کو نوکری کا خوف ستانے لگا۔ ہاتھی کو بھالے مار مار کر کبیر جی کی طرف لے جانے لگا لیکن ہاتھی اُلٹا بھاگے تب پیلوان (مہاوت) کو بھی شیر کھڑا دکھائی دیا تو ڈر کے مارے اُس کے ہاتھ سے انکش گر گیا۔ ہاتھی بھاگ گیا۔ پر میشور کبیر جی کے بندھن ٹوٹ گئے۔ کبیر جی کھڑے ہوئے انگڑائی لی تو لمبے بڑھ گئے۔ سر آسمان کو چھوتا دکھائی دینے لگا روشن شریر دکھائی دینے لگا۔ سکندر راجا خوف سے کانپتا ہو پر میشور جی کے چرنوں میں گر گیا۔ معافی مانگی اور کہا کہ آپ پرمیشور ہیں۔ میری جان بخشو۔ میرے سے بھاری بھول ہوئی ہے۔ میں اب آپ کو پہچان گیا ہوں۔ آپ خود خدا زمین پر آئے ہو۔ تب پر میشور کبیر جی کاشی نگر میں آئے اور اُسی گنگا کے مکان کے چوک میں بھیٹھ گئے لڑکی پر ماتما کے چرن دبا رہی تھی۔ پر میشور کبیر جی کے پیر اپنی ساتھلوں (گھٹنوں سے اوُپر کی ٹانگ) پر رکھ لیے۔

پھر گنگا کے سنگ چلے، شیشی بھری شراب، غریب داس اُس پُری میں، جُلاہا بھیا خراب۔ (726)

تاری باجی پُری میں، بھشٹ جلھدی بیچ، غریب داس گنگا سبھی، دہوں سنتوں کے بیچ۔ (727)

گاوت بین بلا سپد، گنگا جل پیونت، غریب داس وہول بھئے، متوالے گھومنت۔ (728)

بھڑوا بھڑوا سب کہیں، کوئی نہ جانے کھوج، داس غریب کبیر کرم، بانٹت سِر کا بوجھ۔ (729)

دیکھو گنگا سنگ لئی، کہتے قوم چھتیس، غریب داس اِس جُلھدی کا درشن آن حدیث۔ (730)

شاہ سکندر کُوں سُنی، بھشٹ ہوئے دو سنت، غریب داس چاروں ورن، اُٹھ لاگے سب پنتھ۔ (731)

چار ورن، شٹ آشرم، دونوں دین خوشحال، غریب داس ہندو ترک، پڑیا شہر گلی جال۔ (732)

شاہ سکندر کے گئے، سُن قبلے ارداس، غریب داس طلبہ ہوئی پکڑے دونوں داس۔ (733)

کہو کبیر یو کیا کیا، گنگا لینھی سنگ، غریب داس بھُولے بھگتی، پڑیا بھجن میں بھنگ (734)

سُنو سکندر بادشاہ، ہمری ارج اواز، غریب داس وہ راکسی، جن یو ساجیا ساج۔ (735)

جڑیا طوق جنجھیر گل، شاہ سکندر آپ، غریب داس پدلین ہے، تاری اجپا جاپ۔ (736)

ہاتھوں جڑی ہتھکڑی، پگ بیڑی پہرائے، غریب داس بیچ گنگ میں، تہاں دینی چھٹکائے۔ (737)

جھڑ گئے طوق جنجھیر سب، لگے کنارے آئے، غریب داس دیکھین خلق، سیوں کا جی بادشاہ۔ (738)

نیچے نیچے گنگا جل، اوُپر آسن تھیر، غریب داس بُوڑے نہیں بیٹھے ادھر کبیر۔ (739)
یواچرج کیسا بھیا دیکھیں دونوں دین ،غریب داس کا جی کہیں باندھ دیا جل سین۔(740)
گل میں پھانسی ڈار کر، باندھو شلا سُدھار، غریب دس یو جُلہدی، جب بوڑے گنگدھار۔(741)
شلا دھری جب ناؤ میں، باندھی گلے کبیر، غریب داس پھند ٹوٹ کے، نہ ڈوبے جل نیل۔(742)
شلا چلی شاہ اور کُوں، دیکھت کاشی خیال، غریب داس کبیر کا آسن ادھر ہمال۔ (743)
تیر بان گولی چلیں توپ رہکلیوں شور، غریب داس اُس جُلہدی کے گئی ایک نہیں اور۔(744)
ادھر دھار گولے بہیں، جل کے بیچ گبھاک، غریب داس اُس جلہدی پر شستر چھوٹیں لاکھ۔(745)
توپ رہکلے سب چلیں، تیر بان کمان، غریب داس وہ جُلہدی جل پر رہے امان۔(746)
ادھر دھار اپار گتی، جل پر لگی سمادی، غریب داس نج برہم پد، کھیلیں آدانادی۔ (747)
جُلم ہوا بوڑے نہیں، شستر لگے نہ بان، غریب داس اِب کون گتی، کیسے لیجے پران۔(748)
لگی سمادی اگھاد میں، بچرے کاشی گنگ، غریب داس کلول سر، چھوٹیں چرن ترنگ۔(749)
چار پہر گولے بگے، دھمی مُلک میدان، غریب داس پوکھر سکھیں، رہ کبیر امان۔(750)
اپنی کرنی سب کری، تھاکے دونوں دین، غریب داس اب جُلہدی، پیٹھ گئے جل مین۔(751)
ڈوبیا ڈوبیا سب کہیں، ہو گئے گارت گور، غریب داس قبلے دھنی، تُم آگے کیا جور۔(752)
آنند منگل ہوت ہے، بٹیں بدھائی بیگ، غریب داس اُس جُلہدی پر پھر گئی ریتی ریگ۔(753)
ہستی گھوڑے چڑھت ہیں، پان مٹھائی چیر، غریب داس کاشی کُھسی، بوڑے گنگ کبیر۔(754)
جاوو گھر ریداس کے، ہلکارے ہجور، غریب دس کُھسیاں کہو، کھیو نہیں قصور۔ (755)
جھالر ڈھولک بجت ہیں، گاوی شبر کبیر، غریب داس ریداس سنگ، دونوں ایک ہی تیر۔(756)
کاجی پنڈت سب گئے، شاہ سکندر اُٹھ، غریب داس ریداس کے، بھیش گئے جٹ جوٹ۔ (757)
کوٹھی کُٹھلے سب جھکے، باسن ٹینڈر گول، غریب داس ریداس سنو، کہاں گئے وہ بول۔(758)
وہ پر گٹ پُورن پرش ہیں، اوناشی الکھ اللہ، غریب داس ریداس کہے، سنو سکندر شاہ۔(759)
سورج مکھی سبہان سر، کِھلے پھول گلجار، غریب داس کاجی پنڈت کرتا شاہ پُکار۔ (760)

شاہ سکندر پھر گئے، اُس گنگا کے تیر، داس غریب کبیر ہری، بیٹھے اوُپر نیر۔ (761)
بیٹھ ملاح جہاز میں، گئے دھار کے بیچ غریب داس ہری ہری کریں، پریم پھوہارے سیچ۔(762)
کری ارج ملاح تہاں، دین دُنی بادشاہ، غریب داس آسن ادھر، لگی سمادی جُلاہا۔ (763)
بھنور پھرت ہیں گنگا جل، پھول اُگانے کوٹ، غریب داس تہاں بندگی، ہریجن ہری کی اوٹ۔(764)
سنکل سیڑھی لائے کر ، اُتری تہاں ملاح ، غریب داس ہم بندگی، یاد کلیے بادشاہ۔(765)
بیٹھ کبیر جہاج میں، آئے گنگا گھاٹ، غریب داس کاشی تھکی ہانڈے بوھ ودھی باٹ۔(766)

"خونی ہاتھی سے کبیر پرمیشور کو مارنے کی ناکام کوشش"

خونی ہاتھی مست ہے، پگ بندھے جنجیر، غریب داس جہاں ڈاریا، مسک بانڈھ کبیر۔ (767)
سنھ روپ صاب دھریا، بھاگے اُلٹے فیل، غریب داس نہیں سمجھتی، یا دنیا خلیل۔ (768)
بنے کہری سنھ جت، چونر شکھر اسمان، غریب داس ہستی لکھیا، دیکھے نہیں جہان ۔ (769)
کونٹیں شیش مہاوت، انکوش شیر گر گاپ، غریب داس اُلٹا بھگے، تاری دیجیں تھاپ۔(770)
بھالے کوکھوں مار لیے، چرکھی چھونٹیں پاکھ، غریب داس نہیں نکٹ جائے، کِل کی دیویں لاکھ۔(771)
جیسی بھگتی کبیر کی، ایسی کرے نہ کوئی، غریب داس کنجر تھکے، اُلٹے بھاگے روئی۔ (772)
دُم گوویں مُنڈی دھنیں، سین نہ سمجھیں ایک، غریب داس دیکھے نہیں، آگے کھڑا لیکھ۔(773)
پیلوان دیکھیا تبے، کھڑا کہری سنگھ، غریب داس آئے تہاں، دھر مولا بہو رنگ۔ (774)
اُتریں مولا ارس تیں، بھاو بھگتی کے ہیت، غریب داس تب شاہ لکھے، کبیر پُرش سہیت۔(775)
لیلا کی کبیر نے، دوروپ میں رہ دیس، غریب داس کبیر کے، پاس کھڑے جگدیش۔ (776)
جنبھائی انگرائیاں، لمبے بھئے دیال ، غریب داس اُس شاہ کُوں مانو درشیہ کال۔ (777)
کوٹی چندر ششی بھان مکھ، گردکنڈ دُم لیل، غریب داس تہاں نہ ٹکے، بھاگ گئے رن فیل۔(778)
نیل لال بوھ پیت ہیں، ڈونگر نک پہار، غریب داس اُس شاہ کُوں، سینھن روپ دیدار۔(779)
مستک شکھر سورک لگ، دیرگھ دیھ بلند، غریب داس ہری اوُترے، کاٹن جمکے پھند ۔(780)
گردنابی نربھئے کلا، دُدکارے نہیں کوئی، غریب داس ترلوکی میں ، گاج تاس کی ہوئی۔ (781)

جیوں نرسیں پرہلاد کے، یوں وہ نرسیں ایک، غریب داس ہری آیا، راکھن جن کی ٹیک۔(782)
بار بار ستائے کر ، مستک لینی بھار، غریب داس شاہ یوں کہ بکسواب کی بار۔(783)
تہاں سینھن لیو لیں ہوا ، پرچہ اب کی بار، غرییب داس شاہ یوں کہے، اللہ دیا دیدار۔(784)
سُنو کاشی کے پنڈتو، کاجی مُلا، پیر، غریب داس اِس چرن لیئو۔ اللہ الیکھ کبیر (785)
یو کبیر اللہ ہے، اُترے کاشی دھام ، غریب داس شاہ ہوں کہے جھگڑ مُوئے بے کام۔(786)
کاجی پنڈت روٹھیا ، ہم تیاگیا یوہ دیش ، غریب داس شٹ دل کہیں ، جادو سہر ہمیش۔(787)
اِن جادو جنتر کیا، ہستی دیا بھگائے، غریب داس اِت نہ رہیں، کاشی بدری جائے ۔ (788)
کاشی بڈری چھوں دِشا، تھا نبھن ہارا ایک، غریب داس کیسے تھنبھیں، بڈرے بہت انیک۔(789)

"دِکشا کے بعد"

پُورن گُرودیو جی سے دِکشا لے کر پُورن وشواش کے ساتھ گُرو دیو دُوارا بتائی سادھنا پورے نشٹھا کے ساتھ کرے۔

❖ کبیر جی نے بتایا ہے کہ :- 1 دھیرج رکھے۔

کبیر، دھیرے-دھیرے رے منا، دھیرے سب کچھ ہوئے۔
مالی سینچے سوں گھڑا، سے آئے پھل ہوئے۔

بھاوارتھ :- جیسے مالی آم کا بیج بوتا ہے۔ اُس کی سنچائی کرتا ہے۔ کچھ دنوں کے بعد اُنکور دکھائی دیتا ہے۔ پھر بھی وقت-وقت پر سنچائی کرتا رہتا ہے۔ حفاظت کے لیے کانٹیدار جھاڑیوں کی باڑ (fences) کرتا ہے۔ ایک آم کے پودے کو پیڑ بننے میں لگ بھگ 8-10 سال لگ جاتے ہیں۔ تب تک مالی (پودا لگانے والا باغ کا مالک یا نوکر) اُس پودے کی سنچائی کرتا رہتا ہے۔ جب آم کا پیڑ بن جاتا ہے تو آم کے پھل لگتے ہیں۔ اتنے لگتے ہیں کے خود کا پریوار بھی کھاتا ہے اور بیچ کر اپنا گُزارہ بھی کرتا ہے۔ اسی پرکار بھگتی نام روپی بیج کو بوکر اگر دِکشا لے کر اُس کا سمرن، دان روپی سنچائی کرتے رہنا چاہلیے۔ آم کے پودے کی طرح دھیرے-دھیرے بھگتی روپی پیڑ بننے کے بعد سکھوں کا ڈھیر لگ جائیگا۔ جیسے آم کے پیڑ کو ٹنوں آم لگے، کھائے

اور بیچ کر دھن کمایا۔ اسی پرکار بھگت کو دھیرج رکھنا چاہیے۔ دھیرے-دھیرے بھگتی کا نتیجہ آنے لگے گا۔

❖ 2-وشواس-: پرماتما کی بھگتی کا لابھ اُسی کو ہوتا ہے جو پرماتما کی مھیما پر پُورن وشواس رکھتا ہے۔

"پرماتما کے لیے کچھ بھی نا ممکن نہیں ہے"

ایک نگر کے باہر جنگل میں دو مھاتما سادھنا کر رہے تھے۔ ایک 40 سال سے گھر چھوڑ کر سادھنا کر رہا تھا۔ دوسرا ابھی دو سال سے سادھنا کرنے لگا تھا۔ پرماتما کے دربار سے ایک دیو دُوت روزانہ کچھ وقت اُن دونوں سادھکوں کے پاس گزارا کرتا تھا۔ دونوں سادھکوں کے آشرم گاؤں کے مشرق اور مغرب میں تھے۔ بڑے کی جگہ مغرب میں اور چھوٹے کی جگہ گاؤں کے مشرق میں جنگل میں تھا۔

دیو دُوت روزانہ ایک-ایک گھنٹہ دونوں کے پاس بیٹھتا، پرماتما کی چرچا چلتی۔ دونوں سادھکوں کا اچھا وقت گُزرتا تھا۔ ایک دن دیو دُوت نے بھگوان وشنو جی سے کہا کہ بھگوان! کپیلا نگری کے باہر آپ کے دو پرم بھگت رہتے ہیں۔ شری وشنو جی نے کہا کہ ایک پرم بھگت ہے، دوسرا تو بَناوٹی بھگت ہے۔ دو دُوت نے وچار کیا کہ جو 40 سال سے سادھنا کر رہا ہے، وہ پکا بھگت ہوگا کیونکہ لمبی-لمبی داڑھی، سر پر بڑی جٹا (بال) ہے اور وقت بھی 40 سال بہت ہوتا ہے۔ دیو دُوت بولا کہ اے پربھُو! جو 40 سال سے آپ کی بھگتی کر رہا ہے، وہ ہوگا پرم بھگت۔ پربھو نے کہا نہیں۔ دوسرا جو 2 سال سے سادھنا میں لگا ہے۔ پربھُو نے کہا کہ دیو دُوت! میری بات پر وشواس نہیں ہوا۔ دیو دُوت بولا، پربھو ایسا نہیں ہے۔ لیکن میری چھوٹی عقل یہی مان رہی ہے کہ بڑی عمر والا بھی اچھا بھگت ہے۔ شری وشنو جی نے کہا کہ کل آپ دیر سے پرتھوی پر جانا۔ دونوں ہی دیر سے آنے کی وجہ پُوچھینگے تو آپ بتانا کہ آج پربھو جی نے ہاتھی کو سوئی کے ناکے(چھید) سے نکالنا تھا۔ وہ کرشمہ دیکھ کر آیا ہوں۔ اسی لیے آنے میں دیر ہو گئی۔ جو جواب ملے، اُس سے آپ کو بھی پتا لگ جائیگا کہ پرم بھگت کون ہے؟ پہلے روزانہ دیو دُوت صبح آٹھ

بجے کے آس پاس بڑے کے پاس جاتا تھا اور 10 بجے کے آس پاس چھوٹی عمر والے کے پاس جاتا تھا۔ اگلے دن بڑی عمر والے کے پاس دن کے 12 بجے پہنچا۔ دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو دیو دُوت نے بتایا کہ آج 11:30 بجے دن کے پرماتما نے کرشمہ کرنا تھا۔ وہ دیکھ کر آیا ہوں۔ 40 سال والے نے پوچھا کے کیا کرشمہ کیا پربھو نے؟ بتایئے گا۔ دیو دُوت نے کہا کہ شری وشنو جی نے کمال کر دیا، ہاتھی کو سوئی کے ناکے(چھید) میں سے نکال دیا۔ یہ سُن کر بھگت بولا کہ دیو دُوت! ایسی جھوٹ بول جو سُنے اُسے وشواس ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہاتھی سوئی کے ناکے میں سے نکل جائے۔ میرے سامنے نکال کر دکھاؤ۔ دیو دُوت سمجھ گیا کہ بھگوان سچ ہی کہے رہے تھے۔ یہ تو جانور ہے، بھگت نہیں جسے پرماتما پر ہی وشواس نہیں کے وہ سکشم(طاقتور) ہے۔ جو کام انسان نہیں کر سکتا، پرماتما کر سکتا ہے۔ اُس کی بھگتی فضول اور بَناوٹی ہے۔ دیو دُوت نمستے کر کے چل پڑا اور چھوٹے بھگت کے پاس آیا۔ بھگت نے دیری سے آنے کی وجہ پوچھی تو دیو دُوت نے شرمندگی کے ساتھ بتایا کہ کہیں یہ کوئی غلط زبان نہ بول دے۔ کہا کہ بھگت کیا بتاؤں؟ پرماتما نے تو حیران کر دیا، کمال کر دیا۔ دیکھ کر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔ پرماتما نے ہاتھی کو سوئی کے ناکے(دھاگہ ڈالنے والے چھید) کے اندر سے نکال دیا۔ یہ سُن کر بھگت بولا کہ دیو دُوت جی! اس میں حیران ہونے کی کو-سی بات ہے؟ پرماتما نکال دے پوری زمین کو سوئی کے ناکے میں سے، ہاتھی تو بات ہی کیا ہے؟ دیو دُوت نے بھگت کو سینے سے لگایا اور کہا کہ دھنیہ ہیں آپ کے ماتا-پتا جن سے جنم ہوا۔ قُربان ہوں آپکے پرماتما پر اٹل(پکے) وشواس پر۔

پڑھنے والو! یہ تو ایک مثال ہے۔ حقیقت میں بھگت کو پرماتما پر پُورن وشواس ہونا چاہئیے کہ پرماتما جو چاہے سو کرسکتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ پرماتما یہ نہیں کر سکتا، وہ نہیں کر سکتا تو اُسکو بھگتی حق ہی نہیں ہے۔ کیوں اپنا وقت بھگتی کا ناٹک کر کے برباد کرے؟ پرماتما پر پُورا یقین کر کے بھگتی راہ پر چلے گا تو منزل پر پہنچے گا۔

❖ 3- "پرماتما جو کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے"

دِکشا لینے کے بعد بھگت کے اوُپر بھگتی کی راہ میں کتنی ہی مشکل آئے، من میں یہی آئے کے پرماتما جو کرتا ہے، بھگت کے بھلے ہی میں کرتا ہے۔

کتھا :- ایک راجا اور بڑے وزیر گُرو کے چیلے تھے۔ بڑے وزیر کو پُورن وشواس تھا، لیکن راجا کو ستسنگ سُننے کا وقت کم ملتا تھا۔جس وجہ سے وہ پرماتما کے قانون سے پُورا واقف نہیں تھا،لیکن بھگتی شردھا سے کرتا تھا۔بڑے وزیر کوراجا ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ اُس کی سب سے زیادہ عزت کرتا تھا۔ ایک وزیر کو بڑے وزیر سے اسی وجہ سے جلن تھی وہ بڑے وزیر کو راجا کی نظروں میں گرانے کے لیے راجا کو بڑے وزیر کے بارے میں برائی کرتا تھا۔ایک وزیر چاہتا تھا کہ راجا مجھے بڑاوزیر بنا دے۔ اس کے لیے بار-بار کہتا تھا کہ راجن! یہ بڑاوزیر بھروسے کے لائق نہیں ہے۔ یہ آپ کو کبھی بھی دھوکا دے سکتا ہے۔ ایک دن راجا اوربڑاوزیر اور وہ چاپلُوس وزیر اور دوسرے وزیر لوگ کسی دوسرے شہرمیں جانے کی تیاری میں محل کے اندر حال میں کھڑے تھے۔راجا اپنی تلوار کو نکال کر اُس کی دھار (تیکھا پن) چیک کر نے لگا اور دوسرے وزیروں سے باتیں بھی کر رہا تھا۔جس وجہ سے راجا کے ہاتھ کی اُنگلی کٹ کر گِر گئی۔ چاپلوس بولا کہ اے راجا! یہ کیا ہوگیا؟ ہمارے راجا کتنے سندر تھے۔ آج ہمارا بدقسمتی کا دِن ہے۔ ہائے! یہ کیا ہوگیا ؟ عوام کا کون-سا بھار اپنے اوپر لے لیا؟ بڑاوزیر بولا، اچھا ہوا پرماتما جو کرتا ہے، اچھا ہی کرتا ہے۔ راجا درد سے بے چین تھا اور اوپر سے یے شبد سُنے تو بڑے وزیر کے اوپر غصہ آیا۔ اور سپاہیوں سے کہا کہ اسے جیل میں ڈال دو۔ ایسا ہی کیا گیا۔ چاپلُوس چُغل خور کو بڑاوزیر طے کرلیا۔ اُنگلی کا علاج کرایا۔ چھے مہینوں میں انگلی کا زخم بھرکر ٹھیک ہوگیا۔ کوئی درد نہیں رہا۔ اب راجا کے دائیں ہاتھ میں تین اُنگلی اور ایک انگوٹھہ بچا تھا۔ راجا اپنے بڑے وزیر سے بہت خوش تھا۔ کیونکہ اُس کا داؤ لگ گیا تھا۔ وہ راجا سے کہتا تھا کہ ائے راجن! مینے تو آپ جی سے بہت کہا تھا کہ یہ آپ کو دھوکا دے گا۔ اُس دن آپنے اپنے کانوں سُن لیا کہ وہ بولا کہ اُنگلی کٹ گئی اچھا ہوا۔ وہ تو آپ جی کے مرنے میں خوش تھا۔ کبھی آپ کو مروا دیتا۔ راجا اُس چاپلوس کی ہر ایک بات کو سچ ماننے لگا تھا۔ ایک دِن راجا اُس نئے بڑے وزیر

کے ساتھ جنگل میں شکار کھیلنے گیا۔ دونوں جنگل میں گہرے چلے گئے۔ آگے کچھ بھیل لوگ تھے۔ انہوں نے اُن دونوں کو پکڑ لیا اور اپنے سردار کے پاس لے گئے۔ اُس دن جنگلی لوگوں کا کوئی تہوار تھا۔ ایک آدمی کو کاٹ کر دیوی کی بھینٹ چڑہانا تھا۔ اُن کے ہاتھ دو لگ گئے۔ سردار نے کہا کہ دو لے آئے ہو تو دونوں کی ہی بلی چڑھا دیتے ہیں۔ دیوی اور زیادہ خوش ہوگی۔ لیکن پہلے اِن کی جانچ کرو کے کوئی عضوہ خراب نہ ہو یعنی کانا-کوترا، ہاتھ یا اُنگلی کٹی نہ ہو۔ جانچ کی تو پتا چلا کہ ایک آدمی کے ایک ہاتھ کی ایک اُنگلی کٹی ہوئی ہے۔ سردار نے کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ دوسرا ٹھیک ہے تو اس کی گردن کاٹ دو۔ اُسی وقت راجہ کو چھوڑ دیا۔ چاپلوس بڑے وزیر کی گردن راجا کو سامنے ہی کاٹ دی اور دیوی کو بھینٹ کر دی۔ راجا چل پڑا اور اپنے محل میں آیا۔ سیدھا جیل پر گیا اور بڑے وزیر کو آزاد کیا۔ راجا نے بڑے وزیر جی کو سینے سے لگایا اور کہا کہ جب میرے ہاتھ کی اُنگلی کٹی تھی اور آپ نے کہا کہ اچھا ہوا۔ بھگوان جو کرتا ہے اچھا ہی کرتا ہے، وہ سہی بات ہے۔ اگر اُس دِن میری اُنگلی نہیں کٹی ہوتی تو آج میری جان جاتی۔ بھگوان نے اچھا کیا۔ راجا نے پھر کہا کے میرے لیے تو اچھا ہوا لیکن آپ کو چھے مہینے بے گناہ جیل میں کاٹنے پڑے۔ آپ کے لیے کیا اچھا ہوا؟ بڑاوزیر بولا کہ میں آج جیل میں نہ ہوتا تو آپ کے ساتھ جاتا۔ وہاں میری گردن کٹنی تھی۔ میری موت ہونی تھی۔ چھے مہنیے کی قید سے میری جان بچ گئی میرے لیے یہ اچھا ہوا۔

اس طرح بھگت کو پرماتما پر یقین کرکے اپنے جیون کے سفر پر چلنا ہے۔

"ایک لیوا ایک دیوا دُوتم - کوئی کسی کا پتا نہ پُوتم"

ایک کسان کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا۔ بیٹا آٹھ سال کا ہوا تو بیوی کی موت ہوگئی۔ کسان کے پاس 16 ایکڑ زمیں تھی۔ کچھ سال بعد کسان نے دوسری شادی کی۔ اُس پتنی سے بھی ایک بیٹا پیدا ہو ا۔ کچھ سال بعد اُس بیوی کی بھی موت ہو گئی۔ کسان کا پہلی بیوی والا بیٹا 16 سال کا ہوا، اُس کی شادی کردی۔ کسان کی بھی موت ہوگئی۔ چھوٹا لڑکا 10-12 سال کی عمر میں

بیمار ہوگیا۔ کچھ دن علاج کرایا، پھر بڑے بھائی (موسی کا بیٹا) اور اُس کی بیوی نے وچار کیا کہ علاج پر کیو خرچ کیا؟ اگر مر گیا تو اُس کے حصے کے آٹھ ایکڑ زمین اپنے پاس رہ جائیگی۔ یہ وچار کر کے پڑوس کے گاؤں سے جو حکیم علاج کے لیے آتا تھا، اُس سے کہا کے اس لڑکے کو دوائی میں زہر ملا کر دے دو۔ ہم آپ کو دھن دینگے۔ پانچ سوٗ روپے کے لالچ میں حکیم نے اُس لڑکے کو دوائی میں زہر کھلا کر مار دیا۔ گاؤں والوں کو بتایا گیا کہ بیماری کی وجہ سے موت ہوگئی۔ کسی کو شک بھی نہیں ہُوا۔ بچے کی موت بیماری کی وجہ سے ہوئی مان لی۔

اُس موسی کے لڑکے کی موت کے ایک سال بعد بڑے بھائی کو بیٹا پیدا ہوا۔ خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ بچے کے جنم کی خوشی میں لنگر کیا۔ پُورے گاؤں میں مٹھائی بانٹی گئی۔ اُس کے بعد کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اِکلوتے بیٹے کو پیار سے پالا۔ اچھا گھی، دُودھ، دھی، کِھلا کر ہشٹ،ہشٹ کردیا۔ سولا سال کی عمر میں شادی کردی۔ اُس وقت میں چھوٹے بچوں کی شادی کو فخر کی بات مانی جاتی تھی۔ وہ لڑکا بیمار ہوگیا۔ حکیم پر حکیم بُلائے۔ مہنگے سے مہنگی دوائی کھلائی گئی۔ ہیرا اور موتی بھسم (راکھ) بھی دوائی میں ملا کر لڑکے کو کھلایا گیا۔ جس وجہ سے آٹھ ایکڑ زمین بھی بیچنی پڑی، لیکن بیماری ٹھیک ہونے کے بجائے بڑھتی ہی چلی گئی اور آخری دِن آگیا۔ لڑکے کا پِتا پریشانی کی حالت میں بیٹے کے پاس بیٹھا تھا۔ اُسی وقت لڑکا بولا، بھائی صاحب! ایک کام کر۔ پِتا نے کہا کہ بیٹا! میں تیرا پِتا ہوں۔ لڑکا بولا کہ میں تیرا وہ بھائی ہوں جس کو آپ نے زہر دے کر مروایا تھا۔ میں ہی اپنا بدلہ لینے آپ کے بیٹے کے روپ میں جنما ہوں۔ اُس لڑکے کی ماتا جی بھی وہیں موجود تھی۔ لڑکا بولا کہ آٹھ ایکڑ زمین میرے حصے کی تھی، وہ میں نے وصول کر لی ہے۔ اب صرف کفن اور لکڑیوں کا حساب باقی ہے، اُس کی تیاری کرو۔ یہ بات سُن کر پِتا عرف بھائی کا مُنہ پھٹا کا پھٹا رہ گیا۔ اپنے کلیے پر دونوں (شوہر-بیوی) نے پچھتاوا کیا۔ پرماتما کا ودھان اٹل ہے۔ بڑے بھائی نے پُتر روپ میں چھوٹے بھائی سے سوال کیا کہ ہم نے لالچ میں آکر جو پاپ کیا، ہمیں تو پرماتما نے پھل دے دیا۔ جس مقصد کے لیے، آپ کی جان لی تھی، وہ آٹھ ایکڑ زمین گئی اور دوسری اولاد ہے نہیں۔ یہ باقی زمین کوئی اور ہی لے گا۔ ہمارا تو نقصان ہُوا سو ہوا۔ یہ تو ہونا

ہی چاہئے تھا۔ پرماتما نے انصاف کیا۔ لیکن جو لڑکی آپ کی بیوی روپ میں آئی ہے، اُس نے کون-سا گُناہ کیا ہے؟ جس وجہ سے یہ ستی پرتھا (رسم) کے تحت آپ کے ساتھ زندہ جلائی جائے گی۔ اس کے ساتھ بھگوان نے ناانصافی کی ہے۔ چھوٹا بھائی عرف بیٹا بولا کہ میری موت کے دو سال بعد وہ حکیم مر گیا تھا۔ جس نے مجھے پانچ سو روپئے کی لالچ میں زہر دیکر مارا تھا۔ یہ بیوی وہی حکیم(ڈاکٹر) والی آتما ہے۔ اس کو وہ پھل ملے گا، زندہ جلائی جائے گی۔اس وقت ستی کی رسم عروج پر تھی۔شوہر کی موت کے بعد بیوی کو زندہ اسی چِتا میں جلایا جاتا۔

پیارے پڑھنے والو! وچار کرو، پرماتما کی نظر سے کچھ نہیں چھُپا ہے۔ جیسا کرو گے ویسا بھرنا پڑیگا۔ ہر ایک پریوار اسی طرح سنسکار کی وجہ سے ایک-دوسرے سے جڑا ہے۔ کوئی پچھلے جنم کا قرض اُتارنے کے لیے جنا ہے، کوئی پہلے جنم کا قرض لینے جنا ہے۔ **مثال کے لیے:-**

پِتا نے لڑکے کو پڑھایا ۔ شادی سے دو دن پہلے حادثے کا شکار ہوکر مر گیا۔ وہ اپنا قرض باپ سے لینے آیا تھا۔ بیٹا جوان ہوا کام کرکے گزارہ کرنے لگا۔ باپ بیمار ہو گیا، لاکھوں روپے لگے، فضول رہے، مر گیا۔ یہ پِتا پچھلے جنم کا قرض لینے آیا تھا۔ کچھ دینے آیا تھا لڑکی کی شادی کی ، دوسال بعد لڑکی مر گئی۔ بہت دہیج دیا تھا۔ وہ داماد پچھلے جنم کے قرض کے بدلے میں لڑکی بھی لے گیا اور دھن بھی۔ موجودہ وقت میں جو کسی کے ساتھ دھوکہ کرکے دھن ہڑپ لیتے ہیں، وہ دھن اگلے جنم میں داماد بنکر وصولے گا۔ پرماتما کا اٹل قانون ہے۔ سمجھدار کو اشارہ ہی کافی ہے۔ اوپر والی صرف کتھا ہی نہیں ہے، یہ حقیقت ہے۔ کوئی یے کہتا ہے کہ یے توڈرانے کے لیے کتھا بنائی ہے۔ کس نے دیکھا ہے کیا ہو گا؟ جیسے چور کو سمجھدار انسان سمجھاتے ہیں کہ بھائی! چوری مت کیا کر، جب پکڑا جائے گا تو پہلے توعوام پٹائی کرے گی، پھر پولیس پیٹے گی اور جیل میں بھی تکلیف اُٹھانی پڑے گے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ تو چور کو ڈرانے کہ لیے کہا ہے۔ کس نے دیکھا ہے کہ آگے کیا ہوتاہے؟ وچار کریں کہ چور کو سچائی سے خبردار کروا کر ڈرایا ہے اور سچائی بھی ہے۔ اگر چور سچائی سے ڈر کر چوری کرنا چھوڑ دیگا تو اُس کی بھلائی ہے۔ اگر کہے گا کے کس نے دیکھا ہے، آگے کیا ہوتا ہے؟ اُس کے ساتھ وہ سب گزرے گی جو پہلے

بتائی گئی تھی۔ اسی طرح جو اوپر والی کتھا کو صرف سمجھانے-ڈرانے کہ لیے ہی مانے گا تو بدنصیب ہو گا۔اس کو اُتنی ہی سچ سمجھنا جیسے چور کو خبردار کیا تھا۔

لیکھک نے یہ کتھا سن 1978 میں ایک جانوروں کے ڈاکٹر سے سُنی تھی جو کسان کے دو بیٹوں والی کتھا اوپر بتائی ہے۔ وہ اس کتھا کو اپنے پاس بیٹھنے والے کو ضرور سُناتا تھا، لیکن عمل بلکل نہیں کرتا تھا۔ دس روپے کی دوائی دیکر چار Distilled Water کے اِنجیکشن لگا کر 200-300 روپے وصولتا تھا۔ پھر شام کو ملتا تو اپنے کار نامے بھی بتاتا تھا کہ اگر کم روپے لونگا تو بھینس والا یہ سمجھے گا اچھی دوائی نہیں دی۔ بھینس کو ٹھیک تو دس روپے کی دوائی سے ہی ہو جانا تھا۔ وچار کریں کے اسے لوگوں کی کتھنی اور کرنی میں فرق ہے تو اُن کے ذریعے سُنائی اِن کتھاؤں کا دوسرے پر کیسے اثر ہو گا؟ سنت غریبداس جی نے کہا ہے کہ یے باتیں کہنے-سُننے کی نہیں ہیں، کر پاڑنے کی ہے یعنی اِن پر عمل کرنا چاہئے۔ پرماتما کے قانون کو سمجھ کر نرِمل زندگی بسر کرو۔ جیون کی راہ کو کانٹوں رہیت بنائیں۔

ایک لیوا ایک دیوا دُوتم

جس وقت شری شِوَجی نے اپنی پتنی پاروتی جی کو امر ناتھ ستھان پر ایک سوکھے درخت کے نیچے بیٹھ کر نام دِکشا (امر منتر) دیا تھا۔ اُس درخت کی کھوگڑ (تنے میں بنے بل) میں مادا طوطے نے انڈے پیدا کر رکھے تھے۔ تندرست انڈے تو شِوَ جی کی ہاتھوں سے بجائی تالی سے بچے بنکر اُڑ گئے۔ اُن میں ایک انڈا گندا (غیر صحتمند) تھا۔ اُس کا جیوِ اُس کے اندر تھا۔ جب شری شیو جی نے شری پاروتی جی کو دِکشا منتر سُنایا تو وہ گندا انڈا صحتمند ہو گیا اور طوطے کا بچا بن گیا۔ پنکھ لگ گئے، اُڑنے لائق ہوگیا۔ پاروتی جی کی سمادھی لگ گئی۔اس نے ہاں-ہاں کرنا بند کر دیا۔ طوطا ہاں-ہاں کرنے لگا تو شری شِوَ جی نے دیکھا کہ پاروتی جی کی تو سمادھی لگی ہے، سُن بول کچھ نہیں رہی ہے۔ ہاں-ہاں کی آواز کس کی ہے۔؟

دیکھا تو درخت کے تنے کے بل میں طوطا بول رہا ہے۔ شری شِوَ جی نے اُسے مارنا چاہا تو طوطا اُڑ گیا۔ پیچھے-پیچھے شری

شِوَجی سدھی سے اُڑ کر مارنے چلے رشی وید ویاس جی کی پتنی نے جمائی لی۔مُنہ کھولا تو طوطے کے شریر کو تیاگ کر جیو ویاس کی پتنی کے گربھ میں مُنہ سے داخل ہوگیا۔ شری شِوَ جی نے ویاس کی بیوی سے کہا میرا گیان چُرا کر جیو طوطے کے شریر کو چھوڑ کر آپ کے گربھ میں چلا گیا ہے۔ یہ میرا چور ہے اسے ماروں گا۔ اسی وقت شری وید ویاس جی بھی آگئے تھے،سب باتیں سُن رہے تھے۔ویاس جی نے پُوچھا،اے بھگوان! کون-کیسا چور؟ شری شِوَ جی نے بتایا کہ میں پاروتی جی کو دِکشا دے رہا تھا۔ اندر کے کملوں کا بھید بتا رہا تھا تو اس طوطے نے سُن لیا۔ یہ کسی غیر حقدار کو منتر بتا دیگا تو وہ امر ہو کر عوام کو تکلیف دیگا یہ امر ہو گیا۔ میں اس جیوَ کو ماروں گا۔ ویاس جی بولے، اے شِوَ جی بھگوان! جب یہ امر ہو گیا تو آپ مارو گے کیسے؟ یے بات سُن شنکر جی پاروتی کے پاس لوٹ گئے۔ پاروتی جی کو سب باتیں بتائی۔ شری وید ویاس جی نے اپنی دِویہ درشٹی (الہی نظر)سے دیکھا تو پتا چلا کے پتنی کے گربھ میں پُتر ہے۔ بارہ سال کے بعد بیٹا پیدا ہوا۔ ماتا کہتی تھی کہ بیٹے کا نام سُکھ دیوَ رکھنا ہے۔ اس کے گربھ رہتے ہوئے مُجھے کوئی دُکھ نہیں ہوا۔ من میں خوشی بنی رہتی تھی۔ سُکھ کا احساس ہوتا رہاتا ہے۔ اس لیے گربھ میں ہی اُس بچے کا نام سُکھ دیو رکھ دیا تھا۔ طوطے کے انڈے میں رہنے اور جلد ہی انسانی جسم حاصل کرنے کی وجہ سے برہمن لوگ اُسے شُک دیو(شُک معنیٰ طوطا) بھی کہتے تھے۔ رشی شُک دیو جی کا جنم لیتے ہی بارہ سال کا جسم بن گیا اور اُٹھ کر چلنے لگے تو رشی وید ویاس جی نے کہا، ائے بیٹا! کہاں چلا؟ شُک دیو جی اپنے ماتا-پِتا کی طرف پیٹھ کرکے کے بولا، آپ کا اور میرا اِتنا ہی سنگ ہے(سنسکار ہے) رشی ویاس جی نے کہا، ائے بیٹا سُکھ دیو! ہم نے تیرے جنم لینے کی بارہ سال انتظار کیا اور آج آپ چھوڑ کر جارہے ہو۔ایک بار منہ تو دکھا دے۔ سُکھ دیو رشی بولے، ائے رشی جی! بہت بار آپ میرے پِتا بنے، انیکوں بار میں آپ کا پِتا بنا۔ یہ تو بڑا جھنجھٹ ہے۔ میں بھگتی کرکے جنم-مرن سے مُکتی کرواؤنگا۔ میں آپ کی طرف منہ اس لیے نہیں کررہا ہوں کہ کہیں میرا آپ میں موہ نا ہوجائے۔

سنت غریب داس جی نے وانی دوارہ بتایا ہے کہ -:

ایک لیوا ایک دیوا دُوت ، کوئی کاہُو کا پِتا نہ پُوت۔

رِن سمبندھ جُڑا ایک ٹھاٹھ، انت سے سب بارہ باٹا۔

بھاوارتھ :- سُکھ دیو جی نے کہا کہ جو پریوار کے فرد بیٹا-پتا وغیرہ-وغیرہ ناتوں میں ہے، وہ سب گذرے جنموں کا قرضہ لینے یا دینے کے لیے جُڑے ہیں۔ حقیقت میں کوئی کسی کا باپ-بیٹا نہیں ہے۔ موت کے بعد اپنے-اپنے سنسکار کی وجہ سے الگ-الگ جگہوں پر جاکر دوسرے جسم حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لیے کوئی کسی کا باپ-بیٹا نہیں ہے۔

پڑھنے والوں نے اوپر کسان کے بیٹوں والی کتھا میں پڑھا ہے کہ بڑے بھائی نے چھوٹے موسی کے پُتر کو آٹھ ایکڑ زمین کی لالچ میں مروایا تو وہی جیو اُس کا پُتر بن کر اپنا قرضہ لینے جنما اور اپنا حساب پورا کرکے مر گیا۔ اس لیے کہا ہے کہ -:

ایک لیوا (قرضہ لینے والا) ایک دیوا (قرضہ چُکانے والا) دُوتم۔ کوئی کاہو کا پِتا نا پُوت۔ رِن سمبھند جُڑا ایک ٹھاٹھ یعنی پریوار کی شکل میں ٹھاٹھ سے رہتے دکھائی دیتے ہیں، اچانک موت ہو جاتی ہے۔ آخری وقت میں بارہ باٹا یعنی موت کے بعد کوئی کہیں اور جنم لیگا یعنی بارہ باٹ (راستوں) پر چلے جائینگے۔ اتنی بات چیت باپ سے کرکے سُکھ دیو آسمان میں اُڑ کر الگ جگہ پر چلا گیا۔ پیارے پڑھنے والو اس لیے بھگتی اور جیو کا کلیان کروا۔ صرف خاندان کو چپک کر اپنی زندگی برباد نہ کرو۔ پرماتما کی بھگتی سے قرضہ بھی آسانی سے اتر جائیگا۔

کتھنی اور کرنی (قول و عمل) میں فرق گھاتک ہے

ایک شخص مشہور کہانی کار تھا۔ اور روزانہ رامائین کا پاٹھ بھی کرتا تھا۔ ایک دن کسی کام سے پڑھنے والے کو شہر جانا پڑا۔ اُس کے ساتھ اُس کا ساتھی بھی تھا۔ گاؤں سے تین کلو میٹر دور ریل کا سٹیشن تھا۔ صبح پانچ بجے گاڑی پر چڑھنا تھا۔ اس لیے نہا کرلے کے سٹیشن پر پُہنچ گیا۔ وچار کیا کہ پاٹھ گاڑی میں کرلوں گا۔ گاڑی میں چڑھ گیا۔ جس ڈبے میں وہ دونوں چڑھے، وہ بھرا تھا۔ کوئی سیٹ خالی نہیں تھی۔ کچھ لوگ کھڑے تھے۔ گاڑی چل پڑی۔ کچھ دیر بعد اس پڑھنے والے نے سیٹ پر بیٹھے دو آدمیوں سے کہا کہ بھائی صاحِب ! کرپا مُجھے سیٹ دے دیں۔

میں نے رامائین کا پاٹھ کرنا ہے۔ آج گاڑی پکڑنے کی جلدی کی وجہ سے گھر پر نہیں کر سکا۔ بھلے لوگوں نے پوری سیٹ ہی خالی کر دی۔ وہ کھڑے ہوگئے اور بولے، اے برہمن جی! ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں بھی پویتر گھرنتھ رامائین جی کا امرت گیان سُننے کو ملے گا۔ پنڈت جی نے پاٹھ اونچی آواز میں بولنا شروع کیا۔ عنوان تھا ، بھرت نے اپنے بڑے بھائی کے حق والے صوبے کو قبول نہیں کیا۔ جب تک شری رام چندر جی بنواس مکمل کر کے نہیں آئے، تب تک راج گدی پر اپنے بھائی رامچندر کی جوتی رکھی اور خود زمین پر بیٹھا اور نوکر بن کر راج، کاج سنبھالا۔ جب بھائی رامچندر ایودھیا لوٹے تو اُن کو حکومت لوٹا دی۔ بھائی ہو تو ایسا۔ پاٹھ مُکمل ہونے پر سب نے کہا واہ پنڈت جی واہ ! کمال کر دیا۔ ایک شخص اُسی ڈبے میں ایسا بیٹھا تھا جس نے اپنے پتا جی کی برسی پر ایک دن کا پاٹھ کرنا تھا۔ کوئی پاٹھی نہیں مل رہا تھا۔برسی اگلے دن ہی تھی۔ اُس نے پنڈت جی سے کہا کہ اے گرو جی! کل میرے پِتا جی کی برسی کے موقعے پر پاٹھ کردو، پنڈت جی بولے کہ کل نہیں کر سکتا۔ سب موجود مُسافروں نے کہا کہ پنڈت جی ! آپ کا تو کام یہی ہے۔ اس بیچارے کے لیے مُصیبت بنی ہے۔ لیکن پاٹھی صاف منع کررہا تھا۔ سب نے پوچھا کہ ایسا کیا ضروری کام ہے۔ جو آپ کل پاٹھ کو منع کررہے ہو۔ پنڈت جی بات کو ٹالے، بس ویسے ہی۔ اُس کا ساتھی بولا کہ میں سچائی بتاؤں، یہ کل کیوں پاٹھ نہیں کر سکتا۔ اِس نے اپنے بھائی پر پچاس گز کی کُرڑی کے کھڈے پر مُقدمہ کر رکھا ہے۔ میں اس کا گواہ ہوں، کل کی تاریخ ہے۔ موجود ویکتی بولے کہ ائے پنڈت جی! کتھا تو کیسی دل کو چھُو جانے والی سُنائی لیکن آپ عمل بلکل نہیں کرتے ایسے آدمی کے دوارہ کی گئی کتھا کا سُننے والوں پر کیا اثر پڑیگا؟

کبیر جی نے کہا ہے کہ -:

کبیر، کرنی تج کتھنی کتھے، اگیانی دِن رات۔

کوکر(کُتے) جیوں بھونکت پھریں، سُنی سُنائی بات۔

غریب داس جی بھی کہا ہے کہ -:

غریب ، بِیجک کی باتاں کہیں، بیجک ناہیں ہاتھ۔ پرِتھوی ڈوبن اوترے، یہ کہہ کہہ میٹھی بات۔

"ستسنگ سے ملی بھگتی کی راہ"

سنت نِتانند جی کا بچپن کا نام نندلال تھا۔وہ برہمن کُل (خاندان) میں جنمے تھے۔سنت غریب داس جی (گاؤں چُھڈانی ضلع جھجھر)کے کُچھ وقت سمکالیں(ہم عصر) تھے۔سنت غریب داس جی کی زندگی سن 1717 -1778 تک رہی تھی۔اُس وقت براہمنوں کی خاص عزت کی جاتی تھی۔ سب سے اونچی ذات مانی جاتی تھی۔جس وجہ سے گروَ (مان بڑائی) کا ہونا ممکن ہی تھا ۔نندلال جی کے ماتا-پتا کا انتقال ہوگیا تھا۔ اُس وقت وہ 7-8سال کے تھے۔ آپ جی کے نانا جی نارنول کے نواب کے دفتر میں بڑے عہدے پر تھے۔ آپ جی کی پرورش نانا-نانی جی نے کیا۔ پڑھائی کے بعد نانا جی نے اپنے دوہتے نندال کو نارنول میں تحصیلدار لگوا دیا۔ ایک تو ذات برہمن، دوسرے اُس وقت تحصیلدار کا عہدہ۔ جس کارن سے اہنکار کا ہونا معمولی بات ہے۔شری تحصیلدار جی کی شادی بھی نانا-نانی نے کرا دی تھی۔ تحصیلدار جی کے محل سے تھوڑی دُوری پر ایک وشنو سنت شری گُمانی داس جی اپنے کسی بھگت کے گھر ستسنگ کر رہے تھے۔وہ شری وشنو جی کے بھگت تھے۔ سارے سنت جن اپنے ستسنگ میں پرماتما کبیر جی کی امرت وانی کا سہارا ضرور لیتے تھے۔ ستسنگ میں بتایا گیا کہ انسانی زندگی کس لیے حاصل ہوتی ہے، لیکن ستسنگ نہ سُننے کی وجہ سے دُنیاوی اُٹھاپٹھک میں اپنی انمول انسانی زندگی برباد کر جاتا ہے۔ اگیان (بے عقلی)کے کارن جیو دھن، عہدے اور ذات کا ابھیمان کرتا ہے۔ بھگتی نہ کرنے والے لوگ اگلے جنم میں گدھے-کُتے، بیل وغیرہ جانور-پرندوں کے جسم میں تکلیفیں اُٹھاتا ہے ۔ اس لیے غرور چھوڑ کر پُورن سنت سے دِکشا لیکر اپنا کلیان کروانا چاہیے۔ نہیں تو پہاڑ سے بھاری تکلیفیں بھوگنی پڑیں گی۔

سوامی گُمانی داس جی کا آشرم نارنول شہر سے ڈیڑھ کلومیٹر پر تھا۔ ستسنگ کی آواز سُن تحصیلدار مکان کی چھت پر کُرسی لیکر بیٹھ گیا۔ پورا ستسنگ سُنا۔ دِکشا لینے کی زبردست خواہش بن گئی، لیکن ذات اور عہدے کا اہنکار پریشان کر رہا تھا۔ براہمنوں کی کتنی عزت ہے۔ پھر میں تحصیلدار ہوں۔ ستسنگ میں عام لوگ جاتے ہیں۔ مُجھے شرم لگے گی۔ کیسے جاؤں گا

آشرم میں؟ آخر میں فیصلہ لیا کے صبح وقت سے آشرم میں پہُنچ جاؤں گا۔ دوسرے لوگ جائینگے تب تک تو دِکشا لیکر لوٹ آؤں گا ستسنگ کرکے سنت جی آشرم میں چلے گئے۔ صبح اُٹھ کر کچھ دیر سیر کرتے تھے۔ ایک دن نندلال جی گھوڑے پر بیٹھ کر صبح آشرم کی طرف جا رہئے تھے۔ گُمانی داس جی سیر کے لیے اُسی راستے پر جا رہے تھے۔ سنت جی نے سنت جی سر کے بال کٹا رکھے تھے، اوسترا پھرا رکھا تھا۔ سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا نندلال جی براہمن ہونے کے ناتے سُون-کسوُن پر وشواس رکھتے تھے۔ کسی اچھے کام کے لیے جاتے اور آگے سے سر پر اُسترا پھیرائے (گنجا) کوئی آجاتا تو اپنا جانا کینسل (رد)کر دیتے تھے۔آشرم میں دِکشا لینے جا رہے تھے، زندگی کا سب اچھا دن تھا۔ آگے سے سر پر اُسترا پھیرائے ایک آدمی مل گیا ۔ نندلال جی کا ماتھا ٹھنکا اور غصہ آیا۔ ویچار کیا کے آج دِکشا کا موقعہ نہیں چھوڑنا ہے، لیکن اپنے سُون-کسوُن کو بھی ناکام کرنا تھا۔اس لیے اپنے آپ حل نکال لیا کہ اس منحوس کے سر میں ٹولا (ہاتھ کی ایک اُنگلی کا اُلٹا حصہ) مار دیتا ہوں، کسوُن ختم ہو جائیگا۔ اسی مقصد سے گھوڑا اُس شخص (گمانی داس جی) کے پاس جاکر روکا اور کہا کہ اے کمبخت! تُو نے آج ہی سِر مُنڈوا کر میرے سامنے آنا تھا۔ آج میں اپنی زندگی کے سب سے اچھے کام کے لیے آشرم میں جا رہا تھا۔ یہ کہے کر گمانی داس جی کے سِر پر ٹولے مارے اور گھوڑا آشرم کی طرف چلا دیا۔ سنتوں کے ساتھ ایسی گھٹنائیں عام ہوتی ہیں۔ وہ زیادہ دھیان نہیں دیتے۔ ویچار تو کیا کے آدمی تو اچھا ہے اور کوئی اچھا افسر اور اونچے خاندان کا لگ رہا تھا، کام پالیوں (جانور چرانے والا) والے کر گیا۔ نندلال آشرم میں گیا۔ وہاں سنت کے چیلے ملے، رام-رام ہوئی۔ آنے کی وجہ بتائی۔گھوڑا درخت سے باندھ دیا اور سنت جی کے آسن کے پاس بچھی بوری پر بیٹھ گیا۔ سنت گُمانی داس جی سیر کے بعد سنان کرکے آسن پر بیٹھے تو گھوڑا دیکھا۔ پھر سمجھتے دیر نہ لگی۔ نندلال جی نے دیکھا تو شرم کے مارے نیچے گردن کرلی۔ گمُانی داس کو آشرم کے بھگتوں نے بتا دیا تھا کے یہ تحصیلدار جی دِکشا لینے آئے ہیں۔ نندلال جی سنت کے چرنوں میں گر گئے اور ٹولا مارنے کی وجہ بتائی۔ سنت گُمانی داس جی نے کہا کہ ائے بھگت! جب ہم ایک آنے کا گھڑا کُمہار کے پاس سے لینے جاتے ہیں تو اُس کو ٹولے مار-

مار کر بجا کر جانچتے ہیں کہ کہیں پھوٹا تو نہیں ہے۔ آپ جی تو زندگی کا سودا کرنے آئے ہو، آپ نے گُرو جی بجا کر دیکھ لیا تو کوئی پاپ نہیں کیا۔ نِتانند جی سنت جی کے ٹھنڈے مزاج سے اور بھی زیادہ مُتاثر ہوئے۔ دِکشا لے لی۔ سنت گُمانی داس جی نے اُن کا نام بدل کر نِتانند رکھ دیا۔ جب ستسنگ سے جینے کی راہ ملی تو نِتانند جی نے وانی بولی :-

براہمن کُل میں جنم تھا، میں کرتا بہت مروڑ۔

گُرو گُمانی داس نے، دیا کُبدھ گڈھ توڑ۔

پھر کتنے آدھین ہوئے وہ اس وانی سے پتا چلتا ہے : -

سر سونپا گُرو دیو کو، سفل ہوا یہ شیش۔

نِتانند اِس شیش پر، آپ بسے جگدیش۔

بھاوارتھ :- جب تک ستسنگ کے ویچار سُننے کو نہیں ملتے تو غلطی سے انسان اہنکار میں جلتا رہتا ہے۔ جب گیان ہوتا ہے کہ آج راجا ہے، مرنے کے بعد گدھا، کُتا بنے گا تو اس اہنکار کا کیا بنے گا ؟ اس لیے اُس گند کچرے کو گیان سے صاف کرکے بھگتی کے راستے پر چلتے ہیں اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ شری لنکا کے راجا راون نے بھگتی بہت کی، لیکن اہنکار نہیں گیا۔ جس کارن سے برباد ہو گیا۔ راون بھی برہمن تھا۔ نِتانند جی بھی برہمن تھے۔ ستسنگ سُن کر نِرمل ہوگئے۔ راون کو ستسنگ سُننے کو نہیں ملا۔ جس وجہ سے زندگی فضول گئی اور کبھی نہ مٹنے والا داغ بھی لگ گیا۔ نِتانند جی نے کہا کہ میرا جنم برہمن کُل میں ہونے کی وجہ سے جاتی ابھیمان کی وجہ سے بہت اہنکار کرتا تھا۔ جب گُرو جی گُمانی داس جی کے ستسنگ وچن سُنے تو ذات کا اہنکار روپی کُبدھی کا گڑھ ختم ہوگیا۔ زندگی سفل ہوئی۔

نِتانند جی کا شبد-:

اور بات تیرے کام نہ آوے سنتوں شرن لاگ رے۔

کیا سووے غفلت میں بندے جاگ-جاگ نر جاگ رے۔

تن سرائے میں جیوَ مسافر، کرتا رہے دماغ رے۔

رات بسیرا کرلے ڈیرا چلے سویرا تیاگ رے۔ اور بات۔۔۔۔

عمدہ چولا بنا انمولا لگے داغ پر داغ رے۔

دو دن کے گذران جگت میں جلے برانی آگ رے۔ اور بات۔۔۔

کُبدھ کانچلی چڑھ رہی چت پرتُو ہویا منش سے ناگ رے۔

سُوجھے نہیں سجن سُکھ ساگر بنا پریم بیراگ رے۔ اور بات۔۔۔

ہر سُمرے سو ہنس کہاوے کامی کرودھی کاگ رے۔

بھنورا نا بھرمے وش کے بن میں چل بے غم پُر باغ رے ۔ اور بات۔۔۔

شبد سین ستگُرو کی پہچانی پایا اٹل سُہاگ رے۔

نِتانند محبوب گُمانی پرکٹے پُورن بھاگ رے۔ اور بات۔۔۔

شبد

تن من شیش ایش اپنے پے، پہلم چوٹ چڑاوے۔

جب کوئی رام بھگت گتِ پاوے، ہو جی۔۔ٹیک

ستگُرو تلک اجپا مالا،یکت جٹا رکھاوے

جت کوپین ست کا چولا، بھیتر بھیکھ بناوے ۔1۔

لوگ لاج مریاد جگت کی، ترن جیو توڑ بھگاوے۔

کامنی کنک جہر کر جانے، شہر اگم پُر جاوے۔2۔

جیوں پتی بھرتا پتی سے راتی، آن پُرش نا بھاوے۔

بسے پیہر میں پریت پرِیتم میں،نیوں کوئی دھیان لگاوے۔3۔

نندا ستُوتی مان بڑائی، من سے مار گراوے۔

اشٹ سِدھی کی اٹک نہ مانے، آگے قدم بڑھاوے۔4۔

آشا ندی اُلٹ کر ڈاٹے، آڈھا بند لگاوے۔

بھوَجل خار سمندر میں،بہور نا کھوڑ ملاوے۔5۔

گگن محل گووِند گُمانی، پلک ماہیں پُہنچاوے۔

نِتانند ماٹی کا مندر، نُور تیج ہو جاوے۔6۔

(حقیقت میں یہ اوپر لکھا شبد کبیر جی کا ہے۔ پھر بھی ہم نے گیان حاصل کرنا ہے۔)

سنت نِتانند جی نے اپنی زندگی کے آخری دن جٹیلا تالاب پر بھگتی کرکے گزارے۔ جیٹلا تالاب بھوانی ضلعے کی تحصیل دادری میں کئی گاؤں کی سرحد پر بنا ہے۔ (گاؤں-ماجرا-بِگووا-باس-وغیرہ-وغیرہ کی سرحد پر ہے۔) سنت نِتانند جی شری وشنو (شری کرشن) جی کی بھگتی کرتے تھے۔اُن کے گُرو شری گُمانی داس جی دِلی کے سنت شری چرن داس ویشنوَ کے چیلے تھے۔ پڑھنے والو پڑھیں سرشٹی رچنا اسی پُستک کے صفحہ (342) پر۔ آپ جی کو گیان ہوگا کہ سنت نِتانند جی کو کس درجے کا موکش حاصل ہوا ہے۔سنت غریب داس جی کو پرماتما کبیر جی ملے تھے۔ انہوں نے سنت غریب داس جی کو بتایا کہ سنت-بھگت کسی بھی درجے کی بھگتی کر رہا ہے، وہ آدرنیہ ہے۔ لیکن جب تک پرم ست گُرو(پُورن گُرو) نہیں ملے گا جو دو اکشر کا سچا نام دِکشا میں دیتا ہے، تب تک نا تو اُس گُرو کی مُکتی ہے اور نہ چیلے کی۔

غریب، سادھ سب نیک ہیں، آپ آپنی ٹھور۔

جو نج دھام پہنچاوہیں، سو سادھُو کوئی اور۔

غریب، سادھ ہمارے سگے ہیں، نا کاہُو کو دوش۔

جو سار نام بتاوہیں، سو سادھو سِر پوش۔

شری وشنو جی کا خود کا جنم-مرن رہتا ہے۔ تو پوجا کرنے والے کو وہ موکش نہیں مل سکتا جو گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کہ "تتودرشی سنت سے تتوگیان حاصل کرنے کہ بعد پرمیشور کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیئے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتا۔" صرف اُس پرمیشور کی بھگتی کرو جس نے سنسار روپی درخت کی تخلیق کی ہے۔ سنسار کا پھیلاؤ جِن سے ہُوا ہے۔

ہندو سماج کے گرو جن کہتے ہیں کہ گیتا کا گیان شری کرشن جی نے ارجُن کو سُنایا۔ شری کرشن جی شری وشنو جی کا اوتار یعنی خود وشنو جی مانے جاتے ہیں۔ شریمد بھگوت گیتا کے ادھیائے 4 شلوک 5 میں گیتا بولنے والے نے کہا کہ اے ارجُن! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکے ہیں، تو نہیں جانتا میں جانتا ہوں۔ (اس سے ثابت ہوا کہ شری وشنو جی ناشوان(فانی) ہیں، جنم-مِرتُیو ہوتا رہتا ہے۔) شری دیوی پُران کے تیسرے سکند میں خود وِشنو جی نے کہا کہ میں (وِشنو)، برہما اور شنکر جنمتے-مرتے ہیں۔ ہمارا تو آوربھاؤ (جنم) اور تِروبھاؤ (مرتیُو) ہوا کرتا ہے۔ {اس سے بھی ظاہر ہے کہ شری وِشنو جی اوِناشی(لافانی) نہیں ہیں۔ گیتا ادھیائے 2 شلوک 17 ، ادھیائے 15 شلوک 17 میں اوِناشی پرماتما تو گیتا گیان داتا سے بھی دوسرا کہا ہے۔ پھر گیتا ادھیائے 18شلوک 62 میں گیتا گیان داتا نے کہا کہ "اے بھارت! سروَبھاؤ سے تُو اُس پرمیشور کی شرن میں جا۔ اُس پرماتما کی کرِپا ہی تُو پرم شانتی کو اور سناتن پرم دھام کو حاصل ہوگا۔"

اِن سبھی ثبوتوں سے آسانی سے پتا چلتا ہے کہ شری نِتانند جی کو گیتا میں بیان پُورن موکش حاصل نہیں ہوا۔

کبیر جی نے کہا ہے کہ -:

جو جا کے شرن بسے، تاکو تا کی لاج۔
جل سونہی مچھلی چڑھے، بہہ جاتے گجراج۔

بھاوارتھ :- جو بھگت جس بھی دیوی-دیو کی بھگتی کرتا ہے، وہ ایشٹ اپنے بھگت کو راحت ضرور دیتا ہے جو عام آدمی کے لیے انہونی کے برابر ہوتی ہے۔ مثال طور :- اگر کسی شخص نے تھانیدار کی خدمت کر رکھی ہے یعنی دوستی کر رکھی ہے تو تھانیدار اپنے دوست کو تھانے میں آنے پر کُرسی پر بٹھاتا ہے۔ چائے-کھانا کھلاتا-پلاتا ہے، جو عام انسان کے لیے مُمکن نہیں ہے۔ یہ عام انسان کے لیے انہونی سے کم نہیں ہے۔ اگر کسی نے پولیس (S.P.)سے پہچان بنا رکھی ہے تو اُس کو اور زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم اوپر چلیں تو پرانت میں اگر مکھیہ

منتری جی سے پہچان ہے تو اُس کو جو فائدہ ہو گا، وہ نیچے والوں کی برابری میں انہونی ہو گی۔ اسی پرکار اگر ملک کے وزیراعظم جی سے میل ہو جائے تو لابھ کا وار پار نہیں۔

لیکھک یہ کہنا چاہتا ہے کہ اگر کوئی دیوی-دیوتاؤں کی بھگتی کرتا ہے تو لابھ تو اُن کو بھی ملتا ہے، لیکن جو لابھ پُورن پرماتما کی بھگتی سے سب لابھ ہوتے ہیں۔ اگر وزیرعظم کا آدمی ہے تو اُس کے ساتھ ملک کے تمام وزیراعلیٰ، وزیر اور دوسرے افسر، کام کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ سب اُس کی مدد کرتے ہیں۔ مُخالفت نہیں رہتی۔ اسی طرح پُورن پرماتما کی بھگتی کرنے والے بھگت کے ساتھ دُنیا کے سب دیوی-دیوتا ہو جاتے ہیں۔ وہ اُس کی ہر مُمکِن مدد کرتے ہیں، رُکاوٹ نہیں کرتے۔ اگر کوئی بھوت-پِتر، پریت، بھیروَ، بیتال پُورن پرماتما کے بھگت کو نُقصان کرنے کی سوچتا بھی ہے تو دیوی-دیوتا ہی اُن کو دور کر دیتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ تُمھیں پتا ہے یہ کس کی شرن میں ہے۔ پھر وہ شیطان طاقتیں ڈر مان کر کوئی نقصان کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ اگر غلطی سے کسی بھوت-پریت نے کچھ چھیڑ چھاڑ پرمیشور کے بھگت سے کر دی تو اُسے پرمیشور کے گن (فرشتے) پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ اور پٹائی کرکے جیل کے اندر بند کر دیتے ہیں۔

پرماتما کبیر جی نے کہا ہے کہ -:

ایکے سادھے سب سدھے، سب سادھیں سب جائے۔

مالی سینچے مُول کو، پھولے -پھلے اگھائے۔

اس لیے پُورن پرماتما کی بھگتی کریں۔ موجودہ وقت میں میرے (رامپال داس) کے سوائے کائنات میں کسی کو سچا گیان نہیں ہے۔آپ آئیں او دِکشا لیکر اپنا اور پریوار کا کلیان کروائیں۔

"منی رام کتھاواچک پنڈت کی کرنی"

منی رام نام کا کتھا واچک (کتھا پڑھنے والا) پنڈت مشہور تھا۔ ہریانہ کے ایک گاؤں میں رامائین کی کتھا کا پروگرام کیا۔ رامائین کی کتھا زیادہ سے زیادہ گیارہ (11) دِنوں میں مکمل ہو جاتی ہے۔ منی رام پنڈت جی نے تیس دن میں مکمل کی۔ ویچار کیا تھا کہ زیادہ دِن کتھا چلی گی تو

ہر روز دان آئے گا۔ اس طرح زیادہ دکھشنا حاصل ہوگی۔ تیس دِنوں کی کتھا میں منی رام پنڈت جی کو تیس روپے ہی حاصل ہوئے۔ گاؤں کے کچھ لوگوں نے جس دن منی رام جی کی کتھا کا سماپن(پوری-مکمل)کرنا تھا۔ اس دن دلی سے ناچنے گانے والی مشہور فنکار چمپاکلی کا ناچ-گانا کرادیا۔ سارا گاؤں نا-گانا دیکھنے سُننے اُمڑ پڑا دو گھنٹے میں چمپاکلی کو 500 ملے۔ منی رام کو 30 دنوں میں صرف 30 روپے حاصل ہوئے۔ پنڈت جی کے دُکھ کا کوئی وارپار نہیں رہا۔ راستے میں گاؤں چھُڈانی تھا۔ منی رام کو پتا تھا کہ یہاں غریبداس جی پرم سنت رہتے ہیں، اُن سے مل کر آگے چلوں گا۔ سنت غریب داس جی کے پاس گاؤں اور آسپاس کے پڑوس کے گاؤں کے 10-12 بھگت بیٹھے تھے۔ اُسی وقت پنڈت منی رام جی پہنچ گئے۔ سنت غریب داس جی سے رام-رام کیا۔ سنت غریبداس جی نے بھی رام-رام کہا۔ اور ٹھیک آسن دیکر بِٹھایا۔ حال احوال پوچھا تو منی رام بولے ، ائے مہاراج کل یُگ کا پہرا (وقت) آگیا ہے۔ دھرم کا ناس ہو لیا ہے۔ جان گھیڑا آلیا ہے، مطلب لوگوں کا دھرم کے طرف لگاؤ ختم ہو چکا ہے۔ دھرتی-آسمان پھٹ جائیں تو بھی حیرت کی بات نہیں ہے۔ موجودہ بھگتوں نے پوچھا اے پنڈت جی! ایسی کیا بات ہوگئی؟ منی رام جی بولے کہ کیا بتاؤں؟ سنت غریب داس جی تو سب جانتے ہیں۔ بھگتوں نے پوچھا کہ اے مہاراج جی! ایسی کیا بات ہوگئی جِس سے پنڈت جی کو ٹھیس لگی ہے؟ سنت غریب داس جی نے کہا کہ -:

غریب، پھُوٹی آنکھ وویک کی، اندھا ہے جگدیش۔
چمپاکلی کو پانچ سو، منی رام کو تیس۔

بھاوارتھ :- جس جگدیش نام کے شخص نے جان بُوجھ کر شرارت کرکے منی رام جی کی کتھا کے بھوگ لگنے والے دن ناچنے-گانے والی چمپاکلی کا پروگرام کرایا تھا۔ وہ گیان سے اندھا ہے۔ گاؤں کے لوگوں کی بھی وِوِیک(سوچ-ویچار) کی آنکھیں پھوٹی ہیں یعنی اُنہوں نے بھی ویچار نہیں کیا کہ دھرم کتھا چل رہی ہے۔ اُس کی مخالفت ایسے بُرے طریقے سے نہیں کرنی چاہئے تھی۔ اے بھگتو! منی رام جی نے گیارہ دن میں مکمل ہونے والی کتھا کو زیادہ دِکشنا حاصل کرنے

کی لالچ میں تیس دِن تک کھینچا۔ گاؤں کے کچھ شرارتی لوگ بھی منی رام جی کے مقصد سے واقف تھے۔جس کارن سے انہوں نے پنڈت جی کو سبق سِکھانے کہ لیے فنکارہ کو بُلا کر بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ یہ سچائی سنت غریب داس جی کے مُکھ سے سُن کر منی رام جی کی حیرانگی کا ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کے آج 11:30 بجے صبح بھوگ لگا کر میں سیدھا یہاں پہنچا ہوں۔ سنت غریب داس جی کو کیسے پتا چلا؟ یہ تو پرماتما ہیں۔ سب جانتے ہیں۔ منی رام آسن سے اُٹھا اور سنت غریب داس جی کے چرنوں میں گِر گیا اور بولا، پربُھو! آپ نے سچ کہا ہے کہ مینے بھی لالچ میں آکر کتھا کو لمبا کھینچا تھا۔ آپ تو جانی جان ہو۔ اے پربُھو! دھرم-کرم اور جینے کی سچی راہ دِکھائیں۔ تب سنت غریب داس جی نے ستسنگ کرکے اُس پُنیہ آتما منی رام جی کو بتایا کہ -:

اے منی رام جی! پاٹھ کرکے عوام سے دھن لیتے ہو۔ یہ آپ پر قرضہ بنتا ہے۔ اس کو ویاج سمیت لوٹانا پڑتا ہے۔ آپ کو حقیقی ادھیاتمک گیان نہیں ہے۔ آپ کتھا-پاٹھ اور ستسنگ کرنے کے حقدار بھی نہیں ہو۔ آپ نے لوگوں کو متوجہ کرنے کہ لیے گلے میں کنٹھی (ایک تُلسی کے منکے کو ڈوری میں ڈال کر گلے میں ڈالتے ہیں جو وِشنوَ پنتھ کی پہچان ہوتی ہے) ڈال رکھی ہے۔ ایک مالا 108 (ایک سو آٹھ) رُدراکش کے منکوں کی ڈال رکھی ہے جو منتر جاپ کے لیے ہوتی ہے جسے سنت جن سُمرنی کہتے ہیں۔ ماتھے پر تلک لگاکر رکھا ہے۔ پیلے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ سنت غریب داس جی نے وانی کے ذریعے سمجھایا ہے کہ -:

کنٹھی مالا سُمرنی- پہرے سے کیا ہوئے۔اوپر ڈُونڈا سادھ کا انتر راکھا کھوئے۔

بھاوارتھ :- اے منی رام جی! اوپر کے دکھاوے سے تو آپ سادھُو لگتے ہو یعنی باہری آڈمبر (ناٹک) کا تو ڈونڈا ٹھا رکھا ہے۔ آپکے پہناوے کو دیکھ کر بھگت سماج کٹ کر مرجائے۔ لیکن اندر گُن سادھو کے بلکل نہیں۔ لالچ کی وجہ سے اندر گندا بنا رکھا ہے۔ سادھوتا کھو رکھی ہے۔ یعنی سنت بھاؤ نہیں ہے۔ اس لیے کنٹھی-مالا-سُمرنی کو گلے میں ڈالنے سے سادھو نہیں بنتا۔ آتم-کلیان کے لیے پُورن سنت سے دِکشا لیکر پوری زندگی مریادہ میں رہ کر بھگتی کرنے سے کلیان ہوتا ہے۔ آپ پاٹھ کرنے کے حقدار نہیں ہو حقدار بنا پاٹھ کرنا یجمان

(پاٹھ کرانے والے) کے ساتھ دھوکہ ہے۔ آپ کے بُزرگ رشی جن حقیقت میں پنڈت تھے۔ پڑھے لکھے لوگ تھے۔ وہ ایسی غلتی نہیں کرتے تھے۔ سنت غریب داس جی نے مثال کے ذریعے سمجھایا ہے کہ -:

"راجا پریکشت کا اُدھار"

جس وقت راجا پریکشت کو رشی کے شاپ (شراپ-بددعا) زہریلے سانپ نے ڈسنا تھا تو راجا پریکشت جی کے اُدھار کے لیے شریمد بھاگوت (سُدھا ساگر) کی سات دن کی کتھا کرنی تھی۔ پرتھوی کے سارے رشیوں اور پنڈتوں سے شریمد بھاگوت کی کتھا پریکشت کو سُنانے کا عرض کیا گیا۔ وہ حقیقت میں پنڈت تھے۔ وہ پرماتما کے قانون کو جانتے تھے۔ اُن کو یہ بھی پتا تھا کہ ساتویں دن نتیجا آئیگا۔ دُنیا کے سمجھدار لوگوں کی نظر ساتویں دن پریکشت کا کیا ہو گا، اس پر ٹکی تھی۔ پرتھوی کے سب پنڈتوں نے شریمد بھاگوت کی کتھا سُنانے سے منع کر دیا اور کہہ دیا کہ ہم حقدار نہیں ہیں۔ ہم کسی کی انسانی زندگی کے ساتھ کھلواڑ کر کے پاپ کے حصیدار نہیں بنیں گے۔ جس وید ویاس جی نے شریمد بھاگوت کو لکھا تھا، اُس نے بھی کتھا سُنانے سے انکار کر دیا۔ سب رشیوں نے بتایا کے سورگ سے رشی سُکھ دیو جی کو اس کام کے لیے بُلایا جائے۔ وہ کتھا سُنانے کے حقدار ہیں۔ راجا پریکشت جی کے لیے سورگ سے رشی سُکھدیو جی کو بُلایا گیا۔ کچھ وقت نرک بھوگ کر یُدھِشٹر سورگ میں پُنیہ پھل بھوگ رہا ہے۔ اُس نے ونش کے موہ وش ہو کر ارجُن کے بیٹے پریکشت کے اُدھار کے لیے اپنے کچھ پنُیوں کو سُکھدیو (شُک دیو) رشی کو دان کیا ہے۔ اُسی پُنیوں کی قیمت سے شری شُک دیو رشی جی جہاز میں بیٹھ کر پرتھوی پر پریکشت راجا کو شریمد بھاگوت کی کتھا سُنانے آئے۔ سات دن کتھا سُنا کر پریکشت کا راج اور پریوار سے موہ ختم کیا۔ زہریلے سانپ نے پریکشت کو کتھا کے دوران ہی ڈسا۔ اُسی وقت راجا کی موت ہو گئی۔ لیکن کتھا سُننے سے پریکشت کا دھیان سنسار سے ہٹ کر سورگ کے سُکھ سے لین تھا۔ راجا کے عہدے پر رہتے ہوئے پریکشت جی نے بڑے-بڑے دھرم یگہ کلیے تھے۔ جس کارن سے اُن کے پُنیوں کے ڈھیر لگے تھے۔ وانی میں پرماتما کا قانون بتایا ہے کہ-:

کبیر، جہاں آشا تہاں باسا ہوئی۔من کرم وچن سُمریو سوئی۔

گیتا ادھیائے 8 شلوک 6 میں بھی یہی ثبوت ہے کہ "اے بھارت! پرماتما کا یہ قانون ہے کہ جو آخری وقت میں جس میں بھاؤ یعنی آستھا رکھ کر سمرن کرتا ہے، وہ اُسی کو حاصل ہوتا ہے۔" اسی قانون کے مطابق راجا پریکشت کا جیو ستھول شریر چھوڑ کر (جو سانپ کے زہر سے مرگیا تھا) سُکشم شریر کے ساتھ سُکھدیو رشی کے ساتھ جہاز میں بیٹھ کر سورگ میں چلا گیا۔

سنت غریب داس جی (گاؤں-چھُڑانی، ضلعہ جھجھر) نے منی رام جی کو بتایا کہ سُکھ دیو رشی کے دوارہ سُنائی کتھا سے راجا پریکشت کا من سنسار سے ہٹ کر سورگ کو حاصل کرنے کے لیے بے چین ہو گیا تھا۔ جس وجہ سے موت کے بعد اُس جنم میں راج کے دوران کلیے پُنیوں کے پھل کی صورت میں سورگ چلا گیا۔ جنم-مرن کا چکر ابھی باقی ہے۔ کال برہم کے لوک میں سورگ-مہا سورگ (برہم لوک) کی حاصلات کو ہی اُدھار ہُوا مانتے ہیں۔ جو مکمل ادھیاتمک گیان کی کمی کا انجام ہے۔ کال برہم کے لوک والا اُدھار بھی پرتھوی کے کسی رشی پنڈت کے درجے کا نہیں ہے۔ کیونکہ اُن کا پاٹھ اور کتھا یعنی ستسنگ کرنے میں مان بڑائی اُن کا مقصد رہتا ہے۔ ایک-دوسرے رشی کی طرف مشہوری کی چاہ میں حسد کاروگ بھی لگا رہتا ہے۔ شُک دیو جی ایک سنت جنک جی کے چیلے تھے۔ راجا جنک کو پُورن پرماتما کبیر جی ملے تھے۔ اُن کو سوہم نام جاپ دیا تھا۔ راجا جنک کے قریب اور پیارے چیلے سُکھ دیوَ جی تھے۔ جنک جی نے یہ منتر صرف شُک دیوَ کو دیا تھا۔ جس وجہ سے شُک دیو کا سورگ کاوقت زیادہ ہے۔راجا جنک کے ساتھ کال نے دھوکہ کیا تھا۔ اُنہوں نے اپنے آدھے پُن بارہ کروڑ نرک بھوگ رہے جیووں کو دان کر دلیے تھے۔ جس وجہ سے اُن کا سورگ کاوقت کم رہ گیا تھا۔ اور وہ سن 1469 میں پنجاب صوبے میں (بھارت دیش میں) شری کالُو رام مہتا (کھتری-اروڑھا) کے گھر شری نانک نام سے جنمے تھے۔ (موجودہ وقت میں پاکستان ملک میں ہے۔) شُک دیو رشی جی کو پرِتھوی (دھرتی) پر کسی سے کوئی دوش اور حسد یا مان بڑائی کی چاہ نہیں تھی۔ اُن دوارا سُنائی کتھا کا اثر پریکشت کے من پر پڑا

جس وجہ سے اُن کا سورگ واس ہوا۔ اگر دوسرا رشی کتھا کرتا تو راجا کا من راج اور پریوار میں ر جاتا۔ اُن کا دوبارہ جنم دھرتی پر ہوتا۔ پُنیوں کو راجا بن کر ختم کرتا۔

سنت غریب داس جی نے بتایا کے اے منی رام! جب تک جیو کا جنم-مرن ختم نہیں ہوتا تو اُن کو پرم شانتی نہیں ہوتی۔ پھر راجا بن کر راج کے فائدے اور نقصان کی آگ میں جلتا ہے۔ غریب بن کر تکلیف اُٹھاتا ہے۔ پھر جانور-پرندے وغیرہ-وغیرہ کے جسموں میں تکلیف اُٹھاتا ہے۔ آپ شری وِشنو عرف شری کرشن جی کے بھگت ہو۔ (وشنو سادھو شری کرشن جی کو اِیشٹ روپ میں مانتے ہیں) آپ یہ بھی مانتے ہو کہ شری کرشن یعنی شری وشنو جی نے شریمد بھاگوت گیتا کا گیان ارجُن کو سُنایا۔ گیتا گیان سُنانے والا گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں واضح کرتا ہے کہ میرے سے دوسرا کوئی اور پرمِ ایشور ہے۔ اے بھارت! تُو سروِ بھاؤ سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا۔ اُس پرمیشور کی کِرپا سے ہی تو پرم شانتی کو اور سناتن پرم دھام(ستلوک) کو پراپت ہوگا۔ گیتا ادھیائے 7 شلوک 29 میں گیتا گیان داتا نے بتایا ہے کہ "جو سادھک جرا (بُڑھاپے) اور مرن (موت) سے چھٹکارا یعنی موکش حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ (کال لوک کے راج اور سورگ اور مہاسرگ تک کی اچھا نہیں رکھتے۔) وہ تت بِرہم سے مکمل ادھیاتم سے اور تمام کرموں سے واقف ہے۔

❖ گیتا ادھیائے 8 شلوک 1 میں ارجُن نے گیتا گیان دینے والے سے یہ سوال کیا کہ جس تت برہم کے بارے میں ادھیائے 7 کے شلوک 29 میں کہا ہے کہ وہ تت برہم کیا ہے؟ اس کا جواب گیتا گیان داتانے گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 3 میں دیا ہے۔ بتایا ہے کہ وہ پرم اکشر برہم ہے۔

گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 5 اور 7 میں گیتا گیان داتا نے اپنی بھگتی کرنے کو کہا ہے جس سے میری پراپتی ہوگی اورگیتا کے ادھیائے 8 کے شلوک 10,9,8 میں اُس اپنے سے دوسرے پرم اکشر برہم کی بھگتی کرنے کو کہاہے۔ جس سے اُس کی حاصلات ہوتی ہے۔

گیتا ادھیائے 2 شلوک 12، ادھیائے 4 شلوک 5،ادھیائے 10 شلوک 2 میں گیتا گیان بولنے والے نے بتایا ہے کہ اے ارجُن! تیرے اور میرے بہت جنم ہوچُکے ہیں، آگے بھی ہوتے رہیں گے۔

گیتا ادھیائے 2شلوک 17 میں جو اوِناشی پرماتما کہاہے اور ادھیائے 15 شلوک 16-17 میں تین پُرش (پربُھو) بتائے ہیں۔ شلوک 16 میں چھر پُرش اور اکشر پُرش کا ذکر ہے۔ دونوں ناشوان(فانی) بتائے ہیں۔ پھر ادھیائے 15شلوک 17 میں اویناشی پرم اکشر برہم کی جانکاری بتائی ہے۔ وہ اُتم پُرش یعنی سروِے سریشٹ پرماتما کہاہے۔ وہی تینوں لوکوں کا پالن-پوشن کرتا ہے۔ حقیقتمیں اویناشی(لافانی) ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں گیاتا گیان دینے والے نے واضح کیا ہے کہ تتودرشی سنت ملنے کے بعد پرمیشور کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد پھر لوٹ کر سادھک سنسار میں کبھی نہیں آتے۔ اُس پرماتما کی ہی بھگتی کرنی چاہیے جس سے سنسار روپی ورکش (درخت) کی شروعات ہوتی ہے، یعنی جس پرماتما نے کائنات کی تخلیق کی ہے۔ (گیتا کاذکر مکمل)

سنت غریب داس جی نے منی رام جی کو بتایا کہ پرم اکشر برہم یعنی تت برہم کی بھگتی میرے (سنت غریبداس) جی کے پاس ہے۔ اگر آپ جی کو پُورن موکش کروانا ہے تو دِکشا لو اور کلیا ن کروالو۔ منی رام جی کو گیتا کے سارے شلوک زبانی یاد تھے۔ تُرنت سمجھ گئے۔ اور دِکشا لیکر پاکھنڈ چھوڑ کر کلیان کروایا۔

"پنڈت کی پریبھاشا"

پنڈت کہتے ہیں وِدوان کو۔ میرے پوجیہ گُروجی براہمن جاتی میں گاؤں- بڑاپینتاواس، تحصیل-چرکھید دادری ضلعہ- بھیوانی (ہریانہ) میں جنمے تھے وہ اپنے آپ کو کبھی پنڈت نہیں کہتے تھے۔

میرے دادا گرو جی (میرے گرو جی کے گرو جی) گاؤں،-چھاولا (دلی میں نجفگڑھ کے پاس) کے جاٹ تھے۔ وہ چھوٹی عمر میں ہی سنت گنگیشورانند جی کے ستسنگ سے متاثر ہوکر اُن

کے ساتھ ہری دُوار چلے گئے تھے۔ سنت گنگیشورا نند جی نے اُن کو کاشی ودیا پیٹھ میں پڑھنے کے لیے چھوڑا۔ وہ تیز دماغ کے مالک تھے۔ چار سالوں میں آچاریہ کی ڈگری حاصل کی۔ جس وجہ سے جاٹ ہوتے ہوئی بھی پنڈت چِدانند جی کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ گاؤں گوپال پُر (تحصیل-کھرکھودا، ضلع-سونی پت-صوبے-ہریانہ) میں اُن کا آشرم ہے۔اُس پر بورڈ لگا ہے، "پنڈت چِدانند جی (غریب داسی) آشرم، گوپال پُر۔" اُن کا نام چِدانند جی تھا۔ کوئی براہمن بھائی دُکھ نہ مانے، اس لیے پنڈت کی پریبھاشہ (تعریف) بتانا ضروری تھا۔ سو بتائی ہے۔

صُدامہ جی پنڈت تھے

صدامہ جی براہمن جاتی میں جنمے تھے۔ غریبی بہت تھی، کئی بار بچے بھی بھوکے سوجاتے تھے۔ صُدامہ جی کی دھرم پتنی کو پتا تھا کہ دُواریکا کے راجہ شری کرشن جی کے ساتھ صُدامہ جی کی اچھی دوستی رہی ہے۔ پتنی نے بہت بار کہا کے آپ اپنے راجا دوست کرشن سے کچھ دھن مانگ لاؤ۔ صدامہ جی کہتے تھے کے پنڈت کا کام مانگنا نہیں ہوتا۔ پرماتما کے قانون کو سمجھ کر اُس کے مطابق زندگی بسر کرنا ہوتا ہے۔ غریب داس جی نے بھی کہا ہے کہ -:

غریب ،نٹ، پیرنا کانجر سانسی، مانگت ہے بھٹیارے، جن کی بھگتی میں لو لگی، وہ موتی دیت اُدھارے۔
غریب، جو مانگے سو بھڑوُا کہیۓ، در-در پھرے اگیانی، یوگی یوگ سمپُورن جاکا،مانگ نہ پیوے پانی۔

لیکن پتنی کے بار-بار کہنے پر براہمن صُدامہ جی اپنے دوست شری کرشن جی کے پاس چلے گئے۔ شری کرشن جی نے اُن کی خاص عزت کی۔ مُٹھی بھر چاول ساتھ لیکر گئے تھے جو شری کرشن جی نے چاہ کے ساتھ کھائے۔پاؤں تک دھوئے اور حال-چال پوچھا تو پنڈت صُدامہ جی نے کہا کے اے بھگوان! مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی کِرپا سے ٹھیک گزارا ہو رہا ہے۔ ایک ہفتہ شری کرشن جی کے پاس رُک کر صُدامہ جی گھر کو چل پڑے۔ ایک بار بھی نہیں کہا کے کچھ دھن دے دو۔ وہ جانتے تھے کہ :-

کبیر، بن مانگے موتی ملیں، مانگے ملے نہ بھیکھ۔
مانگن سے مرنا بھلا، یہ ست گرو کی سیکھ۔

شری کرشن جی راجا تھے۔اپنے دوست کے حالات کو سمجھ کر وشوَکرما جی کو آدیش دے کر ایک ہفتے میں صُدامہ جی کا محل بنوا دیا اور بہت سارا دھن بھی دے دیا۔ پنڈت صُدامہ جی اپنے دھرم کرم پر ڈٹے رہے۔ جس وجہ سے اُن کو لابھ ہُوا۔ اِسے پنڈت کہتے ہیں۔ جو مانگے سو بھڑوا کہلاتا ہے،پنڈت کی یہ تعریف ہے۔

موضوع چل رہا ہے :-دِکشا (نام لینے) کے بعد بھگت کی اُمید سنسار اور پرماتما میں کیسی ہونی چاہیے۔ اس عنوان میں پویتر کبیر ساگر گرنتھ کے ادھیائے "انُوراگ ساگر" میں پرمیشور کبیر جی نے اپنی پیاری آتما دھرمداس جی کو اس طرح بتا یا ہے :-

ادھیائے "انُوراگ ساگر" کا نچوڑ

انُوراگ ساگر صفحہ 3 سے 5 تک کا نچوڑ:-

صفحہ 3 سے 5 :- دھرم داس جی نے کبیر پرمیشور جی سے سوال کیا :-

سوال :- پربُھو ! دِکشا حاصل کرنے کے بعد پرمیشور میں کیسی آستھا ہونی چاہئے؟

جواب :- پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ جیسے مِرگ (ہرن) لفظ پر موہت ہوتا ہے، ویسے سادھک پرماتما کی طرف لگن لگائے۔

❖ ہرن (مرگ) پکڑنے والے ایک اوزار سے خاص آواز نکالتا ہے۔ جو ہرن کو بہت پسند ہوتا ہے۔ جب وہ شبد(دھُن) بجایا جاتا ہے تو ہرن اُس طرف چل پڑتا ہے۔ اور شکاری جو ساز بجا رہا ہوتا ہے، اُس کے سامنے بیٹھ کر مُنہ زمین پر رکھ کرحوالے ہوجاتا ہے۔ اپنی زندگی کو داؤ پر لگا دیتا ہے۔ اسی طرح اُپدیشی کو پرماتما کی طرف سونپ دینا چاہئے۔ اپنی زندگی نِچھاور کر دینی چاہئے۔

❖ دوسری مثال -: جگنُو(پروں والا کیڑا) کو روشنی بہت پیاری لگتی ہے۔ اپنی پیاری چیز کو حاصل کرنے کہ لیے وہ دیپک، موم بتی، بجلی کی گرم لائیٹ کے اُوپر موہت ہوکر اُسے حاصل

کرنے کے مقصد سے اُس کے اُوپر گر جاتا ہے اور مرتیو کو حاصل ہو جاتا ہے۔اسی طرح بھگت کو پرماتما حاصل کرنے کے لیے مر-مٹنا چاہیے۔سماج کی رسمی سادھنا کو اور دوسری شاستروں کے خلاف، رسموں کو چھوڑنے اور سچی سادھنا کرنے میں مشکلاتیں آتی ہیں۔اُن کا سامنا کرنا چاہیے کچھ بھی قربانی دینی پڑے، پیچھے نہیں ہٹے۔

☜ تیسری مثال-:

پرانے زمانے میں پتنی سے پہلے اگر پتی کی موت ہوجاتی تھی تو پتنی اپنے پتی سے اتنا پریم کرتی تھی کہ وہ اپنے مرُدہ پتی کے ساتھ اُسی چِتا(آگ)میں جل کر مر جاتی تھی۔ اُس وقت گھر اور کُل کے لوگ سمجھاتے تھے کہ تیرے چھوٹے-چھوٹے بچے ہیں۔ اُن کا آپ کے سوا کون پالن کریگا؟ چاچے-تاؤ کسی کے بچوں کو نہیں پالتے۔ جب تک ماتا-پتا ہوتے ہیں، تب تک کُل کے لوگ پیار کا دکھاوا کرتے ہیں۔ حقیقت میں تو پیار اپنوں میں ہی ہوتا ہے۔ آپ ان چھوٹے-چھوٹے بچوں کی طرف دیکھو۔ بچے پِتا کے بِچھڑنے کے دُکھ میں رو رہے ہوتے ہیں۔ ماتا کا پلو پکڑ روکتے ہیں۔ اُس عورت کو اُس کے سونے کے زیور بھی دِکھائے جاتے ہیں۔ دیکھ اِن کا کیا ہوگا؟ کتنے سُندر اور بہت قیمتی زیور ہیں۔ آپ اپنے بچوں میں رہو۔ لیکن وہ استری پیار کے بس ہوکر اُسی چِتا میں زندہ جلکر مرجاتی تھی۔ پیچھے قدم نہیں ہٹاتی تھی پہلے تو اسی طرح ستی ہوتی تھی۔ کوئی ایک-دو ہی ہوتی تھی۔ بعد میں یہ ریتی-رواج کُل کی مریادہ کا روپ لے گئی تھی۔ پتی کی موت کے بعد عورت زبردستی اُسی چِتا میں جلایا جانے لگا تھاجس سے ستی پرتھا(رسم) کا جنم ہوا۔ بعد میں یہ جدوجہد کے بعدِ مٹایا گیا۔

اس کتھا کا نچوڑ ہے کہ جیسے ایک پتنی اپنے پتی کے بیراگ میں زندہ جل کر مر جاتی ہے۔ منہ سے رام رام کہہ کر چِتا میں جل جاتی ہے

جگت میں جیون دن-چار کا، کوئی سدا نہیں رہے۔۔۔۔۔

یہ وچار پتی سنگ چالی کوئی کچھ کہے۔

اے دھرم داس! اسی طرح بھگت کی سوچ ہونی چاہیے۔

ایسے ہی جوست پُرش لوُ لاوے۔ کُل پریوار سب بِسراوے۔1۔
ناری سُت کا موہ نہ آنے، جگت رُو جیون سوپن کرجانے۔2۔
جگ میں جیون تھوڑا بھائی۔ انت سمے کوئی نہیں سہائی۔3۔
بہت پیاری ناری جگ ماہیں۔ مات-پِتا جاکے سم ناہیں۔4۔
تیہی کارن نر شیش جو دیہی۔ انت سمے سو نہیں سنگ دیہی۔5۔
چاہے کوئی چلے پتی کے سنگ۔ پھر دونوں بنیں کیٹ پتنگ۔6۔
پھر پشو-پکشی جنم پاوے۔ بن ستگرو دُکھ کون مِٹاوے۔7۔
ایسی ناری بہُو تیری بھائی۔ پتی مری تب رُدھن مچائی۔8۔
کام پُورتی کی ہانی ویچارے۔ دِن تیرھے ایسے پکارے۔9۔
نج سوارتھ کو رُدھن کرہی۔ تُرنت ہی کھسم دوسرو کرہی۔10۔
سُت پریجن دھن سوپن سنیہی۔ ست نام گہو نج متی ایہی۔11۔
سوَ تن پرِیے اور نا آنا۔ سو بھی سنگ نہیں چلت نِدھانا۔12۔
ایسا کوئی نہ دیکھ بھائی، انت سمے میں ہوئے سہائی۔13۔
آدی انت کا سکھا بھُلایا۔ جھوٹے جگ ناتوں میں پھرے اُمایا۔14۔
انت سمیا جم دوُت گلا دباوے۔ تا سمے کہو کون چھوڑاوے۔15۔
ست گرو ہے ایک چھڑاون ہارا۔ نشچئہ کرمانو کہا ہمارا۔16۔
کال کو جیت ہنس لے جائی۔ اوِچل دیش جہاں پُرش رہائی۔17۔
جہاں جائے سُکھ ہوئے اپارا۔ بہُور نہ آوے اس سنسارا۔18۔
ایسا درڑھ متا کرائی۔ جیسے سُورا لیت لڑائی۔19۔
ٹُوک-ٹُوک ہو مرے رن کے ماہیں۔ پُوٹھا قدم کبہُوں ہٹاوے ناہیں۔20۔
جیسے ستی پتی سنگ جرہی۔ ایسا درڑھ نشچئہ جو کرہی۔21۔
صاحِب ملے جگ کِرتی ہوئی۔ وشواس کر دیکھو کوئی۔22۔

ہم ہیں راہ بتاون ہارا۔ مانے وچن بھوَ اُترے پارا۔23۔
چھل کپٹ ہم نہیں کراہیں۔ نِیسوار تھ پرمارتھ کریں بھائی۔24۔
جیو ایک جو شرن پُرش کی جاوے۔ پرچارک کوگھنا پُنیہ پاوے۔25۔
کوٹی دھینُوَ جو کٹت بچائی۔ ایتا دھرم ملے پرچارک تاہیں۔26۔
لاوے گُرو شرن دِکشا دلاوے۔ آپا نہ تھاپے سب کچھ گرو کو بتاوے۔27۔
جو کوئی پرچارک گرو بنے بیٹھے۔ پرماتما روٹھے ، کال کان ایٹھے۔28۔
لاکھ اٹھائیس جھُوٹے گرو رووِیں۔ پڑیں نرک میں نہ سُکھ سوویں۔29۔
اب کہے ہیں بھُول بھئی بھاری۔ اے ست گُرو سُدھ لیوو ہماری ۔30۔
بوئے بُبول آم کہاں کھائی۔ کوٹی جیوَن کو نرک پٹھائی۔31۔
ایسی غلطی نہ کروں سُجانا۔ ستیہ وچن مانو پرمانا۔32۔

اوپر والی وانیوں کا مطلب ہے کہ :-

جب لڑکا جوان ہوتا ہے۔ تو اُس کی شادی ہوجاتی ہے۔شادی کے بعد ماں-باپ سے بھی زیادہ لگاؤ اپنی بیوی میں ہوجاتا ہے۔ پھر بچوں سے ممتا ہو جاتی ہے۔ اگر پتی (شوہر) کی موت ہوجاتی ہے تو بیوی ساتھ نہیں جاتی۔ کچھ وقت کے بعد یعنی تیروہیں رسم کے بعد چھوٹے، بڑے پتی کے بھائی کے ساتھ سگائی-شادی کر لیتی ہے۔ پتی کو مکمل طرح سے بھول جاتی ہے۔ اگر کوئی اپنے پتی کے ساتھ جل مرتی ہے تو اگلے جنم میں پرندا یا جانور یونی میں دونوں بھٹک رہے ہونگے۔

جس پتنی کے لیے آدمی اپنی گردن تک کاٹ لیتا ہے۔ اگرکوئی کسی کی پتنی کو بُری نظر سے دیکھتا ہے، منع کرنے پر بھی نہیں مانتا ہے تو پتی اپنی پتنی کے لیے لڑ-مرتا ہے۔ پھر وہی پتنی پتی کی موت کے بعد دوسرے آدمی سے مل جاتی ہے۔ یہ بھلے ہی وقت کے حساب سے ضروری ہے، لیکن بھگت کے لیے ٹھوس سبق ہے۔

اسی طرح کسی آدمی کی پتنی کی موت ہو جاتی ہے۔ تو وہ کچھ وقت کے بعد دوسری پتنی لے آتا ہے۔ پتنی اپنے پتی لے لیے اپنا گھر، بھائی-بہن ماتا-پِتا چھوڑ کر چلی آتی ہے، لیکن پتنی

کے موت کے بعد لالچ کی وجہ سے روتا ہے۔ لیکن دوسرے لوگ شادی کے لیے کہتے ہیں تو سب بھول کر تیار ہو جاتا ہے۔

مطلب ہے کہ سب لالچ کے ناتا ہے۔ اس لیے ست بھگتی کرکے، اُس ست لوک میں چلو جہاں پر جرا (بڑھاپا) اور موت نہیں ہے۔

آگے خبردار کیا ہے کہ اے بھگت! اپنے شریر کے برابر انسان کو کچھ بھی پیارا نہیں ہوتا۔ اپنے شریر کی حفاظت کے لیے لاکھوں روپے علاج(Treatment) میں خرچ کر دیتا ہے۔ وہ وِیچار کرکے کہ اگر زندگی بچی تو محنت مزدوری کرکے روپے تو پھر بنا لوں گا۔ اگر روپے نہیں ہوتے ہیں تو جائیداد کو بھی یہی وِیچار کرکے بیچ دیتا ہے اور اپنا شریر بچاتا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے سمجھایا ہے کہ اے دھرمداس!

سوَ تنوُ سم پریے اور نا آنا۔ سو بھی سنگ نہ چلت نِدھانا۔

اپنے جسم کے برابر دوسری کوئی چیز پیاری نہیں ہے۔ وہ شریر بھی آپ کے ساتھ نہیں جائیگا۔ پھر دوسری کون سی چیز کو تو اپنا مان کر پُھولے اور بھگوان بُھولے پھر رہے ہو۔ ساری سمپتی (دھن-دولت) اور پریجن (عزیز) ایک سوپن (سپنے)جیسا ساتھ ہے۔ کبیر پرمیشور جی نے کہا ہے کہ میری اپنی رائے یہ ہے کہ پُورن سنت سے سچے نام (سچی سادھنا کا منتر) لے کر اپنے جیوَ کا کلیان کراوَ اور جب تک آپ سپنے (سنسار) میں ہیں، تب تک سپنا دیکھتے ہوئے پُورن سنت کی شرن میں جاکر سچا نام حاصل کرکے اپنا موکش کراوَ۔ تمام جاندار زندگی روپی ریل گاڑی(Train) میں سفر کر رہے ہیں۔ جس ڈبے (compartment) میں بیٹھے ہو، وہ آپکا نگر ہے۔ جس سیٹ پر بیٹھے ہو، ہو آپ کا پریوار ہے۔ جس-جس کا سفر پورا ہو جائے گی وہ اپنے-اپنے سٹیشن پر اُترتے جائینگے۔ یہی حالت اس سنسار کی ہے۔ جیسے مسافروں کو معلوم ہوتا ہے کہ ہم کچھ دیر کے ساتھی ہیں۔ سبھی لوگ اُس سفر میں پیار سے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے اپنے سپنے والے مانوَ (انسانی) جیون کے وقت کو وتیت (گذارنا) کرنا ہے۔ سپنا ٹوٹیگا، یعنی شریر چھوٹے گا تو پتا چلے گا یہ کیا تھا ؟ وہ پریوار اور جائیداد کہاں ہے

جس کو جمع (اکٹھا) کرنے میں انمول زندگی کو ختم کردیا۔ سنسار کے اندر پرماتما کے سوائے ایسا کوئی نہیں ہے جو موت کے وقت میں یم کے دُوت گلے کو بند کرینگے، اُس وقت آپ کی مدد کرے۔ پرماتما اُسی کی مدد کرتا ہے، جس نے پُورن سنت سے دِکشا لے رکھی ہوگی۔ پرمیشور اُس ست گُرو کے روپ میں اُپدیشی کی مدد کرتا ہے۔ اس لیے ستگرو جی کی شرن میں آنے کے بعد گیانوان سادھک(گیان والا بھگت) پرمیشور میں ایسی لگن لگائے۔ جیسی 1. مرگ 2. جُگنُو 3 . ستی 4 . شُورویر لگاتے ہیں۔ اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ شُورویر ٹُکڑے-ٹُکرے ہوکر پرتھوی پر گر جانا بہتر مانتے ہیں۔ پیچھے قدم نہیں ہٹاتے۔ پرانُوں میں اور شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 2 شلوک 38 میں کہا ہے کہ ارجُن! اگر سینک (فوجی) یُدھ (جنگ) میں مارا جاتا ہے تو سورگ میں سُکھ حاصل کرتا ہے۔ بھگت بھگتی مارگ میں جدوجہد کرتے ہوئے بھگتی کرکے جسم چھوڑ جاتا ہے تو ست لوک سُکھ ساگر میں ہمیشہ کے لیے سُکھی ہو جاتاہے۔ جنم-مرن کا دُکھ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے ہمارا جنم دھرتی پر ہوا۔ ہمیں گیان نہیں تھا کہ ہم کس کے گھر بیٹا یا بیٹی کی صورت میں جنم لینگے۔ پھر ہمیں نہیں پتا تھا کہ ہماری شادی کا میل کس کے ساتھ ہوگا؟ یہ بھی گیان نہیں تھا کہ ہمارے گھر بیٹا جنم لے گا یا بیٹی؟ یے سب گذرے ہوئے جنم کے میل کی وجہ سے ہوتا چلا گیا۔ آپس میں کتنا پیار اور اپنا پن بن گیا۔ ہمیشہ ساتھ رہنے کی اچھا رہتی ہے۔ کوئی نا مرے یہ خواہش کرتے رہتے ہیں۔ اس کال برہم کے لوک میں کوئی ہمیشہ نہیں رہے گا۔ ایک-ایک کرکے، آگے، پیچھے سب مرتے جائینگے۔ ساری عمر میں جو جائیداد جمع کی تھی وہ یہیں رہے جائیگی۔ جیوَ خالی ہاتھ جائیگا۔ لیکن جو پُورن سنت سے سچے نام کی دِکشا لیکر سادھنا کرے گا، وہ ست لوک چلا جائیگا۔ وہاں پر ایسے ہی جنم ہوگا جیسے دھرتی پر ہوتا ہے۔ اسی طرح پریوار بنتا چلا جائیگا۔ وہاں پر کوئی کرم نہیں کرنا پڑتا۔ ساری کھانے پینے کی چیزیں بھرپور مقدار میں ست لوک میں ہیں۔ سدا بہار پیڑ-پودے، پھول واڑی، میوہ (کاجُو، کش مش، منوکھا داکھ وغیرہ) دُودھوں کے سمندر (کھیر سمندر) ہیں ست لوک میں بڑھاپا نہیں ہے۔ موت بھی نہیں ہے۔ اس کو اکشئہ موکش کہتے ہیں۔ پُورن مُکتی کہتے ہیں جو گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور ادھیائے 15

شلوک 4 میں کہا ہے اور جس سِدھی موکش شکتی کو ”نش کرمیہ“ سِدھی کہا ہے۔جس کا ذکر گیتا ادھیائے 3 شلوک 4 ادھیائے 18 شلوک 49 سے 62 میں ہے۔ اس کال برہم یعنی جیوتی نرنجن کے اکیس برہمانڈوں کے علاقے میں تمام جاندار کام کرکے ہی کھانا حاصل کرتے ہیں۔ ست لوک میں ایسا نہیں ہے۔ وہاں بنا کام کیے سب سُکھ پدارتھ حاصل ہوتے ہیں۔ جیسے باغ میں پھلوں سے لدے ہوئے درخت اور بیل ہوتے ہیں۔ پھل توڑو اور کھاؤ۔ ہر قسم کا اناج بھی ایسے ہی اُگا رہتا ہے۔ سدابہار ہیں ۔جو چاہے بناؤ اور کھاؤ۔ وہاں پر کھانا بنانا نہیں پڑتا۔ باورچی خانے میں رکھو جو کھانا چاہتے ہو، اپنے آپ تیار ہو جاتا ہے۔ یہ سب پرمیشور کی شکتی سے ہوتا ہے۔ اُس ست لوک (شاشوَت استھان) کو حاصل کرنے کے لیے آپ جی کو ستی اور سُورما کی طرح قربان ہونا پڑیگا۔ مطلب ہے کہ اپنے مقصد یعنی پُورن موکش حاصل کرنے کے لیے لکش کو حاصل کرنے کے لیے سنسار کے سارے لوبھ-لابھ چھوڑنے پڑیں تو ویچارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جلد ہی چھوڑو اوراپنے سُمرن دھیان میں مگن رہو۔ اگر ست گُرو کی شرن نہیں لی تو، جس وقت آخری وقت آئیگا، تب بھگتی ہین پرانی کے کنٹھ (گلے) کو یم دوت بند کرتے ہیں۔ اُن یم دوُتوں سے پریوار کا کوئی آدمی نہیں چھُڑوا سکتا۔ صرف ست گرو جی اُس مُصیبت کے وقت مدد کرتے ہیں۔ اس لیے پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ :-

انت سے جم دُوت گلا دباویں۔ تا سے کہُو کون چھڑاوے۔

ست گُرو ایک چھڑاون ہارا۔ نشچئہ کر مانو کہا ہمارا۔

اگر کوئی بھگت گیان سمجھ کر دِکشت ہوکر دوسرے بھولے-بھوُلے جیوَں کو گیان چرچا کرکے ست گیان پرچار کے ذریعے ست گُرو شرن میں لاکر دِکشا دلاتا ہے تو اُس کو ایک جیوَ کو ست بھگتی مارگ بتا کر گُرو سے دِکشا دلانے کا اتنا پُنیہ ہوتا ہے، جتنا ایک کروڑ گائے کو کاٹنے سے کسائی سے بچانے کا ملتا ہے۔ ایک انسان کی زندگی اتنی زیادہ قیمتی اور اتنے پُنیوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر کوئی مورکھ پرچارک مان-بڑائی کے بس ہوکر خود دِکشا دیتا ہے، خود گرو بن بیٹھتا ہے تو وہ مہا اپرادھی ہوتا ہے۔ اُس سے پرمیشور ناراض ہوجاتا ہے اور کال اُس کو کان

پکڑکر گھسیٹ کر لے جاتا ہے۔ جیسے کسائی بکرے-بکری کو لے جاتا ہے۔ کبیر ساگر کے ادھیائے "امبوُ ساگر" صفحہ 48 پر ثبوت ہے کہ :-

تب دیکھا دُوتن کہنہ جائی۔ چوراسی تہاں کُنڈ بنائی۔

کُنڈ-کُنڈ بیٹھے یم دُوتا۔ دیت جیون کہنہ کشٹ بہُوتا۔

تہاں جائے ہم ٹھاڈ (کھڑے) رہاوا۔ دیکھت جیوَ ونے بہُت لاوا۔

"جھوٹے کڑہیار (نقلی ست گرو) کی حالت"

پڑے مار جیوَ کریں بہُو شورا۔ باندھ-باندھ کُنڈن میں بورا۔

لاکھ اٹھائیس پڑے کڑیہارہ، بہُت کشٹ تہاں کرت پکارا۔

ہم بھُولے سوار تھ سنگی۔ اب ہمرے ناہیں اردھانگی۔

ہم تو جرت ہیں اگنی منجھارا۔ انگ-انگ سب جرت ہمارا۔

کون پُرش اب راکھے بھائی۔ کرت گُہار چکشوُ ڈل جائی۔

"گیانی (کبیر جی) وچن"

کرُونا دیکھ دیا دِل آوا۔ ارے دوُت تراس بھاس دکھاوا۔

یہ وانی بناوٹی ہے، اصلی وانی نیچے ہے۔

دُردشا دیکھ دیا دِل آوا۔ ارے دُوت تُم جیوَن بھرماوا۔

جیوَ تو اچیت اگیانا۔ وا کو کال جال تُم بندھانا۔

چوراسی دُوتن کہنہ باندھا۔ شبد ڈور چودہ یم ساندھا۔

تب ہم سبھن کنہہ مارا، تُم ہو جالم بٹپارا۔

ہمرے بھگتن کو تُم بھرماوا۔ پل پل سُرتی جیون ڈگاوا۔

گہی چوٹی دوُت گھسیائی۔ یم رُو دوُت وِنہ تب لائے۔

"دُوت (جو نقلی گرو بنے تھے) وچن"

چُوک ہماری چھما کر دیجئے۔ من مانے تس آگیا کیجئے۔

ہم تو دھنی (کال) کہیو جس کینہا۔ سو وچن مان ہم لینہا۔
اب نہیں جیوَ تُمہارا بھرماویں۔ ہم نہیں کیہُوں گرو کہاویں۔

"گیانی (کبیرجی) وچن"

سُن گیانی بہُوتے ہنسائی۔ دُوتن دُشٹ بندھ نہ چھوڑو جائی۔
پل ایک جیوَن سُکھ دینہا، تب سنسار گمن ہم کینہا۔

بھاوارتھ :- کبیر پرمیشور جی نے بتایا کہ جو جھُوٹے ستگرو بن کر مان-بڑائی کے بس ہوکر کال سے متاثر ہوکر بھولے جیوؤں کو بھرمایا کرتے تھے۔ اُن کو بھی سزا ملتی ہے۔ اُن کو بھی نرک میں ڈال کر تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ اُن کے چیلے بھی اُسی نرک میں گِرتے ہیں۔ جب میں اُس نرک کے پاس گیا جس میں وہ مان بڑائی کے بھوکے نقلی کڑیہار (سنسار سے کاڑنے والے یعنی ست گرو) بن کر مہیما بنائے ہوئے تھے۔ لاکھوں جیوؤں کو چیلے بنا کر نرک میں اپنے ساتھ لے گئے۔ پھر پرمیشور کے قانون کے مطابق وہ بھی گنہگار ہونے کی وجہ سے نرک میں پڑے تھے۔ اُس نرک کے علاقے میں کُنڈ بنے ہیں۔ ہرایک کُنڈ میں جیوَ پڑے ہیں اور یم دُوت ستا رہے ہیں۔ وہ اٹھائیس لاکھ نقلی سُتگروؤں نے مُجھے دیکھ کر عرضی لگائی کے ہمیں بچالو پربُھو! وجہ یہ تھی کہ جو یم دُوت اُنہیں نرک میں مار-پیٹ رہے تھے، وہ پرمیشور کبیر جی کی شکتی کے سامنے کانپنے لگے۔ اس وجہ سے اُن نقلی ست گُروؤں کو لگا کہ یہ کوئی پرم شکتی والے دیوَ ہیں۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ تُم نے بھولے جیوؤں کو بھرمت (گُمراہ) کیا۔ اپنے آپ کو پُورن ستگرو ثابت کیا۔ تُمہیں پتا بھی تھا کہ تُمہارے پاس نام دِکشا کا حق نہیں ۔ تُمہیں پُورن موکش کا گیان نہیں۔ اپنی لالچ بس لاکھوں انسانوں کے انمول جیون کا ناش کردیا۔ وہ کال جال میں پھنسے رہ گئے۔ پھر میں نے اُن دوتوں (کال کے بنائے کڑیہاروں) کو اور دوسرے یم دُوتوں کو مارا، چوٹی پکڑ کر گھسیٹا پھر نقلی ست گُروؤں نے کہا کہ ہم نے تو اپنے مالک کال برہم کے حکم کو مانا ہے۔ اب آپ جیسے کہو گے، ہم ویسے کریں گے۔ میں نے کہا کہ اب تُم کو چھوڑا نہیں جائے گا۔ جو جیوَ اُن نقلی گروؤں کے چیلے بن کر زندگی برباد کر گئے

تھے۔ وہ بھی وہیں ان کے ساتھ نرک میں پڑے تھے۔ جب تک میں (کبیر پرمیشور جی) وہاں رہا، اُن جیوؤں کو نرک کی تکلیف نہیں ہو رہی تھی۔ اس طرح اُن کو کچھ وقت کا سُکھ دیکر وہاں سے چلکر سنسار میں آیا۔ میرے آنے کے بعد وہ نقلی گروؤں اور ان کے بیوقوف چیلوں کو پھر سے نرک کی یاتنا(تکلیف) شروع ہو گئی۔ اس لیے اوپر لکھی وانی کہا ہے کہ اگر کوئی پرچارک خود گرو بن بیٹھتا تو پرمیشور ناراض ہوجایئگا اور کال کان اینٹھے گا مطلب سزا دیگا۔ اس لیے اے سجن پُرش! کبھی ایسی لیے غلطی نہ کرنا میری بات کو سچ ماننا۔

"بھگت کا سبھاؤ کیسا ہو"؟

(انوراگ ساگر کے صفحہ 6 سے وانی نمبر 7سے17)

دھرم داس وچن

مرتک بھاؤ پربھو کہو بُجھائی، جاتے من کی تپنی نسائی۔

کہی ودھی مرتک ہو یہ جیون۔ کہو وِلوئے ناتھ امرت دھن۔

کبیر وچن مرتک کی مثال

دھرم داس یہ کٹھن کہانی۔ گرو غم تے کوئی وِرلے جانی۔

بھرنگی (بھونرے)کا مثال

مرتک ہوئے کے کھوجی سنتا۔ شبد ویچاری گہیں گُو انتا۔

جیسے بھرنگ کیٹ کے پاسا۔ کیٹ گہو شبد کی آشا۔

شبد گھاتکر تیہی مینہہ ڈارے۔ بھرنگی شبد کیٹ جو دارے۔

تب لیگو بھرنگی نج گیہا۔ سواتی دیہہ کینہو سم دیھا۔

بھرنگی شبد کیٹ جومان۔ ورن پھر آپن کر جانا۔

بِرلا کیٹ جو ہوئے سکھدائی۔ پرتھم آواز گینہہ چت لائی۔

کوئی دوُجے کوئی تیجی مانے۔ تن من رِہت شبد ہِت جانے۔

بھرنگی شبد کیٹ ناگہی۔ تو پُنے کیٹ آسرے رہی۔

ایک دن کیٹ گہی بھرنگ بھاشا۔ ورن بدلے پُوروے آشا۔

"مرتک کے اور مثال"

(اُنوراگ ساگر کے صفحہ 7سے وانی نمبر 7سے 20)

سُنو سنت یہ مرتک سُبھاؤ۔ برلا جیوَ پیوَ مگ دھاؤ۔

اورے سُنو مرتک کا بھیوا۔ مرتک ہوئے ستگرو پدسیوا۔

مرتک چھوہ تجے شبد اُردھارے۔ چھوہ تجے تو جیوَ اُبھارے۔

"پرتھوی کا درشٹانت" (مثال)

جس پرتھوی کے گُنجن ہوئی۔ چت اُنومان گہے گُن سوئی۔

کوئی چندن کوئی وِشٹا ڈارے۔ کوئی کوئی کرش اُنوسارے۔

گُن اوگُن تِن سم کر جانا، تج وِرودھ ادھِک شُکھ مانا۔

اُوکھ (گنے) کا مثال

اورو مرتک بھاؤ سُنی لیہوُ۔ نِرکھی پرکھی گُروگُو پگُو دیہوُ۔

جیسے اِیکھ کسان اُگاوے۔ رتی رتی کر دیھ کٹاوے۔

کولہُو منھ پُنی تاہی پراوے۔ پُنے کڑاہ خوب اُونٹاوے۔

نج تُن دائے گُڑ تب ہوئی۔ بہوُری تاوَ دے کھانڈ ولوئی۔

تاہُو ماہی تاوَ پُنے دینھا، چینی تبے کہاون لینھا۔

چینی ہوئے بہُورِیت تن جارا۔ تاتے مصری ہے انوسارا۔

مصری سے جب کندھ کہاوا۔ کہے کبیر سب کے من بھاوا۔

یہی ودھی تے جو شِشش کرہی۔ گرو کرپا سہجے بھوَ ترہی۔

بھاوارتھ :- اُنوراگ ساگر صفحہ 6 پر لکھی لائن نمبر 7سے 17 تک کا مطلب ہے کہ دھنی دھرمداس جی نے پرمیشور کبیر جی سے عاجزی سے سوال کیا کہ اے پربھو! مجھے مرتک کا

سوَبھاؤ سمجھاؤ کیسا ہوتا ہے؟ کس طرح زندہ مرنا ہوتا ہے؟ اے امر پرماتما! اے سُوامی! کرِپیا بلوئے یعنی نچوڑ نکال کر وہ امرت دھن یعنی امر ہونے کا راستہ بتائیں۔

"پرمیشور کبیر وچن = مرتک کی مثال"

پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ اے دھرمداس! یہ جو سوال آپ نے کیا ہے، یہ جٹل کتھا پرسنگ ہے۔ ستگرو شرن میں رہ کر گیان کا خواہشمند ہی اس کو سمجھ کر کھڑا اُترتا ہے۔

"بھرنگی کا درشٹانت (مثال)"

سنت-سادھک جن جیوت مرتک (زندہ مر کر) ہو کر پرماتما کو کھوجتے ہیں۔ شبد وِیچار یعنی یتھارتھ نام منتروں کو سمجھ وِیچار کر کے اُس راستے کے انت یعنی آخری حصے تک پہنچتے ہیں مطلب پُورن موکش حاصل کرتے ہیں۔

جیسے ایک بھرنگ (پنکھوں والا نیلے رنگ کا کیڑا) ہوتا ہے جسے بھنبھیری کہتے ہیں جس کو انجنہاری وغیرہ-وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے۔ جو بھیں-بھیں کی آواز کرتی رہتی ہے۔ وہ اپنا پریوار نر-مادہ کے ملن والے طریقے سے پیدا نہیں کرتی ۔ وہ ایک خاص کیڑے کے پاس جاتی ہے۔ اُس کے پاس اپنی بھیں-بھیں کی آواز کرتی ہے۔ جو کیڑا اُس کی آواز سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اُس کو اُٹھا کر پہلے سے تیار کیا مِٹی کے گھر میں لے جاتی ہے۔ وہ گول شکل کا دو انچ پردِھی کا ایک دومکھ (مُنہ) والا گارے کا بنا ہوتا ہے۔ پھر دوسرا-تیسرا لے جاتی ہے پھر اُن کے اوپر اپنی بھیں-بھیں کی آواز کرتی رہتی ہے۔ پھر شبنم کے پانی کو اپنے مُنہ سے لاکر اُن کیڑوں کے مُنہ میں ڈالتی ہے۔ اُس بھنبھیری یعنی بھرنگ کی بار-بار آواز کو سُن کر وہ کیڑا اُسی رنگ کا ہو جاتا ہے اور اُسی طرح پنکھ نکل آتے ہیں۔ وہ آواز بھی اُسی کی طرح بھیں بھیں کرنے لگ جاتا ہے۔ بھنبھیری ہی بن جاتی ہے۔اُسی طرح پُورن سنت اپنے گیان کو، بھنبھیری کی طرح بار بار بول کر عام انسان کو بھی بھگت بنالیتا ہے۔ پھر وہ بھگت بھی ست گرو سے سُنے گیان کو دوسرے لوگوں کو سُنانے لگ جاتا ہے۔ سنسار کی ریتی،رواجوں کو تیاگ دینے سے دوسرے لوگ کہتے ہیں کے اس کا رنگ،ڈھنگ بدل گیا ہے۔ یے بھگت بن گیا ہے۔ جیسے بھرنگی کیڑوں کو اپنی آواز سُناتی ہے

تو کوئی جلدی سکریے ہو جاتا ہے، کوئی دوسری کوئی تیسری بار کوشش کرنے سے مانتا ہے۔ اسی طرح جب ست گرو کچھ لوگوں کو اپنا ستسنگ رہ رہ کر سُناتے ہیں تو کوئی اچھے سنسکار والا تو جلدی مان جاتا ہے کوئی ایک دو بار پھر ستسنگ سُن کر مارگ گرہن(راستہ پکڑ) لیتا ہے، دِکشہ لے لیتا ہے۔ کچھ کیڑے ایسے ہوتے ہیں۔ کئی دنوں کے بعد اپنا سوبھاؤ بدلتے ہیں اگر وہ کیڑا بھرنگی نہیں بنا ہے اور اس بھرنگ کیٹ کی شرن میں رہ رہا ہے تو ضرور ایک دن بدلاؤ ہو گا۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ دھرمداس! اگر چیلا اسی طرح گرو جی کے ویچاروں کو سُنتا رہیگا تو اُس بھرنگ کیڑے کی طرح مُتاثر ہو کر سنسار بھاؤ بدل کر بھگت بن کر ہنس دِشہ کو پراپت ہو گا۔

پرشٹ (پیج نمبر)7 سے پنکتی7 سے 20 تک کا بھاوارتھ-:

کبیر جی نے کہاہے کہ اے سنتو!سنو یے مرتک کا سوبھاؤ، اس طرح کوئی بِرلا جیو ہی اُنو سرن کرتا ہے۔

وہ پیوَ یعنی پرماتما کو پراپت کرنے کا مارگ پراپت کرتا ہے۔اُوپر والے یعنی بھرنگ والے مثال کے سوائے اور سُنو مرتک کا بھاؤ جس سے مرتک یعنی جیوت مرتک ہوکر ستگرو کے پد (پدھتی) کے اُنو سار سادھنا کرتا ہے۔

"پرتھوی(دھرتی)کااُدھارن"

جیسے پرتھوی میں سہن شیلتا ہوتی ہے۔اسی طرح پرتھوی والے گُن کو جو گرہن کریگا،وہ جیوت مرتک ہے اور وہ ہی سفل ہوتا ہے۔پرتھوی کے اُوپر کوئی بشٹا (ٹٹی) کرتا ہے،ڈالتا ہے،کوئی کھیتی کرتا ہے توکوئی چیر پھار کرتا ہے۔کوئی کوئی دھرتی پُوجن کرتا ہے۔ پرتھوی گُن اوگُن نہیں دیکھتی۔جس کی جیسی بھاونہ ہے،وہ ویسا ہی کرتا ہے۔ یے ویچار کرکے دھرتی ورودھ نہ کرکے سُکھی رہتی ہے۔

بھاؤ ارتھ ہے کہ جیسے زمیں سہن شیل (برداشت)ہے۔ ویسے ہی بھگت سنت کا سوبھاؤ ہونا چاہیے۔چاہے کوہی غلط کہے کہ یے کیا کر رہے ہو یعنی اپمان کرے،چاہے کوئی سمان کرے،اپنے مقصد پر درڑھ رہ کر بھگت سفلتا پراپت کرتا ہے۔

"اُکھ(اِکھ یعنی گنے)کا درشٹانت"

جیسے کسان اِکھ (گنا) بیجتا ہے۔اُس وقت گنے کے ایک ایک فٹ کے ٹکڑے کر کے دھرتی میں دبا دیتا ہے۔اِکھ (گنا) بننے کے بعد کولہو میں پیڑا جاتا ہے۔ پھر رس کو کڑائی میں اگنی کی آنچ میں اُبالا جاتا ہے۔تب گُڑ بنتا ہے۔اگر زیادہ تاؤ (گرمائش)گنے کے رس کو دیا جاتا ہے۔تو وہ کھانڈ بن جاتا ہے جو گُڑ سے بھی ذائقے دارہوتی ہے۔اور زیادہ گرم کرنے سے چینی بن جاتی ہے۔اور بھی زیادہ گرم کیا جاتا ہے تو مشری بن جاتا ہے۔پھر مشری سے جو قند بن جاتا ہے۔پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ اے دھرم داس!اِس طرح اگر بھگتی مارگ میں بہت تکلیفیں سہن کرتا ہے تو اُتنا ہی پرماتما کا پریہ انمول ہوتا چلا جاتا ہے۔

"اُنوراگ ساگر"

مرتک بھاؤ کو دھارن کر سکتا ہے!چھند

مرتک بھاؤ ہے کٹھن دھرمنی،لہے ورلا شُور ہو۔
قائیر سُنتے ہی تن من جرے،پاچھے نہ چت وت کوُرہے ہو۔
ایسے شِش آپ سمہارے ، ناؤ سہی گرو گیان کو۔
لہے بھیدی بھید نشچئے، جائے دیپ امان کو۔

مرتک ہی سادھُو ہوتا ہے

سورٹھا-مرتک ہو سو سادھو، سو ستگرو کو پاوے
میٹے سکل اُپادھ، تا سُو دیو آشا کریں

سا دھو کسے کہتے ہیں۔۔

سا دھو مارگ کٹھن دھرم داسا،رہنی رہے سو سادھو سُوباسا۔
پانچوں اِندری سم کر راکھے،نام امیرس نس دِن چاکھے۔

چکشوُ وشی کرن (آنکھیں بس میں رکھنا)

پرتھم ہی چکشوُ اندری کوں سادھے،گرو گم پنتھ نام اوُرا دھے۔

سُندر رُوپ چکشو کی پُوجا،رُوپ کُروپ نہ بھاوے دُوجا۔
رُوپ کُروپ ہی سم کرجانے،درس وِدیھ سدا سُکھ مانے ۔

شَرون وشی کرن(کان بس میں کرنا)

اندری شرَون وچن شُبھ چاہے،اُت کٹ وچن سُنت چت داھے۔
بول کُبول دوؤ سم لیکھے،ہردئے شُدھ گُرو گیان وشیکھے۔

ناسیکا وشی کرن (ناک بس میں کرنا)

ناسیکا اندری باس ادھینا، یہی سم راکھے سنت پروینا۔

جِبھیا وشی کرن(زبان کو بس میں کرنا)

جِبھیا اندری چاہے سوادہ، کھٹا میٹھا مدھُر سوادا
سہج بھاؤ میں جو کچھُو آوے،رُوکھا پھیکا نہیں وِلگاوے
جو کوئی پنچامرت لے آوے ۔تا ہی دیکھ نہ ہرش چڑائے۔
تجے نا رُوکھا ساگ الونا، ادھیک پریم سوں پاویں دونا۔

جنِن اندری وشی کرن

اِندری دُشٹ مہا اپرادھی، کُٹیل کال ہوئے ورلے سادھی۔
کامنی روپ کال کی پھانسی، تجو تاس سنگ ہو گرو گیانی ۔

کام وشی کرن

جب ہی کام اُمنگ تن آوئے، تائے سنیَم جو آپ جُگاوے۔
شبد ودھے سُرت لے راکھے، گہے من مون نام رس چاکھے ۔
جب نِی تتو میں جائے سمائی، تبھی کام رہے مُرجھائی ۔

کام دیو لُٹیرا ہے ۔ چھند

کام پربل اتی بھینکر،مہا دارُن کال ہو۔
سُر دیو مُنی گن یکش گندھرو، سبھی کریں بیحال ہو۔

سبھی لُوٹے بِرلے چُھوٹے، گیان گُن بَچ درڑھ گھفے۔

گرو گیان دِیپ سمیپ ست گرو۔ بھید مارگ تِن لہے۔

کام لُٹیرے سے بچنے کے اُپائے

سورٹھ - دیپک گیان پرکاش، بھوَن اوجیرا کر رہو۔

ست گرو شبد ولاس، بھاجے چور انجورا جب۔

انل پکشی کا اُدھارن (مثال)

گرو کرِپا سوں سادھو کہاوے، انل پکشی ہوئے لوک سدھاوے۔

دھرمداس یہ پرکھو وانی، انل پکش گم کہو بکھانی۔

انل پکشی جو رہے آکاشہ، نِس دن رہے پَون کی آشا۔

دِرشٹی بھاوَ تِن رتی ودھی ٹھانی، یہ ودھی گرب رہیت جانے۔

انڈ پرکاش کین پُنہ تہواں، نِرادھار آلمبی جہواں۔

مارگ ماہیں پُشٹ بہو انڈا، مارگ ماہیں بِرہے نوکھنڈا۔

مارگ ماہیں چکشوُ تِن پاوا، مارگ ماہیں پنکھ پر بھاوا۔

مہی ڈِگ آوا سُدھ بھئی تاہی، ایہاں مور آشرم ناہی آہیں۔

سُرتی سمبھار چلے پُنہ تہواں، مات پِتا کو آشرم جہواں۔

انوراگ ساگر کے صفہ 8 اور 9 کا سار انش ہے کہ سادھک وہی ہے جو اپنی ساری اندریوں کو خود میں رکھتا ہے۔ جیسا مِل جائے،اُسی میں سنتوش کرے۔رُوپ کو دیکھ کر اُس پر موہت نہیں ہووے۔ کُروپ کو دیکھ کر نفرت نہ کرے۔دونوں کو دِویہ گیان کی نظروں سے دیکھے کے اُوپر کا چام گورا-کالا ہے،شریر میں ہاڈ-مانس سب ایک جیسا ہے اور ذرا-سا روگ ہونے پر گل جاتاہے،بدبُو مارنے لگتی ہے۔اس طرح وویک سے بھگتی کریں۔اگر کوئی سمان کرتا ہے،پیار سے بولتا ہے تو خوشی محسوس نہ کریں۔اگر کوئی کُبول (غلط الفاظ) کہتا ہے تو دُکھ نہ مانیں۔اُن کی بُدھی کے ستر کو جان کر شانت رہیں۔اگر کوئی اچھا بھوجن کھیر-کھانڈ،حلوہ-پُوری

کھلاتا ہے تو اُسی کارن اُس سے پربھاوت(خوش) نہ ہو۔اُس کو اُس کے کرم کا پھل ملے گا۔اگر کوئی روکھا سوکھا بھوجن کھلائے تو اُس کو زیادہ بھاؤ سے پریم سے کھانا چاہیے۔کام واسنا(Sex) کو اہمیت نہ دیں،وہی بھگت حقیقت میں پرمیشور پراپت کر سکتا ہے۔اگر کام واسنا پریشان کرے تو اُس کو بھگتی نام سمرن میں لگا کر آنند پراپت کریں۔اُسی وقت کام واسنا مُرجھا جاتی ہے۔کام واسنا کا ناش کرنے کا طریقہ-:

کبیر، پرناری کو دیکھیے، بہن بیٹی کا بھاؤ

کہے کبیر کام ناش کا، یہی سہج اُپائے

موکش پراپتی کا انیہ بھاؤ"انل(الل)پکشی جیسابھاؤ"

جیسے ایک انل پکشی (الل پنکھ)آکاش میں رہتا تھا۔ یے پکشی اب لُپت ہوچُکا ہے۔اس کے چار پیر ہوتے تھے۔آگے والے چھوٹے اور پیچھے والے بڑے۔اُس کا جسم بہت بڑا ہوتا تھا۔ لمبے-لمبے پنکھ ہوتے تھے۔ پُورا پکشی یعنی جوان پکشی چار ہاتھیوں کو ایک ساتھ اُٹھا کر آکاش میں اپنے پریوار کے پاس لے جاتا تھا۔

انل پکشی اُوپر وایُو (ہوا، آکاش)میں رہتا تھا۔وہی سے مادہ انل انڈے اتپن(پیدا)کردیتی تھی۔وہ انڈے اُس جگہ پر چھوڑتی تھی جہاں کیلے کابن(باغ) ہوتا تھا۔ کیلے ایک دوسرے میں پھنس کر گھیرا بن بنا لیتے تھے۔ ہاتھیوں کا جُھنڈ یعنی سیکڑوں ہاتھی بھی کیلے کے بن میں رہتے تھے کیونکہ ہاتھی کیلے کے پیڑ کھا جاتے ہیں اور کیلے کے پیڑوں پر ہی لیٹ جاتا ہے۔ مستی کرتا رہتا ہے۔ الل پکشی کا انڈا وایومنڈل(آسمان) سے گذر کر نیچے پرتھوی (زمین) تک آنے میں ہوا گھرشن(گرمی) سے پک کر بچا تیار ہوجاتا تھا۔ وہ انڈا کیلے کے پیڑوں کے اُوپر گرتا تھا۔ کیلے کے پیڑوں کی کثافت کے کارن وہ انڈا خراب نہیں ہوتا تھا۔ صرف اتنی رفتار سے کیلے کے پیڑوں کو توڑ کر زمیں پر گرتا تھا کہ انڈے پُھوٹ جائیں۔انڈے کا سائیز بہت بڑا ہوتا تھا۔اُس کا کوَر (cover)بھی سخت مظبوط ہوتا تھا۔ بچے کے بچاؤ کے لیے انڈے کے کوَر اور بچے کے بیچ میں گدھیدار مادہ ہوتا تھا جو پرتھوی کے اُوپر گرتے وقت بچے کو چوٹ لگنے سے بچاتا تھا۔انل پکشی کا

بچہ زمیں پر دوسرے پکشیوں کے بچوں کے ساتھ رہتا تھا۔ اُن سے مل کر اُڑتا تھا، لیکن اُس کی انتر آتما یے مانتی تھی کے یہ میرا گھر پریوار نہیں ہے، میرا پریوار تو اوپر ہے۔ مینے اوپر اپنے پریوار میں جانا ہے۔ یے میرا سنسار نہیں ہے، وہ جب نوجوان ہوجاتا ہے تو ہاتھیوں کے جُھنڈ پر جھپٹا مارتا تھا۔ چار ہاتھیوں کو چاروں پنجوں سے اُٹھاتا تھا اور ایک ہاتھی کو چُونچ سے پکڑ کر اُڑ جاتا تھا۔ اپنے پریوار کے پاس چلا جاتا تھا۔ ساتھ میں اُن کے لیے آہار بھی لے جاتا تھا۔

کبیر پرمیشور جی نے سٹیک مثال بتاکر بھگت کو مارگ درشن کیا ہے کہ آپ اس سنسار کے ہمیشہ رہنے والے نہیں ہیں۔ آپ کو یے چھوڑ کر جانا ہے۔ آپ کا پریوار اوپر ستیہ لوک میں ہے۔ آپ اس دھرتی کے اوپر گرے ہو۔ تتو گیان حاصل ہوئے بھگت کے من کی حالت اُس انل پکشی کے بچے جیسی ہونی چاہئے۔ جب تک ست لوک جانے کا وقت نہیں آتا تو سنسارک لوگوں کے ساتھ مل کر بھائی چارے سے رہو۔ چلتے وقت اِن میں کوئی لگاؤ نہیں رہنا چاہئے۔ اپنے نام سُمرن کی کمائی اور پُنیہ دھرم کی کمائی ساتھ لیکر اُڑ جانا ہے۔ اپنے پریوار کے پاس اپنے نج گھر ست لوک میں جانا ہے۔

اُنوراگ ساگر کے پیج نمبر 152 کا سارانش:-

اس پیج پر پرمیشورجی نے شریر کے اندر کا چھُپا ہوا راز بتایا ہے۔ اس انسانی جسم میں 72 ناڑیاں ہیں۔ اِن میں تین (ایڑا، پنگلا، شُشمنہ) خاص ہیں۔ پھر ایک خاص ناڑی ہے **"برہم رِندر"**۔

پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ دھرم داس! من ہی جوتی نرنجن ہے۔ اس نے جیوَ کو ایسے نچا رکھا ہے جیسے بازیگر بندر کو نچاتا ہے۔ اس جسم میں پانچ تتو اور پچیس پرکرتی اور تین گُن کال کے تین ایجنٹ ہیں۔ جیو کو دوکھے میں رکھتے ہیں اس جسم میں کال نرنجن اور جیوَ دونوں کی خاص کِردار ہے کال نرنجن من روپ میں سب پاپ کرواتا ہے۔ پاپ جیوَ کے سِر رکھ دیتا ہے۔

انوراگ ساگر کے پیج نمبر 153 کا سار انش :-

کال نے ایسا دوکھا کر رکھا ہے کہ جیوَپرمیشور کو بھول گیا ہے۔

"من کیسے پاپ - پُنیہ کرواتا ہے"

من ہی کال، کرال ہے۔ یہ جیوَ کو نچاتا ہے۔ سُندر عورت کو دیکھ کر اُس سے بھوگ ولاس کرنے کی اُمنگ من میں اُٹھاتا ہے۔ استری بھوگ کر آنند من(کال نرنجن) نے لیا، پاپ جیوَ کے سر رکھ دیا۔

"موجودہ دور میں سرکار نے سخت قانون بنا رکھا ہے۔ اگر کوئی مرد،عورت سے بلاتکار کرتا ہے تو اُس کو دس سال کی سزا ہوتی ہے۔اگر نابالک سے بلاتکار کرتا ہے تو ساری زندگی جیل کی سزا ہوتی ہے۔ آنند دو منٹ کا من کی پریرنا سے اور دُکھ پہاڑ کے برابر۔ اس لیے پہلے ہی من کو گیان کی لغام سے روکنا فائدیمند ہے"۔

انوراگ ساگر کے پیج نمبر 154 کا سار انش:-

پرائے دھن کو دیکھ کر من اُسے ہڑپنے کی کوشش کرتا ہے۔چوری کر جیو کوَ ڈنڈ دلاتا ہے۔ پر نندا(دوسرے کی گلا)، پردھن ہڑپنا یے پاپ ہے۔ کال اسی طرح جیوَ کو کرموں کے بندھن میں پھنسا کر رکھتا ہے۔ سنت کے خلاف ورودھ یے من روپ سے کال ہی کرواتا ہے جو گھور اپرادھ ہے۔

"نرنجن چریتر = کال کا جال"

پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ دھرم داس! میں تیرے کو دھرم (دھرم رائے کال) کا جال سمجھاتا ہوں۔ کال نرنجن نے شری کرشن میں داخل ہو کرکے گیتا کا گیان دیا۔ اُس کو کرم یوگ اُتم بتاکر جنگ کرائی۔ گیان یوگ سے اُس کو بھرمت کیا۔ ارجن تو پہلے ہی نیک بھاشہ بول رہا تھا جو گیان تھا۔ کہہ رہا تھا کہ جنگ کرکے اپنے ہی کُل کے بھتیجے،بھائی، سالے، سسُر،چاچے،تاؤ کو مارنے سے اچھا تو بھیک مانگ کر گذارہ کر لینگے۔ مُجھے ایسے راجیہ کی ضرورت نہیں ہے جو پاپ سے حاصل ہو۔ اُس کو ڈرا دھمکا کر جنگ کراکے نرک کا حصے دار بنا دیا۔ گیان یوگ کا بہانابنا کر کرم پر زور دیکر مہاپاپ کرادیا۔

انوراگ ساگر کے پیج نمبر 155 کا سار انش-:

دھرمداس جی نے سوال کیا کہ اۓ پربھو ! آپ نے کال جال سمجھایا، اب یے بتانے کی کرپا کریں جیوَ کو آپ کی پراپتی کے لیے کیا کرنا چالیے ؟

”ست گرو کبیر جی وچن“

”بھگت کے سولا(16)گُن (آبھوشن“)

پرمیشور کبیر جی نے کہا کے اۓ دھرمداس! بھوساگر یعنی کال لوک سے نکلنے کے لیے بھگتی کی شکتی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پرماتما پراپتی کے لیے جیوَ میں سولا لکشن ضروری ہیں۔ اُن کو آتما کے سولا (16)سنگار آبھوشن(زیورات)، کہا جاتا ہے۔

(1)... گیان =علم (2) ...وِویک= پہچان (3)... ستیہ=سچائی (4)... سنتوش = خوش رہنا(5)...پریم بھاؤ= سب سے محبت کرنا (6)... دھیرج = صبر رکھنا (7)...نردوشا(دھوکہ نہ دینا) (8)... دیا،رحم دلی (9)... اکشما،معاف کرنا (10)... شیل، نرم دلی (11)... نش کرما ، بغیر لالچ کے کام، سیوا (12)... تیاگ ،ترک (13)... بیراگ = دنیاوی چیزوں کا لگاؤ نہ ہونا (14)...شانتی نج دھرمہ (15)...بھگتی کر نج جیو اُبارئے (16)...مِتر سم سب کو چت دھارے۔

بھاؤ ارتھ(مطلب):-پرماتما پراپتی کے لیے بھگت میں کچھ لکشن خاص ہونے چاہیے۔ یے 16 آبھوشن (زیور، سنگار)ہونا ضروری ہے۔

..1تتو گیان 2.. وِویک 3... ستیہ بھاشن (سچ بولنا) (4)...پرماتما کے دلیے میں سنتوش کرے اور اُس کو پرماتما کی اِچھا جانے (5)...پریم بھاؤ سے بھگتی کریں اور دوسرے سے مرِدُو بھاشہ (پیاری سے)میں بات کریں (6)... دھیرج رکھے اور ستگرو نے جو گیان دیا ہے اُس کی کامیابی کے لیے حوصلہ رکھیں پھل کی جلدی نہ کریں (7) ...کسی کے ساتھ دغا (دھوکا)نہیں کریں (8)۔دیا بھاؤ رکھیں (9)...بھگت اور سنت کا آبھوشن(زیور) اکشما(معاف) بھی ہے۔شترو (دشمن)کو بھی معاف کردینا چاہئے(10)... شیل سبھاؤ(نرم دل)ہونا چاہئے (11)... بھگتی کو نش کام بھاؤ سے(بغیر لالچ کے) کریں،سنسارک لابھ پراپتی کے مقصد سے نہیں کریں (12)...تیاگ

کی بھاؤنہ بہت ضروری ہے (13)... بیراگ ہونا چاہئے،سنسار کو اسار (بے بُنیاد) اور اپنے جیون کو استھائی (فنا)جان کر پرماتما کی پراپتی میں خاص لگاؤ ہونا،موکش میں بہت ضروری ہے۔ (14)... بھگت کا خاص گُن شانتی ہوتی ہے،یے بھی ضروری ہے۔(15)...بھگتی کرنا یعنی بھگتی کرکے اپنے جیون کا کلیان کرائے۔ (16)...ہر ایک انسان کے ساتھ مِتر (دوست)کی طرح برتاؤ کرنا چاہئے۔

یے اُوپر والے گُن ہونے کے بعد ستیہ لوک جایا جائے گا۔ان کے علاوہ گُرو کی سیوا،گُرو پدھتی میں وشواس رکھیں۔پرماتما کی بھگتی اور سنت سماگم کرنا ضروری ہے۔

اُنوراگ ساگر کے پیج نمبر 156اور157 کا سار انش:-

ان صفعوں پر بھی یہی گیان ہے اور وشیہ وکار چھوڑنا چاہئے،تب بھگتی سفل ہو گی۔

اُنوراگ ساگر کے پیج نمبر 158-159 کا سار انش:-

پرمیشور نے بتایا ہے کے اُپدیشی کو چاہئے کے 15 ویں دِن کوئی دھارمک اُنوشٹھان یعنی پاٹھ کرنا چاہئے۔اگر 15 ویں دِن میں نہیں کر سکتا ہے تو مہینے میں ضرور ایک کرائے۔ نردھن کے لیے کہا ہے کہ اگر کوئی غریب ہو تو سال میں دو بار کرائے یا سال میں ایک بار ضرور کرائے۔اگر سال میں نہیں کرائیگا تو وہ بھگت ساکٹ(بھگتی بھاؤ ھین) کہلائے گا۔ایک سال میں بھی پاٹھ کروائے گا تو اُسکے جیو کو موکش میں دھوکا نہیں۔

کبیر نام شردھا سے جپے یعنی گرو کے ساتھ کبیر جی کا نام لے۔شرم نہیں کرے کے یے بھی کوئی پرماتما کا نام ہے۔ایسے کہنے والوں سے ڈرے نہیں،شرماوے نہیں اور اس کے ساتھ ساتھ تیرا (دھرم داس)نام بھی آدر سے کہے۔

مطلب ہے کہ آدرنیہ دھرم داس کے ساتھ پرماتما رہے،اُن کو ستیہ لوک لے کر گئے،اپنا مکمل تعارف دِیا۔دھرم داس جی نے اپنے آنکھوں دیکھا،کانوں پرمیشور سے سُنا روحانی علم کبیر ساگر،کبیر وانی،کبیر بیجک،کبیر شبداولی کو لکھ کر مانوَسماج پر مہان اُپکار(بڑا احسان) کیا ہے۔اس لیے دھرم داس جی کی مہیما(تعاریف) بھی کرنی چاہئے۔

بھگت کو چاہئے کے بھگتی سادھنا اور مریادہ کا پالن آخری سانس تک کرے۔جیسے سُور ویر(بہادر) جنگ کے میدان میں یاتو مار دیتا ہے یا خُود شہادت کو پراپت ہوجاتا ہے۔وہ پیچھے قدم نہیں ہٹاتا۔سنت اور بھگت کا رن اکشیتر(میدان جنگ)بھگتی منتر جاپ اور مریادہ ہے۔جو چیلا گُرو سے وِمکھ(خلاف) ہوجاتا ہے۔نام کھنڈت(توڑ) کردیتا ہے تو ظاہر ہے وہ گُرو میں خامیاں نکالے گا۔جس کارن سے نرک میں اگنی کُنڈ (دوزخ کی آگ)میں گرے گا۔اگر گُرو وِمکھ ہوکر بھگتی چھوڑ دیتا ہے تو اُس کو بھی بہت نقصان ہوتا ہے۔

مثال طور:جیسے انویٹر کو چارجنگ پر لگا رکھا ہے،وہ چارج ہورہا ہے۔اگر بیچ میں چارجر نکال لیا جائے تو وہ انویٹر جتنا چارج ہوگیا تھا،اُتنی دیر فائیدا دیگا۔پھر اچانک ساری سہولتیں بند ہوجائینگی۔اسی طرح سے اُس چیلے کی دِشا جانیں۔گُرو شرن میں رہ کر مریادہ میں رہتے ہوئے جتنے دن بھگتی کی وہ شکتی آتما میں جمع ہوگی۔اُتنی آتما چارج ہوگی۔جس دن گُرو جی سے وِمکھ ہوگیا،اُسی دن سے بھگتی کی شکتی آنی بند ہوجاتی ہے۔اگر گُرو وِمکھ (گُرو کے خلاف ہوکر گُرو تیاگ دینا)ہوکر بھی اُسی گُرو مطابق بتائی گئی سادھنا منتر وغیرہ کرتا ہے تو کوئی فائیدا نہیں ہوتا۔جیسے بجلی کا کنیکشن کٹ جانے کے بعد پنکھے،موٹر،بلب،کے بٹن دباتے رہو،نہ پنکھا چلے گا،نہ بلب جلے گا۔یہی حالت گُرو وِمکھ سادھک کی ہوگی۔پھر نرک کا بھاگی (حصے دار)ہوگا۔

کبیر جی نے کہا ہے کہ-:

کبیر، مانش جنم پاکر کھووے، ست گُرو وِمکھ یگایُگ رووے۔
کبیر، گُرو وِمکھ جیو کتھوں نہ بچے، اگنی کُنڈ میں جر بر ناچے۔
کوٹی جنم وِشدر کو پاوے، وِش جوالا سہی جنم گماوے۔
بِشٹا (ٹٹی) مانہی کرمی جنم دھرئی، کوٹی جنم نرک ہی پرہی۔

- بھاوٗ ارتھ:-گُرو کو تیاگ دینے والا انسان بلکُل نہیں بچے گا۔نرک کے اگنی کُنڈوں میں جل،بل(اُبل-اُبل)کر تکلیف بھوگے گا۔وہاں اگنی کے تکلیف سے ناچے گا یعنی اُچھل اُچھل کر اگنی میں گرے گا۔پھر کروڑوں جنم وِش دھر(سرپ)کے شریر پراپت کریگا۔سرپ کے اپنے

اندر کے زہر کی گرمی بہت پریشان کرتی ہے۔گرمی کے موسم میں سرپ اُس زہر کی اُشنتا(گرمائیش) سے بچنے کے لیے شیتلتا(ٹھنڈک) پراپت کرنے کے لیے چندن ورکش کے اُوپر لپٹے رہتے ہیں۔پھر وہی گُرو وِمُکھ یعنی گُرو دروہی بِشٹا (ٹٹی)میں کیڑے کا جنم پراپت کرتا ہے۔اس طرح گُرو سے دُور گیا پرانی مہاکشٹ اُٹھا تا ہے۔اگر گُرو نقلی ہے تو اُس کو تیاگ کر پُورن گُرو کی شرن میں جانے سے کوئی پاپ نہیں لگتا۔

کبیر گُرو دیال تو پُرش دیال،جے ہی گُرو ورت چھُوئی نہیں کال۔

مطلب:- اے دھرم داس ! اگر گُرو چیلے کے پرتی (طرف)دیا ہے یعنی گُرو کی دل میں چیلے کے اچھی چھَوی ہے،مریادہ میں رہتا ہے تو پرماتما بھی اُس بھگت کے اُوپر خوش ہے۔نہیں تو اُوپر والی تکلیف بھوگنی پڑیگی۔

پیج نمبر 160 کا سار انش:-

اس پیج پر کُچھ گُرو مہیما ہے اور کوئل کی چانکیہ نیتی کا گیان ہے۔

"کال کا جیوَ ستگُرو گیان نہیں مانتا"

کوئل،کاگ کا مثال:-کوئل پکشی کبھی اپنا الگ گھونسلہ بنا کر انڈے،بچے پیدا نہیں کرتی۔کارن یے کے کوئل کے انڈوں کو کوّا(crow) کھا جاتا ہے۔اس لیے کوئل کو ایسی بتی(اٹکل) یاد آئی کہ جس سے اُس کے انڈوں کو نقصان نہ ہو سکے۔کوئل جب انڈے پیدا کرتی ہے تو وہ دھیان رکھتی ہے کے کہاں پر کوّے (Female Crow)نے اپنے گھونسلے میں انڈے پیدا کررکھے ہیں۔جس وقت کوَوے پکشی بھوجن کے لیے دُور چلے جاتے ہیں تو پیچھے سے کوئل اُس کوّے کے گھونسلے میں انڈے پیدا کردیتی ہے۔اور دُور درخت پر بیٹھ جاتی ہے یا آس-پاس رہے گی۔جس وقت کوّے گھونسلے میں آتے ہیں تو وہ دو جگہ پر چار انڈے دیکھتی ہے۔وہ نہیں پہچان پاتی ہے کے تیرے انڈے کون سے ہیں،دوسرے کے کون سے ہیں؟اس لیے وہ چاروں انڈوں کو پوشن کرکے بچے نکال دیتی ہے۔کوئل بھی آس پاس رہتی ہے۔اب کوئل بھی اپنے بچوں کو نہیں پہچانتی ہے کیونکہ سب بچوں کا ایک جیسا رنگ (کالارنگ)ہوتا ہے۔جس وقت

بچے اُڑنے لگتے ہیں، تب کوئل قریب کے دوسرے درخت پر بیٹھ کے کُوہُو- کُوہُو کی آوازلگاتی ہے۔کوئل کی بولی کوئل کے بچوں کو پربھاوت(مُتاثر) کرتی ہے،کوَوے والے مست رہتے ہیں۔کوئل کی آواز سُن کر کوئل کے بچے اُڑ کر کوئل کی طرف چل پڑتے ہیں۔کوئل کُوہُو- کُو ہُو کرتی ہوئی دُور نکل جاتی ہے،ساتھ ہی کوئل کے بچے آواز سے متاثر ہوکر کوئل کے پیچھے-پیچھے دُور چلے جاتے ہیں۔کوَوی وِیچار کرتی ہے کے یے تو گئے سو گئے،جو گھونسلے میں ہیں اُن کو سنبھالتی ہوں کے کوئی پرندہ نقصان نہ کردے۔یے سوچ کر کوَوی لوٹ آتی ہے۔اس طرح کوئل کے بچے اپنے کُل پریوار میں مل جاتے ہیں۔

پرمیشور کبیر جی نے دھرمداس کو سمجھایا ہے کہ اے دھرم داس!تیرا بیٹا نارائن داس کاگ یعنی کال کا بچا ہے۔اُس کے اُوپر میرے پروچنوں کا پربھاؤ(اثر) نہیں پڑا۔آپ دیال (گُرونا میہ ست پُرش)کے انش ہو۔آپ کے اُوپر میری ہر ایک وانی کا پر بھاؤ (اثر)ہوا اور آپ کھینچے چلے آئے۔کال کے انش نارائن داس پر کوئی اثر نہیں ہوا۔یہی کہانی ہر ایک پریوار میں گھٹت(پیش) ہوتی ہے۔جو انکُوری ہنس یعنی پہلے کے جنم بھگتی سنسکار جو کسی جنم میں ست گُرو کبیر جی کے ستیہ کبیر پنتھ میں دکشت ہوئے تھے،لیکن مُکت نہیں ہو سکے۔وہ کسی پریوار میں جنمے ہیں،ست گُرو کبیر جی کی وانی سُنتے ہی تڑپ جاتے ہیں۔آکرشت(مثاثر) ہوکر دکشا پراپت کر کے شِشّ بن کر اپنا کلیان کرواتے ہیں۔اُسی پریوار میں کُچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بِلکُل نہیں مانتے۔دوسرے جو دِکشت افراد ہیں،اُن سے بھی جھگڑا اور مذاق کرتے ہیں۔وہ کال کے انش ہیں۔وہ بھی نارائن داس کی طرح کال کے دُوتوں دوارا چلائی ہوئی سادھنا ہی کرتے ہیں۔

پیج نمبر 161 اُنوراگ ساگر کا سار انش:-

کبیر پرماتما نے کہا ہے کہ دھرمداس!جس طرح شُوروِیر (بھادر)اور کوئل کے سُت (بچے)چلنے کے بعد پیچھے نہیں مُڑتے۔اس طرح اگر کوئی میری شرن میں اس طرح دوڑ کر سب رُکاوٹوں کو توڑ کر پریوار موہ چھوڑ کر ملتا ہے تو اُس کی ایک سَو ایک(101)پیڑھیوں کو پار کردونگا۔

کبیر، بھگت بیج ہووے جو ہنسا۔ تاروں تاس کے ایکوتر بنشا۔۔
کبیر،کوئل سُت جیسے شُورا ہوئی۔یہی وِدھی دھائے ملے موہے کوئی۔۔
نج گھر سُرتی کرے جو ہنسا۔ تاروں تاس کے ایکو تر بنشا۔۔

"ہنس (بھگت) لکشن"

کاگ (کوّا) جیسی گندی ورتی کو تیاگ دیتا ہے تو وہ ہنس یعنی بھگت بنتا ہے۔کاگ(کوّا)نج سوارتھ پُورتی کے لیے دُوسروں کا اہیت کرتا ہے۔کسی جانور کے جسم پر زخم ہوجاتا ہے تو کوّا اُس زخم کو نوچ،نوچ کر مانس کھاتا ہے،پُشو کے آنکھوں سے آنسو ڈھلکتے رہتے ہیں۔کوّے کی بولی بھی اپریہ (نہ پسندیدہ)ہوتی ہے۔بھگت کو چاہیے کے اپنا کوّے والا سوبھاؤ تیاگے۔خُود کی بھلائی کے لیے کسی کو تکلیف نہ دیوے۔کوئل کی طرح مُدھر بھاشا بولے۔یے لکشن بھگت کے ہوتے ہیں۔

"گیانی یعنی ست سنگی کے لکشن"

ستگُرو کا گیان اور دکشا پراپت کرکے اگر چیلا جگت بھاؤ میں چلتا ہے۔وہ مورکھ ہے، وہ بھگتی لابھ سے ونچِھت(محروم) رہ جاتا ہے۔ وہ بھگتی میں آگے نہیں بڑھ پاتے۔ سار شبد پراپتی کے لائق نہیں بنتے۔ اگر اندھے آدمی کا پیر بِشٹا (ٹٹی) یا گوبر پر رکھا جاتا ہے تو اُس کا کوئی مذاق نہیں کرتا۔ کوئی اُس کی ہانسی نہیں کرتا۔ اگر آنکھوں والا یعنی بھگت کٹھور (غلط جگہ) پر جاتا ہے۔ (پرناری گمن، چوری کرنا، مریادہ توڑنا ورجت وستو اور سادھنا کا پریوگ کرنا کٹھور کہا ہے) نندا کا پاتر ہوتا ہے۔

انوراگ ساگر پیج نمبر 162 اور 163 کا سار انش:-

"بھگت پرمارتھی ہونا چاہئے"

جیسے گائے خُود تو جنگل میں کھیتوں میں گھاس کھاکر آتی ہے۔ خُود پانی پیتی ہے انسان کو امرت دودھ پِلاتی ہے ۔ اُس کے دودھ سے گیھ بنتا ہے۔ گائے کا بچھڑا ھل میں جوتا جاتا ہے۔ انسان کا پالن کرتا ہے گائے کا گوبر بھی انسان کے کام آتا ہے۔ مرنے کے بعد گائے

کے جسم کے چمڑے سے جوتی بنتی ہے جو انسان کے پیروں کو کانٹوں-کنکروں سے رکشا کرتی ہے۔ انسان جنم پراپت پرانی پرمارتھ نا کرکے بھگتی سے ونچھت رہکر پاپ کرنے میں انمول جنم برباد کرجاتا ہے۔ مانسا ہاری انسان مہاپاپ کا بھاگی بنتا ہے۔ اس سمبھند کی پرمیشور کبیر جی کی نیچے وانی پڑھیں۔

"پرمارتھی گائے کا مثال"

گؤو کو جان پرمارتھ کھانی، گؤو چال گن پرکھو گیانی۔
آپن چرے ترن اُگھانا، انچوئے جل دے چھیر نِدھانا۔
تاس کھیر گھرت دیو اگھائی، گؤو سُت نر کے پوشک آئی۔
وِشٹا تاس کاج نر آوئے، نر اَدھ کرمی جنم گماوئے۔
ٹیکا پُورے تب گؤو تن ناسا، نر راکش گؤو تن لے گراسا۔
چام تاس تن اتی سُکھ دائی، ایتک گُن ایک گؤو تن بھائی۔

"پرمارتھی سنت کے لکشن"

گؤ سم سنت گھے یہ بانی، تو نہیں کال کرے جیو ہانی۔
نر تن لہی اَس بُدہی ہوئی، ست گرو ملے امر ہے سوئی۔
سُن دھرمنی پرمارتھ بانی، پرمارتھ تے ہوئے نہ ہانی۔
پدمارتھ سنت ادھارا، گرو سم لیئی سو اُترے پارا۔
ستیہ شبد کو پریچیہ پاوئے، پرمارتھ پدلوک سدھاوئے۔
سیوا کرے وسارے آپا، آپا تھاپ ادھیک سنتاپا۔
یہ نراس چاتُربُدھیمانہ، گُن سُب کرم پر سیر ٹھانا۔
اُونچا کرم اپنے سِر لینا، اوگُن کرم پر سِر دینہا۔
تات ہوئے شُبھ کرم وناشا، درھمد اس پد گھووشواسا۔
آشا ایک نام کی راکھے، نج شبھ کرم پرگھٹ نہیں باکھے۔

گروپد رہے سدا لئولینا، جیسے جل ہی نہ وسرت مینا۔
گرو کے شبد سدا لئولاوے، ستیہ نام نشدن گُن گاوے۔
پُرش نام کو اس پر بھاؤ، ہنسا بھوری نہ جگ مہیں آؤ۔
نشچیہ جائے پُرش کے پاسا، کُرم کلا پر کھئو درھمداسا۔

مطلب :- پرمیشور کبیر جی نے دھرمداس کے ذریعے سے ہر انسان کو سندیش اور نِردیش دِیا ہے ۔ کہا ہے کہ انسان کو گائے کی طرح پرمار تھی ہونا چاہیے۔ جِن کو ست گرو مِل گیا ہے، وے تو امر ہو جائینگے۔ گھور اگھوں (پاپوں) سے بچ جائینگے، سیوا کریں تو اپنی مہیما کی امید نہ کریں۔ اگر اپنے آپ کو تھاپ (مان بڑائی کے لیے اپنے آپ کو مہیماوان مان) لیگا تو اُس کو زیادہ کشٹ ہو گا۔ شُبھ کرم نشٹ ہو جائینگے۔

اُپدیشی صرف ایک نام کی آشا رکھے۔ مان بڑائی کی چاہ دل سے تیاگ دے۔ اپنے شُبھ کرم (دان یا دوسری سیوا) کِسی کے سامنے نہ بتائے۔ گرو جی کے پد (چرن) یعنی گرو کی شرن میں ایسے رہے جیسے جل میں مین (مچھلی) رہتی ہے۔ مچھلی پانی کے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی۔ تُرنت ہی مر جاتی ہے۔ ایسے گرو کی شرن کو ترجیح دیوے۔ گرو جی کے ذریعے دیے شبد یعنی جاپ منتر (ست گُرو شبد) جو ست نام ہے یعنی حقیقی بھگتی منتر میں ہمیشہ لین رہے جو پرماتما کا بھگتی منتر ہے، اُس کا ایسا اثر ہے، اُس میں اتنی شکتی ہے کہ سادھک دوبارا سنسار میں جنم مرن کے چکر میں نہیں آتا۔ وہ وہاں چلا جاتا ہے جو سناتن پرم دھام، جہاں پرم شانتی ہے۔ جہاں جانے کے بعد سادھک کبھی سنسار میں لوٹ کر نہیں آتا۔ یہی پرمان شری مد بھگوت گیتا ادھیائے 18 کے شلوک نمبر 62 میں ہے۔ گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ اےُ ارجُن ! تُو سروَ بھاؤ (ہر طرح) سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا، اُس پرمیشور کی کِرپا سے ہی تو پرم شانتی کو اور پرم سناتن دھام (شاشوَتم استھانم) کو پراپت ہو گا۔ (ادھیائے 18 شلوک 62)

گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 4 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ تتو گیان حاصل ہونے کے بعد پرمیشور کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک لوٹ

کر کبھی سنسار میں نہیں آتا۔ جس پرمیشور نے سنسار روپی ورکش کی رچنا کی ہے، اُسی کی بھگتی کرو۔ (ادھیائے15 شلوک 4)

گیتا گیان داتا نے اپنی ناشوان مطلب جنم مرن کی استھتی گیتا ادھیائے 2 کے شلوک 12، ادھیائے 4 کے شلوک 5، 9 میں اور ادھیائے 10 شلوک 2 میں صاف کہہ رکھا ہے کہ اے ارجن ! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکے ہیں، تو نہیں جانتا، میں جانتا ہوں۔ پاٹھک جنوں! گیتا سے ثابت ہوا کہ گیتا گیان داتا (کال برہم ہے جو شری کرشن جی کے شریر میں پرویش کرکے بول رہا تھا) ناشوان ہے، جنم مرن کے چکر میں ہے تو اُس کے اُپاسک کی بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ اس لیے گیتا ادھیائے18 کے شلوک 62اور ادھیائے 15کے شلوک 4 میں بیان لابھ پراپت نہیں ہوسکتا۔ دوسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ گیتا گیان داتا سے کوئی دوسرا سمرتھ اور سروَ لابھ دائیک پرمیشور ہے جِن کی شرن میں جانے کے لیے گیتا گیان داتا یعنی برہم کال نے کہا ہے۔ وے پرمیشور کبیر بندی چھوڑ جی ہیں۔ اُنہوں نے اپنی مہیما سویَم ہی کہی ہے۔ جو آپ جی کبیر ساگر میں پڑھ رہے ہیں۔ پرمیشور نے انوراگ ساگر کے پیج نمبر 13 پر کہا ہے کہ ست پُرش دوارہ بنائی سِرشٹی کے بارے میں بتائی کتھا کا ساکشی(گواہ) کِس کو بناؤں کیونکہ سب کی اُتپتی(پیدائش) بعد میں ہوئی ہے۔ پہلے اکیلے ست پُرش تھے۔ یہاں پر وویک (سوچنے) کرنے کی بات یہ ہے کہ کبیر جی کو گیان کہاں سے ہوا؟ جب سِرشٹی رچنا(تخلیق کائنات) کے وقت کوئی نہیں تھا۔ اِس سے سوَسِدھ(سوَ پرسینٹ) یہ خود پورن پرماتما سِرشٹی کے سرجنہار ہیں۔ جِن مہان آتماؤں کو کبیر پرمیشور جی ملے ہیں، اُنہوں نے بھی یہی ساکشیہ(ثبوت) دیا ہے کہ :-

غریب ، اننت کوٹی برہمانڈ کا، ایک رتی نہیں بھار،
ست گرو پُرش کبیر ہیں، کُل کے سِرجنہار۔

بھاوَ ارتھ اس وانی سے ہی صاف ظاہر ہے۔

"کُرم کلا سمجھو دھرم داسا" کا بھاؤ ارتھ ہے کہ جیسے کُرم یعنی کچھوا مصیبت کے وقت اپنے مُنہ اور پیروں کو اپنے اندر چھُپاکر نشکریہ (خاموش) ہو جاتا ہے۔آپتی (مُصیبت) ٹلنے کے بعد اپنے مارگ پر چل دیتا ہے۔ اسی پرکار بھگت کو چاہیے کہ اگر سنسارک لوگ آپ کے بھگتی مارگ میں بادھہ (رُکاوٹ) پیدا کرتا ہے تو اُس کو اُلٹکر جواب نہ دیکر اپنی بھگتی کو چُھپاکر سُرکشِت (محفوظ) رکھے۔ سمانیہ اِستھتی (حالات ٹھیک) ہوتے ہی پھر اُسی طرح بھگتی سادھنا کرے۔ اس پرکار کرنے سے "نشچئے جائے پُرش کے پاسا" وہ سادھک پرمیشور کے پاس اوشیہ (ضرور) چلا جائیگا۔

انوراگ ساگر پیج نمبر 163(281) پر:-

سورٹھا:- ہنس تہاں سُکھ بِلسہیں، آنند دھام امول،

پُرش تنُ چھوی نرِکھہیں، ہنس کرے کلول۔

مطلب :- اوپر والے گیان کے آدھار سے سادھنا کرکے سادھک امر دھام میں چلا جاتا ہے۔ وہاں پر آنند بھوگتا ہے۔ وہ ست لوک بیش قیمتی ہے۔ وہاں پر ست پُرش کے شریر کی شوبھا دیکھ کر آنند مناتے ہیں۔

☜ **دِکشالیکر نام کا سِمرن کرنا انیواریہ(لازمی) ہے:-**

ادھیائے "بیر سِنگھ بودھ" پیج نمبر 123 پر:-

راجا بیر سِنگھ کی ایک چھوٹی رانی سُندر دیہی تھی۔ اُس نے بھی پرمیشور کبیر جی سے دِکشا لے رکھی تھی۔ اُس نے ست سنگ بہت سُنے تھے۔ وِشواس کم تھا، نام کی کمائی یعنی سادھنا نہیں کرتی تھی۔ جب رانی کا آخری وقت آیا تو۔ یم کے دوت راج بھَون میں داخل ہوگئے۔ پھر یم دوت رانی کے شریر میں داخل ہوگئے اور آخری سانس کا انتظار کرنے لگے۔ اُس سمع رانی سُندر دیہی کے شریر میں بے چینی ہو گئی۔ یم دُوت دکھائی دینے لگے۔ راجہ نے رانی سے پوچھا کے کیا بات ہے؟ رانی نے کہا کہ مُجھے راج پاٹھ، محل، زیورات، کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ رانی نے کہا کے سادھو، بھگتوں کو بُلاکر پرماتما کی چرچا کراؤ۔ سادھو اور بھگت آکر پرماتما کی چرچا اور بھگتی

کرنے لگے۔ اُس سے کوئی لابھ نہیں ہوا۔ رانی کے شریر میں کشٹ اور بڑھ گیا۔ آدھا آدھا سانس چلنے لگا۔ سانس کھینچ کھینچ کر آنے جانے لگا ۔ ہِردے کمل کو چھوڑ کر جیوَ بھئے بھیت (خوف زدہ) ہوکر تِرکوٹی کی اور بھاگا۔ یم دوُتوں نے چاروں اور گھیر لیا۔ چاروں یم دُوتوں نے جیوَ گھیر کر کہا کہ آپ چلو ! ہری (پربھو) نے تُمہیں بلایاہے۔ تب رانی کے جیوَ کو ست سنگ وچن یاد آئے۔ اُس نے یم دُوتوں سے کہا کے ائے بٹپار! ائے ظالموں ! تُم یہاں کیسے آ گئے؟ ہمارا ست گرو ہمارا مالک ہے۔ آپ ہمیں نہیں لے جا سکتے۔ میرے ست گرو دھنی نے مُجھے نام دیا ہے۔ میرے گرو جی آئیں گے تو میں جاؤں گی۔ یہ بات سُن کر یم کے دُوت بولے کہ اگر آپ کا کوئی خسم (مالک) ہے تو اُنہیں بُلاؤ ، نہیں تو ہمارے ساتھ پرماتما کے دربار میں چلو۔ جیوَ نے کہا کہ:-

دھرنی (دھرتی) آکاش سے نگر نیارا، تہاں نواجے دھنی ہمارا۔

اگھم شبد جب بھاکھے ناؤں، تب یم جیو نِکٹ نہیں آؤں۔

بھاوَ ارتھ :- پہلے تو رانی کا وِشواس نہیں ہو پا رہا تھا کہ کون ست گرو جی ست سنگ میں گیان سُنا رہے ہیں وہ سچ ہے۔ وہ سوچتی تھی کہ یہ صرف کہانی ہے کیونکہ سب نوکر اور نوکرانی آگیا مِلتے ہی دوڑے چلی آتی تھی۔ من مرضی کا کھانا کھاتی تھی، سُندر کپڑے،زیورات پہنتی تھی۔ اُس نے سوچا تھاکہ ایسے ہی آنند بنا رہیگا۔ یہ تو پہلے جنم کی بیٹری چارج تھی۔ موجودہ وقت میں چارجر مِلا (نام مِلا) تو چالوُ نہیں کیا یعنی سادھنا نہیں کی۔ جب بیٹری کی چارجنگ ختم ہو جاتی ہے، بیٹری ڈاؤن ہو جاتی ہے تو ساری سہولتیں بند ہو جاتی ہیں۔ پھر نہ پنکھا چلتا ہے، نہ بلب جگتا ہے۔ بٹن دباتے رہو، کوئی کام نہیں ہوتا۔ اسی طرح جیوَ کے پہلے جنم کی بھگتی کا دھن یعنی جارجنگ ختم ہو جاتی ہے تو ساری سہولتیں چھین لی جاتی ہیں۔ جیوَ کو نرک میں ڈال دیا جاتا ہے، تب اُس کو عقل آتی ہے۔ اُس سمع وقت ہاتھ سے نکل چُکا ہوتا ہے۔ صرف پچھتاوَ اور رونا باقی رہ جاتا ہے۔ رانی سُندر دیہی نے ست سنگ سُن رکھا تھا۔ پوُرن ست گرو سے دکشا لے رکھی تھی۔ نام کی کمائی نہیں کی تھی۔ وہ گرو دُروہی نہیں ہوئی تھی۔ گرو نندا نہیں کرتی تھی۔ رانی نے ست گرو کو یاد کیا کہ ائے ست گرو ! ائے میرے مالک ! مُجھے یم دُوتوں نے گھیر رکھا ہے۔

مُجھ داسی کو چھڑاؤ۔ میں نے آپ کی دِکشا لے رکھی ہے۔ اب مُجھے پتا چلا کے ایسی آپتی(مُصیبت) میں نہ پِتا، نہ پتنی، نہ بیٹا نہ بیٹی، بھائی،بہن، راجہ پرجہ کوئی سائیک(مددگار) نہیں ہوتا۔ رانی کے جیوَ نے دل سے ستگرو پکارا۔ جلد ہی ست گرو کبیر جی وہاں پرکٹ ہوئے۔ رانی نے دوڑ کر ست گرو دیو جی کے چرن لیے۔ اُسی سمع یم کے دُوت بھاگ کر ہری(دھرمراج) کے پاس گئے اور بتایا کے اُس کے ستگرو پاس آیا تو وہاں پر پرکاش ہوگیا۔ جیوَ نے ست سُکرت نام جپا تھا۔ اُس کو اِتنا ہی یاد تھا۔ اس کارن سے اُس کو یم دُوتوں سے چُھڑایا تھا۔ دوبارہ جیون بڑھایا۔ تب رانی نے دل سے بھگتی کی۔ پھر ستگرو کبیر جی نے دوبارہ ست نام، سار نام دیا، اُس کی کمائی کی۔ سنسار اسار دِکھائی دینے لگا۔ راج، دھن، پریوار پرایا دِکھائی دے رہا تھا۔ جانے کا سمع نِکٹ لگ رہا تھا۔ اس کارن سے رانی نے تن -من- دھن ست گرو چرنوں میں سمرپت کر کے بھگتی کی تو ست لوک میں گئی۔ وہاں پرمیشور(ستیہ پُرش) نے رانی کے جیوَ کے سامنے اپنے ہی دوسرے روپ ستگرو سے پرشن(سوال) کیا کہ ائے کڈیہار! (تارنہار) میرے جیوَ کو یم دوتوں نے کیسے روک لیا؟ ستگرو روپ میں کبیر جی نے کہا کہ ائے پرمیشور! اس نے دِکشا لیکر بھگتی نہیں کی۔ اس کارن سے اس کو یم دوتوں نے گھیر لیا تھا۔ میں نے چھڑُوایا۔ پرمیشور کبیر جی نے جیو سے کہا کہ آپ نے بھگتی کیوں نہیں کی؟ ست لوک میں کیسے آگئی ؟

سِر نیچا کرکے جیوَ نے کہا کہ پہلے مُجھے وِشواس نہیں تھا۔ پھر یم دوتوں کی یاتنا دیکھ کر مُجھے آپ کی یاد آئی۔ آپ کا گیان سچ لگا۔ آپ کو پُکارا۔ آپ نے میری رکشا کی۔ پھر میرے کو واپس جیون دیا گیا۔ تب میں نے دل و جان سے آپ کی بھگتی کی۔ پورن موکش پراپت کرکے آپ کی ہی کرِپا سے گرو جی کے سہیوگ سے میں یہاں آپ کے چرنوں میں پہنچ پائی ہوں۔ ست لوک میں جاکر بھگت دوسرے بھگتوں کے پاس بھیج دیا جاتا ہے۔ سُندر امر شریر ملتا ہے۔ بہت بڑا آواس محل ملتا ہے۔ وِمان آنگن میں کھڑا ہے۔ سِدھیاں آدیش کا انظار کرتی ہیں۔ جلد ہی وِدھوت کی طرح سِکریا ہوتی ہے جیسے بجلی کا بٹن دباتے ہی بجلی سے چلنے والا ینتر (مشین) جلد ہی کام کرنے لگتا ہے۔ ایسے وہاں پر وچن کا بٹن ہے ۔ جو چیز چاہیے بولیے۔ چیز پدارتھ آپ

کے پاس موجود ہوگا۔ جیسے بھوجن کھانے کی اچھا ہوتے ہی آپ کے بھوجن استھل پر گتی ودھی شروع ہو جائینگی۔ تھالی گلاس رکھے جائیں گے۔ کچھ دیر میں کھانے کی اچھا بنی تو سدھی سے اُٹھ کر رسوئی میں رکھے جائینگے۔ منٹ بعد اچھا ہوئی تو بھی اُسی سمع انتظام ہو جائیگا۔ گھومنے کی اچھا ہوئی تو وِمان(جہاز) میں گتی ودھی(ہلچل) محسوس ہوگی۔ وِمان کے نزدیک جاتے ہی دروازا کھُل جائے گا۔ وِمان اسٹارٹ ہو جائیگا۔ جہاں جس دئیپ میں جانی کی اچھا ہوگی، وچار کرنے پر وِمان اُسی طرف اُڑ چلے گا۔ اچھا کرتے ہی تازے تازے پھل درختوں سے ٹوڑ کر لاکر آپ کے سامنے رکھ دیے جائیں گے۔ ست لوک کی نقل یہ کال لوک ہے۔ اسی طرح استری پُرش پریوار ہیں۔ ست لوک میں دو طرح سے سنتانوں کی اُتپتی (بچوں کی پیدائش)ہوتی ہے۔ شبد سے اور میتھون (اسی طرح ہنس ہنسنی کے ملن)سے۔ وہ ہنس پر نرِبھر (مرضی پر) کرتا ہے۔ وچن سے سنتان اُتپتی والا شیتر (علاقہ) ست پُرش کے سنگھاسن کے چاروں طرف ہے۔نر ناری (عورت،مرد) سے پریوار والا شیتر اُس کے بعد میں ہے۔وچن سے سنتان اُتپن (پیدا) کرنے والے صرف مرد ہی پیدا کرتے ہیں۔ ست لوک میں وردھ اوستھا (بُڑھاپا) نہیں ہے۔ نر ناری والے شیتر میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں پیدا کرتے ہیں، شادی کرتے ہیں صرف وچن سے۔ جو بچے جنم لیتے ہوتے ہیں، وہ کال سے مُکت ہوکر گئے جیوَ جنم لیتے ہیں۔ پھر کبھی نہیں مرتے، نہ بوڑھے ہوتے ہیں۔ جو ست لوک میں مُکت ہوکر جاتے ہیں، اُن کو سب سے پہلے ست پُرش جی کے درشن کرائے جاتے ہیں۔ اُس سمع اُس کا وہی سروپ رہتا ہے جیسا دھرتی سے آتا ہے، لیکن وردھ (بوڑھا) نیچے سے گیا تو وہاں ست پُرش کے سامنے اُسی میں حالت وَ صورت میں جاتا ہے۔ اُس کا پرکاش سولہ سورجوں کی روشنی جِتنا ہوجاتا ہے۔ اُس کے بعد اُس کو اُس جگہ بھیجا جاتا ہے جو سب سے الگ ہے۔ وہاں جاتے ہی اُس کا سروپ تو ویسا ہی رہتا ہے، لیکن اُس کے شریر کا پرکاش سولہ سورجوں جیسا ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر بوڑھا نیچے سے گیا ہے تو یووا اوستھا (نوجوان) ہوجاتا ہے۔ جوان ہے تو جوان ہی رہتا ہے۔ بالک ہے تو بالک ہی رہتا ہے۔ وہاں پر کچھ کو ست پُرش کے وچن سے استری پُرش کا جسم مِلتا ہے۔ کچھ بیج روپ میں ست پُرش دوارا بنائے جاتے

ہیں جن کا پھر ایک بار کسی کے گھر ست لوک میں جنم ہوگا، پریوار بنے گا۔ اُس جگہہ پر وہ ہنس ایک بار جنم لینگے جو کال اور اکشر لوک سے مُکت ہو کر جاتے ہیں۔ ایکانت استھان(اکیلی جگہہ) پر رکھے جاتے ہیں۔ وے دونوں شیتروں میں جنم لیتے ہیں (وچن سے پیدا ہونے والے اور استری پُرش سے جنم لینے والے میں) استری پُرش سے پیدا ئش کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہ تعداد 10/ 90 ہوتی ہے۔ یہ 10 پرسینٹ وچن سے پیدائش،90 پرسینٹ وِواہ ریتی سے پیدائش ہوتی ہے۔

ست لوک میں استری اور نر کے جسم کا پرکاش سولہ سورجوں کی روشنی کے برابر ہوتا ہے۔ مِنی ستلوک، مانسرور پہلے ہیں۔ وہاں دونوں کے شریر کا پرکاش چار سورجوں کے سمان ہوتا ہے۔ پھر آگے جاتے ہیں۔ جب پربرہم کے لوک میں بنے اشٹ کمل کے پاس پہنچتے ہیں تو ہنس اور ہنسی یعنی نر ناری کے شریر کا پرکاش 12 سورجوں کے پرکاش کے برابر ہوجاتا ہے۔ پھر ست لوک میں بنی بھنور غفا میں ہر ایک کے شریر کا پرکاش سولہ سورجوں کے سمان ہوجاتا ہے۔

پرمان کبیر ساگر ادھیائے ”محمد بود“ پیج نمبر 21,20 اور 22 پر دش مکامی ریکھتا:-

”دش مُکامی ریکھتا“

پیج نمبر 21سے کُچھ انش لکھتا ہوں :-

بھیا آنند چھند سب چھوڑیا پہنچاجہاں ست لوک میرا۔

{ہنسنی (ناری روپ پُنیہ آتما) ہنس (نر روپ پُنیہ آتما)}

ہنسنی ہنس سب گائے بجائے کے ساج کے کلش موئے لین آئے۔

یُگن یُگن کے بیچھڑے مِلے تُم آئے کے پریم کر انگ سے انگ لائے۔

پُرش درش جب دینا ہنس کو تپت بہو جنم کی تب نشائے۔

پلٹ کر روپ جب ایک سا کینہا مانو تب بھانوں شوڈس(16) اُگائے۔

پہپ کے دیپ پیوکھ (امرت) بھوجن کریں شبد کی دیھ سب ہنسن پائی۔

پُشپ کا سہرا ہنس اور ہنسنی سچید آنند سِر چھتر چھائے۔

دیپیں بہُو دامنی دمک بہُو بھانتی کی جہاں گھن شبد کو گھموڑ لائی۔

لگے جہاں برسنے گھن گھور کے اُٹھت تہاں شبد دُھنی اتی سوہائی۔
سُن سوہیں ہنس - ہنسنی یوتھ (جوڑے - جھُنڈ) ہے ایک ہی نُور ایک رنگ راگے۔
کرت بیہار (سیر) من بھاونی مُکتی میں کرم اور بھرم سب دور بھاگے۔
رنک اور بھوپ (راجا) کوئی پرکھ آوے نہیں کرت کولاہل بُہت پاگے۔
کام اور کِرودھ مدھ لوبھ ابھیمان سب چھوڑ پاکھنڈ ست شبد لاگے۔
پُرش کے بدن (شریر) کون مہیما کہوں جگت اُپماں کچھُ ناہیں پائی۔
چند اور سُور (سوریہ) گن جیوتی لاگے نہیں ایک ہی نکھ (ناخون) پرکاش بھائی۔
پروانا جن ناد ونش کا پایا پہنچیا پُرش کے لوک جائی۔
کہے کبیر یہی بھانتی سو پائیو ست پُرش کی راہ سو پرگھٹ گائی۔

مطلب :- اس امرت وانی میں صاف ہے کہ پرمیشور کبیر جی ستگرو روپ میں پرِتھوی سے دھرمداس جی کو لیکر ست لوک کو چلے تو راستے میں 9 استھان (منزلیں) آئے جِیسے ناسُوت، ملکُوت، یہ فارسی میں شبد ہے۔ ان سات آسمانوں کے پار اچِنت، وشنوں لوک وغیرہ کے پار جب ست لوک میں پہنچا تو دھرمداس جی کہہ رہے ہیں کہ میرے کو ست کار (آدربھاؤ)کے ساتھ لینے کو ست لوک کے ہنس (نر) ہنسنی (ناری) گاتے ناچتے ڈھول وغیرہ ساج باج بجاتے ہوئے اِستریاں سِر کے اوپر کلش رکھ کر لینے آئے۔ اُن کے شریر کا پرکاش سولہ سوریوں کے سمان تھا۔ میرے جسم کی روشنی بھی اُن کے جسم کی روشنی کے برابر سولہ سورجوں کے برابر ہو گئی۔

جو دھرتی لوک سے موکش پراپت کرکے ہنس جاتا ہے۔ وہ پُہپ دئیپ میں لے جایا جاتا ہے۔ وہاں سارے سُکھ ہیں، وہ ست لوک کا حصہ ہے۔ لیکن سب سے پہلے نیچے سے گئے موکش پراپت جیوَ کو پہُپ دئیپ میں رکھا جاتا ہے۔یہاں کا نظارا بتایا جارہا ہے۔ یہاں سے اس کا جنم دوسری جگھوں میں پریوار میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد اُس جگہ کا ذکر ہے جہاں نر ناری سے پیدائش ہوکر پریوار بنتا ہے۔جہاں پر نر ناری کے جوڑوں کے سمہوں (جھُنڈ) سُکھ

سے بیٹھے باتیں کرتے ہیں۔ بادل گرجتے ہیں، پھوار پڑتی ہیں۔ یہ الگ جگہ ہے جہاں ست لوک نواسی پِکنِک کے لیے جاتے ہیں۔ کچھ استھان ایسے ہیں جہاں بادل دِکھائی نہیں دیتے، برسات ہورہی ہوتی ہے۔

دِکشا کے بعد سادھک کو کیا کرنا چاہیے؟ اُس کی جانکاری پویتر کبیر ساگر کے ادھیائے "دھرم بودہ" میں بھی ہے۔

کِرپیہ پڑھیں ادھیائے "دھرم بودہ"کا سارانش :-

کبیر ساگر میں 33 واں ادھیائے "دھرم بود"پیج نمبر (1521)177 پر ہے۔ اس ادھیائے میں پرمیشور کبیر جی نے دھرم کرنے کا خاص گیان بتایا ہے۔ یہ بھی ثابت کیا ہے کہ پرمیشور کبیر کے سچے پنتھ میں دِن میں تین بار سندھیا کی جاتی ہے۔ سندھیا کا ارتھ ہے دو وقت کا ملن۔ ایک سندھیا صبح اُس سے دِن اور رات کا مِلن ہوتا ہے، رات وِداع ہوتی ہے، دِن کا شُب آرنب (شروعات)ہوتا ہے۔ دوسری سندھیا دِن کے بارہ بجے ہوتی ہے۔ اُس سمع چڑھتے دِن کا دوپہر پورا ہوتا ہے، ڈھلتے دِن کی شروعات ہوتی ہے، یہ مدھیے (درمیاں) دِن کی سندھیا ہے۔ تیسری سندھیا شام کے سمع ہوتی ہے۔ اُس سمع دِن اور رات کا مِلن ہوتا ہے۔ ویسے عام لوگ شام کو سندھیا کہتے ہیں۔ سندھیا کا ارتھ پرماتما کی ستوتی کرنا بھی ہوتا ہے۔

ویدوں میں پرمان ہے کہ جو جگت کا تارنہار ہوگا، وہ تین ٹائیم کی سندھیا کرتا اور کرواتا ہے۔ صبح اور شام پورن پرماتما کی ستوتی -آرتی اور دِن کے درمیان میں کائنات کے سبھی دیوتاؤں کی ستوتی کرنے کو کہتا ہے۔ پرمان (ثبوت) :- رُگ وید منڈل نمبر 8 سُکت 1 منتر 29 میں اور یجُر وید ادھیائے 19 منتر 26 میں ہے۔

کبیر ساگر میں دھرم بودھ ادھیائے میں پیج نمبر 177 پر بھی یہی پرمان ہے۔

سانجھ سکار مدھیہ سندھیا تینوں کال،

دھرم کرم تت پر سدا کیجئے سُرتی سمبھال۔

مطلب :- بھگت جنوں کو چاہیے کہ تینوں کال (سمع) کی سندھیا کرے۔ سانجھ یعنی شام کو سکار یعنی صبح اور درمیان یعنی دوپہر (دِن کے مد درمیاں) میں سندھیا کرتے سمع سُرتی یعنی دھیان آرتی میں بولی گئی وانی میں رہے اور دھرم کے کام میں سدا تیار رہے، آلس نہیں کرے۔

دھرم بود صُفحہ نمبر 178(1522) پر:-

کبیر، کوٹین کنٹک گھیرے جیوں نِتیہ کِریا نج کین،
سُمرن بھجن ایکانت میں من چنچل گہے لین۔

مطلب:- بھگت کے اوپر چاہے کروڑوں کشٹ پڑے، لیکن اپنی روز کی کریہ (تینوں سمع کی سندھیا) لازمی کرنی چاہیے۔ اور چنچل من کو روک کر ایکانت میں پرماتما کی دِکشا والے نام کا جاپ کریں۔

کبیر بھگتوں ارو گرو کی سیوا کر شردھا پریم سہیت۔
پرم پربھو (ستیہ پُرش) دھیاوہی کرے اتیشیہ من پریت۔

ترجمہ :- اپنے گرو دیو اور ست سنگ میں یا گھر پر آئے بھگتوں کی سدا آدر کے ساتھ سیوا کریں۔ شردھا اور پریم سے سیوا کرنی چاہیے۔ پرم پربھو یعنی پرم اکشر پُرش کی بھگتی بہت پریم سے کریں۔

"بھگت جتی اور ستی ہونا چاہیے"

"جتی کے لکشن"

پُرش یتی (جتی) سو جانیے ، نج تریہ تک وِچار۔
ماتا بہن پُتری سکل اور جگ کی نار۔

مطلب : - یتی پُرش اُس کو کہتے ہیں جو اپنی استری (بیوی) کے علاوہ دوسری عورتوں میں پتی پتنی (میاں،بیوی) والا بھاؤ نہ رکھے۔ پرائی عورت کو عمر کے مطابق ماتا،بہن یا بیٹی کے حساب سے جانیں۔

"ستی استری کے لکشن "

استری سو جو پتی ورت دھرم دھرے، نج پتی سیوت جوئے۔
اَنیہ پُرش سب جگت میں پِتا بِھرات سُت ہوئے ۔
اپنے پتی کی آگیا میں رہے ، نج تن من سے لاگ ۔
پیا وِپرت نہ کچھو کرے، تا تِریہ کو بڑھ بھاگ ۔

مطلب:- ستی استری اُس کو کہتے ہیں جو اپنے پتی سے لگاؤ رکھے۔ اپنے پتی کے علاوہ سنسار کے دوسرے مردوں کو عمر کے مطابق پِتا، بھائی،یا بیٹے کے مقصد سے دیکھے یعنی برتے۔ اپنے پتی کی آگیا میں رہے۔ تن من سے سیوا کرے، کوئی کام پتی کے خلاف نہ کرے۔

"دان کرنا کتنا ضروری ہے "

کبیر، منو کامنا بہائے کے ہرش سہیت کرے دان،
تا کا تن من نرِمل ہوئے، ہوئے پاپ کی ہان ۔
کبیر، یگیہ دان بن گرو کے، نِش دِن مالا پھیر،
نِشپھل وہ کرنی سکل، ست گرو بھاکھے ٹیر۔
پرتھم گرو سے پوچھیے کیجیے کاج بہور،
سو سُکھ دائیک ہوت ہے، مِٹے جیو کا کھور ۔

مطلب:- کبیر پرمیشور جی نے بتایا ہے کہ بنا کسی منو کامنا کے جو دان کیا جاتا ہے، وہ دان دونوں پھل دیتا ہے۔ ورتمان(زمان حال) جیون میں کام کاج ٹھیک ہونگے اور مُستقبل کے لیے بھی پُنیہ (ثواب) جمع ہوگا اور جو منوکامنا پورتی کے لیے کیا جاتا ہے۔ وہ کام سِدھی کے بعد سماپت ہوجاتا ہے۔ بنا منوکامنا پورتی کے لیے کیا گیا دان آتما کو نرِمل کرتا ہے، پاپ ناش کرتا ہے۔

★ پہلے گرو دھارن کرو، پھر گرودیو جی کے حکم کے مطابق دان کرنا چاہیے۔ بنا گرو کے کتنا ہی دان کرو اور کتنا ہی نام سمرن کی مالا پھیرو، سب فضول کی کوشش ہے۔ یہ ستگرو پُکار پُکار کر کہتا ہے۔

★ پہلے گرو کی آگیا لیں، تب اپنا نیا کام (کام،کاج) کرنا چاہیے۔ وہ کام سُکھدائیک ہوتا ہے اور من کی سب چِنتا مِٹا دیتا ہے۔

کبیر، ابھیاگت آگم نِرکھ، آدر مان سمیت،

بھوجن چھاجن، بِت یتھا، سدا، سدا کال تو دیت۔

مطلب:- آپ کے گھر پر کوئی مہمان آجائے تو آدر کے ساتھ بھوجن اور بچھاونا اپنی آمدنی کے مطابق ہر وقت دینا چاہیے۔

سوئی ملیچھ سم جانیے، گرھی جو دان وہین،

یہی کارن نِت دان کرے، جو نر چتُر پروین۔

مطلب:- جو گرہستی شخص دان نہیں کرتا، وہ تو ملیچھ یعنی دُشٹ ویکتی کے سمان ہے۔ اس لیے اے بدھیمان ! نِت (سدا) دان کرو۔

پاتر کُپاتر ویچار کے تب دیجیے تائے دان، دیتا لیتا سُکھ لہہ انت ہوئے نہیں ہان۔

مطلب:- دان کُپاتر کو نہیں دینا چاہیے۔ سُپاتر کو دان خوشی سے دینا چاہیے۔ سُپاتر گرو دیو کو بتایا ہے۔ پھر کوئی بھوکا ہے، اُس کو بھوجن دینا چاہیے۔ بیمار کا علاج اپنے وِت سامنے دھن دیکر کرنا، سیلاب(بارش وغیرہ) سے متاثر، بھوکنپ (زلزلہ) سے متاثر لوگوں کو سمہوں (گروپ) بناکر بھوجن کپڑے اپنے ہاتھوں دینا سُپاتر کو دیا دان ہے۔ اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

"دھرم بود پیج نمبر 179 کا سار انش"

کبیر، پھل کارن سیوا کرے، نِس دِن یاچے رام،

کہے کبیر سیوا نہیں، جو چاہے چوگنے دام۔

مطلب :- جو کسی کام کو پورا کرنے کے لیے سیوا (پوجا) کرتا ہے، دِن رات پرماتما سے مانگتا رہتا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ وہ سیوا سیوا نہیں جو چار گُنا دھن سیوا کے بدلے اِچھا(خواہش) کرتا ہے۔

کبیر، سجن سگے کُٹمب ہِتو، جو کوئی دوارے آوٗ،

کبہوں نِرادر نہ کیجے، راکھے سب کا بھاؤ۔

مطلب :- بھدر پُرشوں سگے یعنی رشتیداروں، کُنٹمب یعنی پریوار جنوں اور ہِتُو یعنی ہتیشوں (اچھے لوگوں) آپ کے دوار پر آنا ہو تو کبھی انادر نہیں کرنا چاہیے، سب کا بھاؤ رکھنا چاہیے۔

کبیر، کوڑی کوڑی جوڑ کر کینھے لاکھ کرور،

پیسا ایک نا سنگ چلے، کیتے دام بٹور۔

مطلب :- دان دھرم پر پیسا خرچ کیا نہیں، لاکھوں - کروڑوں روپے جمع کر لیے۔ سنسار چھوڑ کر جاتے سمع ایک پیسا بھی ساتھ نہیں چلیگا چاہے کتنا ہی دولت جمع کر لو۔

جو دھن ہری کے ہیت، دھرم راہ نہیں لگات،

سو دھن چور لبار گہے، دھر چھاتی پر لات۔

مطلب :- جو دھن پرماتما کے نِمت خرچ نہیں ہوتا، کبھی دھرم کرم میں نہیں لگتا، اُس کے دھن کو ڈاکو، چور، لُٹیرے چھاتی اوپر لات دیکر یعنی ڈرا دھمکا کر چھین لے جاتے ہیں۔

ست کا سودا جو کرے، دمبھ چھل چھدر تیاگے، اپنے بھاگ کا دھن لہے، پر دھن وش سم لاگے۔

مطلب :- اپنے جیون میں پرماتما سے ڈر کر ست کے آدھار پر سارے کام کرنے چاہیے جو اپنے نصیب میں دھن لکھا ہے اسی میں صبر کرنا چاہیے۔ دوسرے کی دولت کو زہر کے برابر سمجھیں۔

بھوکا جے گھرتے پھرے تا کو لاگے پاپ، بھوکوں بھوجن جو دیت ہے کٹیں کوٹی سنتاپ۔

مطلب:- جس گھر سے کوئی بھوکا لوٹ جاتا ہے، اس کو پاپ لگتا ہے۔ بھوکوں کو بھوجن دینے والوں کے کروڑوں مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

پرتھم سنت کو جمایئے، پیچھے بھوجن بھوگ، ایسے پاپ کو ٹالیے، کٹے نِت کا روگ۔

مطلب :- اگر آپ کے گھر پر کوئی سنت (بھگت) آجائے تو پہلے اُسکو بھوجن کرانا چاہیے، پیچھے آپ بھوجن کھانا چاہیے۔ اس پرِکار اپنے سر پر نِت آنے والے پاپ کے کارن کشٹ کوٹالنا چاہیے۔

دھرم بودھ پیج نمبر 180 کا سارانش:-

کبیر، یدھاپی اُتم کرم کرے، رہے رہیت ابھیمان،
سادھو دیکھی سِر ناوتے، کرتے آدر مان۔

مطلب :- ابھیمان تیاگ کر سریشٹ کرم کرنے چاہیے۔ سنت بھگت آتا دیکھ کر شیش جھکا کر پرنام اور سمان کرنا چاہیے۔

کبیر، بار بار نج شرون تے، سُنے جو دھرم پُران،
کومل چِت اُدھار نِت، ہِنسا رہیت بکھان۔

مطلب :- بھگت کو چاہیے کے وہ بار بار دھرم کرم کے وِشیہ (بارے میں) ست سنگ گیان سُنے اور اپنا چِت کومل رکھے۔ اہنسا پرم دھرم ہے۔ ایسے اہنسا سنبندھی (جڑے) پروچن سُننے چاہیے۔

کبیر، نیائے دھرم یُکت کرم سب کریں، نہ کرنا کبھوں انیائے،
جو انیائی پُرش ہیں، بندھے یم پُر جائیں۔

مطلب :- سدا نیائے یُکت کرم کرنے چاہیے۔ کبھی بھی انیائے نہیں کرنا چاہیے۔ جو انیائے کرتے ہیں،وے یمراج کے لوک میں نرک میں جاتے ہیں۔

دھرم بودھ پیج نمبر 181 کا سارانش :-

کبیر، گرہ کارن میں پاپ بہوُ نِت لاگے سُن لوئے،
تاہی تے دان اوشیہ ہے، دُور تائی تے ہوئے۔
کبیر، چکی چونکے چُولھ میں، جھاڑوُ ارُو جل پان،
گرہ آشرمی کو نِتیہ یہ، پاپ پانچے ودھی جان۔

مطلب :- گرہستی کو چکی سے آٹا پیسنے میں، کھانا بنانے میں چولہے میں آگ جلائی جاتی ہے۔ چونکا مطلب جگہہ لیپنے میں اور جھاڑُو لگانے اور کھانے اور پینے میں پانچ طرح کے پاپ لگتے ہیں۔ اے سنساری لوگو!سنو! ان سببوں سے آپ کو روزانہ پاپ لگتے ہیں اس لیے دان کرنا ضروری ہے۔ یہ پاپ دان کرنے سے ہی ناش ہونگے۔

کبیر، کچھ کٹیں ست سنگ تے، کچھ نام کے جاپ،

کچھ سنت کے درش تے، کچھ دان پر تاپ۔

مطلب :- بھگت کے پاپ کئی دھارمک کِریاؤں سے سماپت ہوتے ہیں۔ کچھ ست سنگ وچن سُننے سے گیان یگیہ کے کارن، کچھ نام کے جاپ سے، کچھ سنت کے درشن کرنے سے اور کچھ دان کے پربھاؤ(اثر) سے سماپت ہوتے ہیں۔

جیسے کپڑے پہنتے ہیں۔ مٹی، دھول، لگنے سے میلے ہوتے ہیں۔ اُن کو پانی صابن سے دھویا جاتا ہے۔ اس طرح روز کے کاموں میں اپنے آپ پاپ لگتے ہیں۔ اسی پرِکار کپڑوں کی طرح ست سنگ وچن، نام سمرن، دان اور سنت درشن روپی صابن پانی سے روزانہ دھونے سے آتما نرِمل ہوتی ہے۔ بھگتی میں من لگتا ہے۔

کبیر، جو دھن پائے نہ دھرم کرت، نہیں ست ویوہار،

سو پربھو کے چور ہیں، پھرتے مارو مار۔

مطلب :- جو دھن پرماتما نے انسان کو دِیا ہے، اُس میں سے جو دان نہیں کرتے اور نہ اچھا آچرن کرتے ہیں، وے پرماتما کے چور ہیں جو مایا جوڑنے کی دُھن میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ سنت غریب داس جی بھی کہا ہے کہ :-

جِن ہری کی چوری کری اور گئے رام گُن بھول،

تے وِدھنا باگُل کیئے، رہے اُردھ مُکھ جھُول۔

یہی پرمان (ثبوت) گیتاا دھیائے 3 شلوک 10 سے 13 میں کہا ہے کہ جو دھرم کرم نہیں کرتے، جو پرماتما دوارہ دیے دھن سے دان آدی دھرم کے کام نہیں کرتے،وہ تو چور ہیں۔

وہ تو اپنے شریر پوشن کرنے کے لیے ہی اَن پکاتے ہیں۔ دھرم میں نہیں لگاتے، وے تو پاپ ہی کھاتے ہیں۔

"بچوں کو شکشا(تعلیم)لازمی دلانی چاہیے"

کبیر،مات پِتا سو شترُو ہیں، بال پڑھاوے ناہیں،

ہنسن میں بگلا یتھا، تتھا انپڑھ سو پنڈت ماہیں۔

مطلب :- جو ماتا پِتا اپنے بچوں کو پڑھاتے نہیں، وے اپنے بچوں کے دُشمن ہیں۔ انپڑھ آدمی پڑھے لکھوں میں ایسا ہوتا ہے جیسے ہنس پکشیوں میں بگلا۔ یہاں پڑھانے کا مطلب دھارمک گیان کرانے سے ہے، ست سنگ وغیرہ سُننے سے ہے۔

اگر کسی انسان کو ادھیاتمک (روحانی علم) گیان نہیں ہے تو وہ شُبھ اشبھ(اچھے بُرے) کرموں کو نہیں جان پاتا۔ جس کارن سے وہ پاپ کرتا رہتا ہے۔ جو ست سنگ سُنتے ہیں۔ اُن کو سارے کرموں کا اور ادھیاتم کا گیان ہوجاتا ہے۔وہ کبھی پاپ نہیں کرتا۔ وہ ہنس پکشی جیسا ہے جو سروَر سے صرف موتی کھاتا ہے، جیوَ، جنتوُ، مچھلی وغیرہ وغیرہ نہیں کھاتا۔ اس سے الگ بنا ادھیاتم گیان کے آدمی بُگلے پکشی جیسے سبھاؤ کا ہوتا ہے۔ بُگلا پکشی مچھلی، کیڑے مکوڑے وغیرہ پانی کے جنتوں کھاتا ہے۔ شریر سے دونوں (ہنس پکشی اور بُگلا پکشی) ایک جیسے آکار (صورت) اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔ اُنہیں دیکھ کر نہیں پہچانا جا سکتا۔ اُن کے کرموں سے پتا چلتا ہے۔ اسی طرح تتوگیان یُکت آدمی شُبھ کرموں سے اور تتوگیان ہین شخص اَشبھ کرموں سے پہچانا جاتا ہے۔

کبیر، پہلے اپنے دھرم کو، بھلی بھانتی سِکھلائے،

انیہ دھرم کی سیکھ سُن، بھٹک بال بُدھی جائے۔

مطلب :- بچوں کو یا پریوار کے دوسرے سدسیوں (بھاتیوں) کوپہلے اپنے دھرم کا گیان پورن روپ سے کرانا چاہیے۔ جن کو اپنے دھرم یعنی دھارمک کریاؤں کا گیان نہیں، وہ بالک جیسی

بُدھی کا ہوتا ہے۔ وے دوسرے دھرم پنتھ کی شِکشا سُن کر بھٹک جاتے ہیں۔ جن کو اپنے دھرم (پنتھ) کا سمپورن گیان ہے، وہ بھرمت (گُمراہ) نہیں ہوتا۔

دھرم بودھ پیج 182 کا سارانش:-

کبیر، جو کچھ دھن کا لابھ ہو، شُدھ کمائی کین،

تا دھن کے دشویں انس کو، اپنے گرو کو دین۔

دشوان انس گرو کو دیجے، اپنا جنم سفھل کر لیجے۔

مطلب : - شُدھ نیک کمائی سے جو لابھ ہوتا ہے، اُس کا دسواں بھاگ (حصہ) اپنے گرو دیو کو دان کرنا چاہیے۔

کبیر، جے گرو نِکٹ نواس کرے، تو سیوا کرے نِتیہ،

جو کچھ دُور بسے، پل پل دھیان سے ہِت۔

مطلب:- اگر گرو جی کا ستھان آپ کی رہائش کے نزدیک ہو تو روزانہ سیوا کے لیے جایئے۔ اگر دُور ہے تو اُن کی یاد پل پل کرنی چاہیے۔ اس سے سادھک کا ہِت ہوتا ہے یعنی لابھ پراپت ہوتا ہے۔

کبیر، چھٹے ماس گرو درش کرن تے، کبہوں نہ چُوکو ہنس،

گرو درش اُرو ست سنگ، وِیچار سو اُدھرے جات ہے ونس۔

کبیر، چھٹے ماس نہ کر سکے، ورش میں کرو دھائے،

ورش میں درش نہیں کرے، سو بھگت ساکٹ ٹھہرائے۔

کبیر، جے گرو پرلوک گمن کرے، سیکھ مانیو شیش،

ہردم گرو کو ساتھ جان، سُمرو نِت جگدیش۔

کبیر، گرو مرا مت جانیو، وستر تیاگا ستھول،

سُکشم دیہی گمن کر، کھلا امر وہ پھول۔

کبیر، ست لوک میں بیٹھ کر، گرو نرِکھے تو ہے،

گرو تج نہ اور مانیو، ادھیاتم ہانی ہوئے۔
کبیر، گرو کے شِش کی، جگدیش کرے سہائے،
نام جپے اُرو دان دھرم میں کبھوں نہ السائے۔
کبیر جیسے روی آکاش سے، سب کے ساتھ رہائے،
اُوشنتا اُرو پرکاش کو، دور ہی تے پہنچائے۔
کبیر، ایسے گرو جہاں بسے سب پر کرے رجا،
گرو سمیپ جان کر سکل وِکار کرت لجا۔

مطلب : - گرو جی کے درشن چھٹے مہینے ضروری کریں۔ ست سنگ اور گرو درشن سے پورا ونش مکت ہوجاتا ہے۔ اگر چھٹے مہینے درشن نہیں کر سکتا تو ورش میں بے صبرا ہوکر یعنی اتی اُتساہ(بڑی لگن) کے ساتھ درشن کرنے جائے۔ اگر ایک سال میں گرو درشن نہیں کرتا ہے تو وہ شِش بھگتی ہین مانا جاتا ہے۔

اگر گرو جی ست لوک چلے گئے تو اُن کی شکشا کو آدھار مان کر اپنا دھرم کرم کرتے رہیے۔ اپنے گرو دیو کو پل پل اپنے ساتھ سمجھ کر پرمیشور کا بھجن کرو، جو گرو جی نے دِکشا منتر دیے ہیں، اُن کا جاپ کرتے رہو۔

گرو جی کو مرا نہیں سمجھے، یہ تو استھول شریر تیاگا ہے۔ جیسے کپڑے اُتار دیے جاتے ہیں۔ شریر تو سُرکشِت(محفوظ) رہتا ہے۔ اسی پرکار استھول شریر روپی کپڑے تیاگا ہے۔ نوری شریر سے ست لوک چلے گئے ہیں۔ وہاں پر امرتو پراپت کر لیا ہے۔ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپ جی کو بھی تو جانا ہے۔ بِنامرے(استھول شریر تیاگے)ست لوک جایا نہیں جاسکتا۔ یہ تو شِشوں کو بھی تیاگنا ہے۔ پھر گرو جی کے شریر تیاگنے کا شوک نہ کرکے اُن کے دوارہ بتائی سادھنہ کرے اور مریادہ کا پالن کرتے ہوئے اپنا جیون سپھل بنائیں۔

گرو دیو ست لوک میں بیٹھ کر آپ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ گرو جی کے سنسار چھوڑ کر جانے کے بعد دوسرے کو گرو روپ میں نہیں دیکھنا، نہیں توبھگتی کی ہانی ہو جائیگی۔

گرو جی کے اُپدیشی شِشّ کی پرمیشور مدد کرتا ہے۔ شِشّ کو گرو جی کے بتائے نام جاپ اور دان دھرم کرنے میں کبھی آلس(سُستی) نہیں کرنی چاہیے۔

جیسے سوریہ دور آکاش سے سب کو اُوشنتا (گرمی) اورروشنی فراہم کرتا ہے، سب کو اپنے ساتھ دِکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح گرو جی کہیں پر بھی بیٹھا ہے، وہیں سے اپنے بھگتوں پر کِرپا کرتا ہے۔ گرو جی کو قریب اور درشٹا (حاضرناظر) جانکر سب وشیہ وِکاروں کو کرنے میں شرم کرکے پرہیز کرے۔

دھرم بودھ پیج نمبر 183 کا سارانش:-

کبیر، کیتے جنکادِک ،گرہی جو نج دھرم پروین،

پایو شُبھ گتی آپ ہی اور نہوں متی دین۔

مطلب :- راجہ جنک جیسے ،گرہستی اپنے دھرم کے وِدوان (عالم) تھےیعنی مانوَ کرم کے گیانی تھے۔ جس کارن سے سویَم بھی شُبھ گتی پراپت کی یعنی سرگ پراپت کیا اور اوروں کو بھی سورگ پراپتی کا مارگ بتایا۔

کبیر، ہری کے ہیت نہ دیت، دھن دیت کُو مارگ مانہیں ،

ایسے انیائی اَدھم ، باندھے یم پُر جاہیں۔

مطلب:- جو انسان دھرم نہیں کرتے اور پیسے کا غلط پریوگ کرتے ہیں، شراب پیتے ہیں، مانس کھاتے ہیں، تمباکُو سیون(استعمال) کرتے ہیں یا فضول کے دِکھاوے میں خرچ کرتے ہیں، ایسے انیائی (بیمانی) پیج یم لوک یعنی نرک لوک میں باندھ کر لے جائے جاتے ہیں۔

"بھگت کا بیوہار کیسا ہو"؟

نج دھن کے بھاگی جیتے سگے بندھوُ پریوار، جیسا جاکو بھاگ ہے دیجے دھرم سمبھار۔

مطلب :- پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ سمپتی (دولت) کے جو بھی جتنے بھی بھاگ کے قانونی حصیدار ہیں، اُن کو پورا پورا بھاگ(حصہ) دینا چاہیے اپنے دھرم کرم کو دھیان میں رکھ کر یعنی بھگت کو چاہیے کہ جِسکا جِتنا حصہ بنتا ہے، پرماتما سے ڈرکر پورا پورا بانٹ دے۔

دھرم بودھ پرشٹ نمبر 184 کا خلاصہ :-

کبیر کھاٹ پڑے تب جھکھئی نینن آوے نیر ،

یتن تب کُچھ بنے نہیں، تن بیاپ مِرتیو پیر ۔

مطلب:- بوڑھا ہوکر یا بیمار(روگی) ہوکر جب انسان چارپائی پر پڑا ہوتا ہے اور آنکھوں میں آنسوں بہے رہے ہوتے ہیں، اُس سمع کوئی بچاؤ نہیں ہو سکتا، موت کے وقت ہونے والی پیڑھا (درد) ہو رہی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جو بھگتی نہیں کرتے، اُن کا آخری سمع مہاکشٹ دائیک (بڑی تکلیف دینے والا) ہوتا ہے۔اُس کے سانس آسانی سے نہیں نکلتی، اُس کو اتنا درد ہوتا ہے جیسے ایک لاکھ بِچھوؤں نے ڈنک لگا دیا ہو۔ اُس سمع یم کے دُوت اُس کا گلا دبا دیتے ہیں۔ آدمی نہ بول سکتا ہے، نہ پورا سانس لے پاتا ہے۔ صرف آنکھوں سے آنسوں نکل رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے بھگتی اور شُبھ کرم جو اُوپر بتائے ہیں، انسان کو ضرور کرنا چاہیے۔

کبیر، دیکھ جب یم دُوتن کو ، اِت اُت جیوَ لُکائے ۔

مہا بھینکر بھیکھ لکھی، بھے بھیت ہو جائے۔

مطلب :- یم کے دُوتوں کا بھینکر روپ ہوتا ہے۔ مِرتیو کے سمع یم دوت اُسی ادھرمی اور بھگتی ہین آدمی کو ہی دِکھائی دیتے ہیں۔ اُن کو دیکھ کر ڈر کے مارے وہ پرانی شریر میں ہی اِدھر اُدھر چھُپنے کی کوشش کرتا ہے۔

کبیر، بھگتی دان کیا نہیں، اب رہ کاس کی اوٹ۔

مار پیٹ پران نِکالہیں، جم توڑینگے ہونٹ ۔

مطلب :- نہ گرو کیا نہ بھگتی، نہ دان دھرم کیا، اب کس کی اوٹ میں بچے گا؟ یم کے دُوت مار پیٹ کرکے پران نِکالینگے اور بنا سوچ چوٹ مارینگے یعنی بے رحم ہوکر پیٹ پِیٹ کر تیرے ہونٹ پھوڑینگے۔ہوٹ پھوڑنا بے رحیمی سے پیٹنا مطلب نردیتا سے مارینگے۔

دھرم بودھ پرشٹ نمبر 185- 186 پر سامانیہ (عام) گیان ہے۔

دھرم بودھ پرشٹ نمبر 187 کا خلاصہ:-

کبیر،مان اپمان سم کر جانے، تجے جگت کی آس ۔

چاہ رہیت سنسیہ رہیت ، ہرش شوک نہیں تاس ۔

مطلب:- بھگت کو چاہے کوئی اپمانت (توہین) کرے، اُس طرف دھیان نہ دے۔ اُس کی بُدھی پر رحم کرے اور جو سمان (عزت) کرتا ہے، اُس پر بھی دھیان نہ دے یعنی کِسی کے سمان وش ہو کر اپنا دھرم خراب نہ کرے۔ ہانی لابھ کو پرماتما کی دین مانکر سنتوش کرے۔

کبیر ، مارگ چلے ادھوگتی، چار ہاتھ ماہیں دیکھ ۔

پر تریا پر دھن نہ چاہے، سمجھ دھرم کے لیکھ ۔

مطلب:- بھگتی مارگ پر چلتے سمع نیچے دیکھ کر چلے۔ بھگت کی نظر چلتے سمع چار ہاتھ یعنی 6 فُٹ سامنے رہنی چاہیے۔ دھرم کرم کے گیان کا وچار کرکے پراستری اور پر دھن کو دیکھ کر دوش درشٹی(بُری نظر) نہ کرے۔

کبیر ، پاتر کُپاتر وِیچار کر، بھکشا دان جو لیت ،

پنچ اکرمی سُوم کا، دان مہا دُکھ دیت ۔

مطلب:- سنت یعنی گرو کو اپنے شِش کی علاوہ دان بھکشا نہیں لینی چاہیے۔ کُو کرمی اور اَدھرمی کا دھن بہت دُکھی کرتا ہے۔

پرشٹ 188 پر سامانیہ گیان ہے۔

دھرم بودھ پرشٹ نمبر 189 پر :-

کبیر، اندری تتو پرکرتی سے، آتم جان پار۔

جاپ ایک پل نہیں چھوٹے، ٹوٹ نہ پاوے تار ۔

مطلب :- آتما کو پانچ تتووں سے الگ جانے۔ شریر آتما نہیں ہے نِرنتر ست نام کا جاپ کریں۔

کبیر، جب جپ کرکے تھک جائے، ہری لیش گاوے سنت۔

کے جن دھرم پُران پڑھے ، ایسو دھرم سِدھانت۔

مطلب:- اگر بھگت جاپ کرتے کرتے تھک جائے تو پرماتما کی مہیماں کی وانی پڑھے، اگر یاد ہے تو گائے یا اپنے دھرم کی پُستکوں کو پڑھے، یہ دھارِمک سِدھانت ہے۔

دھرم بودھ پرِشٹ نمبر 190 کا سار انش (خلاصہ:-)

کبیر، گیانی،روگی، ارتھارتی جگیاسو یہ چار۔

سوسب سب ہی ہری دھیاوتے ، گیانی اُترے پار۔

مطلب:- پرماتما کی بھگتی چار پرکار کے لوگ کرتے ہیں :-

1. **گیانی**:- گیانی کو وشواس ہو جاتا ہے کہ انسانی زندگی صرف پرماتما کی بھگتی کرکے جیو کا کلیان (نجات) کرانے کے لیے حاصل ہوتا ہے۔ اُن کو یہ بھی سمجھ ہوتی ہے کے صرف ایک پورن پرماتما کی بھگتی سے موکش ہوگا، دوسرے دیوی دیوتاؤں کی بھگتی سے جنم مرن کا کلیش(جھنجھٹ) نہیں کٹے گا۔ پورن ست گرو سے دِکشہ لیکر بات بنے گی۔ اس لیے گیانی بھگت پار ہوتے ہیں۔

2. **ارتھارتی**:- جو دھن لابھ کے لیے ہی بھگتی کرتے ہیں۔

3. آرتھ یعنی سنکٹ گرہست(مُصیبتوں میں جکڑا) :- صرف اپنے سنکٹ کا ناس کرنے کے لیے بھگتی کرتے ہیں۔

4. **جگیاسُو**:- جگیاسُو پرماتما کا گیان اُدھورا سمجھتے ہیں اور وقتا بنکر مہیماں کی بوکھ میں جیون ناس کرجاتے ہیں۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 16,17 میں بھی ہے۔

دھرم بودھ پرِشٹ نمبر 191 کا خُلاصہ :-

کبیر، اکشما سمان نہ تپ ، سُکھ نہیں سنتوش سمان۔

ترشنا سمان نہیں بیادھ ہی کوئی ، دھرم نہ دیا سمان۔

مطلب : - پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ شمہ (معاف) کرنا بہت بڑا تپ ہے۔ اس کے سمان تپ نہیں ہے۔ سنتوش کے برابر کوئی سُکھ نہیں ہے۔ کسی چیز کی پراپتی کی اچھا کے سمان کوئی آپدہ (مُصیبت) نہیں ہے اور دیا کے سمان دھرم نہیں ہے۔

کبیر ، یوگ (بھگتی) کے انگ پانچ ہیں، سنیم منن ایکانت،
وشئے تیاگ نام رٹن، ہوئے موکش نسچنت۔

مطلب:-بھگتی کے چار ضروری پہلو(نظریہ) ہیں، سنیم یعنی ہر ایک کام سنیم (پرہیز) رکھنا چاہیے۔ دولت جمع کرنے میں، بولنے میں، کھانے پینے میں، وشئے بھوگ میں، سنیم رکھیں یعنی بھگت کو کم بولنا چاہیے، وشئے وِکاروں کا تیاگ کرنا چاہیے۔ پرماتما کا بھجن اور پرماتما کی بانی پروچنوں کو منن ضروری ہے۔ ایسے سادھنا اور مریادہ کا پالن کرنے سے موکش بیشک پراپت ہوتا ہے۔

❖ پورن پرماتما بھگت کی عمر بڑھا دیتا ہے :-

رگوید منڈل 10 سُکت 161 منتر 2 میں کہا ہے کہ پورن پربھو اپنے بھگت کا روگ ختم کر دیتا ہے۔ اگر روگی کی عمر باقی نہیں، وہ موت کے دیوتا کے پاس جانے والا ہو تو بھی پرماتما اُس کو تندرست کرکے سوَ سال تک جیون دے دیتا ہے۔ اُس کی عمر بڑی کر دیتاہے۔ پڑھیں " **کبیر ساگر** " **کے ادھیائے گروڑ بودھ سے پرمان(ثبوت):-**

ادھیائے "گروڑبودھ" کا سارانش :-

کبیر ساگر میں 11 واں ادھیائے " گروڑ بودھ " پرشٹ نمبر 65 (625) پر ہے :-

پرمیشور کبیر جی نے دھرمداس جی کو بتایا کہ میں نے وِشنوُ جی کے واہن(سواری) پکشی راج گروڑ جی کو اُپدیش دیا، اُس کو سرشٹی رچنا(تخلیق کائینات) سُنائی۔ امر لوک کی کتھا ست پُرش کی مہیماں سُن کر گروڑ دیو اچمبھت ہُوا (حیران ہُوا)۔ اپنے کانوں پر وشواس نہیں کر رہے تھے۔ من من میں وچار کر رہے تھے کہ میں آج یہ کیا سُن رہا ہوں؟ میں کوئی سوپن (خواب) تو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ میں کسی دوسرے دیش میں تو نہیں چلا گیا ہوں۔ جو دیش اور پرماتما مینے سُنا ہے، وہ جیسے میرے سامنے چل چیتر روپ(تصویر کی طرح)میں چل رہا ہے۔ جب گُروڑ دیو اِن خیالوں میں کھوئے ہوئے تھے، تب مینے کہا، اے پکشی راج! کیا میری باتوں کو جھوٹ مانا ہے۔ چُپ ہو گئے ہو۔ سوال کرو ، اگر کوئی شنکا (شک) ہے تو حل کراؤ۔ اگر آپ کومیری وانی سے دُکھ ہُوا ہے تو معاف کرو۔ میرے اِن وچنوں کو سُن کر کھگیش کی آنکھیں بھر آئی اور بولے کہ

اے دیو ! آپ کون ہیں؟ آپ کا مقصد کیا ہے؟ اِتنی کڑوی سچائی بتائی ہے کہ جو ہضم نہیں ہو پارہی ہے۔ جو آپ نے امر لوک میں امر پرمیشور بتایا ہے، اگر یہ سچ ہے تو ہمیں دھوکے میں رکھا گیا ہے۔ اگر یہ بات جھوٹی ہے تو آپ نندا کے پاتر(گلا کے لائیق) ہیں، اپرادی ہیں۔ اگر سچ ہے تو گروڑ آپ کا داس خاص ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے دھرم داس جی کو بتایا کہ میں نے کہا، اے گروڑ دیو! جو شک آپکو ہُوا ہے، یہ سوبھاؤک(مناسب) ہے،لیکن آپ نے سنیم سے کام لیا ہے۔ یہ آپ کی مہانتا(بڑاپن) ہے۔ لیکن میں جو آپ کو امر پُرش اور ست لوک کی جانکاری دے رہا ہوں،وہ پرم سچ ہے۔ میرا نام کبیر ہے میں اُسی امر لوک کا نواسی ہوں۔ آپ کو کال برہم نے گُمراہ کر رکھا ہے۔ یہ گیان برِہما، وشنو اور شیو جی کو بھی نہیں ہے۔ آپ وچار کرو گروڑ جی! جیو کا جنم ہوتا ہے۔ آنند سے رہنے لگتا ہے۔ پریوار وستار ہوتا ہے۔ اُس کے پالن پوشن میں سانسارک (دُنیاوی) رسموں کا نِرواہ (ادا) کرتے کرتے بوڑھا ہوجاتا ہے۔ جس پریوار کو دیکھ دیکھ کر اپنے کو خوش نصیب مانتا ہے۔اُسی پروار کو چھوڑ کر سنسار چھوڑ کر مجبورن جانا پڑتا ہے۔ خود بھی رو رہا ہے، آخری سانس گِن رہا ہے۔ پریوار بھی دُکھی ہے۔ کیا ریتی ہے؟ کیا یہ ٹھیک ہے؟ گروڑ دیو بولے، اے کبیر دیو! یہ سنسار کا قانون ساز ہے۔ جنما ہے تو مرنا بھی ہے۔ پرمیشور جی نے کہا کے کیا کوئی مرنا چاہتا ہے؟ کیا کوئی بُڑھاپا پسند کرتا ہے؟ گروڑ دیو کا جواب = نہیں۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کے اگر ایسا ہو کہ نہ بُڑھاپا ہو، نہ موت تو کیسا لگے؟ گروڑ دیو جی نے کہا کے کہنا ہی کیا، ایسا ہو جائے تو آنند ہو جائے لیکن یہ تو خوابی خیال (سوپن وِچار)جیسا ہے۔ اے دھرمداس! میں نے کہا کہ ویدوں اور پُرانوں کو کیا مانتے ہو، سچ یا جھوٹ؟ گروڑ دیو جی نے کہا، پرم سچ۔

دیوی پُران کے تیسرے اسکند میں خود وِشنو جی نے کہا اے ماتا! تُم شُدھ سروپا ہو۔ یہ سارا سنسار تُم سے ہی اُدبھاشت ہو رہا ہے۔ میں، بِرہما اور شنکر آپ کی کِرپا سے ودھمان ہیں۔ ہمارا تو آوربھاو (جنم) اور تِروبھاو (موت) ہوا کرتا ہے۔

پرمیشور کبیر جی کے مُکھ کمل سے ایسے پُختہ پرمان (سٹِک پرمان) سُن کر گروڑ دیو چرنوں میں گِر گئے۔ اپنے بھاگ کو سرہا اور کہا کے جو دیو سرشٹی کی رچنا، بِرہما،وِشنو، مہیش اور دُرگا دیوی اور نرنجن تک کی پیدائیش جانتا ہے، وہ ہی رچنہار پرمیشور ہے۔ آج تک کسی نے ایسا گیان نہیں بتایا۔ اگر کسی جیو کو پتا ہوتا، چاہے وہ رشی مہرشی بھی ہے تو لازمی کتھا کرتا۔ میں نے بڑے بڑے منڈلیشوروں کے پروچن سُنے ہیں۔کسی کے پاس یہ گیان نہیں ہے۔ اِن کو ویدوں اور گیتا کا بھی گیان نہیں ہے۔ آپ خود کو چھُپائے ہوئے ہو۔ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ کِرپا کر کے مُجھے شرن میں لے لو پرمیشور۔

پرمیشور کبیر جی نے گروڑ سے کہا کے آپ پہلے اپنے سُوامی شری وِشنو جی سے آگیا لے لو کے میں اپنا کلیان کرانا چاہاتا ہوں۔ ایک مہان سنت مُجھے مِلے ہیں۔ میں نے اُن کا گیان سُنا ہے۔ اگر آگیا ہوتو میں اپنا کلیان کرالوں۔ میں آپ کا داس نوکر ہوں، آپ مالک ہیں۔ ہمیں ہروقت ساتھ رہنا ہے۔ اگر میں چُھپ کر دِکشا لے لوں گا تو آپ کو دُکھ ہوگا۔ گروڑ نے ایسا ہی کیا۔ وشنو جی سے سب بات بتائی۔ شری وشنو جی نے کہا میں آپ کو منع نہیں کرتا، آپ اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ آپ نے اچھا کیا، ستیہ بتا دیا۔ مُجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

ائے دھرمداس! میں نے گروڑ کو پرتھم منتر دِکشا پانچ نام (کملوں کو کھولنے والے ہرایک دیو کی سادھنا کے نام) کی دی۔ گروڑ دیو نے کہا کہ ائے گرو دیو! یہ منتر تو انہیں دیوتاؤں کے ہیں۔ امر پُرش کا منتر تو نہیں ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا یہ اُن کی پوجا کے منتر نہیں ہیں۔ یہ ان دیوتاؤں کو اپنے انوکُل کرکے اِن کے جال سے چھوٹنے کی چابی (key)ہے ان کے وشیکرن (بس میں کرنا) منتر ہے۔ جیسے بھینسے کو آکرشِت(کشش) کرنے کے لیے اگر اُس کو بھینسا بھینسا کرتے ہیں تو وہ آواز کرنے والی طرف دیکھتا تک نہیں۔ جب اُس کا وشیکرن نام پُکارا جاتا ہے، ہُر ہُر تو وہاں تُرنت پربھاؤ سے سِکریہ (فعال) ہوجاتا ہے۔آواز کرنے والے کی اور دوڑا آتا ہے۔ آواز کرنے والا آدمی اُس سے اپنی بھینس کو گربھ دھارن کرواتا ہے۔ اِسی پرکار آپ اگر شری وشنو جی کے دوسرے کسی نام کا جاپ کرتے رہیں، وہ دھیان نہیں دیتے جب

آپ اُس منتر کا جاپ کرو گے تو وِشنو دیو جی تُرنت پربھاوت (متاثر) ہوکر سادھک کی سہائتا کرتے ہیں۔ یہ دیوتا تینوں لوکوں (دھرتی، سورگ اور پاتال) کے خاص دیوتا ہے۔ یہ صرف سنسکار کرم لکھاہی دے سکتے ہیں۔ اس منتر کے جاپ سے ہمارے پُنیہ زیادہ اور بھگتی دھن زیادہ جمع ہو جاتا ہے۔ اُس کے بدلے میں یہ دیوتا سادھک کی مدد کرتے ہیں۔ اس پرِکار ان کی سادھنا اور پوجا کا فرق سمجھنا ہے۔ جیسے ہمیں آم کھانے ہیں تو پہلے محنت، مزدوری، نوکری کریں گے، دھن ملے گا تو آم کھانے کو ملے گا۔ نوکری پوجا نہیں ہوتی۔ اُس وقت ہمارا پُوجیہ آم ہوتا ہے۔ پوجیہ کی پراپتی کے لیے کی گئی کوشش نوکری ہے۔ اِسی پرکار اپنے پوجیہ پرمیشور کبیر جی ہیں اور امر لوک ہے۔ اس کے لیے ہم شری برہما، شری وشنو، شری شیو، شری گنیش اور شری دُرگا جی کی مزدوری کرتے ہیں، سادھنا کرتے ہیں۔ پوجا پرمیشور کی کرتے ہیں۔ گروڑ جی بڑے خوش ہوئے اور اس امرت گیان کی چرچا کے لیے شری برہما جی سے ملے۔ اُن کو بتایا کہ میں نے ایک مہرشی سے ادھ بھُت (حیرت انگیز) گیان سُنا ہے۔ مُجھے اُن کا گیان سچ لگا ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ آپ (برہما)، وشنو اور شو ناشوان ہو، پورن کرتار نہیں ہو۔ آپ صرف نصیب میں لکھا ہی دے سکتے ہو۔ آپ کسی کی عمر لمبی نہیں کرسکتے ہو۔ آپ کسی کے کرم کم زیادہ نہیں کرسکتے۔ پورن پرماتما کوئی اور ہے، امر لوک رہتا ہے۔ وہ پاپ کرم کاٹ دیتا ہے۔ وہ موت کو ٹال دیتا ہے۔ عمر بڑھا دیتا ہے۔ پرمان بھی ویدوں میں بتایا ہے۔ رُگوید منڈل نمبر 10 سُکت 161 منتر 2 میں کہا ہے کے روگی کا روگ بڑھ گیا ہے۔ وہ موت کو پراپت ہو گیا ہے۔ تو بھی میں اُس بھگت کو موت کے دیوتا سے چھڑوا لاؤں، اُسے نئی زندگی پردھان کر دیتا ہوں۔ اُس کو لمبی عمر جینے کے لیے دیتا ہوں۔

رگوید منڈل 10 سُکت 161 منتر 5 میں کہا ہے کہ اے پُتر جنم پراپت پرانی! تو میری بھگتی کرتے رہنا، اگر تیری آنکھیں بھی سماپت ہو جائینگی تو تیری آنکھیں ٹھیک کر دونگا، تیرے کو مِلون گا بھی یعنی میں تُجھے پراپت بھی ہوں گا۔

برہما جی کو وید منتر زبانی یاد ہیں۔ جلد ہی سمجھ گئے، لیکن سنسار میں لوک وید کے آدھار سے برہما جی اپنے آپ کو پرجا پتا یعنی سب کی اُتپتی کرتا مان رہے تھے۔ ویدوں کو زبانی یاد کرلینا الگ بات ہے۔ ویدمنتروں کو سمجھنا خاص گیان ہے۔ مان بڑائی کے بس ہو کر برہما جی نے کہا کہ ویدوں کا گیان میرے سوائے دُنیا میں کسی کو نہیں ہے۔ اُن منتروں کا ارتھ غلط لگایا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے ایسے لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ:-

کبیر، جان بُوجھ سانچی تجیں، کرے جھوٹ سے نیھ،

تا کی سنگت اے پربھو، سوپن میں بھی نہ دے۔

برہما جی گروڑ کے وچن سُن کر بہت غصہ ہوئے اور کہا کہ تیری پکشی والی عقل ہے۔ تیرے کو کوئی کچھ کہہ دے۔ اُسی کی باتوں پر وشواس کر لیتا ہے۔ تیرے کو اپنی عقل نہیں ہے۔ برہما جی نے اُسی وقت وشنو، مھیش، اندر اور سب دیوتاؤں اور رشیوں کو بُلایا۔ سبھا لگ گئی۔ برہما جی نے اُن کو بُلانے کا کارن بتایا کہ گروڑ آج نئی بات کر رہا ہے کہ برہما - وشنو - مھیش ناشوان ہیں۔ پورن پرماتما کوئی اور ہے۔ وہ امر لوک میں رہتا ہے۔ تُم کرتا نہیں ہو۔ یہ بات سُن کر شری وشنوں جی اور شری شِو جی بہت کرودھِت ہوئے اور گروڑ کو برہما والے اُلھانے (تعانے)دیے۔ پھر سب نے مِل کر فیصلا لیا کہ ماتا (دُرگا) جی سے سچ جانتے ہیں۔ سب مِل کر ماتا جی کے پاس گئے۔ یہی سوال پُوچھا کہ کیا ہمارے (برہما - وشنو - مہیش) سے الگ کوئی پورن پربھو ہے۔ کیا ہم ناشوان ہیں؟ ماتا نے دوٹوک جواب دیا کہ تُم کو یہ بھرم کب سے ہوگیا کے تُم اوناشی اور جگت کے کرتا ہو۔ اگر ایسا ہے تو تُم میرے بھی کرتا(باپ) ہوئے جب کہ تُمہارا جنم میری کوکھ سے ہوا ہے۔ اصل میں پرمیشور اور ہی ہے، وہی اوناشی ہے۔ وہی سب کا کرتا ہے۔ یہ بات سُن کر سبھا بھنگ ہوگئی، سب چلے گئے۔ لیکن برہما - وشنو -شو جی کے گلے میں یہ سچ نہیں اُتر پا رہا تھا۔ اُنہوں نے گروڑ کو بُلایا۔ گروڑ نے آکر پرنام کیا۔ آدیش پاکر بیٹھ گیا۔ تینوں دیوتاؤں نے کہا، اے پکھشی راج! آپ کو کیسے یقین ہو کہ ہم جگت کے کرتا نہیں ہیں؟ آپ جو چاہو، پرِکشا کرو۔ گروڑ جی اُٹھ کر اُڑ کر میرے پاس (کبیر جی کے پاس) آئے اور

سب ورتانت(تفصیل) بتایا۔ تب میں نے کہا کے بنگ دیش (حال میں بنگلادیش) میں ایک برہمن کا بارہ سال کا بچہ ہے۔ اُس کی عمر ختم ہونے والی ہے۔ وہ کچھ دِن کا مہمان ہے میں نے اُس بالک کو شرن میں لینے کے لیے برہما - وشنو - شو کی ستھیتی (صورتحال) بتائی جو گروڑ تیرے کو بتائی ہے۔ اُس بالک نے بہت وِواد کیا اور میرے گیان کو نہیں مانا۔ تب میں نے اُس بالک سے کہا کے تیری عمر تین دِن باقی ہے۔ اگر تیرے برہما، وشنو، شو سمرتھ ہیں تواپنی رکھشا کراو۔ میں اتنا کہ کر انتر دھیان ہوگیا۔ بالک بے چین ہے۔ اُس بالک کو لیکر دیوتاؤں کے پاس جاؤ اُن سے کچھ بننا نہیں ہے۔ پھر آپ میرے سے دھیان سے باتیں کرنا۔ میں آپ کو آگے کیا کرنا ہے، وہ بتاؤں گا۔ گروڑ جی اُس بالک کو لیکر برہما - وشنو - شو کے پاس گئے۔ گروڑ نے بالک کو سمجھایا کہ آپ اُن دیوتاؤں سے کہنا کے ہم آپ کے بھگت ہیں۔ میرے دادا پر دادا، پتا اور میں نے سدا آپ کی پوجا کی ہے۔ میرے جیون کے دو دِن باقی ہے۔ میری عمر بھی کیا ہے؟ کرپا میری عمر بڑھا دیں۔ بچے نے یہی ونے(مِنت)کی تو تینوں نے کوشش کی لیکن ناکام۔ پھر وِچار کیا کہ دھرم راج (نیائے دھیش) کے پاس چلتے ہیں سب کا حساب (Account)اُسی کے پاس ہے اُس سے بڑھوا دیتے ہیں۔ یہ وچار کرکے سب کے سب دھرم راج کے پاس گئے۔ اُن سے تینوں دیوتاؤں نے کہا کہ پہلے تو یہ بتاؤ کے اس برہمن بچے کی کِتنی عمرہے؟ دھرم راج نے ڈائیری (رجسٹر) دیکھ کر بتایا کہ کل اس کی موت ہو جائے گی۔تینوں دیوتاؤں نے کہا کہ آپ اس بچے کی عمر بڑھا دو۔ دھرم راج نے کہا، یہ نامُمکِن ہے۔ تینوں نے کہا کہ ہم آپ کے پاس بار بار نہیں آتے، آج عزت بے عزتی کا سوال ہے۔ ہمارے آئے ہوئوں کی عزت تو رکھلو۔ دھرم راج نے کہا کے ایک پل بھی نہ بڑھائی جا سکتی ہے۔ نہ گھٹائی جاسکتی ہے۔ اگر آپ اپنی عمر اس کو دے د و تو بڑھا سکتا ہوں، یہ سُنتے ہی سب کی ہوا نکل گئی۔

اُس وقت کہنے لگے کہ یہ تو پرمیشور ہی کرسکتا ہے۔ وہاں سے تُرنت چل پڑے اور گروڑ سے کہا ہے کہ کوئی اور سمرتھ شکتی ہے تو تُم اُس کی عمر بڑھواکر دِکھا دو۔ گروڑ نے کبیر جی سے دھیان دوارہ (ٹیلی فون سے) رابطہ کیا۔ پرمیشور کبیر جی نے دھیان دوارہ بتایا کہ آپ اس

کے لیے مانسرور سے جل لے آؤ۔ وہاں ایک شرون نام کا بھگت ملے گا۔اُس کو میں نے سب سمجھا دیا ہے، آپ امرت لے آؤ۔ گروڑ جی نے جیسی آگیا ہوئی، ویسا ہی کیا۔ امرت لاکر اُس بچے کو پلا دیا۔ اُس بالک کے پاس میں گیا۔ گروڑ نے اسے سب سمجھا دیاکے امرت تو بہانا ہے۔ یہ سوئیم پرمیشور ہیں۔ اِنہوں نے جل منترت کرکے دیا تھا۔ بالک تُم دِکشا لے لو۔اس امرت سے تو دس دِن زندہ رہوگے۔ بالک نے میرے سے دِکشا لی۔ جب بالک 15دن تک نہیں مرا تو گروڑ نے تینوں برہما - وشنو - شو جی کو بتایا کہ وہ بالک زندہ ہے۔ میرے گرو جی سے دِکشا لے لی ہے۔ اُنہوں نے اُس بچے کو لمبی عمر جینے کا آشرواد دے دیا ہے۔ برہما - وشنو - مھیش تینوں پھر دھرم راج کے پاس گئے، ساتھ میں گروڑ بھی گیا۔ تینوں دیوتاؤں نے دھرم راج سے پوچھا کہ وہ بالک کیسے زندہ ہے، اس کو مرجانا چاہیے تھا۔ دھرم راج نے اُس کا کھاتا دیکھا تو اُس کی عمر لمبی لکھی تھی۔ دھرم راج نے کہاکہ یہ اوپر سے ہی ہوتا ہے۔ یہ تو کبھی کبھی ہوتا ہے۔ اُس پرمیشور کی لیلا کو کون جان سکتا ہے؟ تینوں دیوتاؤں کو آشچریہ ہوا، لیکن مان بڑائی کے کارن پرتیکش (سامنے)دیکھ کر بھی سچ کو مانا نہیں اپنا اہم بھاو نہیں تیاگا،گروڑ کو وِشواس اٹل ہوگیا۔

کبیر، راج تجنا سہج ہے، سہج تریا کا نیھ،

مان بڑائی ایرشا، دُرلبھ تجنا یے۔

اِس گروڑ بودھ کے انت میں واسوکی ناگ کنیا والا پرکرن غلط طریقے سے لِکھا ہے۔ اس میں گروڑ کو گرو پد چِترارتھ کر رکھا ہے ۔ وہ ایسا نہیں ہے ، جو بھی کیا، پرمیشور جی نے کیا ہے۔

"اب پڑھیں کچھ امرت وانی گروڑ بودھ سے "

دھرمداس وچن

دھرمداس بینتی کرے، سُنو جگت آدھار،

گروڑ بودھ بھید سب، اب کہے تتو وچار ۔

ست گرو وچن (کبیر وچن)

پرتھم گروڑ سوں بھینٹ جب بھیو۔ ست ساحِب میں بول سُنایو۔
دھرم داس سُنو کہوں بُجھائی۔ جس ودھی گروڑ کو سمجھائی۔

گروڑ وچن

سُنا وچن ست صاحِب جب ہی۔ گروڑ پرنام کیا تب ہی۔
شیش نوائے تِن پوچھا چاہیے۔ ہو تُم کون کہاں تے آئے۔

گیانی (کبیر) وچن

کہا کبیر ہے نام ہمارا، تتو گیان دینے آئے سنسارا۔
ست لوک سے ہم چل آئے، جیو چھڑاون جگ میں پرکٹائے۔

گروڑ وچن

سُنت وچن اچمبھو مانا، ست پُرش ہے کون بھگوانا۔
پرتیکش دیوشری وشنو کہاوے، دش اوتار دھر دھر جاوے۔

گیانی (کبیر) وچن

تب ہم کہیا سنو گروڑ سُجانا، پرم پرش ہے پُرانا۔(آدی کا)
وہ کبہوں نہ مرتا بھائی، وہ گربھ سے دیہہ دھرتا ناہیں۔
کوٹی مرے وشنو بھگوانا۔ کیا گروڑ تُم نہیں جانا۔
جاکا گیان وید بتلاویں، وید گیان کوئی سمجھ نہ پاویں۔
جس نے کینہا سکل بِستارا، برہما، وِشنو، مہادیو کا سِرجنہارا۔
جُونی سنکٹ وہ نہیں آوے، وہ تو صاحب اکشئے کہاوے۔

گروڑ وچن

رام روپ دھر وِشنو آیا، جِن لنکا کا مارا رایا۔
پورن بِرہم ہے وِشنو اوناشی، ہے بندی چھوڑ سب سُکھ راشی۔
تیتیس کوٹی دیوتن کی بندھ چھڑائی، پورن بِرہم ہے رام رائی۔

گیانی (کبیر) وچن

تُم گُروڑ کیسے کہو اوناشی، ستیہ پُرش بِن کٹے نہ کال کی پھانسی۔
جا دِن لنک میں کری چڑھائی، ناگ پھانس میں بندھے رگھو رائی۔
سینا سہیت رام بندھائی، تب تُم ناگ جا مارے بھائی۔
تب تیرے وِشنو بندھن سے چھوٹے، یاکو پوجے بھاگ جاکے پھوٹے۔
کبیر ایسی مایا اٹپٹی، سب گھٹ آن اڑی،
کس کس کوں سمجھاؤں، کُویں بھانگ پڑی۔

گروڑ وچن

گیانی گروڑ ہے داس تُمہارا، تُم بِن نہیں جیو نِستارہ۔
اتنا کہے گروڑ چرن لپٹایا، شرن لیوٗ اوگت رایا۔
کبہوں نہ چھوڑوں تُمہارا شرنا، تُم صاحِب ہو تارن ترنا۔
پتھر بُدھی پر پڑے ہے گیانی، ہو تُم پورن بِرہم لیا ہم جانی۔

گیانی (کبیر) وچن

تب گروڑ کو پانچ نام سُنایا، تب واکوں سنشیہ آیا۔
یہ تو پوجا دیوتن کی داتا، یا سے کیسے موکش وِدھاتا۔
تُم تو کہو دوسرا اوناشی، وا سے کٹے کال کی پھانسی۔
نائیب سے کیسے صاحِب ڈرہی، کیسے میں بھوساگر ترہی۔

گیانی (کبیر) وچن

سادھنا کو پوجا مت جانوں، سادھنا کو مزدوری مانوں۔
جو کوئی آمر پھل کھانو چاہے، پہلے بہت محنت کراوے۔
دھن ہوئے پھل امر کھاوے، آم پھل ایشٹ کہاوے۔
پوجا ایشٹ پوجیہ کی کہیے۔ ایسے محنت سادھنا لائیے۔

یہ سُن گروڑ بھیو آنندا، سنشیہ سُول کیو نِکندا۔

مطلب :- پرمیشور کبیر جی سے گروڑ دیو نے کہا کہ پرمیشور! آپ نے تو اِنہی دیوتاؤں کے نام منتر دے دیے۔ یہ اِن کی پوجا ہے۔ آپ نے تو بتایا کہ یہ تو صرف 16 کلا یُکت(شکتی والا)پربھو ہیں۔ کال ایک ہزار کلا یُکت پربھو ہے۔ پورن برہم اسنکھیہ کلا کا پرمیشور ہے۔ آپ نے سرشٹی رچنا میں یہ بھی بتایا ہے کہ کال نے آپ کو روک رکھا ہے۔ کال برھم کے آدھین (عاجز) تینوں دیوتا برھما، وشنو، شو جی ہیں اے پرمیشور! نائیب (اُپ یعنی چھوٹا) سے صاحِب (سوامی،مالک) کیسے ڈرے گا؟ یعنی برہما، وِشنو، شو جی تو کیول کال برہم کے نائیب ہیں۔ جیسے نائیب تحصیل دار یعنی چھوٹا تحصیلدار ہوتا ہے، تو چھوٹے سے بڑا ڈر مانے گا ؟ مطلب کہ یہ کال بِرہم کا نائیب ہے۔ آپ نے اِن کی بھگتی بتائی ہے، اِن کے منتر جاپ دیے ہیں۔ یہ نائیب اپنے صاحب (کال برہم) سے ہمیں کیسے چھڑوا سکیں گے؟ تب پرمیشور کبیر جی نے پوجا اور سادھنا میں فرق بتایا کہ اگر کسی کو آمر پھل یعنی آم کا پھل کھانے کی اچھا ہوئی ہے تو آم پھل اُس کا پوجیہ ہے۔ اُس پوجیہ وستو کو پراپت کرنے کے لیے کی گئی کوشش سادھنا کہی جاتی ہے۔ جیسے دھن کمانے کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ اُس دھن سے آم مول لیکر کھایا جاتا ہے۔ اسی پرکار پورن پرماتما ہمارا ایشٹ دیو یعنی پوجیہ دیو ہے۔ جو دیوتاؤں کے منتر کا جاپ محنت (مزدوری) ہے جو نام جاپ کی کمائی روپی بھگتی دھن ملیگا، اُس کو کال برہم میں چھوڑ کر قرض مُکت ہو کر اپنے ایشٹ یعنی پوجیہ دیو کبیر دیو (کویردیو) کو پراپت کریں گے۔ یہ بات سُن کر گروڑ جی بہت خوش ہوئے اور گرو کے پورن گرو ہونے کا بھی ثبوت مِلا کہ پورن گرو ہی شنکا کا سمادھان کر سکتا ہے،اور دِکشا پراپت کی گروڑ کو تریتا یُگ میں شرن میں لیا تھا شری وِشنوُ جی کا واہن ہونے کے کارن اور بار بار اُن کی مہما سُننے کے کارن اور کچھ چمتکار شری وشنو جی کے دیکھ کر گروڑ جی کی آستھا گرو جی میں کم ہوگئی، لیکن گرو دُروھی نہیں ہوا۔ پھر کسی جنم میں مانو شریر پراپت کریگا، تب پرمیشور کبیر جی گروڑ جی کی آتما کو شرن میں لیکر مُکت کریں گے۔ دِکشا کے بعد گروڑ جی

نے برہما،وِشنو، شِو جی سے گیان چرچا کرنے کا وچار کِیا۔ گروڑ جی چل کر برہما جی کے پاس گئے۔ اُن سے گیان چرچا کی۔

"گروڑ وچن برہما کے پرتی(طرف)"

برہما کہا تُم کیسے آئے، کہو گروڑ موہے ارتھائے۔
تب ہم کہا سُنو نرنجن پُوتا، آئے تُمہیں جگاون سُوتا۔
جنم مرن ایک جھنجھٹ بھاری، پورن موکش کراؤ ترپُراری۔

"برہما وچن"

ہمارا کوئی نا جنم داتا، کیول ایک ہماری ماتا۔
پِتا ہمارا نِراکار جانی، ہم ہیں پورن سارنگ پانی۔
ہمارا مرن کبہوں نہیں ہووے، کون اگیان میں پکشی سوئے۔
تب برہما وِہاں منگاوا، وِشنو، شِو کو تُرنت بُلاوا۔
گئی وہاں دونوں پاسا، پل میں آن براجے پاسا۔
اندر کُبیر ورون بُلائے، تینتیش کروڑ دیوتا آئے۔
آئے رُشی مُنی اور ناتھا، سِدھ سادھک سب آ جاتا۔
برہما کہا گروڑ نیند میں بولے، کوری جھوٹ کُفر بہوُ تولے۔
کہے کوئی اور ہے سرجنہارا، جنم مرن بتاوے ہمارا۔
تاتے ہم یہ مجلس جوڑی، گروڑ کے من کیا باتاں دوڑی۔
رُشی مُنی انھوَ بتاتا، برہما، وشنو شِو ودھاتا۔
نِرگن سرگن یہی بن جاوے، کبہوں نہیں مرن میں آوے۔

"وشنو وچن"

پکشی راج یہ کیا من میں آئی، پاپ لگے بنا آلوچک بھائی۔
ہم سے اور کون بڈیرا داتا، ہم ہیں کرتا اور چوتھی ماتا۔

ٹمری متی اگیان ہر لینہی، ہم ہیں پورن کرتا تینی۔

" مہا دیو وچن"

کہے مہا دیو پکشی ہے بھولا، ہردے گیان اِن نہیں تولا۔
برہما بناوے وِشنو پالے۔ ہم سب کا کرتے کالے۔
اور بتا گروڑ اگیانی، رُشی بتاوے ٹم نہیں مانی۔
چلو ماتا سے پوچھو باتاں، نِرنے کرو کون ہے ودھاتا۔
سب نے کہا صحیح ہے وانی، نِرنے کریگی ماتا رانی۔
سب اُٹھ گئے ماتا پاسا، آپن سمسیہ کری پرکاسا۔

" ماتا وچن "

کہا ماتا گروڑ بتاؤ، اور کرتا ہے کون سمجھاؤ۔

" گروڑ وچن "

ماتا ٹم جانت ہو ساری، سچ بتا کہے نیا کاری۔
سبھا میں جھوٹی بات بناوے، واکا ونس سمولا جاوے۔
میں سُنا اور آنکھوں دیکھا، کرتا اویگت الگ وشیسا۔
جہاں سے جنم ہُوا ٹمہارا، وہ ہے سب کا سِرجنہارا۔
وید جاکا نِت گُن گاوے، کیول وہی ایک امر بتاوے۔
مرہیں برہما وشنو نریشا، مر ہیں سب شنکر شیشا۔
امر پُرش ست پُر رہتا، اپنے مُکھ ست گیان وہ کہتا۔
وید کہے وہ پرِتھوی پر آوے، بھولے جیون کو گیان بتلاوے۔
کیا یہ جھوٹے شاستر سارے، ٹم ویرتھ بن بیٹھے سرجنہارے۔
مان بڑائی چھوڑو بھائی، تاکی بھگتی کرے امرا پُر جائی۔
ماتا کہنا سانچی باتا۔ بتاؤ دیوی ہے کون وِدھاتا۔

"ماتا (دُرگا) وچن"

ماتا کہہ سُنو رے پوُتا، تُم یوگی تینوں اودھوُتا۔
بھگتی کری نہ مالک پائے، اپنے کو تُم امر بتائے۔
وہ کرتا ہے سب سے نیارا، ہم تُم سب کا سِرجنہارا۔
گروڑ کہت ہے سچی وانی، ایسے وچن کہا ماتا رانی۔
سب اُٹھ گئے اپنے استھانا، سانچ وچن کاہو نہیں مانا۔

"گروڑ وچن"

برہما، وشنو موھے بُلایا، مہا دیو بھی وہاں بیٹھے پایا۔
تینوں کہے کوئی دو پرمانا، تب ہم توہے سانچا جانا۔
میں کہا گونگا گڑھ کھاوے، دُوجے کو سواد کیا بتاوے۔
میں جات ہوں ست گرو پاسا، لا پرمان کروں بھرم وناسا۔
تِر دیو کہے لو پرِکشا ہماری، پورن کریں تیری آشا ساری۔
ہم ہی ماریں ہم ہی بچاویں، ہم رہت سدا نِرداویں۔
گروڑ کہا ہم کریں پریکشا، تُم پورن تو لوں تُمہاری دِکشا۔
اُڑا وہاں سے گرو پاسے آیا، سب ورتانت کہہ سُنایا۔

" ست گرو (کبیر) وچن"

گروڑ سُنو بنگ دیش کو جاؤ، بالک مرے گا کہو اُسے بچاؤ۔
دِن تین کی آیو شیشا، جیوت برہما وشنو مہیشا۔
پھر ہم پاس آنا بھائی، ہم بالک کو دیویں جِوائی۔
بنگ دیش میں گروڑ گیو، بالک لیا ساتھ۔
تِر دیوا سے عرض کری، جیون دے بالک کرو سُناتھ۔

" تِر دیو وچن "

دھرم راج پر ہے لیکھا سارا، باسے جانے سب وچارا۔
گروڑ اور بالک سارے، گئے دھرم راج دربارے۔
دھرم راج سے آیو جانی، دِن تین شیش بکھانی۔
یا کی آیو بڑے ناہیں، مِرتیو اتی نیڑے آئی۔
تِر دیو کہوں آئے راکھو لاجا، ہم کیا مُکھ دِکھاویں دھرم راجا۔
دھرم کہے آپن آیو دے بھائی، تو بالک کی آیو بڑھ جائی۔
چلے تینوں نہیں پار بسائی، بنے بیٹھے تھے سمرتھ رائی۔
سُن گروڑ یہ ستیہ بھائی، آئی مِرتیو نہ ٹالی جائی۔

"گروڑ وچن"

سمرتھ میں گُن ایسا بتایا، آیو بڑاوے اور امر کرایا۔
اب میں جاؤں سمرتھ پاسا، بالک بچنے کی پوری آشا۔
گیا گروڑ کبیر کی شرنا، دیا کرو ہو صاحب جرنا۔ (وشواس)۔

" کبیر صاحب وچن "

سُنو گروڑ ایک امر بانی، یہ امرت لے بالک پِلانی۔
جیوے بالک عمر بڑھ جاوے، جگ بچرے بالک نِرداویں۔
بالک لانا میرے پاسا، نام دان کر کال وِناشا۔
جیسا کہا گروڑ نے کینہاں، بالک کوں جا امرت دینا۔
لے بالک تُرنت ہی آئے، ست گرو سے دِکشا پائے۔
آشرواد دِیا ست گرو سوامی، دیا کر پربھو انتریامی۔
بدلا دھرم راج کا لیکھا، برہما، وشنو، شو آنکھوں دیکھا۔
گئے پھر دھرم راج دربارا، لیکھا پھر دکھاؤں تُمہارا۔
دھرم راج جب کھاتا کھولا، اچرج دیکھ مُکھ سے بولا۔

پرمیشور کا یہ کھیل نرالا، اس کا کیا کرت ہے کالا۔
وہ سمرتھ راکھن ہارا، وانے لیکھ بدل دیا سارا۔
سوورش یہ بالک جیوے، بھگتی گیان سُدھارس پیوے۔
یہ بھی لیکھ اسی کے ماہیں، آنکھوں دیکھو جھوٹی ناہیں۔
دیکھا لیکھا تینوں دیوا، اچرج ہوا کہوں کیا بھیوا۔
بولے برھما وشنو مہیشا، پرم پُرش کوئی وشیشا۔
جو چاہے وہ مالک کرسی، وہ کی شرن پھر کیسے مرسی۔
پکشی راج تم ساچے پائے، ناحق ہم مغز پچائے۔
کرو تم جو مان من تیرا، تُمہرا گروڑ بھاگ بڑیرا۔
پورن برھم اوناشی داتا، سچ میں ہے کوئی اور ودھاتا۔
اتنا کہہ گئے اپنے دھاما، گروڑ اور بالک کر پرناما۔
بھگتی کری بالک چِتلائی، گروڑ اور بالک بھئے گرو بھائی۔
دھرم داس یہ گروڑ کو بودھا، ایک ایک وچن کہامیں سودھا۔

"ادھیائے ہنومان بودھ" کا سارانش

کبیر ساگر کے پرشٹ نمبر 113 پر 12 واں ادھیائے "ھنومان بودھ" ہے
کبیر ساگر کے اس ادھیائے میں پَون سُت ہنومان جی کو شرن میں لینے کا پرکرن (موضوع) ہے۔
دھرمداس جی نے سوال کیا کے اے پرمیشور کبیر بندی چھوڑ جی! کیا آپ اچھی آتما پَون پُتر ہنومان جی کو بھی ملے ہو۔

جواب (پرمیشور کبیر جی کا) = ہاں۔

سوال (دھرمداس جی کا):- اے پربھو! کیا اُنہوں نے بھی آپ کے گیان کو سُوویکارا؟ وے تو میرے کی طرح شری رام عرف وشنو جی میں اٹوٹ شردھا رکھتے تھے۔ اُن کو آپ کی شرن میں لینا تو سُورج کو پشچم سے اُدئے کرنے کے برابر ہے۔

جواب (پرمیشور کبیر جی کا) :- پرمیشور کبیر جی نے دھرمداس جی کو پون تنیہ ہنومان جی کو شرن میں لینے کا ورتانت بتایا۔ آپ جی پڑہیں سرلارتھ کرتا (رامپال داس)دوارا ہنومان جی کو کیسے پرمیشور کبیر جی نے شرن میں لیا اور رامائین کے مُختصر ذکر :-

رامائن گرنتھ میں پرکرن آتا ہے کہ ایک بالی نام کا راجا تھا۔ اُس کا بھائی سُگریوَ تھا۔ کسی کارن سے بالی نے اپنے بھائی سُگریو کو اپنے راج سے نکال دیا۔ اُس کی پتنی کو اپنے قبضے میں پتنی بناکر رکھا۔ سُگریو دور دیش میں مایوس بھرمن کر رہا تھا۔ ہنومان جی رام رام کرتے ہوئے ایک پہاڑ پر بیٹھے دِکھائی دیے۔ دونوں کی مِترتا ہوگئی۔ سُگریو نے اپنا دُکھ ہنومان جی سے ساجھا کیا۔ ہنومان جی نے شرن گت (پناہ میں آئے) سُگریو کی سہائتا کرنے کا وچن دیا۔ سُگریو نے ہنومان کو بتایا کہ بالی میں ایسی سِدھی ہے کہ کوئی اُس سے یُدھ کرتا ہے تو سامنے والے کی آدھی شکتی بالی میں پرویش کر جاتی ہے۔ یہ بات جان کر ہنومان جی بھی شانت رہے۔ یُدھ کرنے کا ارادا تیاگ دیا۔ اس وقت رامچندر پُتر راجا دشرتھ جی کو بنواس ہُوا تھا۔ اُن کی پتنی سیتا جی اور بھائی لکشمن جی بن میں ساتھ گئے تھے۔ شری لنکا کے راجا راوَن کی بہن سُورپنکھا نے لکشمن کو دیکھا تو اُس سے شادی کرنے کا پرستاوَ(تجویز)رکھا۔ لکشمن نے کہا کہ میرا وواہ ہوچکا ہے۔(لکشمن کی پتنی کا نام اُرملا تھا)۔سورپنکھا نے بار بار وواہ کرنے کا آگرہ(درخواست) کیا تو شیش ناگ اوتار لکشمن نے کرودھ میں آکر اُس کا ناک کاٹ دیا۔ سورپنکھا نے اپنے دور دشا (خراب حالت) کی داستان اپنے بھائی راون سے سُنائی اور پورا پتا بتایا۔ راون نے پرتیشود(بدلا) لینے کے لیے رام کی پتنی سیتا کا اپہرن(اغوا) کرنے کی یوجنا (منصوبہ)بنائی۔ سادھو بھیش بناکر اپنے ماما ماریچی کی مدد سے راون نے سیتا جی کا اپہرن کرلیا۔

سیتا جی کی کھوج میں شری رام جی اور شری لکشمن جی بن بن بھٹک رہے تھے ۔ اُسی سمع اُن کو شری ہنومان جی اور شری سُگریو جی ملے۔ آپس میں پریچیہ(تعارف) ہوا۔ سُگریو نے شری رام سے اپنا کشٹ بتایا۔ شری رامچندر جی نے شرط رکھی کہ اگر میں آپ کا راج آپ کو دِلا دوں تو آپ کو سیتا کی کھوج اور واپسی کے لیے میری مدد کرنی ہوگی۔ بات پکی ہوگئی

شری رامچندر ورکش کی اوٹ لیکر بالی کو یُدھ کرکے مار کر سگریو کو راج تلک کردیا۔ سگریو نے اپنی پرتِگیہ (واعدے) کا پالن کیا۔ سیتا جی کی کھوج کے لیے چاروں دِشاؤں میں کھوجی بھیجے گئے۔ جٹایو پکشی نے شری رام کو بتایا کے سیتا ماتا کو لنکیشور راون اُٹھا لے گیا۔ اُس سے میں نے ماتا کو چھڑوانے کی کوشش کی تو میرے پنکھ کاٹ دیے۔ راون سے بات چیت کرکے سیتا کو لوٹانے لے لیے شری رام جی نے ہنومان کو راج دوت بنایا۔ شری رامچندر جی نے شری ہنومان جی کو سیتا کو وشواس دِکھانے کے لیے اپنی انگوٹھی دی۔ جس پر شری رام لکھا تھا۔ سیتا اُس انگوٹھی سے ہنومان پر وشواس کرسکتی تھی کہ جو مُجھ سے ملنے آیا ہے، وہ شری رام کا بھیجا ہوا ہے۔ ہنومان جی شری رام کی مُندری لیکر آکاش مارگ سے اُڑ کر شری لنکا میں گئے۔ راون کا ایک نو لکھا باغ تھا۔ اُس میں سیتا جی کو راون راکشس نے قید کر رکھا تھا۔ ہنومان جی نے سیتا ماتا کو انگوٹھی دیکر اپنا وِشواس دلایا۔ سیتا جی نے اپنا سارا کشٹ راکشس راون دے رہا تھا، ہنومان جی کو بتایا۔ سیتا جی نے اپنا کنگن (سہاگ کا کڑا) ہاتھ سے نکال کر ہنومان جی کو دیا۔ کہا کے بھائی! آپ یہ کنگن شری رام جی کو دکھاؤ گے، تب اُن کو وشواس ہوگا کہ تُم سیتا جی کی کھوج کرکے آئے ہو۔ ہنومان جی کے ساتھ سیتا جی نے آنے سے انکار کردیا کہ میں تیرے ساتھ نہیں چلوں گی۔ ہنومان جی نے پھل کھانے کی اچھاظاہر کی توسیتا نے کہا کہ، بھائی! کوئی پھل جھڑ کر گرا ہو، وہ پھل کھاسکتے ہو۔ پھل توڑ کر کھانے کا مُجھے بھی آدیش نہیں ہے۔ ناراض ہوکر ہنومان جی نے پہلے تو پیڑ کو گِرایا۔ پھر پکے ہوئے پھل کھائے۔ پھر اُس ورکش کو سمندر میں پھینک دیا ایسے ہنومان جی نے راون کا نولکھا باغ اُجاڑ کر ورکش سمندر میں پھینک دیے لنکا کے راجا راون نے ہنومان کی پونچھ پر کپڑے روئی باندھ کر آگ لگا دی تھی۔ ہنومان نے اپنے دُم کی اگنی سے راون کی لنکا کو آگ کے حوالے کردیا۔

اُس کے بعد آکاش مارگ سے اُڑ کر سمندر پار کرکے ایک پہاڑی پر اُترے۔ صبح کا وقت تھا۔ پہاڑ پر جلاشیہ (تالاب) پویتر جل سے بھرا تھا۔ پاس ہی باغ تھا جس میں پھل دار ورکش تھے۔ ہنومان جی کو بُھوک لگی تھی۔ سنان کرنے کا وِچار کیا۔ کنگن کو ایک پتھر پر رکھ دیا۔

نہاتے سمع بھی ہنومان کی ایک آنکھ کنگن پر لگی تھی۔ لنگور بندر آیا۔ اُس نے کنگن اُٹھایا اور چل پڑا۔ ہنومان جی کو چِنتا بنی کہ کہیں بندر اس کنگن کو سمندر میں نہ پھینک دے، میری محنت پر پانی نہ پِھر جائے۔ اب لنکا میں جانے کا راستہ بھی بند ہوگیا ہے۔ عجیب پریشانی میں ہنومان بندر کے پیچھے پیچھے چلا ۔ دیکھتے دیکھتے بندر نے وہ کنگن ایک رشی کی کُٹیا کے باہر رکھے ایک گھڑے میں ڈال دیا اور آگے دوڑ گیا۔ ہنومان جی نے راحت کی سانس لی۔ کلش میں جھانک کر کنگن نکالنا چاہا تو دیکھا کہ گھڑے میں ایک جیسے انیکوں کنگن تھے۔ ہنومان جی کو پھر سمسیا ہوئی کنگن اُٹھااُٹھا کر دیکھے، کوئی انتر (فرق) نہیں پایا۔ اپنا کنگن کون سا ہے؟ کہیں میں غلط کنگن لے جاؤں اور شری رام کہے، یہ کنگن سیتا کا نہیں ہے، میری کوشش ناکام ہوجائے گی۔ سامنے ایک رشی ہنومان جی کی پریشانی کو دیکھ کر مُسکرا رہا تھا۔ کٹیا کے باہر بیٹھا تھا۔ رشی جی بولے، آؤ پون پُتر! کس پریشانی میں ہو؟ ہنومان جی نے کہا کہ رِشی جی! شری رامچندر جی کی پتنی کو لنکا کا راجا راون اپہرن کرکے لے گیا ہے۔ میں پتا کرکے آیا ہوں۔ رشی جی نے کہا کہ کون سے نمبر والے رامچندر کی بات کر رہے ہو؟ ہنومان جی کو آشچریہ ہوا کہ رشی اپنے ہوش حواس میں ہے یا بھانگ پی رکھی ہے؟ ہنومان جی نے پوچھا، اے رشی جی! کیا رام کئی ہیں؟ رشی جی نے کہا، ہاں،کئی ہو چُکے ہیں اور آگے بھی جنمتے مرتے رہیں گے۔ ہنومان جی کو رشی کا وہنوار ٹھیک نہیں لگا، لیکن رشی جی سے وواد کرنا بھی ہِت میں نہیں جانا۔ رشی جی نے پوچھا، آپ پھل کھاؤ کھانا بناتا ہوں، بھوجن کھاؤ۔ تھکے ہو، وشرام کرو۔ ہنومان جی نے کہا، رشی جی! میری تو چین ہی سماپت ہوگئی ہے۔ میرے کو سیتا ماتا نے کنگن دیا تھا۔ اُس کنگن کے بنا شری رامچندر جی کو وشواس نہیں ہونا کہ سیتا کی کھوج ہوچکی ہے۔ اُس کنگن کو پتھر پر رکھ کر میں سنان کر رہا تھا بندر نے اُٹھا کر گھڑے میں ڈال دیا، میری پہچان میں نہیں آرہا کے اصلی کنگن کون سا ہے۔ میرے کو تو سب ایک جیسے لگ رہے ہیں۔ رشی روپ میں بیٹھے پرمیشور کبیر جی نے کہا، اے پون کے لاڈلے! آپ کوئی ایک کنگن اُٹھا لے جاؤ کوئی فرق نہیں ہے اور کہا کے جِتنے کنگن اس میں پڑے ہیں۔اتنی بار شری رام پُتر دشرتھ کو بنواس اور سیتا ہرن اور ہنومان دوارہ کھوج ہوچکی ہے۔ ہنومان جی نے کہا،

رشی جی! یہ بتاؤ، آپ کی بات مانتا ہوں۔ پوچھتا ہوں کہ ہر ایک بار سیتا ہرن، ہنومان کا کھوج کرکے کنگن لانا اور بندر دوارہ گھڑے میں ڈالنا ہوتا ہے تو کنگن تو یہاں رہ گیا، ہنومان لیکر کیا جاتا ہے؟ رشی مُنیندر جی نے کہا کہ، میں نے اس گھڑے کو آشرواد دے رکھا ہے کہ جو چیز اس میں گرے، وہ دو ایک جیسی ہو جائے۔ یہ کہہ کر رشی جی نے ایک مٹی کا کٹورا گھڑے میں ڈالا تو ایک اور کٹورا ویسا ہی بن گیا۔ رشی مُنیندر جی نے کہا،اے ہنومان! آپ ایک کنگن لے جاؤ کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہنومان جی کے پاس کوئی وِکلپ(راستہ) نہیں بچا۔ اُس گھڑے سے ایک کنگن نکالکر اُڑ چلے۔

شری رام چندر جی کو ہنومان جی نے سیتا جی کی نشانی کنگن دیا اور جو جو باتیں ماتا سیتا نے کہی تھی، وہ سب بتائی۔ شری رام چندر جی کنگن دیکھ کر بھاؤک(جذباتی) ہوگئے۔ ہنومان جی کو سینے سے لگایا۔ کہا اے سنت جن! میں آپ کا احسان کیسے چُکا پاؤں گا؟ آپ نے اپنا جیون جوکھم میں ڈال کر میرا بہت مُشکل کام کیا ہے۔ یہ کنگن سیتا کا ہی ہے۔ اب سبھا بُلاتا ہوں۔ آگے کے کاریہ کرم(کام کاج) کی تیاری کرتے ہیں۔ سمندر پر پُل بنانے کا وچار کیا گیا۔ نل نیل کے ہاتھوں میں رشی مُنیدر کے آشرواد کی شکتی تھی کہ وہ اپنے ہاتھوں سے جل میں کوئی چیز ڈال دیتے تو وہ ڈُوبتی نہیں تھی۔ پتھر، کانسی کے برتن، وغیرہ جو بھی چیز وہ ڈالتے، جل پر تیرتی تھی۔ اُس وقت نل نِیل نے ابھیمان کرکے اپنی مہیما کی اچھا سے اپنے گرو رشی مُنیدر کا نام نہیں لیا۔ جس کارن سے اُن کی وہ شکتی سماپت ہوگئی۔ رامچندر جی اور سارے موجود یودھا ہنومان سمیت مہادُکھی ہوئے تین دِن تک شری رام گھٹنوں پانی میں کھڑا رہا۔ راستہ دینے کی پرارتھنا کرتا رہا، لیکن سمندر ٹس سے مس نہیں ہوا، تب شری رام نے لکشمن سے کہا کہ میرا اگنی بان نکال، سمندر کو پھونک دیتا ہوں۔ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے اُسی وقت سمندر برِہمن روپ دھارکر شری رام کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ بھگوان! میرے اندر سنسار بسا ہے۔ آپ پاپ کے بھاگی مت بنو آپ ایسا کرو کہ سرپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔

آپ کی سینا میں نل نیل نام کے دو سینک ہیں۔ اُن کو اُن کے گرو جی کا آشرواد ہے۔ اُن کے ہاتھوں سے پتھر بھی میرے اوپر تیر سکتے ہیں۔ تب نل نیل سے پتھر ڈال کر دِکھانے کو کہا تو نل نیل نے اپنی مہیما چاہی اور گرو کو یاد نہیں کیا۔ جس کارن سے رشی مُنیدر جی نے اُن کی شکتی چھین لی، پتھر ڈوب گئے۔ سمندر نے اُن کی غلطی بتائی تب نل نیل جی نے اپنے گرو جی کو یاد کیا۔ شری رام چندر جی کو بھی محسوس ہوا کہ جب گرو اپنے شِشوں کو شکتی دے سکتا ہے تو میرے کام کو بھی کر سکتے ہیں۔ شری رامچندر وشنو جی کے اوتار تھے۔ شری وشنو جی کال نرنجن جی کے پُتر ہیں۔ جس وقت پرمیشور کبیر جی پہلی بار کال کے لوک میں آئے تھے تو جوتی نرنجن نے پہلے تو پرمیشور کے ساتھ جھگڑا کیا تھا، جب بس نہیں چلا تو چرنوں میں گِر کر معافی مانگی اور کچھ آشرواد بھی لیے۔ اُن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ میرا انش وشنو تریتا یُگ میں رامچندر نام سے راجا دشرت کے گھر جنم لے گا، اُس کو بنواس ہوگا۔ اُس کے ساتھ پتنی سیتا بھی ہوگی۔ اُسے ایک راکشس لنکا نگری میں اُٹھا کر لے جائیگا۔ تب رامچندر سمندر کے اوپر پُل بنانا چاہے گا، تو وہ نہیں بنا پائیگا آپ وہ پُل بنوانا۔ دوسرا آشرواد لیا تھا کہ دُواپر یُگ میں وہی کرشن روپ میں جنمے گا۔ موت کے بعد وہ جگن ناتھ نام سے پُری نگر میں سمندر کے کنارے مندر بنوائیگا۔ سمندر اُس کو بننے نہیں دیگا۔ آپ اُس مندر کی سمندر سے رکھشا کرنا۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا تھا کہ میں یہ کام کروں گا۔ اُس وچن کا پالن کرنے کے لیے رشی مُنیدر روپ میں پرمیشور کبیر جی سیتُوبند (سمندر کا کنارا) پر پرکٹ ہوگئے اور آتے آتے پربت کے چارون طرف اپنی سوٹی (ڈنڈی) سے ریکھا بنا کر آئے۔ نل نیل نے دور سے اپنے گرو جی کو پہچان لیا اور کہا، ہمارے گرو جی آگئے ہیں۔ شری رامچندر جی نے اپنی سمسیا (مسئلا) بتائی اور احترام سے اپنے کام کی سدھی کے لیے آشرواد مانگا۔ پرمیشور نے کہا، نل نیل نے غلطی کی۔ جس کارن سے اُن کی شکتی اکشن (ختم) ہوگئی ہے۔ میں نے سامنے والے پربت کے چاروں طرف ریکھا لگائی ہے اُس کے اندر اندر کے پتھر لکڑی سے بھی ہلکے کر دیے ہیں، وہ ڈوبینگے نہیں۔ ہنومان جی رام بھگت تھے۔ اُنہوں نے اُن پتھروں پر رام رام لکھا اور اُٹھا کر چلے اور رکھا تو پتھر ڈوبے نہیں۔ نل

نیل شِلپکار یعنی نپُون راجستری بھی تھے۔ جس کارن سے نل اور نیل نے پتھروں کو تراش کر ایک دوسرے میں پھنسا کر جوڑا تھا۔ پہلے شری رام سے پتھر تِرے نہیں، نل نیل بھی اسفھل ہوئے۔ ہنومان کھڑا کھڑا رام رام ہی کر رہا تھا۔ چاہتا بھی تھا کہ پتھر تِریں، لیکن سب ناکام ہوا رشی مُنیدر جی (کبیر جی) نے پتھر ہلکے کیئے تھے جس کارن سے پتھر سمندر میں ڈوبے نہیں تھے۔ ہنومان جی اپنا رام رام کا پاٹھ کرنے کے لیے شردھا سے رام رام پتھروں پر لکھ رہے تھے وہ تو جہاں بھی بیٹھتے تھے، وہیں پیڑ پودوں پر رام رام لکھتے رہتے تھے۔ہنومان جی تو شری رامچندر جی پُتر دشرتھ کو جانتے بھی نہیں تھے اُس سے پہلے بھی رام رام کا جاپ کیا کرتے تھے، جیسا کہ لوک وید (دنت کتھا) سُنتے آئے ہیں کہ نل نیل نے پتھر تیرائے تھے، تب پُل بنا، کوئی کہتا تھا کہ ہنومان جی نے پتھروں پر رام رام لکھا جس کارن سے پتھر تیرے تھے۔ یہ بھی سُنتے تھے کہ شری رام نے پتھر تیرائے تھے۔ کارن یہ رہا ہے کہ جو باتیں پتھر تیرانے کی ہوئی تھی اور مُنیدر رشی جی نے کہا تھا کہ میں نے پربت کا پتھر ہلکا کردیا ہے۔ یہ وارتا 20,30 لوگوں کے سامنے ہوئی تھی۔ باقی کروڑوں لوگ جنگ کے لیے آئے تھے، وہ تو آگیا ملتے ہی پتھر لانے لگے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ ہنومان جی رام رام لکھ رہے تھے۔ دوسرے اُن پتھروں کو اُٹھا اُٹھا کر لا رہے تھے۔ آگے نل نیل پتھروں سے پل بنا رہے تھے۔ شری رامچندر جی, نل نیل کو شاباشی دے رہے تھے۔ دوسرے موجود لوگوں نے ایک دوسرے کو بتایا کہ ہنومان جی نے پتھروں کے اُوپر رام رام لکھ دیا جس کارن سے پتھر جل پر تیر رہے ہیں۔اس پرکار یہ غلطفہیمی یعنی بھرمنا پھیل گئی۔ پُل بناکر یُدھ میں لگ گئے زیادہ تر مرگئے، کچھ بچے اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ اُنہوں نے اپنے اپنے نگر گاؤں میں غلط خبر پھلادی جو آج تک نِرِوواد(ناقابل تردید) چل رہی ہے۔ سچائی یہ ہے جو اس داس (رامپال داس) نے بتائی ہے۔ جنگ ہوئی۔ شری رام کی سینا پر ناگ پھانس شستر چھوڑا گیا، جس کارن سے شری رام، ہنومان، جامبونت، سُگریو، انگد سمیت ساری سینا ناگوں (سانپوں) دوارہ (ذریعے) باندھ دی گئی۔سرپ لِپٹ گئے۔ ہاتھوں کو بھی شریر کے ساتھ جکڑ دیا۔ جیسے ایکھوں (گنے) کو کسان باندھ دیتا ہے، ایسے مجبور ہوگئے۔ تب گروڑ کو بُلایا گیا۔

گروڑ نے سارے ناگ کاٹے۔ تب ساری فوج اور شری رام بندھن مکت ہوئے ۔ لکشمن کو تیر لگنے سے بے ہوشی آگئی تھی۔(کوماں میں چلا گیا تھا۔) تب ہنو مان جی لنکا سے وید کو اُٹھا کر لائے۔ وید نے کہا کے درونا گری پربت پر سنجیونی بوٹی ہے اُس کی پہچان ہے کہ وہ راتری میں جگنوں کی طرح جگتی ہے۔ سوریہ اُدئے ہونے سے پہلے وہ جڑی لائی جائے تو لکشمن جیوت (زندہ) ہوسکتا ہے، دیر ہو گئی تو موت پکی ہے۔ ہنومان جی کو یہ کام شری رام جی نے سونپا کہ بجرنگ بلی! تیرے بنا یہ کام ممکن نہیں ہے۔آگیا ملتے ہی ہنومان جی آکاش مارگ سے اُڑ چلے۔ درونا گری پر راکششوں نے اپنی مایا سے سب دوسری نقلی جڑی بوٹیوں میں بھی چمک بھر دی وید نے بتایا تھا کہ وہ بہت کم مقدار میں ہوتی ہیں۔دِن میں اُن کی پہچان نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ اُس کے آس پاس ویسی ہی جڑی کے پودے اُگتے ہیں۔ ہنومان جی کو سمجھتے دیر نہیں لگی۔ اُنہوں نے درونا گری پربت کو ہی اُٹھا لیا اور آکاش مارگ سے چل پڑے ہنومان جی نے لکشمن اور شری رام دُوارہ اپنے بھائی بھرت کے بارے میں بتائی شکتی کھٹک رہی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ اگر آج بھرت ہوتے تو اکیلے راون کو اور اس کے لاکھ پُتروں اور سوا لاکھ ناتیوں (پوتوں) کو یم لوک بھیج دیتے۔ ہنومان جی کے من میں آیا کہ چلتے چلتے بھرت کی پریکشا لیکر چلتا ہوں۔ بھرت کو پتا تھا کہ راون اور رام کا یُدھ چل رہا ہے۔ آکاش مارگ سے پربت سمیت ہنومان جی کو جاتے دیکھ وچار کیا کہ کوئی راکشس جا رہا ہے۔ وہ تو بہت ہانی کر سکتا ہے۔ بھرت جی نے تیر چلایا۔ ہنومان جی نے تیر لگنے کا بہانا کرکے اے رام اے رام کرتے ہوئے دھرتی پر گر گئے۔ پربت کو بھی دھرتی کے اوپر رکھ دِیا۔ رام شبد سُن کر بھرت کو سمجھتے دیر نہیں لگی کہ یہ تو کوئی اپنے پکش کا ہے۔ نِکٹ جاکر پوچھا، آپ کون ہو؟ کہاں جا رہے ہو؟ پربت کس لیے اُٹھایا ہے؟ میرا نام بھرت ہے۔ میں شری رام اور لکشمن کا بھائی ہوں۔ ہنومان جی نے بتایا کہ میرا نام ہنومان ہے۔ رام راون کا یُدھ چل رہا ہے۔ آپ کے بھائی لکشمن کو تیر لگنے سے مورچھا آئی ہے۔ وید نے درونا گری پر علاج کی دوائی بتائی ہے۔ میری پہچان میں نہیں آئی، اس لیے پربت ہی لے جا رہا ہوں سورج اُگنے سے پہلے پہنچنا ہے۔ نہیں تو لکشمن کی موت ہوجائیگی۔ آپ نے بنا سوچے سمجھے تیر ماردیا، اب میں

کیسے وقت پر پہنچوں گا سوریہ اُدئے کے بعد لکشمن سنسار میں نہیں رہیگا۔ بھرت نے تیر مارنے کا کارن بتایا اور کہا، اے انجنی کے لال! چِنتا نہ کرو۔ آپ درونا گری کو اُٹھاؤ اور تیر کے آگے والے حصے پر بیٹھو۔ اپنے دونوں پیر آگے پیچھے کرکے کھڑے ہو جاؤ۔ میں تیر دوارہ آپ کو پربت سمیت آپ سے بھی پہلے لنکا میں بھیج دونگا۔ ہنومان جی کو اپنی شکتی پر بہت غرور تھا۔ زمین پر رکھے تیر پر دونوں پیر جماکر بربت کو ہاتھ پر اُٹھا کر ہنومان جی کھڑے ہو گئے، بھرت جی نے تیر کو ہنومان جی اور پربت سمیت دھرتی سے اُٹھا کر دھنش کی پرتنچا پر چڑھانے کے لیے اپنی چھاتی کے برابر لاکر چھوڑنے لگے تو ہنومان جی کو آشچریہ ہوا کہ میرے اور درونا گری کے بھار کو ایسے اُٹھا لیا جیسے صرف تیر کو ہی اُٹھایا ہے۔ ہنومان جی نے کہا ، اے دشرتھ کے لال! میں تو آپ کی پرِکشا لے رہا تھا۔ میں ٹھیک ہوں۔ میں خود اُڑ کر وقت سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔ آپکی تعریف آپ کے دونوں بھائی کیا کرتے تھے۔ اگر بھرت ہوتا تو اکیلے ہی راون اور راون کی سینا کے لیے کافی تھا۔ میرے کو اُن کی باتوں پر وشواس نہیں ہو رہا تھا۔ آج اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں آپ واقعی میں شور ویر اور بلوان ہو آپ نے میرا بھی ابھیمان چکنا چور کردیا یہ کہہ کر ہنومان جی اُس تیر سے ہی چھلانگ لگا کر اُڑ گئے اُس وقت تیر ٹس سے مس نہیں ہوا۔

وچار کرنے کی بات ہے۔اگر کوئی بھار اُٹھاتا تو دونوں ہاتھو ں سے یا ایک ہاتھ سے پکڑ کر اُٹھا لیتا ہے، لیکن اُسی بھار کو کسی ڈنڈے سے اُٹھانا چاہے تو کبھی بھی نہیں اُٹھا سکتا۔ تھوڑے بھار کو ہی ڈنڈے سے اُٹھا سکتا ہے۔ بھرت جی نے مہابلی ہنومان جی اور درونا گری کو دھرتی سے پچاس فُٹ اوپر اُٹھادیا۔ تریتا یُگ میں انسان کی اُونچائی لگ بھگ 70 یا 80 فُٹ ہوتی تھی یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کوئی کسی انسان کو ڈنڈے سے اُٹھا کر دیکھے، کیسا محسوس ہوگا؟ لکشمن کو وید (حکیم) نے سنجیونِی بُوٹی پلا کر ٹھیک کیا۔ جنگ ہوئی، راون مارا گیا۔ راون نے پربھو شِو کی بھگتی کی تھی۔ اپنے دس بار شیش کاٹ کر شِو جی کو بھینٹ کیے تھے۔ دس بار شِو جی نے اُس کو واپس کر دیے اور آشرواد دِیا کہ تیری موت دس بار گردن کاٹنے کے بعد ہوگی راون کے دس بار سِر کاٹے گئے۔ پھر نابھی میں تیر لگنے سے نابھی امرت نشٹ ہونے سے راون کی موت ہوئی

تھی۔ دس بار سِر کٹے، دس بار واپس سِر دھڑ پر لگ گئے۔ پھر وِبھیشن کے بتانے پر کہ راون کی نابھی میں امرت ہے، رامچندر نے راون کی نابھی میں تیر مارنے کی پوری کوشش کرلی تھی، لیکن راون کا دھیان بھی وہیں کیندرت(ٹِکا) تھا کہ نابھی میں تیر نہ لگے۔ رامچندر جی نے پرمیشور کو یاد کیا کہ اس راکشس کو مارو، میری مدد کرو۔ اے مہادیو! اے دیوؤں کے دیو ! اے مہاپربھو میری سہائتا کرو۔ آپ کی بیٹی (سیتا) بڑے کشٹ میں ہے۔ آپ کے بچے تینتیس کروڑ دیوتا بھی اسی راکشس نے جیل میں ڈال رکھے ہیں۔ پرمیشور کبیر جی اُسی وقت گُپت روپ میں رامچندر جی کے ہاتھون پر اپنے سوکشم ہاتھ رکھے اور تیر راون کی نابھی میں مارا۔ تب راون مرا۔

{پرمیشور کبیر جی کے ملنے کے بعد سنت غریب داس جی (گاؤں چھُڈانی ضلع جھجر،ہریانہ پرانت) نے پرمیشور کبیر جی کی مہیما بتائی ہے۔ کبیر جی نے بتایا ہے کہ:-

کبیر، کہے میرے ہنس کو دُکھ نا دیجئے کوئی،
سنت دُکھی میں دُکھی، میرا آپا بھی دُکھی ہوئے۔
پہنچوں گا چھِن ایک میں، جن اپنے کے ہیت۔
تینتیس کوٹی کے بندھ چھُٹائی، راون مارا کھیت ۔
جو میرے سنت کو دُکھی کریں، واکا کھودوں ونش ۔
ہرنا کش اُدر وداریا، میں ہی مارا کنس۔
رام کرشن کبیر کے شہزادے، بھگتی ہیت بھئے پیادے۔

لنکا کا راج راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن کودِیا۔ سیتا کی اگنی پریکشا شری رام نے لی۔ اگر راون نے سیتا ملن کیا ہے تو اگنی میں جل کر مر جائے گی۔ اگر سیتا پاک صاف ہے تو اگنی میں نہیں جلے گی۔ سیتا جی اگنی میں نہیں جلی۔ موجود لاکھوں لوگوں نے سیتا ماتا کی جئے بُلائی۔ سیتا نے ستی کی پدوی پائی۔ راون کی موت آسوج مہینے کی شُکل پکش کی دسویں کو ہوئی تھی۔

راون کی موت کے 20 دِن بعد 14 سال کی بنواس اوِدھی(مُدت) پوری کرکے شری رام، لکشمن اور سیتا پُشپک وِمان میں بیٹھ کر ایودھیا نگری میں آئے۔ اُس دِن کارتک مہینے کی

اماوسیہ تھی۔ اُس کالی اماوسیہ کو گائے کے گھی کے دیپ اپنے اپنے گھروں کے اندر اور اوپر منڈیروں پر جلاکر شری رام، سیتا اور لکشمن کے واپس آنے کی خوشی منائی۔ بھرت نے اپنے بھائی شری رامچندر جی کو راج لوٹا دیا، ایک دِن شری رامچندر جی سے سیتا نے کہا کہ میں یُدھ میں لڑنے والے یودھاؤں کو کچھ انعام دینا چاہتی ہوں۔ انعام میں سیتا جی نے ہنومان جی کو اپنے گلے سے سچے موتیوں کی مالا نکال کر دے دی اور کہا، اے ہنومان! یہ انمول اُپہار میں آپ کو دے رہی ہوں، بہت سنبھال کر رکھنا۔ ہنومان جی نے اُس مالا کا موتی توڑا پھر پھوڑا۔ پھر دوسرا، دیکھتے دیکھتے سب موتی پھوڑ کر زمین پر پھینک دیے۔ سیتا جی کو ہنومان جی کا یہ وہوار اچھا نہیں لگا۔ کرودھ میں بھر کر کہنے لگی کہ اے مورکھ! یہ کیا کردیا؟ ایسی انمول مالا کا سروَ ناش کردیا۔ تو وانر کا وانر ہی رہا۔ چلا جا میری آنکھوں کے سامنے سے۔ اُس وقت شری رام چندر جی بھی سیتا جی کے ساتھ ہی سنگھاسن پر وراجمان تھے۔ اُنہوں نے بھی ہنومان کے اس وہوار کو اچھا نہیں مانا اور چُپ رہے۔ ہنومان جی نے کہا، ماتا جی! جس چیز میں رام نام انکِت نہیں ہے، وہ میرے کسی کام کی نہیں ہے۔ میں نے موتی پھوڑ کر دیکھے ہیں، ان میں رام نہیں نکلا۔ اس لیے میرے کام کی نہیں ہے۔ سیتا جی نے کہا، کہ کیا تیرے شریر میں رام نام لکھا ہے؟ پھر اس شریر کو کس لیے ساتھ لیا ہے۔ اس کو پھینک دے پھاڑ کر۔ اُسی وقت ہنومان جی نے اپنا سینا چاک (چیر) کر دِکھایا۔ اُس میں رام رام لکھا تھا۔ ہنومان جی اُسی وقت ایودھیا تیاگ کر وہاں سے کہیں دُور چلے گئے۔

شری رامچندر جی اپنی ایودھیا نگری کی عوام کے دُکھ درد جاننے کے لیے گُپت روپ سے رات کے وقت لباس بدل کر گھوما کرتے تھے۔ کچھ سال بعد جب راجا رامچندر جی رات میں ایودھیا کی گلیوں میں گھوم رہے تھے۔ ایک گھر سے اونچی اونچی آواز آرہی تھی راجا رامچندر جی نے قریب جاکر بات سُنی۔ ایک دھوبی کی پتنی جھگڑا کرکے گھر سے چلی گئی تھی۔ وہ دو تین دِن اپنے بہن کے گھر رہی، پھر لوٹ آئی، دھوبی اُس کی پٹائی کررہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ نِکل جا میرے گھر سے، تو دو رات باہر رہ کرآئی ہے۔ میں تُجھے گھر میں نہیں رکھوں گا۔ تو کلنکت (داغدار) ہے۔ وہ کہہ رہی تھی مُجھے سوگند بھگوان کی۔ سوگند ہے راجا رام کی، میں پاک صاف ہوں ۔ آپ نے

مارا تو میں غُصے سے اپنی بہن کے گھر گئی تھی، میں نِردوش ہوں۔ دھوبی نے کہا کہ میں دشرتھ پُتر رامچندر نہیں ہوں جو اپنی کلنکِت پتنی کو گھر لے آیا ہے۔ جو سالوں راون کے ساتھ رہی تھی۔ ایودھیا نگری کے سب لوگ لُگائی چرچا کر رہے ہیں۔ کیا جینا ہے ایسے شخص کا جس کی پتنی اپوِیتر ہو گئی ہو۔ راجا رام نے دھوبی کے مُکھ سے یہ بات سُنی تو کانوں میں مانو گرم تیل ڈال دِیا ہو۔

اگلے دِن رامچندر جی نے سبھا بُلائی اور نگری میں چل رہی چرچا کے بارے میں بتایا اور کہا کے یہ چرچا تب بند ہو سکتی ہے، جب میں سیتا کو گھر سے نکال دوں گا۔ اُسی وقت سیتا جی کو سبھا میں بُلایا گیا اور گھر سے نکلنے کا آدیش دے دِیا۔ کارن بھی بتا دیا۔ سیتا جی نے ونے (عرض) بھی کی کے اے سوامی! آپنے میری اگنی پرکشا بھی لی تھی۔ میں بھی آتما سے کہتی ہوں، راون نے میرے ساتھ ملن نہیں کیا۔ کارن تھا کہ اُس کو ایک رشی کا شراپ تھا کہ اگر تو کسی پر استری سے بلاتکار کرے گا تو تیری اُسی وقت موت ہو جائے گی۔ اگر پر استری کی سہمتی سے ملن کرے گا تو ایسا نہیں ہو گا۔ جس کارن سے راون مُجھے چھوُ بھی نہیں سکا ملن کے لیے۔ اے پربھو! میں گربھ وتی ہوں۔ ایسے حالات میں کہاں جاؤں گی؟ راون جیسے لوگوں کا ابھاؤ (کمی) نہیں ہے۔ رامچندر جی آدیش دے کر سبھا چھوڑ کر چلے گئے۔ کہتے گئے کہ میں نندا کا پاتر نہیں بننا چاہتا۔ میرے کُل کو داغ لگے گا۔ سیتا جی کو دھرتی بھی پیروں سے کھسکتی نظر آئی۔ آسمان میں اندھیرا چھایا دکھائی دِیا۔ سنسار میں کچھ دنوں کا جیون شیش لگا۔

سیتا ایودھیا چھوڑ کر چل پڑی۔ مُڑ مُڑ اپنے رام اور اُس کے محلوں کو دیکھنے کی کوشش کرتی رہی اور دوُر جنگل میں جاکر رشی بالمیکی جی کی کُٹیا کے پاس تھک کر گر گئی۔ بے ہوش ہو گئی۔ رشی والمیکی نہانے کے لیے آشرم سے باہر نکلے۔ سامنے ایک جوان لڑکی کرب کی حالت میں بے ہوش پڑی دیکھ کر قریب گئے۔ اپنے آشرم سے دوائی لائے۔ سیتا جی کے مُکھ میں ڈالی۔ گرمی کا موسم تھا۔ ٹھنڈے جل کے چھینٹے مُکھ پر مارے۔ اُس وقت سیتا جی سچیت (ہوش میں) ہو کر بیٹھ گئی۔ رشی نے نام اور گاؤں پوچھا تو بتایا کہ نیچے پرتھوی اوپر آسمان، آگے کچھ بتانے سے انکار کر دِیا۔ رشی دیاوان ہوتے ہیں۔ کہا بیٹی سنسار تو سوارتھ کا ہے۔ دھنیواد کر پرماتما کا، تو میرے

آشرم میں آگئی۔ بیٹی مجھے اپنا پِتا مان اور پاس رہ۔ سیتا جی رشی والمیکی کے آشرم میں رہنے لگی۔ رشی نے بھی بات آگے نہیں بڑھائی۔ پرمیشور کبیر جی جو تریتا یُگ میں رشی مُنیندر جی کے روپ میں لیلا کرنے آئے تھے۔ ہنومان جی سے مِلے۔ ست صاحِب بولا۔ ہنومان جی نے رام رام کہا۔اور کھڑا ہوکر رشی جی کا احترام کیا اور ایک پتھر پر خود بیٹھ گئے، دوسرے پر رشی کو بیٹھنے کے لیے کہا۔ دونوں اپنی اپنی جگھ پر بیٹھ گئے۔ ہنومان جی رشی جی کو پہچاننے کی کوشش کرنے لگے۔ رشی جی نے کہا، کیا سوچ رہے ہو ہنومان؟ میں وہی رشی ہوں، میرے آشرم میں وانر نے سیتا جی کا کنگن گھڑے میں ڈالا تھا۔ اس میں دوسرے کنگن بھی ویسے ہی تھے۔ اے ہنومان! وہ کنگن کیسا رہا؟ ہنومان جی کو پہچاننے میں دیر نہیں لگی اور رشی جی کو پرنام کیا۔ اے رشی جی! آپ کا کیسے آنا ہوا؟ پرمیشور کبیر جی (مُنیندر رشی روپ میں) نے کہا، اے پون پُتر! میں آپ کو بھگتی گیان کرانے آیا ہوں۔ آپ جس دشرتھ پُتر رام چندر جی کی پوجا پورن پرماتما مان کر کر رہے ہو۔ آپ دھوکے میں ہو۔ جوجنمتا مرتا ہے۔ وہ پورن پرماتما نہیں ہو سکتا۔ پورن پرماتما تو اویناشی ہے۔ ہنومان جی نے کہا، اے رشیور! مجھے آپ کی باتوں سے ٹھیس لگتی ہے میرے بھاوناؤں (جذباتوں، عقیدوں) کو چوٹ لگتی ہے۔ آپ دوسرے موضوع پر بات کرو۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ اگر کوئی انسان غلط راستے پر جا رہا ہے۔ وہ اُس راستے کو ٹھیک مان کر چل رہا ہو جو ڈاکوؤں کے ڈیرے میں جا رہا ہے۔ اگر کوئی نیک انسان اُس کو بتائے کہ جس راستے پر آپ جا رہے ہو، آپ کے جان اور مال کو خطرہ ہے، آگے ڈاکوؤں کا ڈیرا ہے۔ پہلے مارتے ہیں۔ پھر لوٹتے ہیں۔ اگر وہ انسان کہے آپ میری بھاوناؤں کو چوٹیل کر رہے ہو، یہ کتنا سچ ہے؟ ہنومان جی چُپ رہے، تُرنت مُسکرائے جیسے کہہ رہے ہوں، آپ سچ کہتے ہو۔ ہنومان جی کے چہرے پر شانتی کانشان دیکھ کر پرمیشور نے بتایا کہ شری رام چندر جی، شری وِشنو جی کے اوتار ہیں۔ شری وشنوجی،شری برہما جی اور شری شِو جی کا پِتا کال برہم ہے۔ اسی کو جیوتی نرنجن بھی کہتے ہیں۔ کال کو اس کی غلطی کے کارن شراپ لگا ہے کہ ایک لاکھ انسانوں کے شریر کو ہر روز کھایا کرو گے۔ سوا لاکھ ہر روز پیدا کیا کرو گے۔ جس کارن سے اس نے اپنے تینوں پُتروں (بیٹوں) کو ایک ایک وبھاگ

(محکمے) کا مالک بنا رکھا ہے۔ شری برہما جی رجُگن ہے جس کے پربھاوَ(اثرات) سے سارے جاندار متاثر ہوکر اولاد پیدا کرتے ہیں۔ جس کارن سے برہما کو بھول سے اُتپتی کرتا (پیدائش کرنے والا) مان رکھا ہے۔ پیدائش کرتا تو پورن پرماتما ہے۔

کال نے اپنے دوسرے بیٹے وِشنو کو کرم انوسار پالن (سنبھال) کرنے کا وِبھاگ (محکمہ) دِیا ہے، وشنو ست گُن ہے۔ کال نے تیسرے پُتر شِو تم گُن کو اِن ایک لاکھ انسان شریر دھاری جیووں کو مارکر اُس کے پاس بھیجنے کا محکمہ دے رکھا ہے۔ وہ خود اویکت (گُپت) رہتا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہو، یہاں کوئی بھی جیوَ امر نہیں ہے، دیوتا بھی مرتے ہیں۔ برہما،وشنو ،شِو بھی جنمتے مرتے ہیں۔ جو پوری عمر جیتے ہیں، بُڑھاپا بھی سب میں آتا ہے۔ایک لوک ایسا ہے جہاں پر بُڑھاپا اور مرن نہیں ہے۔ وہاں کوئی راون کسی کی پتنی کا اپہرن (اغواہ) نہیں کرتا۔ آپ کی آنکھوں کے سامنے لنکا میں ہوئی راون سے جنگ میں کتنے لوگ اور دوسرے جاندار مارے گئے۔ ایک سیتا کو چھڑانے کے لیے۔ آپ نے شری رام چندر جی کے لیے جان کی بازی لگا کر لنکا کو جلایا۔ راون کا بھائی اہی راون جو پاتال کا راجا تھا۔ وہ رام اور لکشمن کو اغواہ کر کے لے گیا۔ اُنکی بلی دینے والا تھا۔ آپ وہاں گئے اور دونو ں کو زندہ لائے۔ آپ ہی بتائیں، وہ پرماتما ہیں۔جس سمع ناگ پھانس شستر کے چھوڑنے سے سانپوں نے شری رام اور آپ اور سینا، لکشمن تک باندھ دِیا تھا۔ سانپ آپ سب کو جکڑے ہوئے تھے۔ آپ سب مجبور تھے کچھ سمع میں آپ سب کو راون کی سینا آسانی سے مار ڈالتی۔ اُس وقت گُروڑ کو پُکارا گیا۔ اُس نے ناگوں کو کاٹا۔ آپ اور رامچندر آزاد ہوئے۔ اگر پرماتما اِتنا مجبور ہے کہ اپنا بندھن نہیں کاٹ سکا تو پُجاریوں کا کیا ہو گا؟ وِچار کرو۔

کاٹے بندھن وِپت میں، کٹھن کیو سنگرام، چینہو رے نر پرانیو گُروڑ بڑو کے رام۔

ہنومان جی نے کہا رشی جی! سمندر پر پُل بنانا کیا عام آدمی کا کام ہے؟ یہ پرماتما بِنا نہیں بنایا جاسکتا۔

سمندر پانٹ لنکا گیو، سیتا کو بھرتار، اگست رشی ساتوں پیئے، اِن میں کون کرتار۔

اگر آپ سمندر کے اوپر سیتو(پُل) بنانے سے شری رامچندر جی کو پرماتما مانتے ہو تو اگست رشی نے ساتوں ساگروں کو پی لیا تھا۔ اِن میں کون ہے پرماتما؟

رشی مُنیندر نے بتایا کہ آپ بھول گئے کیا؟ ایک رشی آئے تھے۔ اُنہوں نے ایک پروت(پھاڑ) کے پتھروں کو اپنی ڈنڈی سے ریکھا کھینچ کر ہلکا کیا تھا۔ تب پتھر تَرے تھے، تب پُل بنا تھا۔ رامچندر تو تین دِن سے راستہ مانگ رہے تھے۔ سمندر نے ہی بتایا تھا نل نیل کے بارے میں۔ ہنومان نے کہا کہ وہ تو وشوَکرما تھے جو ویش بدل کر شری رامچندر جی کے بُلانے پر آئے تھے۔ پرمیشور کبیر جی نے کہا کہ وِشکرما جی تو پُل کا نِرمان (تعمیر)کرسکتے ہیں، جل کے اوپر پتھر نہیں تَرا سکتے۔ نل نیل کے ہاتھوں میں شکتی تھی۔ اُن کے ہاتھوں سے ڈالی گئی چیز جل کے اوپر تَرا کرتی تھی۔اُس دِن اُن میں ابھیمان آگیا تھا۔ اُن کی شکتی ختم ہو گئی تھی۔ وہ آشیرواد میرا ہی تھا۔ ہنومان جی نے کہا، کیا آپ رشی مُنیندر جی ہیں؟ پرمیشور جی نے کہا، ہاں۔ مُنیندر جی نے کہا کہ آپ نے اپنی جان کی پرواہ نہ کر کے رام جی کے لیے کیا نہیں کیا؟ جب سیتا نے آپ کو اُپ شبد کہے اور گھر چھوڑنے کو کہا۔ اُس وقت شری رام وہیں موجود تھے۔ ایک لفظ بھی نہیں کہا کہ سیتا ایسا نہ کر۔پون سُت اندر سے تو مان رہے تھے، لیکن اوپر سے کہہ رہے تھے کہ رشی جی! کسی کی آلوچنا (تنقید)نہیں کرنی چاہیے۔ مُنیندر جی نے کہا کہ سچ کہنا تنقید نہیں ہوتی۔ اگر شری رام چندر اورسیتا کے اندر اچھے انسان والے گُن بھی ہوتے تو بھی آپ کا آجیون احسان مانتے اور اپنے چرنوں میں رکھتے۔آپ تو اُن کے بنا جینا بھی ٹھیک نہیں مانتے۔ اور سُنو! آپ کے ساتھ جیسا وہوار کیا، اُس کا پھل بھی سیتا اور رامچندر کو مل گیا ہے۔ کچھ سال کے بعد سیتا کو شری رام نے گھر سے نِکال دِیا اُس وقت وہ گربھ وتی (Pregnant) تھی۔ یہ سُن کر ہنومان کی آنکھوں سے آنسو نِکل آئے اور رشی جی کے چرنوں میں گر گئے۔ کچھ نہیں بولے۔ ایودھیا واسیوں نے دوسال دیپاولی اور دشہیرا منایا تھا۔ اُس کے بعد بند کردِیا تھا کہ جس دیوی کے لیے راون مارا، آج وہ پھر کتنے راونوں کا کشٹ جھیلے گی۔ دیپ مالا خوشی کا پرتیک(علامت) ہے۔ جب راجا اور رانی الگ الگ ہوگئے تو نہ دیپاولی راجا کو اچھی لگے اور نہ پرجا کو۔ اس لیے دیپاولی کا

تہوار اُسی وقت سے بند ہو گیا تھا۔ جو دو سال منایا تھا، اُسی کے آدھار سے بھولی عوام یہ تہوار منا رہی ہے۔

اسی پرکار دشہیرا اور راون دہن کی پرمپرا (رسم) چلی آرہی ہے۔ اگر کسی کے گھر پر کسی جوان کی موت ہو جاتی ہے تو وہ پریوار (خاندان)اور رشتیدار تہوار نہیں مناتے۔

ہنومان جی نے کہا، پربھو! پرمیشور کی چرچا کرو۔ کبیر پرمیشور جی نے سرشٹی رچنا سُنائی۔ سچی کتھا سُن کر ہنومان جی خوش ہوئے۔ ست لوک دیکھنے کی پرارتھنا (عرض) کی۔ پرمیشور آکاش میں اُڑ گئے۔ ہنومان جی دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر انتر دھیان (غائب) ہو گئے۔ ہنومان جی پریشان ہوگئے کہ اب یہ رشی کیسے ملیں گے؟ اِتنے میں آکاش میں خاص نور دِکھائی دِیا۔ ہنومان جی کو دِویہ درشٹی دیکر ستلوک دِکھایا۔ رشی مُنیندر جی سنگھاسن پر بیٹھے دِکھائی دیے۔ اُن کے شریر کا نُور بہت زیادہ تھا۔ سِر پر مُکٹ اور راجاؤں کی طرح چھتر تھا۔ کچھ دیر وہ نظارہ دِکھاکر دویہ درشٹی ختم کر دی۔ مُنیندر جی نیچے آئے ہنومان جی کو وشواس ہوا کہ یہ پرمیشور ہیں۔ ست لوک سُکھ کا ستھان ہے پرمیشور کبیر جی سے دِکشا لی۔ اپنا جیون دھنیہ کیا مُکتی کے لائق ہوئے۔ اس پرکار پویتر آتما پرمارتھی سبھاوَ ہنومان جی کو پرمیشور کبیر جی نے اپنی شرن میں لیا۔ پرمارتھی (نیک) آتما کو سنسار اور کال کے سوامی بھلے ہی پراُپکار (دوسروں کی بھلائی) کا پھل نہیں دیتے، لیکن پرمیشور ایسی آتماؤں کو شرن میں ضرور لیتے ہیں کیونکہ ایسی آتما ہی پرم بھگت بنکر بھگتی کرتے ہیں اور موکش حاصل کرتے ہیں۔ سنسارک لوگ جو پرمارتھی کو دھوکہ دیتے ہیں، آ جیون (تاحیات) تکلیف میں گذارتے ہیں۔

شری رامچندر جی کو آخری وقت میں اپنے ہی بیٹوں لوَ اور کُش سے ناکامی(ہار) کا مُنھ دیکھنا پڑا سیتا جی نے اُن کے درشن کرنا بھی اُچِت(ٹھیک) نہیں سمجھا۔ دیکھتے دیکھتے دھرتی میں سما گئی۔ اس غلطی سے شری رامچندر جی نے ایودھیا کے پاس چل رہی سریو ندی میں چھلانگ لگا کر اپنی جیون لیلا جل سمادھی لیکر سماپت کی۔ پرمارتھی ہنومان جی کو نیسوارتھ (بغیر لالچ) دُکھیوں کی مدد کرنے کا پھل ملا۔ پرماتما خود آئے، موکش مارگ بتایا۔ جیوَ کا کلیان ہوا۔ ہنومان جی پھر مانو

جیون حاصل کریں گے۔ تب پرمیشور کبیر جی اُن کو شرن میں لیکر مکت کریں گے۔ اس آتما میں سچ بھگتی بیج ڈل چُکا ہے۔

ہم کال کے جال کیسے پھنسے؟

اس کا جواب کِرپیہ پڑھیں ادھیائے "سرشٹی رچنا" میں جو اسی پُستک "جینے کی راہ" کے صفحہ نمبر 347 سے 352 پر ہے۔

❖ "کبیر پرمیشور جی کی کال سے بات چیت"

اب ہم کال برہم کے لوک میں رہ رہے ہیں۔ آتمائوں کے اوپر ستھول (Physically) وغیرہ وغیرہ جسم چڑھا کر کال نے جیوَ بنادیے ہیں۔ اس نے جیوَ کو بھرمت (گُمراہ) کیا ہے۔ پورن پرماتما جو آتما کا جنک (پیدا کرنے والا) ہے، بھُلا دِیا ہے۔ خود کو پرماتما ظاہر کر رکھا ہے۔ یہ پرماتما کی انش جیوَ آتما کو پریشان کرتا ہے تاکہ پرماتما دُکھی ہوئے۔ یہی من روپ میں ہر آتما کے ساتھ رہتا ہے۔ غلطیاں کرواتا رہتاہے، ڈنڈ جیوَ آتما بھوگتی ہے۔ جیسے شراب وغیرہ وغیرہ نشے کی لت (عادت) لگوانا، بلات کار (Rape) کروانا اور دوسرے کئی پاپ کروانا یہ من کے اثرات سے کال کرواتا ہے۔ جب آپ جی لیکھک (سنت رامپال) سے دِکشا لو گے، تب یہ سیدھا چلے گا کیونکہ جیوَ آتما کے ساتھ پرماتما کی شکتی رہنے لگتی ہے۔ آتما کو تتوگیان سے وویک ہو جاتا ہے۔ پرماتما کی شکتی کے کارن آتما مضبوط ہو جاتی ہے۔ کال برہم صرف کبیر پرماتما سے ڈرتا ہے۔ سنت غریبداس جی نے کہا ہے:-

کال ڈرے کرتار سے، جےۓ جےۓ جےۓ جگدیش، جورا جوری جھاڑتا، پگ رج ڈارے شیش۔

غریب، کال جو پیسے پیسنا، جورا ہے پنہیار، یہ دو اصل مزدوُر ہیں، ست گُرو کبیر کے دربار۔

مطلب ظاہر ہے، پرماتما کبیر جی ہماری آتما کو کال جال سے نِکالنے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ کال برہم پھنسانے کی کوشش کرتا ہے۔ آگے کے پرکرن (موضوع) میں پرَتیکش (براہ راست) ثبوت ہے۔

جب پرمیشور نے سارے برہمانڈوں کی رچنا کی اوراپنے لوک میں وشرام کرنے لگے۔
اُس کے بعد ہم سبھی کال کے برہمانڈ میں رہ کر اپنا کیا ہُوا کرم دنڈ بھوگنے لگے اور بہت دُکھی رہنے لگے۔ سُکھ اور شانتی کی کھوج میں بھٹکنے لگے اور ہمیں اپنے نج (اصل) گھر ست لوک کی یاد ستانے لگی اور وہاں جانے کے لیے بھگتی شروع کی۔ کسی نے چاروں ویدوں کو یاد کر لیا۔ تو کوئی خطر ناک تپ (تپسیہ،سادھنا) کرنے لگا اور ہون یگہ، دھیان، سمادھی وغیرہ کِریائیں شروع کی، لیکن اپنے نج گھر ست لوک نہیں جا سکے کیونکہ اُوپر کی کِریائیں کرنے سے اگلے جنموں میں اچھے سمردھ جیون کو حاصل ہوکر (جیسے راجا مہاراجا، بڑا ویپاری، ادھیکاری، دیو مہادیو، سورگ مہاسرگ وغیرہ) واپس لاکھ چوراسی بھوگنے لگے۔ بہت پریشان رہنے لگے اور پرماتما پرمیشور سے پرارتھنا کرنے لگے کہ اے دیالو! ہمیں نج گھر کا راستا دِکھاؤ۔ ہم دل سے آپ کی بھگتی کرتے ہیں۔ آپ ہمیں درشن کیوں نہیں دے رہے ہو؟

یہ ورتانت (داستان) کبیر صاحب نے دھرمداس جی کو بتاتے ہوئے کہا کہ دھرمداس اِن جیووں کی پُکار سُن کر میں اپنے ست لوک سے جوگ جیت کا روپ بناکر کال لوک میں آیا۔ تب اکیسویں برہمانڈ میں جہاں کال کا نج گھر ہے وہاں پر تپت شِلا پر جیووں کو بھون کر سوکشم شریر سے پدارتھ(مادہ) نِکالا جا رہا تھا۔ میرے پہنچنے کے بعد اُن جیووں کی جلن ختم ہوگئی اُنہوں نے مُجھے دیکھ کر کہا کہ اے پُرش! آپ کون ہو؟ آپ کے فقط درشن سے ہی ہمیں بڑا سُکھ اور شانتی کا احساس ہو رہا ہے۔ پھر میں نے بتایا کہ میں پار برہم پرمیشور کبیر ہوں۔ آپ سب جیوَ میرے لوک سے آکر کال برہم کے لوک میں پھنس گئے ہو۔ یہ کال روزانہ ایک لاکھ انسانوں کے سوکشم شریر سے مادہ نِکال کر کھاتا ہے اور بعد میں نانا پرکار(قسم) کی یونیوں میں دنڈ بھوگنے کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ تب وہ جیوَ آتمائیں کہنے لگی کہ اے دیالو پرمیشور! ہمیں اس کال کی جیل سے چھُڑواؤ۔ میں نے بتایا کہ یہ برہمانڈ کال نے تین بار تپ کرکے مُجھ سے حاصل کیئے ہوئے ہیں جو آپ یہاں سب چیزوں کا استعمال کر رہے ہو یہ سبھی کال کی ہیں اور آپ سب اپنی

مرضی سے گھومنے کے لیے آئے ہو۔ اس لیے اب آپ کے اوپر کال برہم کا بہت زیادہ قرض ہو چُکا ہے اور وہ قرض میرے سچے نام کے جاپ بنا نہیں اُتر سکتا۔

جب تک آپ قرض سے آزاد نہیں ہو جاتے تب تک آپ کال برہم کی جیل سے باہر جا نہیں سکتے۔اس کے لیے آپ کو مُجھ سے نام اُپدیش لیکر بھگتی کرنی ہوگی۔ تب میں آپ کو چھڑُواکر لے جاؤں گا۔ ہم یہ بات کر رہے تھے کہ وہاں پر کال برہم پرکٹ ہو گیا۔ اور اُس نے بہت غصہ ہوکر میرے اوپر حملہ کیا۔ میں نے اپنی شبد شکتی سے اُس کو بے ہوش کر دیا۔ پھر کچھ دیر بعد ہوش میں آیا میرے چرنوں میں گِر کر معافی مانگنے لگا اور بولا کہ آپ مُجھ سے بڑے ہو، مُجھ پر کچھ دیا کرو اور یہ بتاؤ کہ آپ میرے لوک میں کیوں آئے ہو؟ تب میں نے کال پُرش کو بتایا کہ کچھ جیوَ آتمائیں بھگتی کرکے اپنے نج گھر ست لوک میں واپس جانا چاہتی ہیں۔ اُنہیں ست بھگتی مارگ نہیں مل رہا ہے۔ اس لیے وے بھگتی کرنے کہ بعد بھی اسی لوک میں رہ جاتی ہیں۔ میں اُن کو ست بھگتی کا راستہ بتانے کہ لیے اور تیرا بھید دینے کہ لیے آیا ہوں کہ تو کال ہے، ایک لاکھ جیووں کو آہار (کھانا) کرتا ہے اور سوا لاکھ جیووں کو پیدا کرتا ہے اور بھگوان بن کر بیٹھا ہے۔ میں اُن کو بتاؤں گا کہ تُم جس کی بھگتی کرتے ہو وہ بھگوان نہیں، کال ہے۔ اِتنا سُنتے ہی کال بولا کہ اگر سب جیوَ واپس چلے گئے تو میرے بھوجن کا کیا ہوگا؟ میں بھوکا مر جاؤں گا۔ آپ سے میری پرارتھنا ہے کہ تین یُگوں میں جیوَ کم مقدار میں لے جانا اور سب کو میرا بھید مت دینا کہ میں کال ہوں، سب کو کھاتا ہوں۔جب کل یُگ آئے تو چاہے جتنے جیووں کو لے جانا۔یہ وچن کال نے مجھ سے حاصل کیئے۔کبیر صاحب نے دھرمداس کو آگے بتاتے ہوئے کہا کہ ست یُگ، تریتا یُگ، دُواپُر یُگ میں بھی میں آیا تھا اور بہت جیووں کو ست لوک لیکر گیا ہوں لیکن اس کا بھید نہیں بتایا۔اب میں کل یُگ میں آیا ہوں اور کال سے میری بات چیت ہوئی ہے۔کال برہم نے مجھ سے کہا کہ اب آپ چاہے جتنا زور لگالینا، آپ کی بات کوئی نہیں سنے گا۔ پہلے تو مینے جیوَ کو بھگتی کے لائق ہی نہیں چھوڑا ہے۔اُن میں بیڑی، سگریٹ، شراب، مانس وغیرہ دُرویسن (بری لت) استعمال کی عادت ڈال کر اُن کی ورتی (خیالات) کو بگاڑ دیا ہے۔ نا نا پرکار

(قسم)کے پاکھنڈ پُوجا میں جیوَ آتماؤں کو لگا دیا ہے۔دوسری بات یہ ہوگی کہ جب آپ اپنا گیان دے کر واپس اپنے لوک میں چلے جاؤگے تب میں (کال)اپنے دُوت بھیج کر آپ کے پنتھ سے ملتے جُھلتے بارہ پنتھ چلا کر جیووں کو گُمراہ کردونگا۔مہیما ست لوک کی بتائینگے،آپ کا گیان بتائینگے لیکن نام جاپ میرا کرینگے، جس کے پرینام سروپ (صورت حال) میرا ہی بھوجن بنیں گے۔ یہ بات سُن کر کبیر صاحب نے کہا کہ آپ اپنی کوشش کرنا، میں ستیہ مارگ بتا کر ہی واپس جاؤنگا اور جو میرا گیان سُن لیگا وہ تیرے بھکاوے میں کبھی نہیں آئے گا۔

ست گُرو کبیر صاحب نے کہا کہ اے نرنجن! اگر میں چاہوں تو تیرے سارے کھیل کو پل بھر میں سماپت کر سکتا ہوں،لیکن ایسا کرنے سے میرا وچن بھنگ ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر میں اپنے پیارے ہنسوں کو یتھارتھ گیان (مکمل علم) دے کر شبد کا بَل پردان (طاقت میسر) کرکے ست لوک لے جاؤنگا اور کہا کہ:-

کہہ کبیر سُنو دھرم رایا، ہم سنکھوں ہنسا پد پرسایا،
جن لینا ہمرا پروانہ، سو ہنسا ہم کیئے امانا۔

(پویتر کبیر ساگر میں جیووں کو بھول بھُلیاں میں ڈالنے کے لیے اور پنی بھوک کو مٹانے کے لیے طرح طرح کے طریقوں کا خلاصہ)

دُوا دس پنتھ کروں میں ساجا، نام تُمہارا لے کروں اواجا۔
دُوا دس یم سنسار پٹھاہو، نام تُمہارے پنتھ چلے ہو۔
پرتھم دُوت مم پرگھٹے جائی، پیچھے انس تُمہارا آئی۔
یہی وِدھی جیون کو بھرماؤں، پُرش نام جیون سمجھاؤں۔
دُوادس پنتھ نام جو لیہے، سو ہمرے مُکھ آن سے ہے۔
کہا تُمہارا جیوَ نہیں مانے، ہماری اور ہوئے بات بکھانے۔
میں درڑھ پھندھا رچی بنائی، جا میں جیوَ رہے اُرجھائی۔
دیول دیو پاشان پجائی، تیرتھ ورت جپ تپ من لائی۔

یگیہ ہوم اُرو نیم اچارا، اور انیک پھند میں ڈارا۔
جو گیانی جاوٗ سنسارا ، جیوَ نہ مانے کہا تُمہارا۔
(ست گُرو وچن)
گیانی کہے سُنو انیائی ، کاٹوں پھند جیوَ لے جائی۔
جیتک پھند تُم رچے وچاری ، ست شبد تے سبھی بِنڈاری۔
جون جیوَ ہم شبد درڑھاوے، پھند تُمہارا سکل مُکاوے۔
چوکا کر پروانا پائی، پُرش نام تے ہی دیہوں چِنہائی۔
تاکے نِکٹ کال نہیں آوے، سِندھی دیکھی تا کہیں سِر ناوے۔

اوپر والے ورنن(تفصیلات) سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو انیک پنتھ چلے ہوئے ہیں۔ جِن کے پاس کبیر صاحب دوارا بتایا ہوا ست بھگتی مارگ نہیں ہے، یہ سب کال سے متاثر ہیں۔ اس لیے بُدھیمان کو چاہیے کے سوچ وِچار کر بھگتی مارگ اپنائے کیونکہ مُنش جنم انمول ہے، یہ بار بار نہیں مِلتا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:-

کبیر مُنش جنم دُرلبھ ہے ، ملے نہ بارم بار ۔ترور سے پتا ٹوٹ گرے بہور نہ لگتا ڈار۔

کال نرنجن مطابق کبیر جی سے تین یُگوں میں کم جیوَلے جانے کا وچن وسترت اور (مکمل تفصیل)۔

سوال:- کبیر جی کے نام سے چلے 12 پنتھوں کے حقیقی مُکھیہ کون ہیں اور تیرھواں پنتھ کون چلائے گا؟

جواب:- جیسا کے کبیر ساگر کے سنشودھن کرتا (ترمیم کرنے والا) سوامی یُگلانند (بہاری)جی نے دُکھ ظاہر کیاہے کہ وقت وقت پر کبیر جی کے گرنتھوں کی چھیڑ چھاڑ کر کے اُن کی بُری حالت کر رکھی ہے۔

مثال طور:- پرمیشور کبیر جی کا جوگ جیت کے روپ میں کال برہم کے ساتھ وِواد (بحث) ہوا تھا۔ وہ " سوَسَم وید بودھ" صفحہ نمبر 117 سے 122 تک اور "انوراگ ساگر" 60 سے 67 تک ہے۔

پرمیشور کبیر جی اپنے پُتر جوگ جیت کے روپ میں کال کے پہلے برہمانڈ میں پرکٹ ہوئے جو اِکیسواں برہمانڈ ہے جہاں پر تپت سَلا بنی ہے۔ کال برہم نے جوگ جیت کے ساتھ جھگڑا کیا۔ پھر بے بس ہوکر پاؤں پکڑ کر معافی مانگی اور پرِتگیا (وعدہ) کروا کر کُچھ سہولت مانگی۔

1. تینوں یُگوں (ست یُگ، تریتا یُگ، دُواپر یُگ) میں تھوڑے جیوَ پار کرنا۔
2. زور زبردستی کرکے جیوَ میرے لوک سے نہ لیجانا۔
3. آپ اپنا گیان سمجھانا۔ جو آپ کے گیان کو مانے، وہ آپ کا اور جو میرے گیان کو مانے ، وہ میرا۔
4. کل یُگ میں پہلے میرے دُوت آنے چاہیے ، پیچھے آپ کا دُوت جائے۔
5. تریتا یُگ میں سمندر پر پُل بنوانا ۔ اُس وقت میرا بیٹا وشنو رامچندر روپ میں لنکا کے راجا راون سے جنگ کریگا، سمندر راستہ نہیں دے گا۔
6. دُواپُر یُگ میں بودھ شریر تیاگ کر جاؤں گا۔راجا اندر دمن میرے نام سے (جگن ناتھ نام سے) سمندر کے کنارے میرے حکم سے مندر بنوانا چاہے گا۔ اُس میں سمندر رُکاوٹ ڈالے گا۔ آپ اُس مندر کی حفاظت کرنا۔ پرمیشور نے ساری مانگیں مان لی اور وچن بدھ ہوگئے۔ تب کال برہم ہنسا اور کہا کہ اے جوگ جیت! آپ جاؤ سنسار میں۔ جس وقت کل یُگ آئیگا، اُس وقت میں اپنے 12 دُوت (نقلی ست گُرو) سنسار میں بھیجوں گا۔ جب کل یُگ کے 5505 سال پورے ہونگے،تب تک میرے دُوت تیرے نام سے (کبیر جی کے نام سے) 12 کبیر پنتھ چلا دونگا۔ کبیر جی نے جوگ جیت رُوپ میں کال برہم سے کہا تھا کہ کل یُگ میں میرا نام کبیر ہوگا اور میں کبیر نام سے پنتھ چلاؤں گا۔اس لیے کال جوتی نرنجن نے کہا تھاآپ کبیر نام سے ایک پنتھ چلاؤ گے تو میں (کال) کبیر نام سے 12 پنتھ چلاؤں گا۔ سارے انسانوں کو گُمراہ

کر کے اپنے جال میں پھنسا کر رکھوں گا۔ان کے علاوہ اور بھی کئی پنتھ چلاؤنگا جو ست لوک، سچ کھنڈ کی باتیں کیا کریں گے اور سچ سادھنا اُن کے پاس نہیں ہوگی۔جس سبب سے وہ ست لوک کی آشا (اُمید) میں غلط ناموں کا جاپ کر کے میرے جال میں ہی رہ جائینگے۔

کال برہم نے پُوچھا تھا کہ آپ کس وقت کل یُگ میں اپنا ست کبیر پنتھ چلاؤ گے؟کبیر جی نے کہا تھا کہ جس وقت کل یُگ 5505 (پانچ ہزار پانچ سوَ پانچ)سال گذر جائینگے،تب میں اپنا یتھارتھ تیرھواں کبیر پنتھ چلاؤنگا۔

کال نے کہا کہ اُس وقت سے پہلے میں پُوری پرتھوی کے اُوپر شاستر وِدھی تیاگ کر من مانا آچرن (مقدس کتابوں کے بغیر سادھنا) کروا کر شاستر وردھ (شاستروں کے خلاف) گیان بتا کر جھوٹے نام اور غلط سادھنا کے ابھیست (پھیلاؤ) کر دونگا۔ جب تیرا تیرھواں انش آکر ست کبیر پنتھ چلائیگا، تب اُس کی بات پر کوئی اعتبار نہیں کریگا، اُلٹا اُس کے ساتھ جھگڑا کرینگے۔کبیر جی کو پتا تھا کہ جب کل یُگ کے 5505 سال پُورے ہونگے (سن 1997 میں) تب شکشا کی کرانتی (انقلاب) لائی جائے گی۔سارے انسان اکشر گیان یکت (بھرپُور) کیا جائے گا۔اُس وقت میرا داس سارے دھارمک گرنتھوں (کتابوں) کو ٹھیک سے سمجھ کر مانو سماج کے روبرو کرے گا۔سارے ثبوتوں کو آنکھوں دیکھ کر شکشت (پڑھالکھا) انسان سچ سے واقف ہوکر جلدی میرے تیرھویں پنتھ میں دکشا لینگے اور پُوری دنیا میرے دوارا بتائی بھگتی وِدھی اور تتو گیان کو دل سے قبول کر کے بھگتی کرے گی۔اُس وقت دوبارا ست یُگ جیسا ماحول ہو گا آپسی راگ دوویش (لگاؤ، نفرت) چوری جاری، لُوٹ ٹھگی کوئی نہیں کرے گا۔کوئی دھن سنگرھ (جمع) نہیں کرے گا۔بھگتی کو زیادہ اہمیت (value) دی جائے گی۔جیسے اس وقت اُس انسان کو مہان مانا جارہا ہے جس کے پاس زیادہ دولت ہے، بڑا ویوسائے (کاروبار) ہے، بڑی بڑی کوٹھیاں ہیں، لیکن 13 ویں پنتھ کے شروع ہونے کے بعد اُن انسانوں کو مورکھ (بیوقوف) مانا جائے گا اور جو بھگتی کریں گے، سادے گھر بنا کر رہیں گے، اُن کو مہان، بڑے اور سمانیت (عزتدار) لوگ مانا جائے گا۔

"پرمان کے لیے پویتر کبیر ساگر سے الگ الگ ادھیاؤں سے امرت وانی"

"کبیر جی اور جوتی نرنجن کی بات جیت"

انُوراگ ساگر کے صفحہ 62 سے:-

"دھرم رائے (جوتی نرنجن)وچن"

دھرم رائے اس وقت ٹھانی، میں سیوک دوتیا نہ جانی۔1

گیانی بنتی ایک ہمارا، سونہ کرہو جاسے ہو مور بگارا۔ 2

پُرش دین جس موکوں راجو، تم بھی دیھوُ تو ہووئے مم کا جوُ۔3

اب میں وچن تُمرو مانی، لیجو ہنسا ہم سو گیانی۔4

صفحہ 63 سے انُوراگ ساگر کی وانی:-

دَیا ونت تم صاحب داتا، ایتک کرِپا کرو ہو تاتا۔5

پُرش شراپ موکوں دینہا، لکھ جیوَ نِت گراسن کینہا۔6

صفحہ 64 سے انُوراگ ساگر کی وانی :-

جو جیوَ سکل لوک تو آوے، کیسے کُھدیا مور مٹاوے۔7

جیسے پُرش کرِپا موپے کینہا، بھوَ ساگر کا راج موھے دینہا۔8

تم بھی کرپا موپر کرھو، جو مانگے سو موہے دیھو برھوُ۔9

ست یُگ، تریتا، دواپُر مانہیں، تینوں یُگ جیوَ تھوڑے جائیں۔ 10

چوتھا یُگ جب کل یُگ آوے، تب تو شَن جیوَ بھو جاوئے۔11

صفحہ 65 سے انُوراگ ساگر کی وانی، اُوپر سے وانی پنکتی نمبر۔3 سے:-

پرتھم دُوت مم پرکٹے جائی، پیچھے انش تمہارا آئی۔12

صفحہ 64 سے انوراگ ساگر کی وانی، اُوپر سے وانی پنکتی نمبر۔6:-

ایسا وچن ہری موہے دیجیئے، تب سنسار گون تو کیجیئے۔13

"جو کجیت وچن= گیانی وچن"

صفعہ 64 سے انُوراگ ساگر کی وانی،اُوپر سے وانی پنکتی نمبر۔7:-

ارے کال تم پر پنچ پسارا، تینوں یگ جیون دُکھ ڈارا۔14

بنتی توری لینھ میں جانی، موکوں ٹھگا کال ابھیمانی۔15

جس بنتی توں مو سن کینھی، سو اب بخش توہے دینی۔16

چوتھا یگ جب کل یگ آوے، تب ہم اپنا انش پٹھاویں۔17

"دھرم رائے (کال)وچن"

صفحہ 64 سے انُوراگ ساگر کی وانی، اُوپر سے پنکتی نمبر۔17:-

اے صاحب تم پنتھ چلاؤ، جیوَ اُبھار لوک لے جاؤ۔18

صفحہ 66 سے انُوراگ ساگر کی وانی، اُوپر سے وانی پنکتی نمبر۔8، 9 ، 16 سے 21 :-

سندھی چھاپ (سار شبد)موہے دیجئے گیانی، جیسے دیوں گے ہنس سہدانی۔19

جو جن موکوں سندھی (سار شبد)بتاوے، تاکے نکٹ کال نہیں آوے۔20

کہے دھرم رائے جاؤ سنسارا، آن ہو جیوَ نام آدھارا۔21

جو ہنسا تمہرے گُن گاوے، تاہی نکٹ ہم نہیں جاویں۔22

جو کوئی لے ہے شرن تمہاری، مم سر پگ دے ہووے پاری۔23

ہم تو تم سنگ کین ڈِھٹائی، تات جان کینہی لڑکائی۔24

کوٹن اوگُن بالک کرہی، پتا ایک چت نہیں دھرہی۔25

جو پتا بالک کوں دے ہے نکاری، تب کو رکھشا کرے ہماری۔26

سار نام دیکھو جیہی ساتھا، تاہی ہنس میں نواؤں ماتھا۔27

"گیانی (کبیر)وچن"

انُوراگ ساگر صفحہ 66 :-

جوتیہی دیہوں سندھی بتائی، تو تُو جیون کو ہئی ہو دُکھدائی۔ 28

تُم پرپنچ جان ہم پاوا، کال چلے نہیں تُمرا دعوائے۔29
دھرم رائے توہے پرکٹ بھاکھا، گُپت انک بیرا ہم راکھا۔ 30
جو کوئی لیہی نام ہمارا، تاہے توچھوڑ تُم ہو جانا نیارا۔ 31
جو تُم مور ہنس کو روکو بھائی، تو تُم کال رہن نہیں پائی۔ 32

"دھرم رائے (کال نرنجن) وچن"

صفحہ 62 اور 63 سے انوراگ ساگر کی وانی:-

بیشک جاؤ گیانی سنسارا، جیوَ نہ مانے کہا تُمہارا۔ 33
کہا تُمہارا جیوَ نا مانے، ہمری اور ہوئی بات بکھانے۔ 34
دررڑھ پھندا میں رچا بنائی، جا میں سکل جیوَ اُرجھائی۔ 35
وید شاستر سِمرتی گُن گانا، پُتر میرے تین پردھانا۔ 36
تینوں بہوُ باجی رچی راکھا، ہمری مہیما گیان مُکھ بھاکھا۔ 37
دیول دیوِ پاشان پُوجائی، تیرتھ ورت جپ تپ من لائی۔ 38
پُوجا وشوَ دیو ارادھی، یہ متی جیووں کو راکھا باندھی۔ 39
جگ (یگیہ) ہوم اور نیم آچارا، اور انیک پھند میں ڈارا۔ 40

"گیانی (کبیر) وچن"

ہم نے کہا سُنو انیائی، کاٹوں پھند جیوَ لے جائی۔ 41
جیتے پھند تُم رچے وچاری، ست شبد تے سبھے وِڈاری۔42
جون جیوَ ہم شبد دررڑاویں، پھند تُمہارا سکل مکتاویں۔43
جب ہی جیوَ چینہی گیان ہمارا، تجے بھرم سب تور پسارا۔ 44
ست نام جیون سمجھاویں، ہنس اُبھار لوک لے جاویں۔45
پُرش سُمرن سار بیرا، نام اوچل جناوہوں،
شیش تُمہارے پاؤں دیکے، ہنس لوک پٹھاوہوں۔ 46

تا کے نِکٹ کال نہیں آوے، سندھی دیکھ تاکو سِر ناوے۔47

(سندھی = ست نام + سار نام)

"دھرم رائے (کال) وچن"

پنتھ ایک تُم آپ چلاؤ، جیون کو ست لوک لے جاؤ۔49

دوا دس پنتھ کروں میں ساجا، نام تُمہارا لے کروں آواجا۔ 50

دوا دس یم سنسار پٹھاوں، نام کبیر لے پنتھ چلاؤں۔ 51

پرتھم دوت میرے پرکٹے جائی، پیچھے انش تُمہارا آئی۔ 52

یہی وِدھی جیون کو بھرماوں، آپن نام پُرش کا بتاؤں۔53

دوا دس پنتھ نام جو لیہی، ہمرے مُکھ میں آن سموئی۔ 54

"گیانی (کبیر) وچن" چوپائی

ادھیائے "سوسم وید بودھ" صفحہ 121:-

ارے کال پرپنچ پسارا، تینوں یُگ جیون دُکھ آدھارا۔ 55

بِنتی توری لین میں مانی، موکوں ٹھگے کال ابھیمانی۔56

چوتھا یُگ جب کل یُگ آئی، تب ہم اپنا انش پٹھائی۔ 57

کال پھند چھوٹے نر لوئی، سکل سرشٹی پروانک(دِکھشت) ہوئی۔58

گھر گھر دیکھو بودھ (گیان) وچارا (چرچہ)، ست نام سب ٹھور اُچارا۔ 59

پانچ ہجار پانچ سو پانچا، تب یہ وچن ہوے گا سانچا۔ 60

کل یُگ بیت جائے جب ایتا، سب جیوَ پرم پُرش پد چیتا۔ 61

مطلب :- (وانی نمبر 55 سے 61 تک)

پرمیشور کبیر جی نے کہا ہے کہ اے کال! تونے بہت بڑا پرپنچ (دھوکا) رچ رکھا ہے۔ تینوں یُگوں (ست یُگ، تریتا، دُواپر) میں جیووں کو بہت دکھ دے گا۔ جیسا تو کہہ رہا ہے۔ تونے میرے سے عرض کی تھی، وہ مان لی۔ تونے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے، لیکن چوتھا یُگ

جب کل یُگ آئے گا، تب میں اپنا انش یعنی کرِپا پاتر آتما بھیجوں گا۔ اے کال! تیرے دوارا بنائے سارے پھند یعنی اگیان آدھار سے غلط گیان اور سادھنا کو ست شبد اور ست گیان سے ختم کریگا۔ اُس وقت پوری کائنات پروانِک یعنی اُس میرے سنت سے دکشا لیکر دِکشت ہوگا۔ اُس وقت تک یعنی جب تک کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال نہیں بیت جاتا، ست نام، مول نام (سار شبد) اور مول گیان (تتوگیان) ظاہر نہیں کرنا ہے۔ لیکن جب کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال پورا ہو جائیگا، تب گھر گھر میرے ادھیاتمک گیان کی چرچا ہوا کرے گی اور ست نام، سار شبد کو سب اُپدیشیوں کو پردھان کیا جائیگا۔ یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں، یہ میرے وچن اُس وقت سچ ثابت ہونگے، جب کل یُگ کے 5505 (پانچ ہزار پانچ سو پانچ)سال پورے بیت جائینگے۔ جب کل یُگ اِتنے سال گُذر جائے گا۔ تب سارے لوگ پرم پُرش یعنی ست پُرش کے پد مطلب اُس پرم پد کے جانکار ہوجائینگے جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے کے تتودرشی سنت کے حاصل ہونے کے بعد سادھک لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے۔ جس پرمیشور نے سنسار روپی ورکش کا وستار کیا ہے مطلب جس پرمیشور نے سرشٹی کی رچنا کی ہے، اُس پرمیشور کی بھگتی کرو۔

اوپر والی وانی کا مطلب ہے کہ اُس وقت اُس پرمیشور کے پد (ست لوک) کے بارے میں سب کو پورن گیان ہوگا۔

سوسم وید بودھ صفحہ 170 :-

اتھ سوسم وید کی سفوٹ وارتا - چوپائی

ایک لاکھ اور اَسی ہجارا، پیر پیغمبر اور اوتارا۔ 62

سو سب آہی نرنجن ونشا، تن دھر دھر کرے نج پِتا پرشنسا۔63

دش اوتار نرنجن کیرے، رام کرشن سب آئیں بڈیرے۔ 64

اِن سے بڑا جیوتی نرنجن سوئی، یامیں پھیر بدل نہیں کوئی۔ 65

مطلب:- دس اوتار جو ہندو مانتے ہیں، یہ سب کال کے بھیجے آئے ہیں۔ اِن دس اوتاروں میں رام اور کرشن اہم ہیں۔ یہ سب کال کی مہیما بنا کر سارے جیووں کو گمراہ کر کے کال سادھنا درڑھ (مضبوط) کر گئے ہیں۔ اِس سب کا مکھیہ (سربراہ) جیوتی نرنجن کال (برہم) ہے۔

سوسم وید بودھ صفحہ 171 (1515) :-

"ست کبیر وچن"

دوھے:- پانچ ہزار اُرو پانچ سو پانچ جب کل یُگ بیت جائے،
مہا پُرش فرمان تب، جگ تارن کو آئے۔ 66
ہندو تُرک آدی سبھئے، جیتے جیوَ جہان ،
ست نام کی ساکھ گھی، پاویں پد نِروان۔67
یتھا سریتگن آپ ہی، ملیں سِندھو میں دھائے،
ست شُکرت کے مدھیہ تِمی، سبھی پنتھ سمائے۔ 68
جب لگ پورن ہوئے نہیں، ٹھیک کا تتھی وار،
کپٹ چاتری تبھی لوں، سوسم وید نِردھار۔ 69
سبھی ناری نر شُدھ تب، جب ٹھیک کا دِن آونت،
کپٹ چاتری چھوڑ کے، شرن کبیر گہنت۔ 70
ایک انیک ھوَ گئے، پُنہاں انیک ہو ایک،
ہنس چلے ست لوک سب، ست نام کی ٹھیک۔71
گھر گھر بودھ وچار ہو، دُرمتی دوُر بہائے،
کل یُگ میں سب ایک ہوئی، برتیں سہج سبھائے۔ 72
کہاں اُگر کہاں شُودر ہو، ہرے سب کی بھوَ پیر (پیڑھ)۔ 73
سو سمان سم درشٹی ہے، سمرتھ ست کبیر ۔ 74

مطلب:- پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ اے دھرمداس! میں نے جیوتی نرنجن یعنی کال برہم سے بھی کہا تھا، اب آپ کو بھی بتا رہا ہوں۔

سوَسَم وید بودھ کی وانی نمبر 66سے74کا آسان ارتھ :- جس وقت کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال بیت جائیگا تب ایک مہا پُرش دُنیا کو پار کرنے کے لیے آئیگا۔ ہندو،تُرک وغیرہ وغیرہ جتنے بھی پنتھ تب تب بنیں گے اور جتنے جیوَ سنسار میں ہیں، وہ مانو شریر حاصل کرکے اُس مہا پُرش سے ست نام لیکر ست نام کی طاقت سے موکش حاصل کریں گے۔وہ مہاپُرش جو ست کبیر پنتھ چلائیگا، اُس (تیرھویں)پنتھ میں سب پنتھ ایسے تیز رفتار سے سما جائینگے جیسے الگ الگ ندیاں اپنے آپ بنا رکاوٹ کے دوڑ کر سمندر میں مل جاتی ہیں۔ اُن کو کوئی روک نہیں پاتا۔ ایسے اُس تیرھویں پنتھ میں سب پنتھ تیز رفتار سے مِل کر ایک پنتھ بن جائیگا۔ لیکن جب تک ٹھیک کا وقت نہیں آئیگا یعنی کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال پورے نہیں کرتا، تب تک میں جو یہ گیان سوسم وید میں بول رہا ہوں، آپ لکھ رہے ہو، نِرآدھار(بے بُنیاد) لگے گا۔

جس وقت وہ نِردھارت (طع) وقت آئیگا۔ اُس وقت عورت اور مرد اچھے خیالوں اور شُدھ اُچارن کے ہوکر برائی، فضول کی ہوشیاری چھوڑ کر میری (کبیر جی کی) شرن گرہن کریں (پناہ میں آئیں) گے۔ پرماتما سے لابھ لینے کے لیے ایک "مانو" دھرم سے انیک پنتھ (دھارمک سمعودائے) بن گئے ہیں، وہ سب دوبارہ ایک ہو جائینگے۔ سب ہنس(نِروکار بھگت) آتمائیں ست نام کی شکتی سے ست لوک چلے جائینگے۔ میرے ادھیاتم گیان کی چرچا گھر گھر میں ہوگی۔ جس کارن سے سب کی دُرمتی(بدنیتی) ختم ہو جائیگی ۔ کل یُگ میں پھر ایک ہوکر سہج برتاوَ کریں گے یعنی شانتی سے جیون گذاریں گے۔ کہاں اُگر مطلب چاہے ڈاکوُ، لُٹیرا، کسائی ہو، چاہے شودر، کوئی بھی بُرائی کرنے والا نیچ ہوگا۔ پرماتما ست بھگتی کرنے والوں کی دُنیا کی تکلیفیں دوُر کریگا۔ ست سادھنا سے سب کی دُنیا کی تکلیفیں ختم ہوجائینگی اور اُس 13 ویں پنتھ کا پرورتک (چلانے والا) سب کو سمان درشٹی(ایک نظر) سے دیکھے گا یعنی اونچ نیچ اور بیھد بھاؤ نہیں کرے گا۔وہ سمرتھ ست کبیر ہی ہوگا۔(مم سنت مجھے جان میرا ہی سوَرُوپم)۔

سوال:-وہ تیرھواں پنتھ کون سا ہے،اُس کا پرورتک (چلانے والا) کون ہے؟

جواب:-وہ تیرھواں پنتھ "یتھارتھ ست کبیر" پنتھ ہے۔اُس کے پرورتک (چلانے والا) خود کبیر پرمیشور جی ہیں۔ ورتمان (موجودہ وقت) میں اُس کا سنچالک (چلانے والا) اُن کا غلام رامپال داس پُتر سوامی رام دیوانند جی مہاراج ہے۔ (ادھیاتمک درشٹی سے گُرو جی پتا مانے جاتے ہیں جو آتما کا پُوشن کرتے ہیں۔)

ثبوت:-ویسے تو سنت دھرمداس جی کی ونش پرمپرا (ریت رواج) والے مہنتوں سے جڑے شردھالوؤں نے اگیانتا وش تیرھواں پنتھ اور سنچالک دھرمداس کی بند (پریوار) کی دھارا والوں کو سدھ (ثابت) کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ لیکن ہاتھی کے کپڑے کو بھینسے پر ڈال کر کوئی کہے کہ دیکھو یہ کپڑا بھینسے کا ہے۔ سمجھدار تو جلدی سمجھ جاتے ہیں کہ یہ بھینسے کے کپڑے نہیں ہیں۔ یہ تو بھینسے سے کئی گُنا لمبے چوڑے جانور کے ہیں۔ بھلے ہی وہ یہ نہ بتا سکیں کہ یہ ہاتھی کا ہے۔

مثال طور:-پویتر کبیر ساگر کے ادھیائے "کبیر چریتر بودھ" کے صفحہ 1834،1835 پر لکھا ہے۔

تیرہ گاڑی کاغذوں کو لکھنا

ایک بار دہلی کے بادشاہ نے کہا کہ کبیر جی 13 (تیرہ) گاڑی کاغذوں کو ڈھائی دن یعنی 60 گھنٹے میں لکھ دے تو میں اُن کو پرماتما مان جاؤں گا۔ پرمیشور کبیر جی اپنی ڈنڈی اُن تیرہ گاڑیوں میں رکھے کاغذوں پر گھما دی۔ اُسی وقت ساری گاڑیوں میں امرت وانی سمپورن ادھیاتمک گیان لکھ دیا۔ راجا کو وشواس ہوگیا، لیکن اپنے دھرم کے لوگوں (مسلمانوں) کے دباؤ میں اُن سارے گرنتھوں کو دلی میں زمین میں گڑوا دیا۔ کبیر ساگر کے ادھیائے کبیر چریتر بودھ گرنتھ میں صفحہ نمبر (1834، 1835) پر غلط لکھا ہے کہ جب مُکتا منی صاحب کا وقت آئیگا اور اُن کا جھنڈا دلی نگری میں گڑیگا۔ تب وہ سبھی پُستکیں زمین سے نکالی جائیں گی۔ سو مُکتا منی اوتار (دھرمداس کے) ونش کی تیرھویں پیڑی والا ہوگا۔

وچار:-اُوپر والے لیکھ میں ملاوٹ کا ثبوت اس پرکار ہے ور تمان میں دھرمداس جی کی ونش گدھی داما کھیڑا ضلعہ رائے گڑ پرانت چھتیس گڑ میں ہے۔اُس گدھی پر 14ویں ونش گُرو شری پرکاش مُنی نام صاحب وراجمان ہیں۔تیرھویں ونش گُرو شری اُدت نام صاحب تھے جو موجودہ سن 2013سے 15سال پہلے 1998میں شریر تیاگ گئے تھے۔اگر تیرھویں گدھی والے ونش گُرو کے بارے میں یہ لکھا ہوتا تو وہ نکلوا لیتے اور دلی میں جھنڈا گاڑتے۔ایسا نہیں ہوا تو وہ تیرھواں پنتھ دھرمداس جی کی ونش پرمپرا سے نہیں ہے۔

پھر "کبیر چریتر بودھ" کے صفحہ نمبر1870پر کبیر ساگر میں 12 (بارہ)پنتھوں کے نام لکھے ہیں جو کال (جیوتی نرنجن)نے کبیر جی کے نام سے نقلی پنتھ چلانے کو کہا تھا۔اُن میں سب سے پہلے "نارائن داس"لکھا ہے۔بارھواں پنتھ غریب داس کا لکھا ہے۔حقیقت میں پہلے چُوڑا منی جی ہیں،جان بُوج کر کاٹ چھاٹ کی ہے۔اُن کو یاد ہوگا کے پرمیشور کبیر جی نے نارائن داس جی کو تو شِشّ بنایا ہی نہیں تھا۔نارائن داس تو شری کرشن جی کے پُجاری تھے۔اُس نے تو اپنے چھوٹے بھائی چُڑا منی جی کا گھور وِرُدھ کیا تھا۔جس کارن سے شری چُڑا منی جی قُدر مال چلے گئے تھے۔بعد میں بھاندو گڑ ختم ہوگیا تھا۔"کبیر چریتر بودھ" میں صفحہ 1870پر بارہ پنتھوں کے پرور تکوں(رہنماؤں) کے نام لکھے ہیں۔اُن میں شروعات میں غلط نام لکھا ہے۔باقی صحیح ہیں۔

1. نارائن داس جی کا پنتھ (2)یاگُو داس (جاگُو داس)جی کا پنتھ (3)سُرت گوپال پنتھ (4)مُول نرنجن پنتھ (5)ٹکساری پنتھ (6)بھگوان داس جی کا پنتھ (7)ست نامی پنتھ (8)کمالیہ (کمال جی کا)پنتھ (9)رام کبیر پنتھ (10)پریم دھام (پرم دھام)کی وانی پنتھ (11)جیوا داس پنتھ (12)غریب داس پنتھ۔

پھر "کبیر وانی" پنتھ ادھیائے کے صفحہ نمبر 134پر کبیر ساگر میں لکھا کہ:-

"

ونش پرکار"

پرتھم ونش اُتم (یہ چُڑا منی کے وشے میں کہاہے۔)

دوسرے ونش اہنکاری(یہ یاگُو یعنی جاگُو داس جی کا ہے۔)

اور تیسرے ونش پرچنڈ(یہ سُرت گوپال جی کا ہے۔)

چھوتھے ونش بِرھ (یہ مُول نرنجن پنتھ ہے۔)

پانچویں ونش نندرا (یہ ٹکساری پنتھ ہے۔)

چھٹے ونش اُداس(یہ بھگوان داس جی کا پنتھ ہے۔)

ساتویں ونش گیان چترُائی(یہ ست نامی پنتھ ہے۔)

آٹھویں ونش دوادس پنتھ وِرُدھ(یہ کمال جی کا کمالیہ پنتھ ہے۔)

نوویں ونش پنتھ پُوجا (یہ رام کبیر پنتھ ہے۔)

دسویں ونش پرکاش(یہ پرم دھام کی وانی پنتھ ہے۔)

اگیارھویں ونش پرکٹ پسارا (یہ جیوا پنتھ ہے۔)

بارھویں ونش پرکٹ ہوئے اُجیارا (یہ سنت غریب داس جی گاؤں چھڈانی ضلعہ جھجر پرانت ہریانہ والا پنتھ ہے جنہوں نے کبیر پرمیشور جی کے ملنے کے بعد اُن کی مہیما کا یتھارتھ (مکمل)گیان کو بولا جس سے پرمیشور کبیر کی مہیما کی کچھ روشنی ہوئی۔)

تیرھویں ونش مٹے سکل اندھیارا {یہ یتھارتھ کبیر پنتھ ہے جو سن 1994سے شروع ہوا ہے جو مجھ داس (رامپال داس)کے مطابق چل رہا ہے}

داماکھیڑا والے دھرمداس جی کے ونش گدھی والوں نے اصل راز چھپانے کی کوشش کی تو ہے،لیکن سچائی کو مٹا نہیں سکے۔

کبیر ساگر کے ادھیائے ''کبیر وانی'' کے صفحہ 136:-

دوادس پنتھ چلو سو بھید

دُوادس پنتھ کال فرمانا، بُھولے جیوَ نہ جائے ٹھکانا۔

تاتے اگھم کہہ ہم راکھا،ونش ہمارا چُڑا منی شاکھا۔

پرتھم جگ میں جاگُو بھرماوے،بنا بھید وہ گرنتھ چُراوے۔

دوسر سُرتی گوپال ہوئی، اکشر جو جوگ درڑہاوے سوئی۔

ووبیچن (وچار) :- یہاں پر پرتھم جاگُو داس بتایا ہے جب کہ وانی ظاہر کر رہی ہے کہ ونش (پرتھم) چُڑا منی ہے۔ دوسرا جاگُو داس۔ یہی پرمان **"کبیر چریتر بودھ"** صفحہ 1870 میں ہے۔ دوسرا جاگُو داس ہے۔ ادھیائے "سوسم وید بودھ" کے صفحہ 155 (1499) پر بھی دوسرا جاگُو لکھا ہے۔ یہاں پرتھم لکھ دیا۔ یہاں پر پرتھم چُڑا منی لکھنا ٹھیک ہے۔

تیسرا مُول نرنجن بانی، لوک وید کی نِرنئے ٹھانی۔

(یہ چوتھا لکھنا چاہیے)

چوتھے پنتھ ٹکسار (ٹکساری) بھید لو آوے، نیر پون کو سندھی بتاوے۔

(یہ پانچواں لکھنا چاہیے)

پانچواں پنتھ بیج کو لیکھا، لوک پر لوک کہے ہم میں دیکھا۔

(یہ بھگوان داس کا پنتھ ہے جو چھٹا لکھنا چاہیے تھا)

چھٹا پنتھ ست نامی پرکاشا، گھٹ کے ماہیں مارگ نِواسا۔

(یہ ساتواں پنتھ لکھنا چاہیے)

ساتواں جیوَ پنتھ لے بولے بانی، بھیو پرتیت مرم نہیں جانی۔

(یہ آٹھواں کمال جی کا پنتھ ہے۔)

آٹھواں رام کبیر کہاوے، ست گُرو بھرم لے جیوَ درڑہاوے۔

(اصل میں یہ نوواں پنتھ ہے۔)

نومیں گیان کی کلا دکھاوے، بھئی پرتیت جیوَ سُکھ پاوے۔

(اصل میں یہ گیارہواں جیوا پنتھ ہے۔ یہاں پر نوواں غلط لکھا ہے۔)

دسویں بھید پرم دھام کی وانی۔ ساکھ ہماری نِرنئے ٹھانی۔

(یہ ٹھیک لکھا ہے، لیکن گیارھواں نہیں لکھا۔ اگر پرتھم چُڑامنی جی کو مانے تو صحیح کرم بنتا ہے۔ اصل میں پرتھم چُڑامنی جی ہے۔ اس کے بعد بارھویں پنتھ غریب داس جی والے پنتھ

کا ذِکر شروع ہوتا ہے۔ یہ اشارہ ہے سنت غریب داس جی کا جنم وکرمی سمبت 1774 (سترہ سو چوہتر) میں ہوا تھا۔ یہاں غلطی سے سترہ سو بچھتر لکھا ہے۔ یہ پرِنٹ میں غلطی ہے۔)

سموَت سترہ سو بچھتر (1775) ہوئی۔ تا دِن پریم پرکٹے جگ سوئی۔

آگیا رہے برہم بودھ لا وے ۔ کولی چمار سب ایکے گھر کھاوے۔

ساکھی ہماری لے جیوَ سمجھاوے ، اسنکھ جنم ٹھور نہیں پاوے۔

بارھویں (باروے) پنتھ پرگھٹ ہوئے بانی ، شبد ہمارے کی نِرنے ٹھانی ۔

استھر گھر کا مرم نہیں پاوے ، یہ بار (بارہ) پنتھ ہمیں کو (کبیر جی) دھیاویں۔

بارھویں پنتھ ہم ہی(کبیر جی ہی) چلے آویں، سب پنتھ مِٹا ایک پنتھ چلاویں۔

پرتھم چرن کل یُگ نِریانا (نِروانا)،تب مگھر ماںڈو میدانا۔

مطلب :- یہان پر بارھواں پنتھ سنت غریب داس جی والا ظاہر ہے کیونکہ سنت غریب داس جی کو پرمیشور کبیر جی ملے تھے اور اُن کا گیان یوگ کھول دِیا تھا ۔ تب سنت غریب داس جی نے پرمیشور کبیر جی کی مہیما کی وانی بولی جو گرنتھ روپ میں جو حال میں پرِنٹ کروا لی گئی ہے۔ وچار کرنا ہے۔ سنت غریب داس جی کے پنتھ تک 12 (بارہ) پنتھ چل چکے ہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ بھلے ہی سنت غریب داس جی نے میری مہیما کی ساکھی- شبد - چوپائی لکھی ہے، لیکن وہ بارھویں پنتھ کے انویائی اپنی اپنی سمجھ سے وانی کا ارتھ کریں گے، لیکن ٹھیک سے نہ سمجھ کر سنت غریب داس جی تک والے پنتھ کے انویائی یعنی بارہ پنتھوں والے میری وانی کو ٹھیک سے نہیں سمجھ پائیں گے۔ جس کارن سے اسنکھ (لاتعداد) جنموں تک ست لوک والا امر دھام (ٹھکانہ) حاصل نہیں کر پائیں گے۔ یہ بارہ پنتھ والے کبیر جی کے نام سے پنتھ چلائیں گے اور میرے نام سے مہیما حاصل کریں گے، لیکن یہ بارہ کے بارہ پنتھوں والے انویائی استھر یعنی ستھائی گھر (ست لوک) کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔ پھر کہا ہے کہ آگے چل کر بارھویں پنتھ (سنت غریب داس جی والے پنتھ میں) ہم یعنی خود کبیر جی ہی چل کر آئیں گے، تب سارے پنتھوں کو مِٹاکر ایک پنتھ چلاؤں گا۔ کل یُگ کا وہ پہلا چرن ہوگا، جس وقت میں

(کبیر جی) سنبت 1575 (عیسوی سن 1518) کو مگھر نگر (اُترپردیش) سے نِروان حاصل کروں گا یعنی کوئی لیلا کر کے ست لوک جاؤں گا۔

پرمیشور کبیر جی نے۔ کل یُگ کو تین چرنوں میں بانٹا ہے۔ پرتھم چرن تو وہ جس میں پرمیشور لیلا کر کے جا چکے ہیں۔ بچلی (درمیانی) پیڑھی وہ جب کل یُگ پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال بیت جائیگا۔ آخری چرن میں سب کرت گھنی (ناستک) ہو جائینگے، کوئی بھگتی نہیں کریگا۔

مجھ داس (رامپال داس) کا نِکاس سنت غریب داس والے بارھویں پنتھ سے ہُوا ہے۔ وہ تیرھواں پنتھ اب چل رہا ہے۔ پرمیشور کبیر جی نے چلوایا ہے۔ گُرو مہاراج سوامی رامدیوانند جی کا آشرواد ہے۔ یہ سپھل (کامیاب) ہو گا اور پوری دُنیا پرمیشور کبیر جی کی بھگتی کرے گی۔

سنت غریب داس جی کو پرمیشور کبیر جی ست گُرو روپ میں ملے تھے۔ پرماتما تو کبیر ہیں ہی۔ وہ اپنا گیان بتانے خود پرتھوی پر اور دوسرے لوکوں میں پرکٹ (ظاہر) ہوتے ہیں۔ سنت غریب داس جی نے ”اسُر نِکندن رمینی“ میں کہا ہے کہ ”ست گُرو دلی منڈل آئیسی، سوتی دھرتی سوم جگائیسی۔ دلی کے تخت چھتر پھیر بھی پھرائیسی۔ چوسٹ یوگنی منگل گائیسی“۔ سنت غریب داس جی کے ست گُرو ”پرمیشور کبیر بندی چھوڑ جی“ تھے۔

پرمیشور کبیر جی نے کبیر ساگر ادھیائے ”کبیر وانی“ صفحہ 136 اور 137 پر کہا ہے کہ بارھواں (12واں) پنتھ سنت غریب داس جی دوارا چلایا جائیگا ۔

سنوت سترہ سو پچھتر (1775) ہوئی، جا دِن پریم پرکٹے جگ سوئی۔

ساکھی ہماری لے جیوَ سمجھاوے، اسکھ جنم ٹھور نہیں پاوے ۔

بارھویں پنتھ پرگٹ ہو بانی، شبد ہمارے کی نِرنے ٹھانی ۔

استھیر گھر کا مرم نا پاویں، یہ بارا (بارہ) پنتھ ہمیں کو دھیاویں۔

بارھویں پنتھ ہم ہی چل آویں، سب پنتھ مِٹا ایک پنتھ چلاویں ۔

مطلب :- پرمیشور کبیر جی نے ظاہر کر دِیا ہے کہ 12ویں پنتھ تک کے انویائی میری مہیما کی ساکھی جو میں نے (کبیر جی نے) خود کہی ہے جو کبیر ساگر، کبیر ساکھی، کبیر

بیجک، کبیر شبداولی وغیرہ وغیرہ گرنتھوں میں لکھی ہیں ۔ اُن کو اور جو میری کرپا سے غریب داس جی دوارا کہی گئی وانی کے گوُڑھ رہسیوں (چھپے راض) کو ٹھیک سے نہ سمجھ کر خود غلط فیصلہ کرکے اپنے انُویایوں کو سمجھایا کرینگے،لیکن سچ سے واقف نہ ہو کر ان گنت جنم ستھائی گھر مطلب سناتن پرم دھام (ست لوک)کو حاصل نہیں کر سکیں گے۔پھر میں (پرمیشور کبیر جی) اُس غریب داس والے پنتھ میں آؤنگا جو کل یُگ میں پانچ ہزار پانچ سو پانچ سال پورے ہونے پر یتھارتھ (مکمل) ست کبیر پنتھ چلایا جائیگا۔اُس وقت تتو گیان کی گھر گھر میں چرچا چلے گی۔تتو گیان کو سمجھ کر سارے سنسار کے لوگ میری بھگتی کرینگے۔سب اچھے آچرن (اصول)والے بن کر شانتی سے رہا کرینگے۔اس سے ثابت ہے کے تیرھواں پنتھ جو یتھارتھ (مکمل) کبیر پنتھ ہے،وہ اب مجھ داس (رامپال داس)دوارا چلایا جارہا ہے۔کرپا پرمیشور کبیر کی ہے۔جب پرمیشور کبیر جی "طوطا در"استھان پر برہمنوں کے بھنڈارے میں بھینسے سے وید منتر بُلوا سکتے ہیں تو وہ خود بھی بول سکتے تھے۔سمرتھ کی سمرتھتا اسی میں ہے کہ وہ جس سے چاہیں،اپنی مہیما کا پرچے دلا سکتے ہیں۔شاید اس لیے پرمیشور کبیر جی نے اپنی کرپا سے مجھ داس (رامپال داس)سے یہ تیرھواں پنتھ چلوایا ہے۔

کل یُگ ورتمان (موجودہ وقت) میں کتنا بِیت چُکا ہے؟

ہندودھرم میں آدی شنکر آچاریہ جی کی خاص جگہ ہے۔دوسرے لفظوں میں کہیں تو ہندو دھرم کے سنرکشک (سمبھالنے والے)اور سنجیون داتا بھی آدی شنکر آچاریہ ہیں۔اُن کے بعد جو پرچار اُن کے چیلوں نے کیا،اُس کے پرینام سروپ(نتائج کی صورت)ہندو دیوتاؤں کی پُوجا کی کرانتی (انقلاب) آئی ہے۔اُن کے ایشٹ (من پسند) دیو شری شنکر بھگوان ہیں۔اُن کی پُوجئے دیوی پاروتی جی ہیں۔ اس کے ساتھ شری وشنو جی اور دوسرے دیوتاؤں کے وہ پُوجاری ہیں۔ خاص کر "پنچ دیو پُوجا"کا ودھان(قانون ساز) ہے:-

1۔شری برہما جی 2۔شری وشنو جی 3۔شری شنکر جی 4۔شری پاراسر رشی جی 5۔شری کرشن، دویہ پائین عرف شری وید ویاس جی پُو جئے ہیں۔

پُستک "جیونی آدی شنکر آچاریہ" میں لکھا ہے کے آدی شنکر آچاریہ جی کا جنم 508 سال عیسا جی سے پہلے ہوا تھا۔

پھر پُستک "ہمالیہ تیرتھ" میں بھوشیہ وانی (پیشن گوئی) کی تھی جو آدی شنکر آچاریہ جی کے جنم سے پہلے کی ہے۔ کہاہے کے آدی شنکر آچاریہ جی کا جنم کل یُگ کے تین ہزار سال گذر جانے کے بعد ہو گا۔

اب گنتی کی ریتی سے جانچ کر کہ دیکھتے ہیں، ورتمان میں یعنی 2012 میں کل یُگ کتنا گذر چُکا ہے؟

آدی شنکر آچاریہ جی کا جنم عیسا جی کے جنم سے 508سال پہلے ہوا تھا۔

عیسا جی کے جنم کو ہوگئے =2012سال

شنکر آچاریہ جی کو کتنے سال ہوگئے =2012+508=2520سال۔

اُوپر سے حساب لگائیں تو شنکر آچاریہ جی کا جنم ہوا = کل یُگ 3000سال گذر جانے پر۔

کُل سال 2012 میں کل یُگ کتنا گذر چُکا ہے=3000+2520=5520سال۔

اب دیکھتے ہیں کے 5505 سال کل یُگ کون سے سن میں پُورا ہوتا ہے =2520-5505=15سال 2012سے پہلے۔

1997=15-2012ع۔ کو کل یُگ 5505سال پُورا ہو جاتا ہے۔ سنبت کے حساب سے سو دیشی سال پھالگُن مہینے یعنی فروری-مارچ میں پُورا ہو جاتا ہے۔

جو سنت جن مانتے ہیں کے شریمد بھگوت گیتا 5151سال پہلے کہی گئی تھی۔ وہ غلط ہے۔

"گُرو بن موکش نہیں"

سوال:- کیا گُرو کے بنا بھگتی نہیں کر سکتے؟

جواب:- بھگتی کر سکتے ہیں، لیکن ویرتھ پریتن (بیکار کوشش) رہے گا۔

سوال:- کارن بتائیں؟

جواب:- پرماتما کا ودھان ہے جو سوکشم وید میں کہاہے:-

کبیر، گُرو بن مالا پھیرتے، گُرو بن دیتے دان۔

گُرو بن دونوں نشفل ہے، پُوچھو وید پُران۔

کبیر، رام کرشن سے کون بڑا، اُنھوں نے بھی گُرو کینھ۔

تین لوک کے وہ دھنی، گُرو آگے آدھین۔

کبیر، رام کرشن بڑے تینھوں پُر راجا، تین گُرو بند کینھ نج کاجا۔

مطلب:- گُرو دھارن کیئے بنا اگر نام جاپ کی مالا پھرتے ہیں اور دان دیتے ہیں، وہ دونوں ورتھ (فضول) ہیں۔ اگر آپ جی کو شک ہو تو اپنے ویدوں اور پُرانوں میں ثبوت دیکھیں۔

شریمد بھگوت گیتا چاروں ویدوں کا سار انش ہے۔ گیتا ادھیائے 2 شلوک 7 میں ارجن نے کہا ہے کہ شری کرشن! میں آپ کا ششیہ ہوں، آپ کی شرن میں ہوں۔ گیتا ادھیائے 4 شلوک 3 میں شری کرشن جی میں پرویش کرکے کال برہم نے ارجن سے کہا کہ تُو میرا بھگت ہے۔ پُرانوں میں پرمان ہے کہ شری رام چندر جی نے رشی وشیشٹھ جی سے نام دکشا لی تھی اور اپنے گھر اور راج کاج میں گُرو وشیشٹھ جی کی آگیا لے کر کام کرتے تھے۔ شری کرشن جی نے رشی سندیپنی جی سے اکشر گیان حاصل کیا اور شری کرشن جی کے ادھیاتمک گُرو شری دُرواسا رشی جی تھے۔

کبیر پرمیشور جی ہمیں سمجھانا چاہتے ہیں کے آپ جی شری رام اور شری کرشن جی سے تو کسی کو بڑا مطلب سمرتھ نہیں مانتے ہو۔ وہ تین لوک کے مالک تھے، اُنھوں نے بھی گُرو بنا کر اپنی بھگتی کی، انسانی زندگی سارتھک (گذاری)۔ اس سے سہج میں گیان ہوجانا چاہیئے کہ دوسرا شخص گُرو کے بنا بھگتی کرتا ہے تو کتنا صحیح ہے؟ یعنی ویرتھ (فضول) ہے۔

❖ گُرو کے بنا دیکھا دیکھی کہی سُنی بھگتی کو لوک وید (دنت کتھا) کے مطابق بھگتی کہتے ہیں۔ لوک وید کا ارتھ ہے، کسی علاقے میں پرچلت بھگتی کا گیان جو تتو گیان کے وپرت (برعکس) ہوتا ہے۔ لوک وید کے آدھار سے یہ داس (سنت رامپال داس) شری ہنومان جی، بابا شیام جی، شری رام، شری کرشن، شری شو جی، اور دیوی دیوتاؤں کی پُوجا کرتا تھا۔ ہنومان جی کی بھگتی میں

منگل وار کا ورت، بُوندی کا پرساد بانٹنا، خود دیسی گھی کا گیچ چورما کھاتا تھا، بابا ہنومان کو ڈالڈا بناسپتی گھی سے بنی بُوندی کا بھوگ لگاتا تھا۔ ہرے رام، ہرے کرشنا، کرشنا کرشنا ہرے ہرے کا منتر جاپ کرتا تھا کسی نے بتا دیا کہ:-

اوم نام سب سے بڑا، اُس سے بڑا نہ کوئی

اوم نام کا جاپ کرے، تو شُدھ آتما ہوئے۔

اس کارن سے اوم نام کا جاپ شروع کردیا۔ اوم نمہو شوائے ،یہ شو کا منتر جاپ کرتا تھا۔ اوم بھگوتِ واشو دیوائے نمہہ، یہ وشنو جی کا جاپ کرتا تھا۔ تیرتھوں پر جانا، دان کرنا، وہاں سنان کرنا، یہ بھی لوک وید کے آدھار سے کرنے جاتا تھا۔

جیسے گھر میں سُکھ ہوتے تھے تو میں مانتا تھا کے یہ سب میری اُوپر والی بھگتی کے کارن ہو رہے ہیں۔ جیسے شِکشا (تعلیم) میں پاس ہونا، وواہ ہونا، بیٹے اور بیٹیوں کا جنم ہونا، نوکری لگنا۔ یہ سارے سُکھ اُوپر والی سادھنا سے ہی مانتا تھا۔ کبیر پرمیشور جی نے سوکشم وید میں کہا ہے:-

کبیر، پیچھے لاگیا جاؤں تھا، میں لوک وید کے ساتھ

راستے میں ست گُرو ملے، دیپک دینھا ہاتھ۔

مطلب :- ہے کہ سادھک لوک وید یعنی دنت کتھا کے آدھار سے بھگتی کر رہا تھا۔ اُس شاستر سادھنا کے مارگ پر چل رہا تھا۔ راستے میں یعنی بھگتی مارگ میں ایک دن تتو درشی سنت مل گئے۔ اُنھوں نے شاستر وِدھی اُنوسار شاستر پرمانت سادھنا روپی دیپک دے دیا مطلب ست شاستر اُنوکُل سادھنا کا گیان کرایا تو جیون نشٹ ہونے سے بچ گیا۔ ست گُرو دوارا بتائے تتو گیان کی روشنی میں پتا چلا کہ میں غلط بھگتی کر رہا تھا۔ شریمد بھگوت ِگیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں کہا ہے کہ شا ستر وِدھی کو تیاگ کر جو سادھک من مانا آچرن کرتے ہیں، اُن کو نہ تو سُکھ ہوتا ہے، نہ سدھی حاصل ہوتی ہے اور نہ ہی گتی مطلب موکش کی حاصلات ہوتی ہے مطلب ورتھ (فضول) سادھنا ہے۔ پھر گیتا ادھیائے 16 شلوک 24 میں کہا ہے کہ ارجن! اس سے تیرے لیے کرتویہ (فرائض) اور اکرتویہ کی ووستھا (نظام) میں شاستر ہی پرمان ہیں۔

جو اُوپر والی سادھنا یہ داس (سنت رامپال) کیا کرتا تھا اور پُورا ہندو سماج کر رہا ہے، وہ سب گیتا -ویدوں میں ورنت (ذکر)نہ ہونے سے شاستر وِرُدھ سادھنا ہوئی جو ویرتھ ہے۔

کبیر، گُرو بن کاہو نہ پایا گیانا، جیوں تھوتھا بُھس چھڑے مُوڑ کسانا۔

کبیر، گُرو بن وید پڑھے جو پرانی، سمجھے نہ سار رہے اگیانی۔

اس لیے گُرو جی سے وید شاستروں کا گیان پڑھنا چاہیے جس سے ست بھگتی کی شاستر انُوکل سادھنا کرکے انسانی زندگی دھنیہ ہوجائے۔

❖ "پُورن گُرو کے وچن کی شکتی سے بھگتی ہوتی ہے"

مثال:- گُرو جی سے دکھشا لیکر بھگتی کرنا لابھ دائیک (فائدیمند) ہے۔ بنا گُرو کے بھگتی کرنے سے کوئی لابھ نہیں ہوتا۔

مثال:-

❖ ایک راجا کی رانی بہت دھارمک تھی۔ اُس نے پرمیشور کبیر جی سے گُرو دکھشا لے رکھی تھی۔ وہ روزانہ گُرو درشن کے لیے جایا کرتی تھی۔ راجا کو یہ اچھا نہیں لگتا تھا، لیکن وہ اپنی پتنی کو وہاں جانے سے روک نہیں پا رہا تھا۔ کارن، ایک تو وہ اُس سے بڑے شکتی شالی راجا کی لڑکی تھی، دُوسرا وہ اپنی پتنی کو خوش رکھنا چاہتا تھا۔

ایک دن راجا نے اپنی پتنی سے کہا کہ آپ ناراض نہ ہو توایک بات کہوں؟رانی نے کہا کہو۔ راجا نے کہا کہ آپ اپنے گُرو کے پاس جاتی ہو، بھگتی تو گُرو کے بنا بھی ہو سکتی ہے۔ رانی نے کہا کہ گُرو جی نے بتایا ہے کہ گُرو کے بنا بھگتی کرنا بیکار ہے۔ راجا نے کہا کہ میں تیرے ساتھ کل تیرے گُرو جی سے ملونگا، اُن سے یہ بات واضح کرونگا۔

راجا نے سنت جی سے سوال کیا کہ آپ عوام کو بیوقوف بنا رہے ہو کے گُرو بن بھگتی نہیں ہوتی، کیوں بھگتی سفل نہیں ہوتی؟نام منتر جاپ کرنے ہوتے ہیں۔ایک دوسرے سے پُوچھ کر جاپ کر لیں،کافی ہے۔ سنت نے کہا راجن!آپ کی بات میں دم ہے، میں آپ کے راج دربار میں آؤنگا۔وہاں اس بات کا جواب دونگا۔ مقرر دن کو سنت جی راجا کے دربار میں گئے۔ راجا

سنگھاسن پر وراجمان تھا، آس پاس سپاہی کھڑے تھے۔ سنت کے بیٹھنے کے لیے الگ سے کُرسی رکھی تھی۔ سنت نے جاتے ہی آس پاس کھڑے سپاہیوں سے راجا کی طرف ہاتھ کر کے کہا کہ اسے گرفتار کرلو۔ سپاہی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ سنت نے لگا تار تین بار یہی واقعہ، آدیش دوہرایا کہ اِسے گرفتار کر لو، لیکن راجا کو سپاہیوں نے گرفتار نہیں کیا۔

راجا کو سنت پر غصہ آیا کہ یہ کم بخت میری پتنی کو اس لیے بہکارہا تھا کہ اس کے راج کو حاصل کر لوں۔ راجا نے ایک بار کہا کہ سپاہیوں اسے گرفتار کرلو۔ راجا کے ہاتھ کا سنت کی طرف اشارہ تھا۔ اُسی وقت سپاہیوں نے سنت کو گرفتار کر لیا۔

سنت نے کہا کہ اے راجن! آپ گھر پر بُلاکر سنت کی بے عزتی کررہے ہو، یہ اچھی بات نہیں۔ راجا نے کہا آپ یہ کیا بکواس کر رہے تھے۔ مجھے گرفتار کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ سنت نے کہا میں آپ کے اُس سوال کا جواب دے رہا تھا کہ گُرو سے دِکشا لیکر بھگتی کرنا کیوں فائدیمند ہے؟ مجھے چھڑُاوَ تو میں آپ کو جواب دوں۔ راجا نے سپاہیوں سے کہا کے چھوڑ دو۔ سپاہیوں نے سنت کو چھوڑ دِیا۔ سنت نے کہا کہ اے راجا جی! میں نے یہی واقعہ کہا تھا، "اس سے گرفتار کرلو"۔ سپاہی ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ آپ جی نے بھی یہی واقعہ کہا تھا کہ تُرنت سپاہیوں نے مجھے گرفتار کرلیا۔ آپ کے وچن میں راجا کی شکتی ہے۔ میرے وچن میں ادھیاتمک شکتی ہے۔ آپ اُسی نام جاپ کے لیے کسی کو بھگتی کے لیے کہوگے تو وہ منتر کوئی کام نہیں کریگا۔ میں وہی نام جاپ کرنے کو کہوں گا، وہ تُرنت اثر سے کریاوان ہوگا۔ اس لیے پورن سنت سے دِکشا لینے سے سادھک میں تُرنت ادھیاتمک پرِکریا شروع ہو جاتی ہے، اُس کی آتما میں بھگتی کا انکور نکل جاتا ہے۔ سوکشم وید میں کہا ہے کہ :-

کبیر ، بلہاری گُرو آپنا ، گھڑی گھڑی سو سو بار ۔

مانش سے دیوتا کیا ، کرت نا لائی وار ۔

اس لیے کہا ہے کہ:-

کبیر، گُرو بن مالا پھیرتے، گُرو بن دیتے دان ۔

گُرو بِن دونوں نشپھل ہیں، چاہے پُوچھو وید پُران۔
یوگ، یگیہ تپ دان کراوے، گُرو وِمکھ پھل کبھی نہیں پاوے۔

مطلب :- گُرو بن نام جاپ کی مالا پھیرتے ہیں تو یا دان دیتے ہیں، وہ بیکار ہیں۔ یہ ویدوں اور پُرانوں میں بھی ثبوت ہے۔ پھر آخری چوپائی کا بھاوارتھ ہے کہ اگر دِکشا لیکر پھر گُرو کو چھوڑ کر اُنہی منتروں کا جاپ کرتا رہے اور یگیہ، ہون، دان بھی کرتا رہے، وہ بھی بیکار ہے۔ اُس کو کوئی لابھ نہیں ہوگا۔

کبیر، تاتے ست گُرو شرنا لیجے، کپٹ بھاوٴ سب دُور کریجے۔

دوسرے ثبوت:-

کبیر، گرب یوگیشور گُرو بنا، کرتے ہری کی سیوٴ۔کہے کبیر بیکُنٹ سے پھیر دِیا شُکھ دیو۔
راجا جنک گُرو کیا، پھیر کینہی ہر کی سیو۔کہے کبیر بیکُنٹ میں، چلے گئے شُکھ دیو۔

مطلب :- رشی وید ویاس جی کے پُتر سُکھ دیو جی اپنے پہلے جنم کی بھگتی کی شکتی سے اُڑ کر سورگ میں چلے جاتے تھے۔ ایک دِن وہ شری وشنو جی کے لوک میں بنے سورگ میں پرویش(داخل) کرنے لگے۔ وہاں کے کرم چاریوں نے رشی سُکھ دیو جی سے سورگ دُوار(دروازا) پر پُوچھا کہ رشی جی اپنے پوجیہ گُرو جی کانام بتاوٴ۔ سُکھ دیو جی نے کہا کہ گُرو کی کیا ضرورت ہے؟ دوسرے گُرو دھارن کرکے یہاں آئے ہیں، میرے میں خود اِتنی شکتی ہے کہ میں بنا گُرو کہ آگیا ہوں۔ دوار پالوں نے بتایا رشی جی یہ آپ کی پہلے کے جنم میں جمع کی ہوئی بھگتی کی شکتی ہے۔ اگر پھر سے گُرو دھارن کرکے بھگتی نہیں کروگے تو پہلے کی بھگتی کچھ دِن ہی چلے گی۔ آپ کا مانو جیون نشٹ ہو جائیگا۔

مثال کے طور پر:-ورتمان(موجودہ دور) میں اِنویٹر کی بیٹری کو چارجر لگاکر چارج کر رکھا ہے۔ اگر چارجر ہٹا دیا جائے تو بھی اِنویٹر اپنا کام کرتا رہے گا کیونکہ اُس میں پاور جمع ہوچکی ہے۔ کچھ وقت بعد وہ سارے کام کرنا چھوڑ دیتا ہے، نہ ٹیوب لائیٹ جلیں گی،نہ پنکھا چلے گا۔

اُس کو پھر سے چارج کرنا ضروری ہے۔ اُس کے لیے چارجر چاہیے۔ چارجر گُرو جانو، بجلی پرمیشور جانو۔

رشی سُکھ دیو میں اپنی سدھی کا ابھیمان تھا، وہ نہیں مانا۔ بات بھگوان وشنو جی تک پہنچ گئی۔ شری وشنو جی نے بھی یہ بات کہی کہ رشی جی پہلے آپ گُرو بناؤ، پھر یہاں آؤ۔ سُکھ دیو جی نے کہا بھگوان پرتھوی لوک پر میرے برابر کوئی نہیں ہے، نہ کوئی ڈھنگ کا گُرو ہے۔ کِرپا آپ ہی بتائیں کہ میں کس کو گُرو بناؤں۔ شری وشنوجی نے بتایا کہ آپ راجا جنک کو گُرو بناؤ۔ یہ کہہ کر شری وشنو جی اپنے محل میں چلے گئے۔ سُکھ دیو رشی واپس پرِتھوی پر آئے۔ راجا جنک سے دکشا لیکر۔ اُن کے بتائے بھگتی منتروں کا جاپ کیا، تب رشی سُکھ دیو جی کو سورگ میں رہنے دِیا۔ اس لیے گُرو بناکر بھگتی کرنے سے ہی سفلتا مُمکن ہے۔ بنا گُرو بھگتی، دان، وغیرہ وغیرہ کرنا بیکار ہے۔

گُرو پورا ہو ، جھوٹے گُرو سے کوئی لابھ (فائدہ) نہیں ہوتا۔

سوال:- پورے گُرو کی کیا پہچان ہے؟ ہم تو جس بھی سنت سے گیان سُنتے ہیں، وہ پورن ست گُرو لگتا ہے۔

جواب:- سوکشم وید میں گُرو کے لکشن بتائے ہیں:-

غریب، ست گُرو کے لکشن کہوں، مدھُورے بین ونود،

چار وید چھ شاستر ، کہے اٹھارہ بودھ ۔

سنت غریب داس جی (گاؤں چُھڈانی ضلع جھجر، ہریانہ) کو پرمیشور کبیر جی ملے تھے۔ اُن کی آتما کو اوپر اپنے ست لوک (سناتن پرم دھام) میں لیکر گئے تھے۔ اوپر کے سارے لوکوں کا اولوکن (نظارہ) کرواکر واپس دھرتی پر چھوڑا تھا۔ اُن کو مکمل ادھیاتم گیان بتایا تھا۔ اُن کا گیان یوگ پرمیشور کبیر جی نے کھولا تھا۔ اُسی آدھار سے سنت غریب داس جی نے گُرو کی پہچان بتائی ہے کہ جو سچا گُرو یعنی ست گُرو ہوگا، وہ ایسا گیان بتاتا ہے کہ اُس کے وچن آتما کو آنندت

کر دیتے ہیں، بہت مدھُور لگتے ہیں کیونکہ وہ سچ پر آدھارِت(مبنی) ہوتے ہیں۔ کارن ہے کہ ست گُرو چار ویدوں اور سارے شاستروں کا گیان وستار(تفصیل) سے کہتا ہے۔

یہی ثبوت پرمیشور کبیر جی نے سوکشم وید میں کبیر ساگر کے ادھیائے "جیو دھرم بودھ" میں صفحہ 1960 پر دِیا ہے:-

گُرو کے لکشن چار بکھانا، پرتھم وید شاستر کو گیانا۔
دُوجے ہری بھگتی من کرم وانی، تیجے سم درشٹی کر جانی۔
چوتھے وید وِدھی سب کرما، یہ چار گُرو گُن جانو مرما۔

مطلب :- کبیر پرمیشور جی نے کہا ہے کہ جو سچا گُرو ہو گا، اُس کے چار خاص لکشن ہوتے ہیں:-

(1) - سب وید اور شاستروں کو وہ ٹھیک سے جانتا ہے۔

(2) - دوسرا وہ خود بھی بھگتی من - کرم - وچن سے کرتا ہے مطلب اُس کی کتھنی اور کرنی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

(3)- تیسرا لکشن یہ ہے کہ وہ سارے انویایوں سے سمان وہنوار کرتا ہے، بھید بھاوَ نہیں رکھتا۔

4 -چوتھا لکشن یہ ہے کہ وہ ساری بھگتی کرم ویدوں (چار وید تو سارے جانتے ہیں (1)رُگ وید،(2) یجُر وید، (3)سام وید، (4)اتھر ویداور پانچواں وید سوکشم وید ہے، اِن سارے ویدوں) کے مُطابق کرتا اور کراتا ہے۔

❖ ویدوں (چاروں ویدوں رُگ وید، یجُر وید، سام وید اور اتھروَ وید) میں صرف اوم یہ ایک نام ہے جاپ کرنے کا۔

ثبوت = یجُر وید ادھیائے 40 منتر 15 اور 17 میں۔

منتر 15 میں کہا ہے کہ اوم نام کا سِمرن کام کرتے کرتے کرو، بڑی تڑپ کے ساتھ کرو، منش جیون کا پرم کرتویہ (فرض) مان کر سِمرن کرو، اوم کا جاپ مرنے تک کرنے سے اِتنا امرتو حاصل ہو جائیگا جتنا اوم سِمرن سے ہوتا ہے۔(یجُر وید 15/40)

❖ یجُر وید ادھیائے 40 منتر 17 میں وید گیان داتا برہم ہی ہے۔ کہا ہے کہ جو پُورن پرماتما ہے، وہ تو پروکش (چھپا ہے یعنی اویکت) ہے۔وہ سب کی نظر میں نہیں آتا۔ (اُس کی معلومات یجُر وید ادھیائے 40 منتر 10 میں بتائی ہے کہ اُس کا یتھارتھ (مکمل) گیان تتو درشی سنت ہی جانتے ہیں، اُن سے سُنو) پھر یجُر وید ادھیائے 40 منتر 17 میں آگے کہا ہے کہ(اہم خم برہم) میں برہم ہوں۔ میرا اوم نام ہے۔ میں اوپر دِویہ آکاش روپی برہم لوک میں رہتا ہوں۔ (یجُر وید 17/40)

یہی ثبوت شری دیوی مہا پُران:- (گیتا پریس گورکھ پُر سے چھپی، سچیتر موٹا ٹائیپ صرف ہندی) کے ساتویں سکند میں صفحہ 562-563 پر شری دیوی جی نے راجا ہمالیہ کو بتایاہے کہ راجن! آپ اگر آتم کلیان چاہتے ہو تو میری بھگتی کے ساتھ ساری باتوں کو چھوڑ دو، صرف ایک اوم نام کا جاپ کرو، برہم کوپانے کا مقصد رکھو۔ اِس سے آپ برہم کو پراپت ہو جاؤ گے، وہ برہم برہم لوک روپی دِویہ آکاش میں رہتا ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ ویدوں میں صرف ایک **"اوم"** نام ہی جاپ کا ہے۔ شریمد بھگوت گیتا جو ویدوں کا سار انش(نچوڑ) ہے، اُس میں ادھیائے 8 شلوک 13 میں کہا ہے:-

اوم اِتی ایک اکشرم برہم ویاہرن مام انوُ سِمرن ،
یھ پریاتی تجن دیہم سہ یاتی پرمام گتیم ۔

مطلب: گیتا گیان داتا برہم نے کہا ہے کہ مُجھ برہم کا صرف اوم، یہ ایک اکشر ہے اِس کا اُچارن - سِمرن کرتا ہوا جو سادھک شریر تیاگ کر جاتا ہے، وہ موت کے اوم نام کے سِمرن سے ملنے والی پرم گتی مطلب برہم لوک کو پاتا ہوتا ہے۔

شریمد بھگوت گیتا اور ویدوں میں اس کے علاوہ مطلب "اوم" کے علاوہ کوئی نام برہم سادھنا کا نہیں ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کے اوم نام کے جاپ کا ثبوت شاستروں میں بھی ہے۔

❖ گیتا گیان داتا نے واضع کیا ہے کہ ارجن! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکے ہیں، آگے بھی ہونگے۔ میری پیدائیش کو رِشی اور دیوتا گن نہیں جانتے۔ (گیتا ادھیائے 2 شلوک 12، ادھیائے 4 شلوک 5، ادھیائے 10 شلوک 2)

اس سے ظاہر ہوا کے گیتا گیان داتا برہم ناشوان ہے اور جنمتا مرتا ہے۔ اِس کے پُجاری بھی جنم مرن کے چکر میں ہی رہیں گے۔ اس لیے گیتا ادھیائے 8 شلوک 16 میں کہا ہے کہ برہم لوک میں گئے سادھک بھی پُنر جنم (دُوبارا جنم) میں رہتے ہیں۔ اِس لیے گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ اے بھارت! تو سروے بھاوَ سے اُس پرمیشور کی شرن میں جا، اُس پرمیشور کی کرپا سے ہی تو پرم شانتی اور سناتن پرم دھام مطلب ست لوک کو پالیگا۔

پھر گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ جب تتو درشی سنت سے تتو گیان مل جائے، اُس کے بتائے گیان مطابق سادھنا کرکے اُس کے بعد پرماتما کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے۔ صرف اُس پرمیشور کی پوجا کرو۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 29 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ:-

جرا مرن موکشائے مام آشریتے یہ تتی یہ،
تے تت برہم وِدھوُ کِرتسنم اِدھیاتم کرم چہ ادھیلم۔

مطلب:- گیتا گیان داتا نے بتایا ہے کہ جو میرے بتائے گیان پر آسرِت ہو کر یعنی میرے کہے انوسار تتودرشی سنتوں سے تتو گیان جان لیتے ہیں۔ جو جرا مطلب بُڑھاپا اور موت کی تکلیف سے نجات حاصل کرنے کے لیے کوشش کرتے ہیں۔ سنسار کی کسی قیمتی چیز کی طلب بھگتی

کے بدلے میں نہیں کرتے ہیں۔ وہ (تت برہم ودھوُ) اس برہم کو مُکمل ادھیاتم کو اور سارے کرموں کو جانتے ہیں۔

ارجن نے گیتا ادھیا ئے 8 شلوک 1 میں پُوچھا کے "تت برہم" کیا ہے؟اس کا جواب گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 8 کے ہی شلوک 3 میں دیا ہے۔ کہا ہے کہ وہ "پرم اکشر برہم" ہے۔

❖ گیتا ادھیا ئے 8شلوک 5اور 7 میں تو گیتا گیان داتا نے اپنی بھگتی کرنے کو کہا ہے اور بھروسہ دلایا ہے کہ میری بھگتی سے مجھے حاصل ہو گا، میری بھگتی سے جنم مرن، کرم چکر بنا رہے گا، جنگ بھی کرنی پڑے گی، پرم شانتی نہیں ہو سکتی۔

★ پھر گیتا گیان داتا نے جلدی گیتا ادھیائے 8 شلوک 8، 9،10 میں کہا ہے کہ "تت برہم" مطلب "پرم اکشر برہم" کی بھگتی کرنے والا اُس سچیدانند گھن برہم مطلب میرے سے دوسرے دویہ پرمیشور کو حاصل ہو گا۔

★ اسی پرکار پرم اکشر برہم کی مہیما گیتا ادھیا ئے 15 شلوک 17 میں بتائی ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 میں دو پُرش بتائے ہیں، ایک چھر پُرش۔ یہ گیتا گیان داتا ہے جس کا 21برہمانڈ کا اکھشیتر (علائقہ) ہے۔ یہ گیتا گیان داتا برہم ہے۔

★ دوسرا اکشر پُرش بتایا ہے جس کا 7سنکھ برہمانڈ کا اکھشیتر ہے۔ یہ دونوں ناشوان بتائے ہیں۔ ان کے لوکوں میں سارے جاندار بھی ناشوان بتائے ہیں :-

گیتا ادھیائے 15شلوک17 میں بتایا ہے کہ:-

اُتم پُرش تو انیہ پرماتما اِتی اُدھارتِ
یہ لوک تریم آوشیہ وبھرتی اَویہ ایشور

مطلب:- اُتم پُرش = پُرشوتم مطلب پرم اکشر برہم تو اُوپر بتائے چھر پُرش اور اکشر پُرش سے الگ ہے جو پرماتما کہا جاتا ہے جو تینوں لوکوں {چھر پُرش کے 21برہمانڈوں کے علائقے والا لوک، دوسرا اکشر پُرش کے 7 سنکھ برہمانڈوں والا لوک، تیسرا اُوپر کے چار لوکوں (ست

لوک، الکھ لوک، اگھم لوک اور انامی لوک)اس پرکار بنے تینوں لوکوں} میں پرویش کرکے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے، وہ حقیقت میں اویناشی پرمیشور ہے۔

★ گیتا ادھیائے 17 شلوک 23 میں اس پرم اکشر برہم کی حاصلات کے منتر بتائے ہیں:-

اوم تت ست اِتی نردیشھ برہمنا ترودھ سمُرتھ،

براہمنا تین ویدھا یگھا چہ وِہتا پُرا۔

برہمنا = سچیدانند گھن برہم مطلب پرم اکشر برہم کی بھگتی کی سادھنا کے مطلب پرمیشور کے اُس پرم پد کو حاصل کرنے کے منتر بتائے ہیں، جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے ہیں۔ جہاں پرم شانتی کو حا

صل ہوتے ہیں جو سناتن پرم دھام ہے۔

اوم = "برہم" مطلب "چھر پُرش" کا منتر ہے جو پرتیکش(ظاہر) ہے۔

تت = یہ "اکشر پُرش" کا جاپ منتر ہے۔ یہ منتر سانکیتک (علامتی/اشارہ)ہے، حقیقی منتر سوکشم وید میں بتایا۔ یہ منتر دکشا کے وقت دکشارتی (دِکشا لینے والے بھگت) کو سراوجنک کیا(بتایا) جاتا ہے، دوسرے کو نہیں بتایا جاتا۔

ست = یہ "پرم اکشر پُرش" کی سادھنا کا منتر ہے۔ یہ بھی سانکیتک (علامتی) ہے۔ دکشارتی (دِکشا لینے والے بھگت) کو دکشا کے وقت بتایا جاتا ہے۔ یتھارتھ (حقیقی) منتر سوکشم وید میں لکھا ہے۔ یہی ثبوت سام وید کے منتر سنکھیا 822 میں بھی ہے کہ تین نام کے جاپ سے پورن موکش حاصل ہوتا ہے:-

سنکھیا نمبر 822 سامو ید اُتاچارک ادھیائے 3 کھنڈ نمبر 5 شلوک نمبر 8 (سنت رامپال داس دوارا بھاشا بھاشے):-

منیشی بھی پوتے پُورویھ کویر نربھئے رت پری کوشا اسیشیہ دت،

تِر تسیہ نام جن ین مدھو چھر نین درسیہ وایوم سکھیائے وردھین۔(8)

منیشی بھی-پوتے -پُورویہ -کویر -نربھے -یتھ -پری-کوشان-اسیشیہ دت - ترِی -تسیہ-نام -جنین-مدھو -شرنھ -نہ-اندرسیہ-وایوم-سکھیائے -وردھین۔

مطلب (پُورویھ)سناتن مطلب سب سے پہلے پرکٹ (کویر نرِ بھ)کبیر پرمیشور انسانی روپ بنا کر گُرو روپ میں پرکٹ ہوکر (منیشی بھیہ)بُدھی مان بھگتوں کو (ترِی)تین (نام) منتر یعنی نام اُپدیش دیکر (پوَتے)پاپ رہت یعنی پویتر کر کے (جنین) جنم اور (چھر نھ)موت سے (نہ) رہت کرتا ہے اور (تسیہ) اُس کے (وایوم)پران مطلب جیون سانسوں کو جو سنسکار وش گنتی کر ڈالے ہوئے ہوتے ہیں کو (کوشان)اپنے بھنڈار سے (سکھیائے)منترتا کے بُنیاد سے (پرِی)پورن رُوپ سے (وردھین)بڑاتا ہے۔(یتھ) جس کارن سے (اِندرسیہ) پرمیشور کے (مدھُو) حقیقی آنند کو (اَسی شیہ دَت)اپنے آشرواد پرساد سے حاصل کرواتا ہے۔

مطلب :- اِس منتر میں ظاہر کیا ہے کے پُورن پرماتما کویر مطلب کبیر انسانی جسم میں گُرو رُوپ میں پرکٹ ہوکر پُربھو پریمیوں کو تین نام کا جاپ دیکر سچی بھگتی کرواتا ہے اور اُس پیارے بھگت کو پویتر/پاک کر کے اپنے آشرواد سے پُورن پرماتما مطلب اپنے مِلنے کا راستہ بتا کر مکمل سُکھ حاصل کرواتا ہے۔ سادھک/بھگت کی عمر بڑاہتا ہے۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 17 شلوک 23میں ہے کے اوم -تت -ست اِتی نردیشھ برہمنا ترِودھ سمرتِ مطلب ہے پورن پرماتما کو پانے کا (1)اوم (2) تت(3)ست یہ منتر جاپ سِمرن کرنے کا نردیش/حکم ہے۔ اس نام کو تتودرشی سنت سے حاصل کرو۔تتودرشی سنت کے بارے میں گیتا ادھیائے 4شلوک 34میں کہا ہے اور گیتا ادھیائے نمبر15شلوک نمبر 1اور 4میں تتو درشی سنت کی پہچان بتائی اور کہا ہے کہ تتو درشی سنت سے تتو گیان جان کر اُس کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے۔ جہان جانے کے بعد سادھک لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے مطلب پُورن مُکت ہوجاتے ہیں۔اُسی پُورن پرماتما سے سنسار کی رچنا ہوئی ہے۔ خاص طور:- اُوپر والے وِرنن (تفصیلات)سے واضع ہوا کے پویتر چاروں وید بھی ساکشی/گواہ ہیں کہ پورن پرماتما ہی پُوجا کے یوگیہ (لائق) ہے، اُس کا

اصلی/حقیقی نام کویر دیو (کبیر پرمیشور) ہے اور تین منتر کے نام کا جاپ کرنے سے ہی پورن موکش ہوتا ہے۔

یہ تین منتر کا جاپ چاروں ویدوں کے سار انش/نچوڑ شریمد بھگوت گیتا میں ثبوت ہے کے اس سے وہ مقام حاصل ہوتا ہے، جہاں جانے کے بعد سادھک لوٹ کر کبھی سنسار میں نہیں آتے۔ جو سناتن پرم دھام ہے، جہاں جانے کہ بعد پرم شانتی حاصل ہوتی ہے۔

ویدوں اور گیتا میں یہ انمول تین نام کا منتر چھُپا اور علامتی ہے۔ اس لیے چاروں ویدوں اور گیتا کے مطابق سادھنا کرنے سے وہ ستھان (مقام) اور پرماتما مل نہیں سکتا۔ اس لئیے گیتا ادھیائے 4 شلوک 32 اور 34 میں گیتا گیان داتا نے واضع کیا ہے کہ یگیوں مطلب دھارمِک اُنشٹھانوں (دھارمک کِریہ) کا مکمل گیان (برہمنے مُکھے) سچید آنند گھن برہم یعنی پرم اکشر برہم اپنے مُکھ کمل سے وانی بول کر بتاتا ہے، وہ سچید آنند گھن برہم کی وانی کہی جاتی ہے، اُسے تتوٗگیان اور سوکشم وید بھی کہتے ہیں۔ اُس کے جاننے کے بعد سارے پاپوں سے مُکت ہو جاتا ہے۔ جس میں سارے بھگتی منتر اور اُس کا طریقہ بتایا ہے۔ (گیتا ادھیائے 4 شلوک 32)

گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 = اُس تتوٗگیان کو تُو تتوٗدرشی سنتوں کے پاس جاکر سمجھ، اُن کو ڈنڈوت پرنام کرنے سے، کپٹ چھوڑ کر نِمرتا پورک پرشن/سوال کرنے سے وے پرماتم تتوٗ کو بھلی بھانتی جاننے والے گیانی مہاتما تُجھے تتوٗ گیان کا اُپدیش کرینگے۔ (گیتا ادھیائے 4 شلوک 34)

سجنوں! وہ تتو درشی سنت یہ داس (سنت رامپال داس) ہے۔ وہ تتو گیان میرے پاس ہے۔ میرے علاوہ ورتمان (موجودہ دوُر) میں کسی کے پاس نہیں ہے۔ دُنیا میں لگ بھگ 7 ارب انسانی آبادی ہے۔ اِن اربوں لوگوں میں میرے علاوہ کوئی اس گیان کو جاننے والا نہیں ہے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 تک تو گیتا گیان داتا نے تینوں گُنوں (رج گُن برہما جی، ست گُن وشنو جی اور تم گُن شِو جی) کی بھگتی کرنے والے 1- راکشس سبھاؤ (فِطرت) دھارن

(اختیار) کیئے ہوئے، 2 -لوگوں میں نیچ، 3- دوشت کرم/بدعمال کرنے والے، 4- مورکھ میری بھگتی بھی نہیں کرتے۔

گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 7 شلوک 16سے 18 تک اپنی سادھنا کرنے والوں کی ستھیتی(صورت حال) بتائی ہے کہ میری بھگتی چار پرکار کے (1- آرت، 2- ارتھار تھی، 3- جِگیاسو، 4-گیانی) کرتے ہیں۔ اِن میں صرف گیانی سادھک سریشٹ (اچھے) بتایا، لیکن وہ بھی تتو گیان نہ ہونے کے کارن میرے والی مطلب برہم کی انوُتم مطلب گھٹیا گتی میں ہی ستھِت(مشغول) رہ گیا۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 19 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ میری پُوجا بھی جنم جنمانتروں کے انت کے جنم میں کوئی گیانی آتما ٹھیک سے کرتا ہے۔ نہیں تو دوسری اُپاسنا میں ہی لگے رہتے ہیں۔ یہ بتانے والا مہاتما تو بہت دُرلبھ (نایاب)ہے کہ صرف واسُو دیو مطلب سروَگتم برہم ہی سب کُچھ ہے۔ اُسی کی بھگتی سے پرم شانتی حاصل ہوتی ہے، اُسی کی بھگتی سے سناتن پرم دھام حاصل ہوتا ہے۔ اُسی کی بھگتی سے وہ پرم پد حاصل ہوتا ہے جہاں جانے کہ بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی نہیں آتے، وہ پرم اکشر برہم سب کا تخلیق کرتا ہے وہ ہی سنسار روپی ورکش کی مُول (جڑ) ہے جو تینوں لوکوں میں داخل ہوکر سب کا پالن پوشن کرتا ہے، وہ ہی پاپ ناشک ہے۔ وہ ہی پورن موکش دائق ہے، اُسی کی بھگتی کرنی چاہیے۔

پریہ پڑھنے والو! وہ تتوَ درشی سنت اس وقت یہ داس (سنت رامپال داس)ہے۔ میرے پاس مکمل وید شاستروں کا گیان ہے۔ واسوُ دیوَ بھگوان کی بھگتی کے مکمل منتر ہیں۔

اب "واسُو دیوِ" کی پرِی بھاشا (جانکاری) بتاتے ہیں:-

"واسُودیوَکی پرِی بھاشا"

گیتا ادھیائے 3 شلوک 14-15 میں کہا ہے کہ سارے جاندار اَن (اناج) سے پیدا ہوتے ہیں۔ مزید جانکاری آپ کو پہلے ہی دے رکھی ہے، وہاں سے پڑھیں۔ یہاں پر صرف اس موضوع کو لیتے ہیں۔

پھر کہا ہے کہ برہم مطلب شر پُرش کی پیدائش اویناشی پرماتما سے ہوئی ہے جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں کہا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کے "سروگتم برہم" = سرَوویاپی (حاظر ناظر) پرم اکشر برہم مطلب واسُو دیو سدا ہی یگوں میں پرتیشٹھت (سمائے) ہے۔

وچار کریں :- سروگتم برہم کا ارتھ ہے سرویاپی پرم اکشر پرماتما۔ (گیتا ادھیائے 3 شلوک 15)

1- شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شو جی تینوں دیوتا ایک برہمانڈ میں بنے تینوں لوکوں (سورگ لوک، پرتھوی لوک، پاتال لوک) میں صرف ایک ایک وبھاگ (محکمہ) مطلب گُن کے پردھان (مالک) ہیں۔ یہ سروَگتم برہم مطلب سرویاپی پرماتما = واسُو دیوَ نہیں ہیں۔

2- برہم مطلب شر پُرش :- یہ صرف 21 برہمانڈوں کا سوامی ہے۔ یہ بھی سرویاپی مطلب واسُو دیوَ نہیں ہے۔

3- اکشر پُرش:- یہ صرف 7 سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے، یہ بھی سرویاپی مطلب واسُو دیوَ نہیں ہے۔

4- پرم اکشر برہم:- یہ سارے برہمانڈوں کا مالک ہے، سبھی کا پالن پوشن کرنے والا ہے، یہ واسُو دیوَ ہے۔

خا ص طور:-مزید جانکاری کے لیے پڑھیں اسی پُستک کے "سرشٹی رچنا"ادھیائے میں۔

جیسا کے آپ جی کو پہلے میں بتایا ہے کے پرم اکشر برہم خود ہی پرتھوی پر پرکٹ (نازل) ہو کر اچھی آتماؤں کو ملتے ہیں۔ اُن کو تتو گیان بتاتے ہے۔ اسی وِدھی انُوسار (طریقے مطابق) وہی پرماتما سنت غریب داس جی کو (گاؤں = چُھڈانی، ضلعہ جھجر، پرانت ہریانہ) سن 1727 میں ملے تھے۔ ایک جندا مہاتما کی ویش بھوشہ (لباس) میں تھے۔ غریب داس جی کی آتما کو اُس سناتن پرم دھام میں لے گئے تھے۔ پھر اُوپر کے سارے برہمانڈوں اور پربھوؤں کی صورتحال بتا کر تتو گیان سے واقف کرا کر واپس شریر میں چھوڑا تھا۔ اُس وقت سنت غریب داس

جی کی عمر 10 سال تھی۔اُس دن سنت غریب داس جی کو مُردہ جان کر چِتا پر رکھ کر انتم سنسکار کی تیاری کر رہے تھے۔ اُسی وقت اُن کی آتما کو شریر میں داخل کردیا۔زندہ ہونے پر سبھی کُل کے لوگوں کی خوشی کا ٹھکانہ نہیں رہا۔ اُس کے بعد سنت غریب داس جی نے ایک انمول گرنتھ کی رچنا کی۔ اُس میں آنکھوں دیکھا اور خود ہی پرماتما دوارا بتائے گیان کو بتایا جو ایک گوپال داس نام کے داڈو پنتھی سادھو نے لکھا تھا جو ورتمان میں پرنٹ کر (چھپوا) رکھا ہے۔

پنجاب صوبہ میں لُدھیانا شہر کے پاس ایک واسیئر گاؤں ہے۔اُس میں ایک پربھُو پریمی شخص رام رائے عرف جھومکرا رہتا تھا۔ اُس نے سنت غریب داس جی کی تعریف سُنی تو دیدار کے مقصد سے گاؤں چُھڈانی میں چلا آیا۔ سنت غریب داس جی نے یہ گیان سُنایا جو اِس داس (سنت رامپال داس) کو سنت غریب داس سے حاصل ہوا ہے جو آپ جی کو اِس پُستک اور دوسری پُستکوں کے ذریعے سُنایا ہے۔

اُس رام رائے نے سوال کیا کے اے مہاتما جی! یہ گیان تو آج تک کسی نے نہیں بتایا۔ سنت غریب داس جی نے وانی کے دوارا بتایا۔

کوٹیوں مدھے کوئی نہیں رائے جھومکرا،

اربوں میں کوئی عرق سُنو رائے جھومکرا۔

ترجمہ اور مطلب:- سنت غریب داس جی نے بتایا کے یہ گیان کروڑوں میں کسی کے پاس نہیں ملے گا، اربوں میں کسی ایک کے پاس ملے گا۔ وہ سنت سارے گیان سمپن (علم سے پُر) مکمل سادھنا کے منتروں سے غرق مطلب پری پُورن (بھرپُور) ہوتا ہے۔ پریہ پاٹھکو! وہ سنت ورتمان(موجودہ دور) میں بروالا ضلعہ ہسار والا ہے۔ گیان سمجھو اور لابھ اُٹھاؤ۔

سوال:-قدیمی دوُر سے چلی آرہی بھگتی کی سادھنا کو آپ غلط کیسے کہہ سکتے ہو؟ جیسے تپ سارے رشی جن کیا کرتے تھے، ہم سارے ہندو سماج میں دیکھ رہے ہیں۔ سب ہرے کرشنا، ہرے رام، رادھے رادھے شام ملا دے، اوم نمہہ شوائے، اوم نمو بھگوت واشو دیوائے نمہ، جئے سِیارام، رادھے شام، اوم تت ست، میں سے کوئی ایک منتر کا جاپ کرتے آرہے ہیں۔

ورتمان (موجودہ دور) میں بھی کر رہے ہیں۔ شری رام چندر جی، شری کرشن جی کو ہم پُورن پرماتما مانتے ہیں،اس لیے اِن کے نام جپتے ہیں۔آپ اِن نام جاپ منتروں کو ویرتھ (بیکار،فضول) جاپ بتاتے ہیں، ثابت کریں۔

جواب:- قدیمی دوُر میں اگر یہ سادھنا ہوتی اور یہ منتر ہوتے تو شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 4 شلوک 1-2 میں گیتا گیان داتا یہ نہیں کہتے کے یہ یوگ مطلب جو بھگتی وِدھی میں گیتا گیان میں بتا رہا ہوں، یہ اب لُپت پرائے ہوگیا(غائب) ہے، ختم ہوگیاہے۔ یہ گیان اور بھگتی میں نے سوریہ دیو سے کہی تھی، پھر منُو کو سوریہ نے، منُو نے اپنے بیٹے اِکشواکُو کو کہا، پھر کچھ راج رشیوں نے جانا۔اب کافی وقت سے مطلب دواپُر سے کافی وقت پہلے سے ہی لُپت تھا اور منُو، اکشواکُو وغیرہ وغیرہ سارے ست یُگ کے پرتھم چرن (شروعاتی وقت) میں ہوئے تھے۔اگر آپ شری رامچندر جی پُتر راجا دشرتھ اور شری کرشن چندر پُتر شری واسُو دیِو کو پورن پرماتما مانتے ہیں۔ اس لیے اِن کے نام ہرے رام، ہرے کرشنا، وغیرہ وغیرہ جاپ کرتے ہیں اور اِنہی سے موکش مانتے ہیں تو شریمد بھگوت گیتا میں بتائے حقیقی پراچین یوگ مطلب بھگتی کی وِدھی سے الگ ہونے سے بیکار ہیں۔ شاستر وِدھی تیاگ کر من مانا آچرن ہوا۔جس کارن سے اُوپر لکھے سوال میں دوسرے منتر بھی شاستر پرمانت (تصدیق شُدہ) نہیں ہیں، اس لیے فضول ہیں۔گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں کہا ہے کے جو پُرش شاستر وِدھی کو تیاگ کر من مانا آچرن کرتے ہیں۔ اُن کو نہ تو سُکھ ملتا ہوتا ہے، نہ سدھی حاصل ہوتی ہے،نہ اُن کی گتی ہوتی ہے مطلب فضول سادھنا ہے۔ (گیتا ادھیائے 16 شلوک 23)

گیتا ادھیائے 16 شلوک 24 میں کہاہے کہ اس سے تیرے لیے اَرجُن، کرتویہ/فرض اور اَکرتویہ کی ویوَستھا میں شاستر ہی پرمان ہیں۔ مطلب ہے کے جو بھگتی کی وِدھی پرمانت (تصدیق شُدہ) شاستروں میں (چاروں ویدوں = رگوید،یجُروید،سام وید اور اَتھر وید اور اَن ہی چاروں ویدوں کا سار انش (نچوڑ) شریمد بھگو ت گیتا اور سوکشم وید = جو پرماتما سویئم(آپ) نے اپنے مُکھ سے بُولا تھا۔ یہ بھگتی کے گیان اور سادھان کے تصدیقی شاستر ہیں)بتائی نہیں ہے، وہ

شاستر وِرُدھ سادھنا ہے۔اس لیے بھگتی کے کون سے کرم کرنے چاہیے اور کون سے نہیں کرنے چاہیے، اُن کے لیے شاستروں کو ہی آدھار مانیں۔ شاستروں میں ورنت(بتائی) بھگتی وِدھی کو اپناؤ اور سب تیاگ دو۔

شری رام جی کا جنم تریتا یُگ کے انتیم چرن(آخری مرحلے) میں ہوا تھا۔ شری کرشن جی کا جنم دواپُر یُگ کے انتیم چرن (آخری مرحلے) میں ہوا تھا۔ست یُگ سے ہی انسان بھگتی کرتا آرہا ہے۔ اُس وقت کون رام تھے ؟آپ کہو گے کے شری وشنو جی تو ست یُگ سے بھی پہلے کے ہیں اور شری رام، شری کرشنا بھی خود شری وشنو جی ہی تھے۔ ست یُگ میں بھی ثبوت ہے کے مہرشی والمیکی جی رام رام نام جپتے تھے، وہ وشنو وشنو نہیں جپتے تھے۔ اِس سے ظاہر ہوا کے شری وشنو جی، شری رام، شری کرشن جی سے الگ کوئی "رام" مطلب "مالک" ہے۔اُس رام کا جاپ کرنا چاہیے جو گیتا ادھیائے 7 شلوک 29 میں ہے۔جس کے بارے میں کہا ہے کے "تت برہم"کو جاننے والے صرف جرا مطلب وردھ اوستھا (بُڑھاپے کا وقت) اور موت سے چھٹکارا پانے لے لیے ہی بھگتی کرتے ہیں۔ اَرجُن نے گیتا ادھیائے 8 شلوک 1 میں سوال کیا کے وہ "تت برہم" کیا ہے ؟

گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 8 شلوک 3 میں جواب دیا ہے کے وہ "پرم اکشر برہم" ہے۔ گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 5، 7 میں گیتا گیان داتا نے اپنے بھگتی کرنے کو کہا ہے جس کا جاپ منتر گیتا ادھیائے 8 کے ہی شلوک 13 میں بتایا ہے۔ (اوم اَتی ایک اکشرم برہم وہارن مام اَنو سمرن............)

گیتا ادھیائے 8 کے شلوک 8، 9، 10 میں گیتا گیان داتا نے اپنے سے الگ اُس تت برہم مطلب پرم اکشر برہم کی بھگتی کرنے کو کہا ہے۔اُس کی بھگتی کا نام جاپ منتر گیتا ادھیائے 17 شلوک 23 میں بتایا ہے :-

اوم تت ست اِتی نِردیشہ برہمنہ تر ودھہ سمرتہ،
برہمنہ تین ویدھہ چہ یگیہہ وِہیتہ پُرا۔

آسان مطلب :- برہمانہ = سچید آنند گھن برہم مطلب پرم اکشر برہم کی بھگتی کا اوم، تت، ست منتر کے سمرن کا (نِردیش/حکم) آدیش ہے۔ جو (تِرودھہ) تین پرکار سے (سنتہ) سمرن کے لیے کہا ہے (برہمنہ) وِدوان مطلب تتو درشی سنت (تین) اُس (ویدھہ) گیان کے آدھار سے بھگتی کرتے تھے (چہ) اور (یگیہہ) دھارمک یگوں کا انوشٹان/رسم (چہ) اور الگ ہی بھگتی کرم (پُرا) سرشٹی کی آدی مطلب کائنات کی شروعات میں (وھیتہ) کیئے جاتے تھے۔

شریمد بھگوت گیتا سے ثابت ہوا کے گیتا گیان داتا سے الگ کوئی پُورن پرماتما ہے جو شری وشنو جی، شری برہما جی اور شری شو جی سے بھی الگ ہے۔ جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 15 شلوک 1،4،17 میں اور گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں اور کئی جگوں پر گیتا میں کہا گیا ہے، وہ پُورن پرماتما ہے۔ گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 میں دو پُرش بتائے ہیں۔ دونوں ناشوان (فانی) بتائے ہیں۔ اُن کے انترگت (تحت) جتنے جاندار ہیں، وہ بھی ناشوان ہیں۔(1) شر پُرش ہے، یہ صرف اکیس برہمانڈوں کا مالک ہے،(2) اکشر پُرش یہ سات سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ یہ دونوں ہی پُورن پرماتما نہیں ہیں۔(گیتا ادھیائے 15 شلوک 16)

گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں گیتا گیان داتا نے کہاہے کے اُتم پُرشہ تو انیہ مطلب پُرشوتم تو کوئی اُوپر بتائے دونوں پُرشوں (چھر پُرش اور اکشر پُرش) سے الگ ہے جس کو (پرماتما اِتی اُدھارتہ) پرماتما کہا گیا ہے۔(یہ لوک تِریم) جو تینو ں لوکوں میں (اویشہ وِبھرتی) پرویش کر کے دھارن پُوشن کرتا ہے، (اَویہ اَیشورھ) اویناشی پرمیشور ہے۔(گیتا ادھیائے 15 شلوک 17)

پُورن پرماتما پرم اکشر برہم ہے ثابت ہوا۔ اُس کی بھگتی کا منتر اوم ست ست ہے، یہ بھی ثابت ہوا۔ اوم، تت، ست جو تین منتر ہیں، یہ اُوپر والے تینوں پربھُوؤں (اوم= چھر پُرش مطلب چھر برہم گیتا گیان داتا کا، تت = یہ سانکیتک (علامتی) ہے جو اسی پُستک کے شروع میں تفصیلات سے ہے، وہاں پڑھیں یہ تت نام جاپ =اکشر پُرش کا ہے) ست =یہ بھی علامتی ہے، زیادہ وستار شروع میں دیئے موضوع میں اسی پُستک میں پڑھیں۔ یہ ست منتر پرم اکشر برہم کا ہے۔ شریمد بھگوت ِگیتا میں یہ پُورن موکش پانے کے علامتی منتر ہیں۔ جو آج تک (سن 2012

تک) کسی نے نہیں بتائے۔ آپ جی جو "ہری اوم، تت ست "جاپ کرتے ہیں، وہ بھی بیکار ہیں۔کیونکہ آپ جی کو "تت" اور "ست" کے حقیقی منتروں کا گیان نہیں ہے۔

مثال طور:- ایک امیر انسان نے اپنے دھن(دولت) کو اپنے گھر میں گڈھا کھود کر دبا دیا۔ اُس جگھ کا صرف امیر آدمی کو ہی پتا تھا۔ اُس امیر آدمی نے ایک بہی (پیڈ) میں علامتی جگھ لکھ دیا۔ امیر آدمی کی موت اچانک ہو گئی۔ پِتا(والد) کا سنسکار کر کے بیٹوں نے وہ پیڈ اُٹھائی جس میں پِتا جی کہتا تھا کہ اِس پیڈ میں دھن کہاں رکھا ہے، یہ لکھا ہے۔ جسے پِتا جی کسی کو نہیں دِکھاتے تھے۔

امیر آدمی کے مکان کے آگے آنگن تھا، اُس آنگن کے ایک کونے میں مندر بنا تھا۔ وہی پیڈ میں لکھا تھا کے چاندنی چودس رات کے 2 بجے سارا خزانہ مندر کے گُمبز میں دبا رکھا ہے۔ لڑکوں نے رات کے 2 بجے مندر کا گُمبز پھوڑ کر دھن کھوجا، کچھ نہیں مِلا۔ بچوں کو بڑا دُکھ ہُوا۔ ایک دِن اُن کے پِتا کا مِتر(دوست)دوسرے گاؤں سے شوک ویکت (غم کا اظہار)کرنے آیا۔ بچوں نے مقرر جگہ پر دھن نہ ملنے کی پریشانی جتائی۔ اُس امیر کے مِتر نےوہ پیڈ منگائی اور لکھت پڑھی تو کہا کے گُمبز دوبارا تعمیر کراؤ۔ ویسا ہی کرنا ہے۔ میں پھر کسی دِن آؤنگا، تب دھن والی جگھ بتاؤں گا۔وہ آدمی چاندنی چودس کو آیا۔ رات کے دو بجے جس جگھ پر مندر کے گُمبز کی چاند کی روشنی سے چھپایا تھی، اُس جگہ پر کھُدائی کروائی۔سارا دھن جو پیڈ میں لکھا تھا، وہ مِل گیا۔ بچے خوش اور دولت مند ہوئے۔

آپ جی جو ہری اوم تت ست کا جاپ کررہے ہو ۔ آپ مندر کا گُمبز پھوڑ رہے ہو، کچھ بھی ہاتھ نہیں آئیگا۔یتھاستھان (مقرر جگھ) حقیقی منتر میرے (سنت رامپال داس کے) پاس ہیں۔ اُن کو حاصل کرکے بھگتی کے امیر اور سُکھی ہو جاؤ۔

سوال :- رادھا جی گاؤں برسانا (اُتر پردیش) نزدیک وِرنداون کی رہنے والی تھی۔ وہاں کے لوگ "رادھے رادھے" نام جپتے ہیں۔ صبح صبح یا کبھی کبھی آپس میں ملتے ہیں تو وہ رام

رام نہیں بُلاتے۔ وہ کہتے ہیں، چاچا رادھے رادھے۔ چاچا کہتا ہے کہ بیٹا رادھے رادھے۔ کیا وہ مورکھ(بیوقوف) ہے؟

جواب:- تتوگیان کے ابھاوَ (کمی) سے لوک وید کو سچ مان کر یہ شاستر وِرُدھ منتروں کا جاپ چل رہا ہے۔ ویسے تو آپ جی کو پہلے ہی ثابت کرہی دِیا ہے کہ گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں کہا ہے کہ جو شاستر وِدھی کو تیاگ کر من مانا آچرن کرتے ہیں مطلب جو نام جاپ شاستروں میں نہیں ہے، اُن کا جاپ کرتے ہیں، اُن کو نہ سُکھ حاصل ہوتا ہے، نہ سِدھی حاصل ہوتی ہے، نہ اُن کی گتی ہوتی ہے مطلب بیکار کی جاپ سادھنا ہے۔ اِس سے تیرے لیے اَرجُن کرتویہ(کیا فرض ہے) اور اکرتویہ(کیا فرض نہیں ہے) کے نظام میں شاستر ہی پرمان (گواہ) ہیں۔ یہ پہلے بتا چُکا ہوں۔ اب بات ہے کہ چاچا بھتیجا رادھے رادھے کیوں اُچارن(تلفظ) کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ رادھا جی کون تھی ؟ رادھا شری کرشن جی کی پرِمیکا(گرل فرینڈ) تھی۔ اُس وقت برسانا گاؤں کے لوگ رادھا جی کو کُلٹا، بد چلن، نرِلج وغیرہ وغیرہ الفاظوں سے بُلایا کرتے تھے کہتے تھے کے یہ دوسرے گاؤں کے نند بابا کے لڑکے سے چھِپ چھِپ کر مِلنے جاتی ہے، اسے اپنے گھر پر بھی نہ آنے دینا۔ بیٹیوں پر غلط اثرات پڑینگے۔ شریمان جی! اب اُسی برسانا کے لوگ رادھا جی کے لیے خود (استری-پُرش، جوان لڑکیاں) کہتے ہیں کہ رادھے رادھے شام مِلا دے، جیسا کہ آپ جی نے پہلے کے سوال میں بتایا تھا کہ ہم یہ نام بھی جاپ کرتے ہیں۔ اب نہ رادھا جی ہے اور نہ شری کرشن جی۔ اب بڑ بڑا رہے ہیں بخار کے روگی کی طرح رادھے رادھے شام مِلا دے، یہی حالت دوسرے منتروں کی ہے جو آپ نے پہلے سوال میں کہے ہیں، اُن کی جانو۔ وہ بھی شاستر پرمانت(تصدیق شُدہ) نہ ہونے سے بیکار ہیں۔

اب آپ کے اِس سوال کا جواب بتاتا ہوں کہ چاچا بھی کہتا ہے رادھے رادھے، بھتیجا بھی کہتا ہے رادھے رادھے۔ آپ کو بھی پتا ہے کہ شری رادھا جی شری کرشن جی کی پریمکا تھی۔ آپ کو یہ بھی پتا ہے کہ جب رُکمنی جی کو شری کرشن جی بھگا کر رتھ میں بیٹھا کر لانے لگا تو رُکمنی جی کا بھائی اپنی بہن کو چھُڑانے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کر پیچھے دوڑا تھا۔ شری کرشن جی نے

پہلے تو اُسے پیٹا تھا۔ پھر رتھ کے پیچھے باندھ کر گھسیٹا تھا۔ رُکمنی جی بھی شری کرشن جی کی پریمکا تھی۔ اُن کے بیچ میں رُکمنی کا بھائی آیا تھا۔ اُس کی کیا دشا کی تھی۔شری کرشن جی نے رُکمنی کی پرارتھنا پر رُکمنی کے بھائی کی جان بخشی تھی۔ اگر آج بھگوان کرشن موجودہ دوُر میں ہوتے، رادھا بھی ہوتی اور برسانا والے چاچا بھتیجا آپس میں یہ شبد بولتے کے 'رادھے- رادھے' تو کیا شری کرشن جی پسند کرتے؟ کبھی نہیں، چاچا بھتیجا دونوں کو رتھ سے باندھ گھسیٹتے۔ اگر آپ کسی کی پریمکا کا نام لیکر بڑبڑاؤ گے تو پریمی کے اوپر کیسی گذرے گی؟اگر طاقتور ہوگا تو منہ پھوڑ دیگا، کمزور ہوگا تو روئیگا۔ اُس کی جان کو کوسے گا، کیا وہ پ خوش ہوگا؟ نہیں۔ اِس لیے یہ نام جو شاستر میں تصدیق شُدہ نہیں ہیں، اُن کا جاپ بیکار ہے۔ شاستر پرمانت نام میرے پاس ہیں۔ آؤ اور اپنا کلیان کراؤ۔

سوال:- آپ نے سوال (پورن گُرو کی کیا پہچان ہے؟) کے جواب میں ایک جگھ پر لکھا ہے کہ پرمانت ہوا کہ اوم نام کا جاپ شاستر پرمانت ہے۔ (کال برہم کی پوجا کرنی چاہیے یا نہیں؟) کے جواب میں بہت سارے رشیوں کی پوجا کو شاستر وِدھی تیاگ کر من مانا آچرن (طرزِ عمل) کہا ہے جو اوم نام کا جاپ کرتے تھے۔

جواب:- وہ رشی جی اوم نام کے جاپ کے ساتھ ہٹ کرکے گھور تپ بھی کرتے تھے۔ جس کارن سے اُن کی سادھنا کو شاستر وِرُدھ کہا ہے۔ اوم نام کا جاپ شاستر پرمانت تو ہے، لیکن موکش دائیک نہیں ہے جس سے اُتم (بیچ) گتی (مُکتی) حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اُن رشیوں کی پوجا وِدھی شاستر وِرُدھ ہے۔ وید اور گیتا میں اُس پورن پرماتما کی بھگتی کرنے کو کہا ہے۔ اُس کی بھگتی نہ کرکے من مانی پوجا شاستر وِرُدھ ہے۔

سوال:- مہرشی والمیکی جی تو ست یُگ میں ہوئے تھے، وہ بھی رام رام جپتے تھے۔ کیا یہ منتر بھی شاستر پرمانت نہیں ہے؟

جواب:- پہلے ہی بتایا ہے کہ گیتا ادھیائے 4 شلوک 1، 2 میں گیتا گیان داتا نے بتایا ہے کہ یہ گیان میں نے سوریہ کو سُنایا تھا۔ اُس نے اپنے پُتر منو جی کو سُنایا۔ پھر کچھ ایک راج

رشیوں کو ملا ہو۔ ست یُگ کہ ابتداء میں ہی یہ سب سوریہ، منو اور راج رشی ہوئے ہیں۔ اُن کے بعد یہ گیان نشٹ (ختم) ہوگیا تھا۔ مہرشی والمیکی جی کو سپت رشی مِلے تھے۔ اُنہوں نے تپسیا کرکے سِدھیاں حاصل کی تھی۔ وہیں ہٹھ یوگ کرکے تپ وِدھی مہرشی والمیکی جی کو اُنہوں نے بتا دی، جس ہٹھ یوگ تپ کو مہرشی والمیکی جی نے تن من سے شردھا سے کیا۔ کچھ وقت کے بعد شریر کے اوپر کے حصے (سر) میں سے آواز سُنائی دی تھی۔ وہ تھی "رام - رام"۔ اُسی شبد کا اُچارن مہرشی والمیکی جی تپسیا کے دوران کرنے لگے۔ سُننے والے کو ایسا لگتا ہے جیسے یہ میرا، میرا بول رہے ہیں، حقیقی میں رام رام کا ہی اُچارن کرتے تھے۔ اُن کو تپسیا کا پرینام (انجام) مِلا، اُن میں سِدھیاں پرویش (داخل) ہوگئی۔ اُن کی دِویہ درشٹی کھُل گئی۔ جس کارن سے اُنہوں نے شری رام چندر جی کے جنم سے ہزاروں سال پہلے ہی رامائن مطلب شری رام چندر جی کے جنم کے جیون کی ساری گھٹنائیں لکھ دی تھی، گرنتھ کا نام ہے "والمیکی رامائن" جو سنسکرت زبان میں لکھی گئی۔ رام رام کے جاپ سے کوئی ادھیاتمک لابھ نہیں ہوتا، لیکن پرماتما کا بودھک(واقفیت) شبد ہونے سے اُچارن کرنے(بولنے)سے پرماتما کی بھول نہیں پڑتی۔ اِس لیے رام نام کے اُچارن کا پرچلن (مقبول) ہندو دھرم میں قدیمی دوَر سے ہے۔ جیسے سوامی رامانند جی رام رام شبد سے سمبودھت کرتے تھے۔اُس کے شِشش بھی ایک دوسرے کو رام رام سے سمبودھت کرتے تھے، لیکن جاپ اوم منتر تھا۔ اِس پرکار ہم کبیر پنتھی "ست صاحِب" بولتے ہیں ہمارا جاپ منتر اور ہی ہے۔ اُس بھگتی سے بھگوان تک جایا جاتا ہے۔ سوکشم وید میں کہا ہے:-

ست گُرو مِلے تو اِچھا میٹے، پد مِل پدے سمانا،

چل ہنسا اُس لوک پٹھاؤں، جو اجر امر استھانا۔

چار مُکتی جہاں چمپی کرتی، مایا ہو رہی داسی،

داس غریب ابھے پد پرسے، مِلے رام اوناشی۔

"بھگتی کِس پر بھُو کی کرنی چاہیے" گیتا انوسار۔

اِس لیے سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

"بھجن کرو اُس رب کا، جو داتا ہے کُل سب کا"

شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور 16-17 میں کہا ہے کہ یہ سنسار ایسا ہے جیسے پیپل کا ورکش (پیڑ) ہے۔ جو سنت اِس سنسار روپی پیپل کے ورکش کی مول (جڑوں) سے لیکر تینوں گُنوں روپی شاخاؤں تک سارے حصے الگ الگ بتا دیتاہے۔(سہ ویدِوت) وہ وید کے تاتپرِیہ (مقصد) کو جاننے والا ہے۔ مطلب وہ تتودرشی سنت ہے۔

اپنے دوارا رچی سرشٹی کا گیان اور حقیقی ادھیاتم گیان(روحانی علم) پرماتما خود دھرتی پر آکر اپنے مُکھ کمل سے سُناتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں نیچے دیئے گئے وید منتر۔ اِن منتروں کی فوٹو کاپی کرِپیا دیکھیں پُستک "گیتا تیرا گیان امرت" میں جِن کا انواد (ترجمہ) آریہ سماج کے پرورتک(مُکھیہ) مہرشی دیانند اور اُس کے انویایوں نے کیا ہے۔ اُس کی خامیاں لیکھک (سنت رامپال داس) نے ٹھیک کی ہیں۔

رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 86 منتر 27-26، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 82 منتر 2-1، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 96 منتر 16 سے 20، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 94 منتر 1، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 95 منتر 2، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 54 منتر 3، رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 20 منتر 1 میں پرمان ہے کہ جو سارے برہمانڈوں کا رچنہار، سب کا پالن ہار پرمیشور ہے۔ وہ سارے بھُونوں (سیاروں) کے اُوپر کے لوک میں بیٹھا ہے۔ (رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 54 منتر 3) وہ پرماتما وہاں سے گتی (لیلا) کرکے مطلب سہ شریر (جسم سمیت) چل کر یہاں دھرتی پر آتا ہے، بھگتوں کے سنکٹوں (دُکھوں) کا ناش کرتا ہے۔ اُس کا نام کویر دِیو مطلب کبیر پرمیشور ہے۔ یہاں پر اچھی آتماؤں کو مِلتا ہے، اُن کو تتو گیان اپنے مُکھ کمل سے بول کر بتاتا ہے۔ وہ پرماتما اوپر کے لوک میں بیٹھا ہے۔ (رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 86 منتر 27-26 منڈل 82 منتر 2-1 اور رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 20 منتر 1)

پرمیشور دھرتی پر کویوں (شاعروں) کی طرح آچرن (طرزِ عمل) کرتا ہُوا وِچرن کرتا(گھومتا، پھرتا) ہے۔ (رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت94 منتر نمبر 1)

پرماتما اپنے مُکھ سے وانی بول کر سادھکوں کو بھگتی کرنے کی پریرنا (جذبہ /اُمنگ پیدا) کرتا ہے۔ پرماتما بھگتی کے گُپت(چھپے) منتروں کا آویشکار (ایجاد) کرتا ہے۔(رُگ وید منڈل نمبر 9 سُکت 95منتر2)

پرماتما تتو گیان کو کویر وانی (کبیر وانی) دوارا لوکوکتیوں، دوھوں، چوپائیوں دوارا بول کر سُناتا ہے۔ وہ کویر دیو (کبیر پرمیشور) ہے جو سنت روپ میں پرکٹ ہوتا ہے۔ اُس پرمیشور دوارا رشی یا سنتوں دوارا رچی اَنگِنت (لاتعداد) وانیاں جو تتو گیان ہے، وہ اُس کے انویایوں(followers) کے لیے امرت کے برابر آنند دائیک ہوتی ہے۔

وہ پرمیشور پرسِد(مشہور) کویوں (شاعروں) میں سے بھی ایک پرسِدھ کوی کی پدوی (ڈگری) بھی حاصل کرتے ہیں۔اُن کو کوی کہتے ہیں، لیکن وہ پرماتما ہوتا ہے۔ وہ پرماتما تیسرے مُکتی دھام (ست لوک) میں وراجمان(بیٹھاہوا) ہے۔ جیسے انسان دوسرے کپڑے پہنتا ہے، ایسے ہی وہ پرماتما الگ الگ روپوں میں دھرتی پر آتے ہے۔ اوپرلکھے رُگ وید کے منتروں سے ثابت ہے کہ پرماتما اپنے امر دھام سے چل کر دھرتی پر آتے ہے۔ وہ اچھی آتماوں کو مِلتا ہے۔وہ تتو درشی سنت کاکردار کرکے تتو گیان دوہُوں، چوپایوں، شبدوں دوارا بولتا ہے۔ اُس پرمیشور نے سن 1398 سے 1518 تک 120 سال دھرتی پر بھارت دیش کی پاون دھرتی پر کاشی شہر میں جُلاہا (دھانک) کے روپ میں رہکر تتو گیان بتایا تھا،

کبیر، اکشر پُرش ایک پیڑ ہے ، چھر پُرش وا کی ڈار،

تینوں دیوا شاخا ہیں، پات روپ سنسار ۔

خاص طور:- کبیر وانی پُستک میں ایک وانی ایسے بھی لکھی ہے:-

کبیر، اکشر پُرش ورکش کا تنا ہے ، چھر پُرش ہےڈار ۔

ترِی دیو شاخا بھئے، پات جانوں سنسار۔

آسان معنی:- پیڑ کا جو حصا دھرتی سے باہر دکھائی دیتا ہے۔اُس کی جان کاری بتائی ہے کہ پیڑ کا جو تَنا ہوتا ہے،اُسے تو"اکشر پُرش" سمجھیں۔تَنے کے اُوپر کئی موٹی ڈار نکلتی ہیں،اُن میں سے ایک ڈار کو "چھر پُرش" سمجھیں۔پھر اُس ڈار کے مانو تین شاکھا نکلی ہیں۔وہ تینوں دیوتا:- (رجُگن برہما جی،ست گُن وشنو جی اور تمُگن شو جی) سمجھیں اور اُن شاخاؤں پر لگے پتے جیوَ جنتو سمجھیں۔

پرمیشور کبیر جی نے تتو گیان میں سب گیان بتایا ہے۔گیتا ادھیائے 4شلوک 32 میں بھی کہا ہے کہ یگوں مطلب دھارمک کِریاوں کی جانکاری (برہمنے مُکھے) سچید آنند گھن برہم مطلب پرم اکشر برہم نے اپنے مُکھ کمل سے بُولی،وانی میں ترتیب کے ساتھ کہی ہے، وہ تتو گیان ہے۔

گیتا ادھیائے 4شلوک 34میں کہا ہے کہ جو تتو گیان پرماتما خود بتاتا ہے۔اُس کو اُس کے کرپا پاتر سنت ہی سمجھتے ہیں۔ اُس تتو گیا ن کو تُو تتو درشی سنتوں کے پاس جا کر سمجھ۔اُن کو ڈنڈوت پرنام (دھرتی پر پیٹ کے بل لمبا لیٹ کر پرنام)کرکے،نمرتا پُوروک پرشن(سوال) کرنے سے وہ تتو درشی سنت تتو گیان کا اُپدیش کرینگے۔

پرمیشور نے یہ تتو گیان خود دھرتی پرکٹ ہوکر بتایا تھا۔گیتا ادھیائے 15شلوک1میں تتو درشی سنت کی پہچان بتائی ہے کہ جو سنت سنسار روپی ورکش کو مُول (جڑ) سے لیکر سارے انگوں کو جانتا ہے،وہ تتو درشی سنت ہے۔

اب جانیں سنسار روپی ورکش کے سارے انگ (حصے) :-

2. **مُول (جڑ) :-**یہ پرم اکشر برہم ہے جو سب کا مالک ہے۔سب کی اُتپتی (پیدائش)کرتا ہے۔سب کا دھارن پُوشن کرنے والا ہے جس کی جانکاری گیتا ادھیائے 8شلوک1کے سوال کا جواب گیتا ادھیائے8کے ہی شلوک 3، 8،9،10 اور 20، 21، 22میں دیا ہے۔اُسی کا ذکر گیتا

ادھیائے 15 شلوک 17 میں ہے، جیسے گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 میں دو پُرش بتائے ہیں :- ایک " چھر پُرش " دوسرا " اکشر پُرش "، یہ دونو ں اور اِن کے انتر گت (تحت) جتنے شریر دھاری پرانی(جیوَ) ہے، وہ سب ناشوان ہے۔ جیوَ آتما تو کسی کی نہیں مرتی۔

گیتا ادھیائے 15 کے ہی شلوک 17 میں کہا ہے کہ (اُتم پُرشہ) مطلب پرُشوتم تو (اَنیہ) اَنیہ ہی ہے جسے (پرماتما اِتی اُدھارتہ) پرماتما کہا جاتا ہے۔ (یہ لوکے ترِیم) جو تینوں لوکوں میں (اَوشیہ وِبھرتی) پرویش کرکے سب کا پالن پوشن کرتا ہے۔ (اَویہ ایشورہ) اوناشی پرمیشور ہے۔ یہ پرم اکشر برہم سنسار روپی ورکش کی مُول(جڑ) روپ پرمیشور ہے۔ یہ وہ پرماتما ہے جِس کے بارے میں سنت غریب داس جی نے کہا:-

"بھجن کرو اُس رب کا ، جو داتا ہے کُل سب کا"

یہ اسنکھ (انگِنت،لاتعداد) برہمانڈوں کا مالک ہے۔ یہ چھرپُرش اور اکشر پُرش کا بھی مالک ہے اور اُتپتی کرتا (تخلیق کار) ہے۔

2- اکشر پُرش :- یہ سنسار روپی پیڑ کا تنا جانیں۔ یہ 7 سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے، ناشوان ہے۔

3- چھر پُرش:- یہ گیتا گیان داتا ہے، اس کو "چھر برہم" بھی کہتے ہیں۔ یہ صرف 21 برہمانڈوں کا مالک ہے، ناشوان ہے۔

4 -تینوں دیوتا (رج گُن برہما،ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) تینوں شاخائیں :-

یہ ایک برہمانڈ میں بنے تین لوکوں (دھرتی لوک، پاتال لوک اور سورگ لوک) میں ایک ایک وِبھاگ(محکمہ) کے منتری (وزیر) ہیں، مالک ہیں۔

جیسے = رج گُن وِبھاگ(محکمہ) کے شری برہما جی مالک ہیں، جس کے دباؤ سے سبھی جاندار بچے پیدا کرتے ہیں۔ ست گُن وِبھاگ کے شری وشنو جی مالک ہیں، جس سے ایک دوسرے میں ممتا بنی رہتی ہے کرم انوسار سب کا پھل دیتے ہیں۔ تم گُن وِبھاگ کے شری شنکر جی مالک ہے، جس کے کارن سب کا انت(خاتمہ) ہوتا ہے اور پات روپ میں سنسار کے جاندار

جانو ۔ یہ ہے سنسار روپے پیڑ کے سبھی حصوں کی الگ الگ جانکاری۔ یہ گیان خود پرمیشور کبیر جی نے اپنے مُکھ کمل سے بولا تھا۔ وہ کبیر وانی، کبیر بیجک، کبیر شبداولی اور کبیر ساگر میں شری دھنی دھرم داس (باندھوَ گڑھ والے) کے ذریعی لکھا گیا تھا۔ اُس پرمیشور نے تو بتایا ہی تھا یا ورتمان میں اِس داس (سنت رامپال داس) نے سمجھا ہے۔ یہ مُہر پرمیشور کبیر جی کی ہی ہے کہ سارا ادھیاتمک گیان مُجھے پراپت (ملا) ہے۔

گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 1 کے مطابق تتو درشی سنت کی پہچان سے بھی یہ ثابت ہوا کہ یہ داس (سنت رامپال داس) وہ تتوّ درشی سنت ہے۔

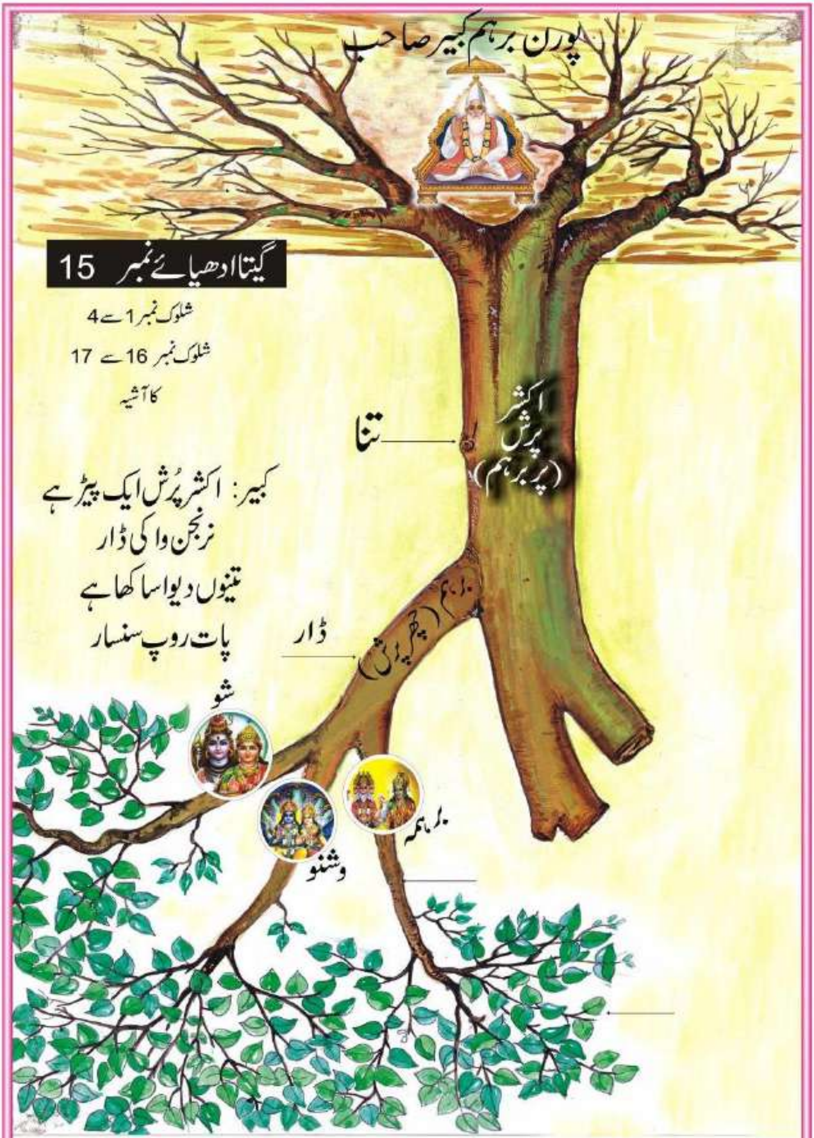

اوپر جڑ نیچے ساکھا والا الٹا لٹکا ہوا سنسار روپی ورکش کا چیتر

گیتاادھیائے 15 شلوک 1 سے 4 اور 16 سے 17 کی نچوڑ کی شکل میں تصویر ۔

دوبارا اُسی موضوع پر آتے ہیں کہ "**بھجن کرو اُس رب کا ، جو داتا ہے کُل سب کا** "

ابھی تک تو یہ ہی بتایا ہے کہ بھگتی کرنی چاہیے لیکن اب یہ ثابت کرتے ہیں کہ بھگتی کس کی کریں؟

1- شری برہما جی رج گُن کی یا 2- شری وشنو جی ست گُن کی یا 3- تم گُن شری شو جی روپی تینوں شاخاؤں کی یا پھر 4- چھر پُرش گیتا گیان داتا ڈار کی یا 5- اکشر پُرش کی یا 6- پرم اکشر پُرش = مُول کی۔

مثال کے طور:- اگرچہ ہم نرسری سے کوئی آم کا پودا لاتے ہیں، اُس کو اپنے کھیت یا آنگن میں لگاتے ہیں تو کیسے لگاتے ہیں؟

زمین میں گڈھا کھودتے ہیں، پودے کی مُول (جڑوں) کو گڈھے میں رکھ کر مٹی سے ڈھک دیتے ہیں۔ پھر پودے کی مُول (جڑوں) میں پانی سے سِنچائی کرتے ہیں، کھاد ڈالتے ہیں مطلب پودے کی جڑ کی پُوجا کرتے ہیں۔ جڑوں سے خوراک تنے میں، تنا اپنے لیے خوراک رکھ کر بچی ہوئی خوراک ڈار میں بھیج دیتا ہے۔ ڈار اپنے لیے ضروری خوراک رکھ کر باقی شاخاؤں میں بھیج دیتی ہے۔ اِس طرح شاخائیں باقی بھوجن پتوں تک بھیجتی ہے۔ اِس طرح وہ پودا پیڑ بن کر پھل دیتا ہے۔

پاٹھک جن (پڑھنے والے):- بہت بُدھی مان (سمجھدار) ہیں۔ سمجھ گئے ہونگے کہ ہم نے کس پرماتما کی پُوجا کرنی چاہیے؟

سوکشم وید میں پرمیشور کبیر جی نے بتایا ہے کہ:-

کبیر، ایکے سادھے سب سدھے، سب سادھے سب جائے،

مالی سینچے مُول کُوں ، پھولے پھلے اگھائے،

ایک مُول مالک کی پُوجا کرنے سے سب دیوتاؤں کی پُوجا ہوجاتی ہے جو شاستر انوکل ہے۔ جو تینوں دیوتاؤں میں سے ایک یا دو (شری وشنو ست گُن اور شری شنکر تمگُن) کی پُوجا

کرتے ہیں یا تینوں کی پُوجا ایشٹ روپ میں کرتے ہیں تو وہ گیتا ادھیائے 13 شلوک 10 میں بتائی اَوبھیچارنی بھگتی (ایک پرماتما کی بھگتی)نہ ہونے سے بیکار ہے۔ جیسے کوئی عورت اپنے پتی کے علاوہ دوسرے مرد سے شاریرک سمبندھ (جنسی تعلقات)نہیں کرتی، وہ اَوبھیچارنی عورت ہے۔ جو کئی مردوں سے سمپرک (رابطہ)کرتی ہے، وہ وبھیچارنی ہونے سے سماج میں نندنیہ (بے عزت)ہوتی ہے۔وہ پتی کے دل سے اُتر جاتی ہے۔

شاستر انُوکل سادھنا مطلب سیدھا بیجا ہوا بھگتی روپی پودے کی تصویر اِسی پُسکت کے اگلے صفحہ پر شاستر وِرُدھ سادھنا مطلب اُلٹا بیجا ہوا بھگتی روپی پُودا دیکھیں۔

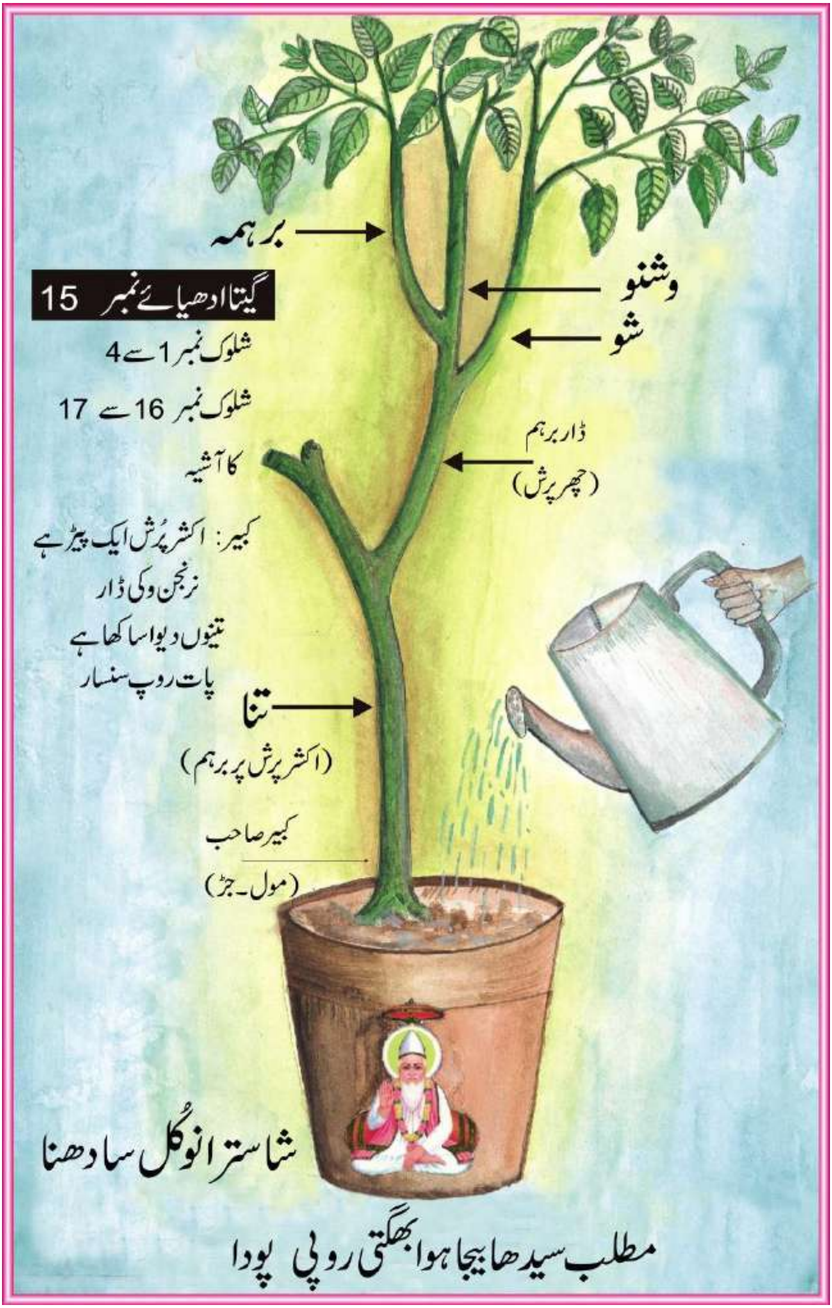
برہمہ
وشنو
شو
گیتا ادھیائے نمبر 15
شلوک نمبر 1 سے 4
شلوک نمبر 16 سے 17
کا آشیہ
ڈار برہم
(چھر پرش)
کبیر: اکشر پُرش ایک پیڑ ہے
نرنجن وکی ڈار
تینوں دیوا ساکھا ہے
پات روپ سنسار
تنا
(اکشر پرش پر برہم)
کبیر صاحب
(مول۔جڑ)
شاستر انوکُل سادھنا
مطلب سیدھا بیجا ہوا بھگتی روپی پودا

پورن برہم کبیر (کویر دیو) صاحب
گیتا ادھیائے نمبر 15
شلوک نمبر 1 سے 4 اور
شلوک نمبر 16 اور 17 کا آشیہ
مول جڑ
کبیر: اکشر پُرش ایک پیڑ ہے
نرنجن وا کی ڈار
تینوں دیوا ساکھا ہیں
پات روپ سنسار
پرا اکشر پرش پربرہم
ڈار برہم
(چھر پُرش)
وشنو (شاکھا)
شیو
برہمہ
شاستر ورد وسادھنا مطلب الٹا بیجا ہوا بھگتی روپی پودا

اُوپر والے ثبوتوں سے ثابت ہوا کے ایک مُول مالک کی بھگتی کرنے سے سادھک کا آتم کلیان ممکن ہے۔

دوسرے پرمان:- گیتا ادھیائے 3شلوک 10سے 15میں اسی اوپر بتائی بھگتی کا حوالا ہے۔

گیتا ادھیائے 3 شلوک 10 = پرجا پتی نے مطلب کُل کے مالک نے سرشٹی کے آدی(ابتداء کائنات) میں یگیہ کے ساتھ مطلب دھارمک کِریاوں کے گیان ساتھ پرجاؤں (عوام) کو اُتپن/پیدا کرکے حکم دیا تھا کہ تم سب دھارمک کِریاؤں ذریعی بڑھو۔ یہ یگیہ مطلب دھارمک کِریا تم لوگوں کو اچھت(من پسند) بھوگ پردھان کرنے والے ہیں۔(گیتا ادھیائے 3شلوک10)

اس شاستر انوکُل دھارمک کِریا دوارا دیوتاؤں (سنسار روپی پودے کی شاخاؤں)کو اُنت کرو مطلب پُورن پرماتما (مُول مالک)کو ایشٹ مانکر سادھنا کرنے سے شاخائیں اپنے آپ اُنت ہوجاتی ہیں جیسا کے پہلے ہی ثابت ہوچُکا ہے۔ پھر وہ دیوتا (شاخائیں بڑی ہوکر پھل دینگی) تم لوگوں کو اُنت کریں مطلب جب ہم ساشتر انوکُل سادھنا کرینگے تو ہمارے بھگتی کرم بنے گے، کرموں کا پھل یہ تینوں دیوتا (شری برہماجی، شری وشنو جی اور شری شو جی روپی شاخائیں ہی) دیتے ہیں۔اس طرح ایک دوسرے کو اُنت کرتے ہوئے تمہارا کلیا ن ہوگا اور اس سے دوسرے پرماتما کو پراپت ہوجاؤگے۔ (یہ گیا ن گیتا گیان داتا بتا رہا ہے) (گیتا ادھیائے 3شلوک11)

ساشتر انُوکل کیئے یگیہ مطلب دھارمک کِریائوں ذریعی بڑھائے ہوئے دیوتا مطلب سنسار روپی پودے کی شاخائیں تم لوگوں کو بنا مانگے ہی اچھت(من پسند) بھوگ نشچے(یقینی) ہی دیتے رہیں گے۔جیسے پودے کی مُول کی سینچائی کرنے سے پودا پیڑ بن جاتا ہے اور شاخائیں پھلوں سے لد پد ہوجاتی ہیں۔ پھر اُس پیڑ کی شاخائیں اپنے آپ ہر سال پھل دیتی رہیں گی یعنی آپ جی کا کیا شاستر انُوکُل بھگتی کرم کا پھل جو سنچت (جمع)ہوجاتا ہے، اُسے یہی دیوتا آپ کو دیتے رہیں گے، آپ مانگو یا نہ مانگو۔ اگر اُن دیوتاؤں دوارا دیا گیا آپ کا کرم سنسکار کا دھن دوبارا دھرم میں نہیں لگایا تو وہ سادھک بھگتی کا چور ہے۔ وہ مُستقبل میں پُنیہ رہت ہوکر ہانی (نقصان) اُٹھاتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 3شلوک 12)

یگیہ سے بچے ہوئے اَن کو کھانے والے سنت جن سب پاپوں سے مُکت ہو جاتے ہیں۔ مطلب ہے کہ تتو درشی سنت سب سے پہلے پرم اکشر برہم کو بھوگ لگا کر پھر بچے ہوئے بھوجن کو سب بھگتوں میں وترت کرتا (بانٹا) ہے۔ یہ پہچان ہے ست سادھنا کی تو وہ سنت سب بھگتی منتر بھی شاستر انُوکُل دیتا ہے۔ جس کارن سے سادھک سب پاپوں سے مُکت ہو کر ست لوک میں چلا جاتا ہے اور جو پاپی لوگ شاستر وِدھی انوسار دھارمک کریائیں نہیں کرتے یا دھرم نہیں کرتے، صرف اپنے شریر پُوشن کے لیے اَن(اناج) پکاتے ہیں۔ وہ تو پاپ کو ہی کھاتے ہیں۔ (گیتا ادھیائے 3شلوک 13)

سبھی جاندار اَن سے پیدا ہوتے ہیں مطلب اَن کھانے سے شریر میں بچے پیدا کرنے کا مادہ بنتا ہے جس سے سبھی جانداروں کی پیدائش ہوتے ہیں۔ اَن کی پیدائش بارش سے ہوتی ہے۔ بارش شاستر کے طریقے مطابق کیئے گئے یگیہ مطلب دھارمِک کِریائوں (مذہبی رسم وَ رواجوں) سے ہوتی ہے۔ یگیہ مطلب دھارمِک کِریا شاستروں میں بیان طریقے سے کیئے جاتے ہیں۔ کرم کو برہم مطلب چھر پُرش سے پیدا ہُوا جان کیونکہ ہم برہم (کال) کے لوک میں آئے ہیں۔ تو ہم کو کرم کرکے ہی سب حاصل ہوتا ہے۔ جب ہم ست لوک میں تھے، تب بنا کرم سب حاصل تھا۔ اس لیے کہا ہے کہ کرم کو برہم کال سے پیدا ہوا جان اور برہم کی پیدائش اوناشی پرماتما سے ہوئی۔ (جس کا ذِکر گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں ہے اور سرشٹی رچنا ادھیائے میں پڑھیں۔)اس سے ثابت ہوتا ہے کہ (سروَگتم برہم) سرویاپی پرم اکشر پرماتما مطلب پرم اکشر برہم سدا ہی یگیوں میں مطلب دھارمِک کِریائوں میں موجود ہے مطلب سب دھارمِک کِریائوں میں پرم اکشر برہم ایشٹ روپ (من پسند دیو کی صورت) میں پُوجیہ ہیں۔

(گیتا ادھیائے 3 شلوک 15-14)

پرم اکشر برہم گیتا گیان داتا سے اور ہے۔

گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں کہا ہے کہ ہے بھارت ! تو سبھی طرح سے اُس پرمیشور مطلب پرم اکشر برہم کی شرن میں جاؤ اُسی پرمیشور کی ہی کرِپا سے ہی تو پرم شانتی کو اور شاشوتم (لافانی) ستھان مطلب سناتن پرم دھام کو پراپت ہو گا۔

گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں گیتا گیان داتا نے بتایا ہے کہ تتوُدرشی سنت مِلنے کے بعد تتو گیان روپی شستر دوارا اگیان کاٹ اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں جنم نہیں لیتے مطلب اُن کو سناتن پرم دھام کی پراپتی ہو جاتی ہے، جہاں پرم شانتی ہے، کوئی کشٹ نہیں ہے، وہاں کسی کی بھی موت نہیں ہوتی، وہاں بڑھاپا نہیں ہوتا، کسی چیز کی کمی نہیں ہیں۔ جس پرمیشور سے سنسار روپی ورکش کی پرورِتی وستار کو پراپت ہوئی ہے، اُسی پرمیشور کی بھگتی کرنی چاہیے۔

گیتا ادھیائے 13 شلوک 17 میں گیتا گیان داتا نے بتایاہے کہ وہ پر برہم مطلب میرے سے دوسرا پربُھو دوسرے شبدوں میں پرم اکشر برہم (جِس کے بارے میں گیتا ادھیائے 8 شلوک 3 میں کہا ہے۔) جوتیوں کا بھی جوتی، مایا سے اَتی پرے کہا جاتا ہے، بودھ روپ (جاننے کے لائق) پرماتما تتو گیان سے حاصل کرنے لائق ہے اور سب کے ہردے (دل) میں نرِالی صورت میں موجود ہے، اُسی پرمیشور کی بھگتی کرنی چاہیے۔ (گیتا ادھیائے 13شلوک 17)۔

وچار کریں:۔ جس تتو گیان سے پرم اکشر برہم حاصل ہوتا ہے، اُسے سوکشم وید بھی کہتے ہیں۔ اُس کا گیان گیتا گیان داتا کو نہیں ہے۔ اس لیے گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 4 شلوک32اور 34میں بتایا ہے کہ یگیوں مطلب دھارمِک کرِیائوں کا تفصیل سے گیان خود (برہمنے مُکھے) سچید آنند گھن برہم پرماتما مطلب پرم اکشر برہم اپنے مُکھ کمل سے بول کر بتاتا ہے جو سچید آنند گھن برہم کی وانی کہی جاتی ہے، اُسے تتو گیان کہتے ہیں۔ اُسے جان کر سادھک سب پاپوں (گُنا ہوں) سے مُکت (آزاد)ہو جاتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 4شلوک 32)

پڑھنے والوں سے نویدن (عرض) ہے کہ گیتا ادھیائے 4 کے شلوک 32 کے مُول پاٹھ میں "برہمنے" شبد ہے۔ گیتا پریس گورکھ پُر سے چھپی/پرنٹ گیتا یا دوسری جگہوں سے چھپی گیتا میں انوادکوں (ترجمے کاروں) نے برہمنے کا ارتھ "وید" کیا ہے جو غلط ہے۔

گیتا ادھیائے 17 شلوک 23 میں بھی "برہمنے" شبد ہے، جس میں ترجمے کاروں نے ٹھیک ارتھ "سچید آنند گھن برہم" کیا ہے۔ اس لیے گیتا ادھیائے 4 شلوک 32 میں "برہمنے مُکھے" کا مطلب سچید آنند گھن برہم کے مُکھ کمل سے اُچرت وانی میں کرنا اُچت ہے۔

گیتا ادھیائے 4 شلوک 34 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ اُس تتو گیان کو جسے پرمیشور اپنے مُکھ کمل سے بتاتا ہے، تُو تتو درشی سنتوں کے پاس جا کر سمجھ، اُن کو ڈنڈوت پرنام کرنے سے، نمرتا پُوروک پرشن (سوال) کرنے سے وہ پرماتم تتو کو بھلی بھانتی جاننے والے تتو درشی مہاتما تجھے تتو گیا کا اُپدیش کریں گے۔

پربُھو پریمی پاٹھک جنوں! اس سے ثابت ہوا کے وہ تتو گیان جس سے پرم اکشر پرماتما ہوتا ہے، گیتا گرنتھ میں نہیں ہے۔ گیتا چاروں ویدوں (رُگ وید، یجُروید، سام وید اور اتھروید) کا مختصر روپ ہے، اُن کا سار انش ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کے سوکشم وید والا تتو گیان کسی بھی مقبول سدگرنتھ میں نہیں ہے۔ وہ گیان میرے (سنت رامپال داس) پاس ہے، دنیا میں کسی کے پاس نہیں ہے۔

سوال:- کیا شری برہما جی رجگُن، شری وشنو جی ستگُن اور شری شِو جی تموگُن بھی اِشٹ روپ میں پُوجیہ نہیں ہے؟ ہندو دھرم میں انہیں دیوتاؤں کی پُوجا کی جاتی ہے۔ ہندو دھرم گُرو، شنکر آچاریہ اور دوسرے انہیں کی پُوجا اِشٹ روپ میں مان کر کرنے کو کہتے ہیں، وہ خود بھی کرتے ہیں۔ آپ کی بات اوشواسنیہ (بے بھروسہ) لگتی ہے، کیا آپ گیتا میں ثابت کر سکتے ہیں؟

جواب:- ہندو دھرم کے دھرم گُروؤں کو اپنے سد گرنتھوں کا ہی گیان نہیں۔ جیسے اکشر گیان دینے والے ادھیاپک (ٹیچر) کو اپنی پڑھانے والی کتابوں میں لکھے لیکھ کا ہی گیان نہیں تو وہ

ٹیچر شاگردوں کے لیے لابھ دائیک نہیں ہوتا ہے۔ وہ ماسٹر ٹھیک نہیں، یہی حالت ہندو دھرم کے دھرم گُروؤں کی ہے۔

ثبوت:- شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ تینوں گُنوں سے (رجگُن شری برہما جی سے پیدائش، ستگُن شری وشنو جی سے دیکھ بال اور تم گُن شری شنکر جی سے خاتمہ جو ہو رہا ہے، اُس کا نمت (سبب) میں ہوں، لیکن اُن میں میں اور وہ مجھ میں نہیں ہیں۔(گیتا ادھیائے 7 شلوک 12)

پہلے یہ ثابت کرتے ہیں کہ رجگُن برہما، ستگُن وشنو اور تم گُن شو شنکر ہے:-

1- مارکنڈے پُران (گیتا پریس گورکھ پُر سے چھپی صرف ہندی سچیتر موٹا ٹائیپ) کے صفحہ 123 پر لکھا ہے کہ برہما، وشنو اور مھیش برہم کی پردھان شکتیاں ہیں۔ یہ ہی تین گُن ہیں، یہ ہی تین دیوتا ہیں۔

2- شری دیوی پُران (شری کھیم چند شری کرشن چند ویکینٹ شور پریس ممبئی سے چھپی) کے تیسرے اسکند کے ادھیائے 5 شلوک 8 میں کہا ہے:-

یدھا دیا دھرمنا سدھا ایکے کتھم اہم وِہتے تموگُنھ
کمل جے رجگُنہ کتھم وِہتے چھشری ہری ست گُنھ (دیوی پُران 3/5/ 8)

انواد(ترجمہ) :- بھگوان شِو اپنی ماتا دُرگا جی سے سوال کر رہے ہیں کہ اے ماتا! اگر آپ ہم پر دیا یکت(مہربان) ہیں تو مجھے تموگُن کیوں پیدا کیا؟ کمل سے پیدا برہما جی کو رجوگُن اور شری وشنو جی کو ستگُن کیو بنایا؟

اس سے یہ ثابت ہو کہ 1- رجگُن کہو چاہے برہما جی کہو، 2- ستگُن کہو چاہے وشنو جی کہو، 3- تمگُن کہو چاہے شو جی کہو۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 کا بھاؤ ارتھ:- گیتا گیان داتا کال برہم ہے۔ ثبوت گیتا ادھیائے 11 شلوک 31-32، ادھیائے 11 شلوک 31 میں ارجُن نے پُوچھا کہ :- اے مہابھاؤ! آپ کون ہیں؟ جب کہ شری کرشن جی تو ارجُن کے سالے تھے۔ شری کرشن جی کی بہن

سُبھدرا کا وواہ (شادی) ارجُن سے ہوا تھا۔ وچار کریں کہ اگر گیتا گیان داتا شری کرشن ہوتے تو ارجُن کو یہ جاننے کی نوبت نہیں آتی کہ آپ کون ہو؟ کیا جیجا اپنے سالے کو نہیں جانتا؟ حقیقت میں شری کرشن جی کے جسم میں پریت وت پرویش (داخل) کرکے کال برہم گیتا گیان بول رہا تھا۔ (مزید ثبوتوں کے لیے پڑھیں کتابیں"گیتا تیرا گیان امرت " "گہری نظر گیتا میں "، " گیان گنگا"، ادھاتمک گیان گنگا اور دیکھیں ستسنگ کی D.V.D شریمد بھگوت گیتا کا گیان کس نے بولا۔ یہ سب ہماری Web Site =www.jagatgururampalji.org پر موجود ہیں فری ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ You Tube پر بھی Search کر سکتے ہیں۔ (SatSang Barwala یا Ashram) (Sant Rampal Ji) گیتا گیان داتا کال برہم ہے جو گیتا ادھیائے 11 شلوک 32 میں خود کہہ رہا ہے کہ میں کال ہوں، اب پرورت/پیش ہوا ہوں مطلب اب پرکٹ ہوا ہوں۔ اگر شری کرشن جی گیتا گیان بول رہے ہوتے تو یہ نہیں کہتے کہ میں اب آیا ہوں کیونکہ شری کرشن جی تو پہلے ہی موجود تھے۔ شری کرشن جی نے کبھی پہلے نہیں کہا کہ میں کال ہوں، نہ کبھی بعد میں کہا کہ سب کا ناش کرنے والا بڑھا ہوا کال ہوں۔ کوروں کی سبھا میں اپنا وراٹ روپ بھی دکھایا تھا۔ وراٹ روپ بھگتی یُکت ہر ایک آتما کا ہوتا ہے۔ کوئی کوئی ہی اسے ظاہر کرسکتا ہے۔ یہ بھگتی کی شکتی کے مطابق ہوتا ہے۔

گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 11 شلوک 47 میں کہا ہے کہ ارجُن! میرا یہ وراٹ روپ تیرے علاوہ پہلے کسی نے نہیں دیکھا ہے۔ "پڑھنے والوں سے عرض ہے کہ شری کرشن جی نے تو اپنا وراٹ رُوپ پہلے کوروں کی سبھا میں دیکھایا تھا "جو موجود سینکڑوں کوروں سہت ہزاروں نے دیکھا تھا۔ اگر شری کرشن جی گیتا گیان بول رہے ہوتے تو یہ کبھی بھی نہیں کہتے کے یہ میرا وِراٹ روپ تیرے علاوہ پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ گیتا گیان داتا "کال برہم "ہے جسے گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 میں چھر پُرش کہا گیا ہے۔ جس نے گیتا ادھیائے 8 شلوک 13 میں کہا ہے کہ:-

"اوم اِتی ایک اکشرم برہم وِوہارن مام انُوسمرن

یہ پریاتی تیجن دیھم سہ یاتی پرمام گتیم"

ترجمہ :- گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ (مام برہم) مجھ برہم کا (اوم اِتی ایک اکشرم) یہ ایک اوم لفظ ہے۔ (وِوہارن) بول کے (انُو سمرن) سمرن کرتا ہوا (یہ پریاتی تیجن دیھم) جو سادھک شریر تیاگ کر جاتا ہے، (سہ یاتی پرمام گتیم) وہ اوم نام سے ہونے والی پرم گتی کو حاصل ہوتا ہے، اسی کو اور ظاہر کرتا ہوں۔

شری دیوی پُران (سچیتر موٹا ٹائیپ صرف ہندی،گیتا پریس گورکھ پُور سے چھپی) کے ساتویں اسکند میں صفحہ نمبر 562-563 پر موضوع اس طرح ہے:-

شری دیوی جی راجا ہمالیہ کو برہم گیان اُپدیش دیتی ہے۔ کہا کہ اے راجن! تُو اوم نام کا جاپ کر جس سے برہم کی حاصلات ہوتی ہے۔ یہ اوم نام برہم جاپ منتر ہے اور سب باتوں کو، پُوجاؤں کو چھوڑ کر صرف ایک اوم نام کا جاپ کر، برہم حاصلات کا اُدیشیہ (مقصد) رکھ، تیرا کلیان ہو۔ اس سے برہم کو حاصل ہوجائے گا، وہ برہم دِویہ آکاش روپی برہم لوک میں رہتا ہے۔ اس دیوی پُران سے یہ ثابت ہوا کہ اوم نام جاپ برہم کا ہے۔

دوسرا ثبوت:- شری شو مہا پُران (گیتا پریس گورکھ پُر سے چھپی سچیتر موٹا ٹائیپ) کے وِدویھشور سنہیتا کے صفحہ 23 سے 25 صفحہ پر پرکرن اس طرح ہے:-

ایک وقت شری برہما جی رجگُن اور وشنو جی ستوگُن کی جنگ ہوگئ۔ سبب تھا کہ شری برہما جی نے شری وشنو جی کے نواس (رہائش) پر جاکر کہا کہ اے ابھیمانی! تو نے میرے آنے پر اُٹھ کر احترام نہیں کیا، تُو پُتر ہوکر بھی پِتا کا احترام نہیں کرتا۔ میں سارے جگت کی اُتپتی کرنے والا سب کا پِتا ہوں۔ یہ وچن سُن کر شری وشنو جی کو اندر سے تو بہت غصہ آیا لیکن اُوپر سے مُسکراتے ہوئے کہا کہ آجا پُتر، میں تیرا پِتا ہوں۔ تیری اُتپتی میرے نابھی کمل سے ہوئی ہے۔ اسی بات پر دونوں نے ہتھیار اُٹھا لیے، آپس میں جنگ کرنے لگے اُسی وقت کال برہم نے ان دونوں کے بیچ میں ایک روشنی والا ستمب (کھمبا) کھڑا کردیا۔ جس کارن سے دونوں نے جنگ کرنا بند کردی۔ اُسی وقت کال برہم نے اپنے بیٹے شِو کا روپ بنایا اور اپنی پتنی دُرگا کو پاروتی بنا کر

اُن کے پاس پرکٹ ہوگئے۔اُن دونوں سے کہا کہ تم دونوں کو گیان نہیں ہے کہ یہاں کا ایش کون ہے؟ میں برہم ہوں۔ یہ سنسار میرا ہے، اے وشنو اور برہما! تم دونوں نے تپ کرکے میرے سے ایک ایک کِرت حاصل کیئے ہیں۔ برہما کو سرشٹی کی اُتپتی اور وشنو کو ستھتی۔ پُترو سُنوں!میں نے اسی طرح مہیش اور رُودر کو بھی ایک ایک کرت سنہار اور تِرو بھاؤ دیے ہیں۔ پھر کہا ہے کہ میرا ایک اکشر اوم منتر جاپ کرنے کا ہے۔ یہ پانچ اوَیوں (ا، اُ، ی، ناد اور بِندُو) کا جمع ایک "اوم" اکشر منتر بنا ہے۔ پاٹھک جنوں کو واضح ہوا کہ ""اوم" ایک اکشر برہم کا جاپ منتر ہے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ شری برہما، شری وشنو اور شری مہیش سے انیہ کال برہم ہے اور برہما جی، وشنو جی اور شِو جی تینوں کال برہم کے پُتر ہیں۔

دوسرا ثبوت:- شری شو مہاپُران (گیتا پریس گورکھ پُر سے چھپی، سچیتر موٹا ٹائیپ) میں رُودر سنہیتا کے صفحہ 110پر لکھا ہے کہ رجگُن برہما، ستگُن وشنو، اور تمگُن شو تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں۔ میں ان سے الگ ہوں۔

ان سارے ثبوتوں سے ثابت ہوا کہ گیتا گیان داتا کال برہم ہے، اسے شراپ (بد دُعا) لگا ہے کہ یہ روزانہ ایک لاکھ مانو شریر دھاری پرانیوں کو کھائے گا اور سوا لاکھ روزانہ پیدا کرے گا۔

اس کارن سے اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو ایک ایک گُن یکت بنا رکھا ہے، اُن کے جسم سے نکل رہے گُنوں کا سوکشم اثر ہر ایک پرانی کو بے بس کرکے کام کرواتا ہے۔ جیسے باورچی خانے میں مرچوں کا چھونک لگتا ہے، چھینک آتی ہے۔ اُن چھینکوں کو کوئی نہیں روک پاتا۔ ستھول روپ میں مرچ باورچی خانے میں ہوتی ہیں، اُن سے نکلے گُن نے دوُر کمرے میں بیٹھے لوگوں کو متاثر کردیا۔

اسی طرح تینوں دیوتا (شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شو جی)اپنے اپنے لوکوں میں رہتے ہیں، لیکن اُن کے جسم سے نکل رہے گُنوں کا سوکشم اثر تینوں لوکوں (سورگ لوک، پاتال لوک، پرتھوی لوک)کے جانداروں کو پربھاوَت (متاثر) کرتا رہتا ہے۔ جس سے کال برہم

کے لیے ایک لاکھ انسانوں کا خوراک تیار ہوتا ہے۔ اس لیے گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 میں گیتا گیان داتا برہم نے کہا ہے کہ:-

تینوں گُنوں سے جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اُس کا نمت کارن میں ہی ہوں۔ جیسے رجگن برہما جی سے اُتپتی ستگن وشنو جی سے ستھیتی اور تمگن شوجی سے سنہار ہوتا ہے۔ یہ سب میرے لیے ہی اُن کے دوارا ہو رہا ہے ایسا جان، لیکن وہ مجھ میں اور میں اُن میں نہیں ہوں کیونکہ کال برہم اُن تینوں دیوتاؤں سے الگ رہتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 7شلوک 12)

سارا سنسار ان ہی تینوں گُنوں (رجگن برہما، ستگن وشنو اور تمگن شو) پر ہی موہت ہے۔ ان ہی تک گیان رکھتا ہے۔ ان تینوں دیوتاؤں سے پرے مجھ کو اور (اوِیم) اُس اویناشی پرماتما(امر پرماتما) کو نہیں جانتا۔ (گیتا ادھیائے7شلوک 13)

کیونکہ یہ الوکک ترِی گُن معی مایا میری مایا (یعنی میرے بیٹوں کے ذریعے پھیلایا مایا جال) بڑی دُستر ہے، نکمی ہے۔ جو سادھک صرف مجھ (کال برہم) کو بھجتے ہیں، وہ اس مایا (برہما، وشنو، مھیش کی بھگتی سے ہونے والے لابھ (فائدے)سے ادھیک لابھ برہم بھگتی میں ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ جو ان تینوں سے ملنے والے لابھ (فائدے) کو چھوڑ کر کال برہم کی سادھنا کرتے ہیں، وہ اُن کا اُلنگھن کر کے مطلب اُن کی سادھنا کا تیاگ کر دیتے ہیں) کا اُلنگھن کر جاتے ہیں۔ (گیتا ادھیائے 7شلوک 14)

گیتا ادھیائے 7 شلوک 15 میں کہا ہے کہ:- تینوں گُنوں (رجگن برہما جی، ستگن وشنو جی اور تمگن شوجی) روپی مایا جال دوارا جن کا گیان ہرا جا چُکا ہے مطلب جو سادھک ان تینوں دیوتاؤں سے الگ پربھو کو نہیں جانتے۔ ان ہی سے ملنے والے معمولی لابھ سے ہی موکش مان کر ان ہی سے چپکے رہتے ہیں، ان ہی کی پُوجا کرتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ اسُر سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے، منشوں میں نیچ، دُشِت کرم کرنے والے مُورکھ جن مجھ کال برہم کو نہیں بھجتے۔ (گیتا ادھیائے 7شلوک15)

گیتا ادھیائے 14 شلوک 19 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ جس وقت درشٹا مطلب تتو گیان سُننے والا اور جو تینوں گُنوں (رجگُن برہما، ستگُن وشنو اور تمگُن شو) کی ایشٹ روپ میں پُوجا کرنے والا اپنی پرانی دھارنا کو نہیں بدلتا مطلب ان تینوں کے علاوہ کسی کو کرتا نہیں مانتا اور ان تینوں سے پرے پُورن پرماتما کا گیان بھی حاصل کر لیتا ہے، وہ میرے ہی جال میں رہ جاتا ہے۔ (گیتا ادھیائے 14 شلوک 19)

گیتا ادھیائے 14 شلوک 20 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ دیھ دھاری مُنش ان تینوں کا اُلنگھن کرکے مطلب ان تینوں کی پُوجا چھوڑ کر ہی جنم مرن اور بڑھاپے کے اور دوسرے سب دُکھوں سے آزاد ہوکر پرم آنند مطلب گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور ادھیائے 15 شلوک 4 میں بتائی پرم شانتی اور سناتن پرم دھام کو حاصل ہوتا ہے۔

سار انش (نچوڑ):- تینوں دیوتاؤں (برہما جی رجگُن، وشنوجی ستگُن اور شو جی تمگُن) کی پُوجا کرنے والے راکشش سبھاؤ کو دھارن کیئے ہوئے منشوں میں نیچ، دُشت کرم کرنے والے مُورکھ کہا ہے۔ مطلب ان کی پُوجا نہیں کرنی چاہیے۔

سبب:- 1- شری برہما جی رجگُن کی پُوجا ہرناکشپ نے کی تھی، اپنے پُتر پرہلاد کا دشمن بن گیا، راکشش کہلایا، کُتے والی موت مرا۔

2-شری شو جی تموگُن کی پُوجا راون نے کی تھی، جگت جننی سیتا کو اُٹھایا، پتنی بنانے کی غلط کوشش کی، راکشش کہلایا، کُتے کی کی موت مرا۔ بھسماسُر نے بھی تم گُن شو جی کی پُوجا کی تھی، راکشش کہلایا، بے موت ماراگیا۔

3-شری وشنو جی کی پُوجا کرنے والے ویشنوَ کہلاتے ہیں۔ ایک وقت ہری دُوار میں ایک کُمبھ کا پروَ(میلا) لگا۔ اُس پروَ میں سنان کرنے کے لیے سارے سنت (گری، پُوری، ناتھ، ناگا) پہنچ گئے۔ ناگا شری شو جی تمگُن کے پُوجاری ہوتے ہیں اور ویشنوَ شری وشنو ست گُن کے پُوجاری ہوتے ہیں۔ سبھی ہری دُوار میں ہر کی پیڑی پر سنان کرنے کی تیاری کرنے لگے جو سنکھیا میں لگ بھگ 20 ہزار تھے۔ کچھ دیر بعد اتنی ہی تعداد میں ویشنو سادھو ہر کی پیڑیوں پر پہنچ

گئے۔ ویشنو سادھوں نے ناگاؤں سے کہا کہ ہم سریشٹ ہیں، ہم پہلے سنان کریں گے۔ اسی بات پر جھگڑا ہوگیا۔ تلوار، کٹاری، چھروں سے لڑنے لگے، لگ بھگ 25 ہزار دونوں طرفوں کے سادھو تینوں گُنوں کے اُپاسک کٹ کر مر گئے۔

اس لیے گیتا ادھیائے 7 شلوک 12 سے 15 میں تینوں گُنوں (رجُگن برہما جی، ست گُن وشنو جی اور تمُگن شو جی) کے پجاریوں کو راکشس سبھاؤ کو دھارن کیے ہوئے منشوں میں نیچ دُشت کرم کرنے والے مُورکھ کہا ہے۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ شری برہما رجُگن، شری وشنوستگُن اور شری شو تموگُن کی بھگتی کرنے والے مُورکھ، راکشس، منشوں میں نیچ اور گھٹیا کرم کرنے والے مُورکھ لوگ ہیں مطلب ان کی پُوجا کرنا شریمد بھگوت گیتا میں منع کیا ہے، ان کی ایشٹ روپ میں پُوجا فضول بیکار ہے۔

"پُوجا اور سادھنا میں فرق"

سوال:- کال برہم کی پُوجا کرنی چاہیے یا نہیں؟ گیتا میں ثبوت دکھائیں۔

جواب:- نہیں کرنی چاہیے۔ پہلے آپ جی کو پُوجا اور سادھنا کا فرق بتاتے ہیں۔

بھگتی مطلب پُوجا:- جیسے ہمیں پتا ہے کہ دھرتی کے اندر میٹھا شیتل جل (پانی) ہے۔ اُس کو حاصل کیسے کیا جا سکتا ہے؟ اُس کے لیے بوکی کے دوارا زمین میں سوراخ کیا جاتا ہے، اُس سوراخ (Bore) میں لوہے کی پائیپ ڈالی جاتی ہے، پھر ہینڈ پمپ (نل) کی مشین لگائی جاتی ہے، تب وہ شیتل جیون داتا جل (پانی) حاصل ہوتا ہے۔

ہمارا پُوجیہ جل ہے، اُس کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے اُپکرن (اوزار) اور کوشش سادھنا جانیں۔ اگر ہم اپکرنوں (اوزاروں) کی پُوجا میں لگے رہے تو جل حاصل نہیں کر سکتے، اوزاروں کے ذریعے پُوجیہ وستُو حاصل ہوتی ہے۔

مثال طور:- جیسے پتی ورتا عورت خاندان کے سب میمبروں کا احترام کرتی ہے، ساس سسُر کا ماتا پِتا کے سمان، نند کا بڑی چھوٹی بہن کے سمان، جیٹھ دیور کا بڑے چھوٹے بھائی کے

سمان، جیٹھانی دیورانی کا بڑی چھوٹی بہنوں کے سمان، لیکن وہ پُوجا اپنے پتی کی کرتی ہے۔ جب وہ الگ ہوتے ہیں تو اپنے حصے کی ساری چیزیں اُٹھا کر اپنے پتی والے مکان میں لے جاتی ہے۔

دوسرا مثال:- جیسے ہماری خواہش آم کھانے کی ہوتی ہے، ہمارے لیے آم کا پھل پُوجیہ ہے۔ اُسے حاصل کرنے کے لیے دھن کی ضرورت پڑتی ہے۔ دھن جمع کرنے کے لیے مزدُوری /نوکری / کھیتی باڑی کرنی پڑتی ہے، تب آم کا پھل حاصل ہوتا ہے۔ اس لیے آم پُوجیہ ہے اور دوسری کِریہ سادھنا ہے۔ سادھیہ وستُو کو حاصل کرنے کے لیے سادھنا کرنی پڑتی ہے، سادھنا الگ ہے، پُوجا مطلب بھگتی الگ ہے۔ ثابت ہوا۔

سوال چل رہا ہے کہ کیا برہم کی پُوجا کرنی چاہیے۔ جواب میں کہا ہے کہ نہیں کرنی چاہیے۔ اب شریمد بھگوت گیتا میں ثبوت دکھاتے ہیں۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک 12سے 15میں تو گیتا گیان داتا نے بتا دیا کہ تینوں گُنوں (رجُگن شری برہما جی، ستگُن شری وشنو جی اور تموگُن شری شو جی) کی بھگتی فضول ہے۔ پھر گیتا ادھیائے 7کے شلوک 16-17-18 میں گیتا گیان داتا برہم نے اپنی بھگتی سے ہونے والی گتی مطلب موکش کو "اُنوتم "مطلب گھٹیا بتایا ہے۔ بتایا ہے کہ میری بھگتی چار پر کار کے لوگ کرتے ہیں۔

1- ارتھارتھی:- دھن لابھ کے لیے ویدوں کے متعلق دھارمک کِریا کرنے والے۔

2- آرتھ:- دُکھ دُور کروانے کے لیے ویدوں انوسار دھارمک کِریا کرنے والے۔

3- جگیاسو:- پرماتما کے بارے میں جاننے کے اچھک (طلبگار)۔

(گیان گرھن کر کے خود وکتا بن جانے والے)

ان تینوں قسموں کے برہم پُوجاریوں کو فضول بتایا ہے۔

4. گیانی:- گیانی کو پتا چلتا ہے کے مانش جنم بڑا درلبھ ہے۔ منشیہ جیون پراپت کر کے آتم کلیان کرانا چاہیے۔ انہیں یہ بھی گیان ہو جاتا ہے کہ دوسرے دیوتاؤں کی پوجا سے موکش لابھ ہونے والا نہیں ہے۔ اس ایک پرماتما کی بھگتی نتیہ من (خصوصی طور) سے کرنے سے پورن موکش ممکن ہے۔ ان کو تتودرشی

سنت نہ ملنے سے انھونے جیسا بھی ویدوں کو جانا، اسی ادھار سے برہم کو ایک سمرتھ پربھوم مان کر یجر وید ادھیائے 40 منتر 15 سے اوم نام لیکر بھگتی کی، لیکن پورن موکش نہیں ہوا۔ اوم نام برہم سادھنا کا ہے۔ اس سے برہم لوک پراپت ہوتا ہے۔ جو کے پہلے ہی ثابت ہوا چکا ہے۔ گیتا ادھیائے 8 شلوک 16 میں کہا ہے کے برہم لوک پرینت (تک) سب لوک پنراورتی (دوبارہ آنا) میں ہیں۔ مطلب برہم لوک میں گئے سادھک بھی دوبارہ لوٹ کر سنسار میں جنم مرتیو کے چکر میں گرتے ہیں۔

کال برہم کی سادھنا سے موکش پراپت نہیں ہوتا۔ جو گیتا ادھیائے 15 کے شلوک 4 میں بتایا ہے کے "تتو گیان سے اگیان کو کاٹ کر پرمیشور کے اس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے کے بعد سادھک پھر لوٹ کر سنسار میں کبھی واپس نہیں آتے۔"

سبب :- ایک چنک رشی نام کا گیانی آتما تھا اس نے اوم نام کا جاپ ہزاروں سال کیا جس سے اُس میں سِدھیاں آگئی۔ برہم کی سادھنا کرنے سے جنم مرتیو، سرگ نرک سدا بنا رہیگا کیونکہ گیتا ادھیائے 2 کے شلوک 2، گیتا ادھیائے 4 شلوک 5، گیتا ادھیائے 10 شلوک 2 میں گیتا گیان داتا نے کہا ہے کہ ارجن! تیرے اور میرے انیکوں جنم ہوچکے ہیں، تو نہیں جانتا میں جانتا ہوں تو، میں اور یہ سارے راجا لوگ پہلے بھی جنمے تھے، آگے بھی جنمیں گے، یہ نہ سوچ کہ ہم سب ابھی جنمے ہیں میری پیدائش کو مہرشی جن اور یہ دیوتا نہیں جانتے کیونکہ یہ سب میرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب گیتا گیان داتا برہم بھی جنمتا مرتا ہے تو اس کے پوجاری امر کیسے ہوسکتے ہیں؟ اس سے یہ ثابت ہوا کہ برہم کی اُپاسنا سے وہ موکش نہیں ہو سکتا جو گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں اور گیتا ادھیائے 15 شلوک 4 میں کہا ہے ان شلوکوں میں گیتا گیان داتا نے سپشٹ نردیش)واضح حکم (دیا ہے کے اے پارتھ! تو سروَبھاو سے اس پرمیشور پرم اکشر برہم کی شرن میں جا۔ اُس پرمیشور کی کرپا سے تو پرم شانتی کو اور سناتن پرم دھام کو پراپت ہوگا۔ تتوگیان سمجھ کر اس کے بعد پرماتما کے اُس پرم پد کی کھوج کرنی چاہیے جہاں جانے

کے بعد سادھک پھر لوٹ کر واپس کبھی نہیں آتے، ویچار کریں کہ گیتا گیان داتا تو سوئم جنمتا، مرتا ہے اس لیئے برہم سے ہونے والی گتی انوتم کہی ہے۔

اب چنک رشی کا پرسنگ آگے سناتے ہیں:- چنک رشی نے اوم نام کا جاپ اور ہٹھ یوگ کیا۔ ویدوں(رگوید یجروید، اتھروید، ساموید) میں بتائی بھگتی سے پرماتما پراپتی نہیں ہوتی، اس کا پرمان گیتا ادھیائے 11 شلوک 48،47 میں ہے گیتا گیان داتا برہم نے بتایا ہے کہ اے ارجن! مجھ کال برہم کا یہ وراٹ روپ ہے میرے اس روپ کے درشن مطلب برہم پراپتی نہ تو ویدوں میں ورنت ودہی سے مطلب اوم نام کے جاپ سے، نہ تپ سے، نہ ہوَن وغیرہ یگوں سے ہوتی ہیں مطلب ویدوں میں ورنت وردہی سے برہم پراپتی نہیں ہوتی، یہی کارن رہا کہ چنک رشی جیسے بھی برہم کو نراکار کہتے ہے۔چنک رشی میں بھی سدھیاں آگئی، جس کارن سے سنسار میں پرسد(مقبول) ہوگیا۔ سدہی پراپت سادھک ورشوں کی سادھنا سے کی گئی چارج بیٹری سے کسی کو شراپ دے کر اپنی بھگی کا ناش کرتے ہیں اور سنسار میں پرشنسا(تعریف) کے پاتر بن کر سوئم پر بھوبن بیٹھتے ہیں۔

ایک مانداتا چکرورتی راجا تھا:- اس کا پوری دھرتی پر راج تھا، اس نے اپنے راجیہ میں یہ جانچنہ چاہا کہ دھرتی کے دوسرے راجا جو میرے آدھیں ہیں کیا ان میں سے کوئی سوتنتر ہونا چاہتا ہے؟ اس لیئے راجا نے اپنے نجی گھوڑے کے گلے میں ایک پتر (خط) لکھ کر باندھ دیا جس کسی راجا کو مانداتا راجا کی پرادینتا سویکار نہ ہو، وہ اس گھوڑے کو پکڑلے اور جنگ کے لیئے تیار ہو جائے، راجا کے پاس 72 اکشونی سینا(فوج) ہے۔اس گھوڑے کے ساتھ سیکڑوں فوجی بھی چلے۔ ساری دھرتی پر چکر لگایا ۔ کسی راجا نے اس گھوڑے کو نہیں پکڑا، اس سے ظاہرا ہوا کہ پوری دھرتی کے چھوٹے راجا مانداتا چکرورتی شاسک مانداتا کے آدہین (ماتحت) ہیں سب فوجی جو گھوڑے کے ساتھ تھے، خوشی سے واپس آرہے تھے، راستہ میں رشی چنک کی کوٹیہ تھی، چنک رشی نے سینکوں سے پوچھا جو گھوڑے پر سوار تھے کے اے سینکوں! کہاں گئے تھے؟ اس گھوڑے کا سوار کہاں گیا؟ سینکوں نے رشی جی کو ساری بات بتائی رشی نے کہا کیا کسی نے راجا ماندھاتا کا یدھ سویکار نہیں کیا؟ (سپاہی بولے ہے کسی کے بازوں میں دم، پلایا ہے کسی ماں نے دودھ جو ہمارے راجا کے ساتھ جنگ کرے، راجا کے پاس 172 کشونی مطلب 72 کروڑ فوجی ہیں، جاڑ توڑ دینگے اگر

کسی نے ہمت کی تو، رشی چنک جو کال برہم کا پوجاری تھا۔ اس نے کہا کہ اے سینکوں! آپ کے راجا کا یدھ میں نے قبول کر لیا، یہ گھوڑا باندھ دو میری کوٹیا والے پیڑ میں سینک بولے اے کنگلے! تیرے پاس دانے تو کھانے کے لیئے نہیں ہیں کیا یدھ کرے گا تو راجا ماندھاتا کے ساتھ؟ اپنی بھگتی کر لے کیوں شایت بول دے رہی ہے مطلب تیری کیوں سامت آئی ہے؟ رشی نے کہا جو ہو گا سو دیکھا جائیگا۔ جاؤں کہہ دو تمہارے راجا کو کہ تمہارا یدھ چنک رشی نے سویکار کر لیا ہے۔ راجا کو پتہ چلا تو سوچا کے آج ایک کنگسا سر پھرے رشی کی ہمت ہوئی ہے کل کوئی دوسرا ہمت کرے گا۔ برائی کو شروع میں ہی ختم کرنی چاہیے عوام کو خوف زدہ کرنے کے لیے ایک وکتی کو مارنے کے لیئے جارانے 72 کروڑ فوج کی چار ٹکریاں بنائی، ایک ٹکڑی 18 کروڑ فوج پہلے بھجی رشی سے جنگ کرنے کے لیئے کال برہم کے پوجاری چنک رشی نے سدھی شکتی سے 4 پُوتلیا بنائی مطلب چار پرمانو بم تیار کیئے، ایک پتلی چھوڑی اس نے 18 کروڑ فوج کو کاٹ ڈالا، راجانے دوسری ٹکری بھیجی، رشی نے دوسری پتل ی چھوڑ، اس طرح راجام اندھاتا کی 72 اکشونی فوج کا ناش کال برہم کے پوجاری چنک رشی نے کر دیا۔

ذرا سوچیں کہ:- رشی مہرشیوں کو راجاؤں کے بیچ میں ٹانگ نہیں اڑانی چاہیے سبب یہ ہے کہ رشیوں نے ہزاروں سالوں اوم نام کا جاپ کیا پرماتما پراپتی کے لیئے، پرماتما ملا نہیں کیونکہ گیتا ادھیائے 48-47 لکھا ہے کہ ویدوں میں (چاروں ویدوں میں رگوید، یجر وید، سامو ید اور اتھر وید) میں بتائی گئی بھگتی سادھنا سے برہم پراپتی نہیں ہوتی، اس لیئے اس میں سے رشیوں میں سدھیاں ظاہر ہو جاتی ہیں اگیانتا (نہ سمجھی) کے کارن اسی بھول بھولیہ کو یہ بھگتی کی اپلدھی مان بیھٹے، جس کارن سے بھگتی کر کے بھی اس پد کو پراپت نہیں کر سکے، جہاں جانے کے بعد دوبارہ جنم نہیں ہوتا کیونکہ ان کو تتودرشی سنت نہیں ملے سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

کبیر گروبن کاہونہ پایا گیان، جیوان تھوتھا بُھس چھڑے موڈ کسانا،

گروبن وید پڑھے جو پرانی، سمجھے نہ سار رہے اگیانی

غریب بھترا کشونی کھا گیا، چنک رشیشور ایک، دیھ داری جورا پھریں، سبھئ کال کے بھیش۔

بھاوَارتھ:-تتودرشی سنت گرو نہ ملنے کے کارن جو سادھنا سادھک کرتے ہیں شاستر ودھی تیاگ کر من مانا آچرن ہوتا ہے جس سے کوئی لابھ سادھک کو نہیں ہوتا، گیتا ادھیائے 23-24 میں ثبوت ہے کہ اے بھارت! جو سادھک شاستر ودھی کو تیاگ کر من مانا آچرن کرتا ہے اس کو نہ تو سکھ ہوتا ہے اور سدھی پراپتی اور ناہی اس کی گتی مطلب موکش ہوتا ہے۔ اس سے تیرے لیئے شاستر ہی پرمان ہیں کہ کون سی سادھنا کرنی چاہیے اور کون سی نہیں کرنی چاہیے۔

گرو بن مطلب تتودرشی بنا چاہے، وید کو پڑھتے رہو، چاہے ان کو کنٹھست بھی کر لو جیسے پہلے برہمن ویدوں کے منتروں کو یاد کر لیتے تھے، جو چاروں ویدوں کے منتر یاد کر لیتا تھا، وہ چتر ویدی کہلاتا تھا، جو تین ویدوں کے منتر یاد کر لیتا تھا وہ ترویدی کہلاتا تھا لیکن ان کو ویدوں کے گڈر ہسیوں کا گیان نہ ہونے کے کارن وہ رشی جن وید کو پڑھ کر گھوٹ کر بھی اگیانی رہے سوکشم وید میں کہا ہے کہ

"پیٹھ منو کھاداکھ لدی ہے، اونٹ کھات ہے بول"

بھاوارتھ ہے کہ پہلے کے وقت میں ریگستاں میں اونٹوں پر منو کھاداکھ لاد کر لے جاتے تھے، اونٹ پیٹھ پر تو اتنی سوادیشٹھ (ذائیقدار) منو کھاداکھ لدے ہوئے ہوتا تھا، اور سوئم ببول (کنکر) پیڑ کے کانٹوں میں مکھ مار مار کر ببول کے پتے کھا رہا تھا، بنا گیان کے سارے رشی جی چاروں ویدوں روپی منو کا داکھ لادے پھر رہے تھے، اور پوجا کرتے تھے کال برہم روپی ببول کی جس سے نہ سناتن پرم دھام اور نہ ہی پرم شانتی پراپت ہوتی تھی پھر سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

بنجارے کے بیل جوں، پھرا دیش ودیش، کھانڈ چھوڑ بھس کھات ہے، بن ست گرو اپدیش۔

بھاوارتھ ہے کہ پہلے کے وقت میں بیلوں کے اوپر گدھے کی طرح تھیلا (بورا) رکھ کر اس میں کھانڈ بھر کر بنجارے مطلب واپاری لوک ایک جگھ سے دوسری جگھ لے جاتے تھے بیل کی پیٹھ پر بورے میں کھانڈ ہے، سوئم بھس کھایا کرتا۔ اسی پرکار گرو کے دوارہ تتوگیان نہ ملنے کے کارن رشی جن ویدوں روپی کھانڈ (چینی) کو تو کنٹھست (زبانی یاد) کر کے رکھے تھے ان کو ٹھیک سے نہ سمجھ کر سادھنا وید ورودھ کرتے تھے۔

مثال طور:- شریدیوپیران (سچیتر موٹا ٹائیپ صرف ھندی گیتا پریس گھورگ پورسے پرکاشت) کے 5ویں سکند پرشت 414 پر لکھاہے:- ویاس جی نے کہا کہ ستیگ کے برہمن وید کے پورن ودوان (عالم) تھے وہ دیوی مطلب درگا جی کی پوجا کرتے تھے، ہر ایک گاؤں میں شری دیوی کا مندر بنوانے کی پربل اچھا تھے۔

پڑھنے والوں ذرا غور کریں:-

چاروں ویدوں میں اور ان کے سارنش شریمد بھگوت گیتا میں کہیں بھی دیوی کی پوجا کرنے کا نردیش نہیں ہے توست یگ کے برہمن خاک ودوان (عالم) تھے ویدون کے۔ اسی شری دیوی پران 7وین اسکند میں پرشٹ562، 563 شری دیوی جی نے ہمالیے راجاسے کہا تھا کہ تومیری پوجا بھی چھوڑ دے، اگر برہم پراپتی چاہتاہے تو اور سب باتوں کو چھوڑ کر اوم کا جاپ کر یہ برہم کا منتر ہے، اس سے برہم کو پراپت ہوجائیگا۔ وہ برہم برہم لوک روپی دویہ آکاش میں رہتاہے، پڑھنے والیں آسانی سے سمجھیں گے کہ ست یگ کے برہمنوں کا یہ گیان اور سادھنا تھی تو اس وقت کے برہمنوں کو کیا گیان ہوگا؟ اس شری دیوی پران کے 5ویں سکند میں پرشٹ114 میں یہ لکھاہے کہ ست یگ میں جوراکشس سمجھے جاتے تھے، وہ کل یگ میں برہمن مانے جاتے ہیں برہمن کوئی خاص ذات نہیں ہے جو پرماتما مطلب برہم کے لیئے پریتنسیل (کوشش میں) ہے، وہ برہمن کہا جاتاہے چاہے کسی بھی ذات کا ہو، اس وقت میں پرم پراگت برہمن ہم ہیں۔ سنت روپ میں برہم گیان دینے والے زیادہ ہیں جو برہمن مطلب مارگ درشک گرو کہلاتے ہیں۔ اور تتو گیان ہین ہیں اس لیئے کہاہے کہ تتودرشی گرو کے بناکسی کو بھی ویدوں کے گڈرھسیوں کا گیان نہیں ہوا، جس سبب ویدوں کو پرھتے تھے، لیکن سادھناویدوں کے خلاف کرتے تھے، ویدوں اور گیتا میں تینوں دیوتائوں (شری برہما، شری وشنو جی اور شری شو جی) کی پوجا کرنا نشیدہ ہے، سب ھندو سماج گیان ہیں سنتوں دوارہ ان ہی تینوں پرکیندرت (موکوز) کرر کھاہے شری دیوی درگا اور وشنو جی کی بھگتی کراور کروارہے ہیں پہلے سے ہی یہ لوک وید (دنت کتھا) کا گیان چلا آرہاہے جو آج میرے سامنے دیوار بن کر کھڑی ہے میں شاستر وکت گیان بتاتاہوں پروجیکٹر پر دکھاتاہوں لیکن پہلے کے اگیان کو سچ مان کر سچ کو آنکھوں دیکھ کر بھی یقین کررہے ہیں۔ ورودہ (اختلافت) کرتے ہیں جیل میں بھجوادیتے ہیں

سوکشم وید میں کہاہے کہ:-

غریب وید پڑھے پر بھید نہجانیں، ناچیں پران اٹھاراہ، پھتر کی پوجاکرے، بسرے سرجن ہارا

بھاوارتھ ہے کہ وید اور اٹھارہ پرانوں کو پڑھتے ہیں اور مورتی کی پوجاکرتے ہیں وید وکت سب کے سرجن ہار پرم اکشر برہم کو بھول گئے ہیں، دوسرے پربھوؤں کی پوجا کرکے اس پرم شکتی اور سناتن پرم دھام مطلب پرمیشور کے اس پرم پد سے ونچت (محروم) رہ جاتے ہیں جو گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 اور ادھیائے 15 شلوک میں کہاہے- سوکشم وید میں کہاہے کہ:-

گرواں گام بگاڑے سنتو، گرواں گام بگاڑے، ایسے کرم جیو کے لادیئے، پھر جڑے نہیں جھاڑے۔

بھاوارتھ ہے کہ وید گیان ھین تتو گیان سے نہ واقف گروں نے گاؤں کے گاؤں میں شاستر وِرودھ گیان اور بھگتی کا گیان سنا کر ان کو اتنا بھرمت کر دیا کے وہ اب سمجھائے سے بھی شاستر وِرودھ سادھنا کو چھوڑنے کے لیئے تیار نہیں ہوتے۔

گیتا ادھیائے 16 شلوک 23 میں لکھاہے کہ شاستر ودھی تیاگ کر من مانا آچرن کرنے سے نہ تو سدھی پراپت ہوتی ہے، نہ سُکھ پراپت ہوتاہے اور نہ گتی ہوتی ہے مطلب بیکار سادھنا ہے-

دوسری طرف آپ جی نے چُنک رِشی کی کتھا میں پڑھاہے کے رِشی چُنک جی کو سدھیاں پراپت ہوگئی- پڑھنے والوں کو یہ سمجھاناہے کہ سدھی بھگتی کا بائے پروڈکٹ ہے، جیسے جووں کا بھی بُھس (توڑا) ہوتا ہے جس میں تُس بہت ہوتیں ہیں- جانور کھاتاہے تو مُکھ میں زخم کر دیتے ہیں- یہ سدھی پراپت ہوتی ہے کال برہم کی بھگتی سے جو چُنک رشی جی کو پراپت ہوئی-

جو شاستر ودھی مُطابق بھگتی کرنے سے سدھی پراپت ہوتی ہے، وہ گیہوں کا بُھس (توڑا) سمجھیں جو جانوروں کے لیئے اُپیوگی اور کھانے میں سگم ہوتاہے- بھاوارتھ ہے کہ شاستر ودھی مُطابق سادھنا نہ کرنے سے جو سدھیاں پراپت ہوتی ہیں، وہ سادھک کو نشٹ کرتی ہیں کیونکہ اگیانتاوش رشی جن اُن کا استعمال کرکے کسی کی ہانی کر دیتے ہیں، کسی کو آشرواد دے کر اپنی بھگتی کی شکتی جو اوم نام کے جاپ سے ہوتی ہے، اُس کو ختم کرکے پھر سے خالی ہو جاتے ہیں۔

جیسے چُنک رشی جی نے ماندھاتا چکروتی راجا کی 72 کروڑ سینا کا ناش کر دیا، اپنی بھگتی کی سدھی بھی کھو دی۔ سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

غریب، باہتر اکشونی اکھسہ کری، چُنک رشیشور ایک، دیھ دھاریں جورا (مرتیو) پھریں، سب ہی کال کے بھیش۔

تشریح:- رشیوں میں سب سے اچھے رشی چُنک جی نے 72 کروڑ سینا کا خاتما کر دیا۔ یہ دِکھائی تو دیتے ہیں مہاتما، لیکن جب اِن سے پالا پڑتا ہے تو یہ نکلتے ہیں سانپ جیسے، زرا سی بات پر شراب دے دینا، کسی سے بے مطلب پنگا لے لینا ان کے لیئے عام بات ہوتی ہے

"رشی درواسا کی کارگذری"

★ ایک درواسا نام کے کال برہم کے پجاری) برہم سادھک (تھے۔ وہ چلے جا رہے تھے راستے میں ایک اپسرا) سورگ کی عوعت (سندر موتیوں کی مالا پہنے ہوئے تھی۔ رشی درواسا نے کہا کے یہ مالا مجھے دے، دیوی کو تو پتا تھا کے یہ رشی سانپ جیسے ہوتے ہیں، اگر منع کر دیا تو شراپ دے دیتے ہیں۔ اس اپسرا نے ترنت مالا گلے سے نکالی اور رشی کو آدر سے دے۔ دی درواسہ رشی نے وہ مالا سر پر بالوں کے جھڑے میں ڈال لی۔ چلا جا رہا تھا۔ آگے سے سورگ کا راجا اندر اپنے ایراوت ہاتھی پر بیٹھا آرہا تھا۔ اس کے آگے آگے اپسرائیں اور گندروجن گاتے بجاتے چل رہے تھے۔ اور بھی کروڑوں دیوی دیوتا ساتھ ساتھ برابر چل رہے تھے درواسہ رشی نے مالا اپنے سر سے اٹھا کر زمین پر پھینک دی۔ اندر نے وہ مالا ہاتھی کے گردن پر رکھ دی۔ ہاتھی نے وہ مالا سونڈ سے اٹھا کر زمین ہر پھینک دی۔ جیسے اندر کو کوئی بھگت یہ دیو کوئی پھول مالا بھینٹ کرتا تھا تو اندر اس جو بعد میں ہاتھی کی گردن پر رکھ دیتا تھا۔ جب اندر ہاتھی ہر بیٹھا ہو۔ ہاتھی اسے پھینک دیتا تھا۔ ہاتھی نے اسی روٹین (Routine) میں وہ مالا نیچے پھینک دی تھی۔

اس بات سے رشی درواسہ کُپیت (غصے میں) ہوگئے اور بولے ای اندر! تیرے کو راج کا ابھیمان ہے۔ میرے دوارہ دی گئی مالا کا تو نے اَن آدر کیا ہے۔ میں شراپ دیتا ہوں کہ تیرا سارا راج ختم ہو جائے۔ دیوراج اندر ایک دم کانپنے لگا اور بولا ای وِپر! مینے آپ کی مالا کو آدر سے گرھن کر کے ہاتھی کے اوپر رکھا تھا ہاتھی نے اپنی اوپچارِکتا وش نیچے ڈال دی، مجھے معاف کریں۔ بار بار کربد ہو (ہاتھ جوڑ) کر ہاتھی سے نیچے اتر کر

ڈنڈوَت پرنام کر کے بھی معافی مانگی اندر نے، لیکن درواسہ رشی نہیں مانی اور کہا کے جو میں نے کہہ دیا وہ واپس نہیں ہو سکتا۔ کچھ ہی وقت میں اندر کا سرو ناش ہو گیا، سورگ اجڑ گیا۔

ایک بار رِشی دُرواسہ جی دواریکا نگری کے پاس جنگل میں کُچھ وقت کی لئے رُکے_ دُواریکا واسیوں کو پتا چلا کہ دُرواسہ جی اپنی نگری کے پاس آئے ہیں_ یہ تِرکال درشی مہاتما ہیں، سدھی یکت رشی ہیں_ دُواریکا واسی شری کرشن سے زیادہ شکتی شالی کسی کو نہیں مانتے تھے_ شری کرشن کے بیٹے شری پردھیومن سہت کئی یادوَں نے یوجنا (منصوبہ) بنائی کے سُنا ہے دُرواسہ جی تِرکال درشی (حال، مازی، مُستقبل کے جاننے والے) ہیں، من کی بات بھی بتادیتے ہیں، انتریامی ہیں، اُن کیپریکشا (امتحان) لیتے ہیں_ یہ سوچ کر پردھیومن کو گربھ وتی عورت کا سوانگ بناکر دس بارہ لوگ ساتھ چلے_ ایک شخص کو اُس کا پتی بنالیا_ دُرواسا جی کے پاس جاکر کہا کہ اے رِشی جی! اِس عورت پر پرماتما کی کرپا بہت دِنوں بعد ہوئی ہے، اِس کو گربھ رہا ہے، یہ اس کا پتی ہے_ یہ دونوں اُتاولے ہیں کہ ہمیں پتا چلے کہ گربھ میں لڑکا ہے یا لڑکی_ آپ تو انتریامی ہیں، کرپیہ بتائیں؟ اُنھوں ہے پردھیومن کے پیٹ پر ایک چھوٹی کڑائی باندھ رکھی تھی، اُس کے اُوپر روہی کا کپڑا اور پُرانے کپڑے باندھ کر گربھ بنار کھا تھا، اوپر عورت کے کپڑے پہنا رکھے تھے_ رِشی دُرواسہ جی نے دیویہ درشٹی سے دیکھا اور جانا کہ یہ میر اندا ق اُڑانے آئے ہیں_ دُرواسہ جی نے کہا کہ اِس گربھ سے یادوکُل کا ناش ہو گا، اِتنا کہہ کر کرودھِت ہو گیا_ سارے لوگ وہاں سے کھِسک گئے۔

نگری میں یہ بات آگ کی طرح پھیل گئی کہ رِشی دُرواسہ جی نے شراپ دے دِیا ہے کہ یادوَں کا ناش ہو گا_ اُن کو اعتبار تھا کہ ہمارے ساتھ شکتی مان بھگوان اکھیل برہمانڈ کے نائیک شری کرشن ہیں_ دُرواسہ کے شراپ کے اثرات ہم پر نہیں ہو پائینگے_ پھر بھی کُچھ بُدھی مان یادوَ اکٹھے ہو کر شری کرشن جی کے پاس گئے اور رِشی دُرواسہ سے کیا بچوں کا مذاق اور رِشی دُرواسہ دُوارہ دیا شراپ کا تفصیل بتایا_ سب بات چیت سُن کر شری کرشن جی نے کُچھ دیر سوچ کر کہا کہ اُن بچوں کو ساتھ لے کر دُرواسہ جی کے پاس جاؤ اور معافی مانگو دُرواسہ کے پاس گئے، معافی مانگی، لیکِن دُرواسہ نے کہا کہ جو میں نے بول دیا، وہ واپس نہیں ہو سکتا سارے لوگ پھر سے شری کرشن جی کے پاس گئے اور ساری بات بتائی۔ دواریکا میں بھوجن بھی نہیں بنا۔ ساری نگری چِنتا میں ڈوب گئی۔ شری کرشن نے کہا چِنتا کس بات کی جو وستو گربھ روپ میں پریوگ

(استعمال) کی تھی، انھی سے تو ہمارا وناش ہونا بتایا ہے۔ ایسا کرو کپڑ و اور روئی کو جلا کر اور لوہے کی کڑائی کو پتھر پر گھسا کر پربھاس شیتر (جمنا ندی کے کنارے ایک جک کا نام ہے) میں جمنا ندی میں ڈال دو۔ وہی بیٹھ کر گھساؤ، وہیں چورا دریا میں ڈال دو، وہیں پر راکھ پانی میں ڈال دو۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسوری جب گربھ کی چیزیں ہی نہیں رہنگی تو ہمارا ناش کیسے ہو گا؟ یہ بات دوارکا واسیوں کو اچھی لگی اور اپنے کو سنکٹ مکت مانا شری کرشن جی کے آدیش انوسار سب کیا گیا کڑائی کا ایک کڑا پوری طرح نہیں گھس پایا۔ اس کو ویسے ہی جمنا ندی میں پھینک دیا وہ ایک مچھلی نے چمکیلا کھادیہ پدارتھ (اچھی کھانے کی چیز) جان کر کھالیا اس مچھلی کو بالیا نامک بھیل نے پکڑ لیا۔ جب مچھلی کو کاٹا تو اس سے نکلی دھاتو کی جانچ کرنے کے بعد اس اپنے تیر کے آگے کے حصے میں وش یکت (زہر سے پرُ) کروا کر لگوالیا، اسے سرکشت (محفوظ) رکھ لیا۔ جو کڑائی کا لوہے کا چورا پانی میں ڈالا تھا، وہ لمبے سرکنڈے جیسے گھاس کے روپ میں جمنا ندی کے کنارے کنارے پر اُگ گیا۔

کچھ وقت بعد دواریکا نگری میں اُتپات (فساد) مچنے لگا۔ چھوٹی سی بات پر ایک دوسرے کا قتل کرنے لگے آپس میں ویرُودھ اختلاف بڑھ گیا۔ نگری کے لوگوں کی یہ حالات دیکھ کر نگری کے گن مانیہ ویکتی (سمجھدار لوگ) شری کرشن کے پاس گئے۔ اور جو کچھ بھی نگری میں ہو رہا تھا۔ بتایا اور سبب سمادھان (چھٹکارا) شری کرشن جی سے جاننے کی اچھا ویکت (خواہش ظاہر) کی کیونکہ شری کرشن جی یادوؤں اور پانڈوؤں کے ادھیاتمک گُرو تھے_ سنکٹ کا نوارن (مسلے کا حل) گُرو دیو سے ھی کرایا جاتا ہے۔ شری کرشن جی نے سبب بتایا کہ دُرواسہ رشی کا شراپ پھل رہا ھے۔ سمادھان ھے کہ سارے نر (male) یادو چاہے ج کا جنما (پیدا ھوا) بھی لڑکا کیوں نہ ہو؛ سب پربھاس شیتر میں جھاں پر اُس کڑھائی کا چورن ڈالا تہا, جاکر جمنا میں سنان کرو، تم شراپ مکت ھو جاؤ گے؛ سارے دُواریکا واسیوں نے شری کرشن جی کے آدیش کا پالن کیا۔ سارے مرد یادؤ پربھاس شیتر میں شاپ مکت ھونے کہ مقصد سے سنان کرنے کے لیے چلے گئے۔ رشی دُرواسہ کے شاپ کے کارن سارے یادؤ سموں بنا اکٹھے ہو گئے۔ پھلے سنان کیا کے شاپ مکت ھونے کے بعد ہو سکتا ہے کے آپسی من موٹاوا دور ہو جائے۔ لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ پہلے سنان کیا۔ پھر پس میں گالی گلوچ شروع ہوا۔ اُس گہاس کو اُکھاڑ کر ایک دوسرے کو مارنے لگے۔ جو گھاس (سرکنڈے) لوہے کی کڑہائی کے چورن سے اُگا تہا۔ وہ تلوار جیسا کام کرنے لگا۔ سرکنڈے کو مارتے ہی سر دڑ الگ ہو کر گرنے لگا۔ اس پرکار سارے یادؤ آپس

میں لڑ کر موت کو پراپت ہو گئے کچھ دو سو۔ چار سو باقی رہے تھے۔ اُسی وقت شری کرشن جی بھی پہنچ گئے۔ اُنہوں نے بھی اُس گھاس کو اُکھاڑا اُسی کے لوہے کے موسل بن گئے۔ باقی بچے اپنے کُل کے لوگوں کو سوئم شری کرشن جی نے موت کے گھاٹ اُتارا۔ اُس کے بعد شری کرشن جی ایک ورکش کے نیچے وشرام کرنے لگے۔ اتنے میں دیویوگ سے وہ بالیا نامک بھیل جس نے اُس لوہے کی کڑہائی کے کڑے سے وشاکت تیر (arrow) بنوایا تہا۔ اُسی تیر کو لیکر شکار کی کھوج میں استھان پر آگیا جہاں پر شری کرشن جی وشرام کر رہے تھے۔ شری کرشن جی کے دائیں اور کے پیر کے تلوے میں پدم بنا تھا اُس میں سو واٹ کے بلب جیسی چمک تھی اور ورکش کی جھرمٹ نیچے تک لٹکی تہی۔ اُن کے بیچ سے پدم کی چمک صاف نہیں دکھ رہی تہی بالیا بھیل نے سوچا کے یہ ہرن کی آنکھ دکھائی دے رہی ہے۔ اس لیے تیر چلا دیا ہرن کو مارنے کے مقصد سے۔ جب تیر شری کرشن جی پیر میں لگا تو شری کرشن جی نے کہا کے مر گیا رے مر گیا بالیا بھیل کو محسوس ہوا کے تیر کسی انسان کو لگا ہے۔ دوڑ کر گیا تو دیکھا کے دوَارکا دیش درد کے مارے تڑپ رہے ہیں۔ بالیا نے کہا کے اے مہراج! مجھ سے دوکھے سے تیر چل گیا۔ آپ کے پیر کی چمک کو مینے ہرن کی آنکھ جان کر تیر مار دیا۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ معاف کرو مہراج۔ شری کرشن جی نے کہا کے تیرے سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے۔ یہ تیرا اور میرا اپچھلے جنم کا لین دین ہے۔ وہ مینے چُکا دیا ہے۔ تو تریتا یگ میں سگریو کا بھائی بالی تہا۔ میں رامچندر پُتر دشرتھ تہا۔ مینے بہی تجھے ورکش کی اوٹ لیکر دوکھے سے مارا تہا۔ وہ ادلا بدلا (Tit For Tat) پورا کیا ہے۔ اس طرح دُرواہ رشی کے شاپ سے سارے یادوُ کُل کا ناش ہوا تہا جو ورتمان میں یادوَ ہیں۔ یہ وہ ہیں جو ماتاؤں کے گربھ میں تھے۔ بعد میں اُتپن ہوئے تھے۔

سوکشم وید میں لکھا ہے کے۔

غریب دُرواسہ کوپے تہاں، سمجھ نہ آئی نیچ، چھپن کروڑ یادوُ کٹے مچی رُدر کی کیچ۔

آسان ارتھ:- دُرواسہ بچوں کے مزاق کو اتنی گمبھیرتا سے لیا کے اُن کے کُل کا ناش کرنے کا شاپ دے دیا۔ اُس نیچ دُرواسہ نے یہ بھی نہیں سوچا کے انرتھ (قہر) ہو جائیگا۔ بات کُچھ بھی نہیں تہی؛ دُرواسہ نیچ رشی نے اتنا ظلم کر دیا کے چھپن کروڑ یادوُ کٹ کر مر گئے اور رکت (خون) کے بہنے سے کیچڑ بن گیا۔ اسی طرح چُنک رشی نے بے مطلب پنگالے کر مان دہاتا راجا کی 72 کروڑ سینا کا ناش کر دیا۔

❖ ایک کپل نام کے رشی تھے جن کو بگھوان وشنو کے 24 اوتاروں میں ایک اوتار بھی مانا جاتا ہے، وہ تپسیہ کر رہے تھے۔

ایک سگھڑ راجہ تھا اُس کے ساٹھ ہزار پُتر تھے۔ کسی رشی نے بتایا کے اگر ایک تالاب! ؛ایک کُنواں اور ایک بغیچہ بنا دیا جائے تو ایک اشوُمیگ یگ جتنا پھل ملتا ہے۔ راجہ سگھڑ کے بیٹوں نے یہ کام شروع کر دیا۔ سمجھدار لوگوں نے اُن سے کہا کہ آپ ایسے جگہ جگہ تالاب؛ کُنویں؛ بغیچے؛ بنواؤ گے تو دھرتی پر اناج پیدا کرنے کے لیے جگہ ہی نہیں رہے گی۔ کسی راجہ نے ورودھ کیا تو اُس سے لڑائی کر لی اُن راجہ سگھڑ کے لڑکوں نے ایک گھوڑا اپنے ساتھ لیا؛ اُس کے گلے میں پتر لکھ کر باندھ دیا کے اگر کوئی ھمارے کام میں بادہ (رُکاوٹ) کے گا؛ وہ اُس گھوڑے کو پکڑ لے اور جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ اُن سِر پھروں سے کون ٹکر لے پرتھوی دیوی بگھوان وشنو جی کے پاس گئے ایک گائے کا روپ دھارن کر کے کہا کے بگھوان؛ پرتھوی پر ایک سگھڑ راجہ ہے؛ اُس کے ساٹھ ھزار بیٹے ہیں اُنکو ایسی سِر ڑ اُٹھی ہے کے میرے کو کھود ڈالا وہاں انسانوں کے کھانے کے لیے اناج بھی پیدا نہیں ہو سکتا؛ بگھوان وشنُو نے کہا کے تم جاؤ وہ اب کچھ نہیں کریں گے۔ بگھوان وشنُو نے دیوراج اِندر کو بُلایا اور سمجھایا کے راجہ سگھڑ کے ساٹھ ہزار لڑکے یگیہ کر رہے ہیں۔ اگر اُنکی سو یگیہ پوُرے ہو گئے تو تُمہاری اِندر گدی اُن کو دینی پڑے گی؛ وقت رہتے کُچھ بنتا ہے تو کر لے اندر نے ہلکارے مطلب اپنے نوکر بیجھے اُنکو سب سمجھا دیا۔ رات کے وقت راجہ سگھڑ کے پُتر سوئے پڑے تھے۔ گھوڑا پیڑھ سے باندھ رکھا تھا اُن دیوراج کے سینیکوں نے گھوڑا کھول کر کپیل رشی کی جانگ (ٹانگ) مین باندھ دیا۔ کپیل رشی کئی سالوں سے تپسیہ میں بیٹھے تھے؛ جس کارن سے اُس کا جسم استھی پنجر (ھڈیوں کا پنجر) ہو گیا تھا- آسن پدم لگائے ہوئے تھے ٹانگیں پتلی پتلی تھی جیسے پیڑ کی جڑوں کی مٹی برسات کے پانی سے بہے جاتی ہے اور جڑوں کے بیچ میں 6, 7 انچ کا فرق یعنی گیپ ہو جاتا ہے؛ رشی کپیل جی کی ٹانگیں ایسی تھی۔ اِندر کے اہلکاروں نے گھوڑے کو ٹانگوں کے بیچ کے راستے میں سے جانگھ کے پاس رسی سے باندھ دیا۔ راجا کے لڑکوں نے صبح اٹھتے ہی۔ گھوڑا دیکھا اس کی کھوج میں جنگ کرنے کی تیاری کر کے ساٹھ ہزار لنگار (قطار) چل پڑا۔ گھوڑے کے پرچینوں (پیروں کے نشان) کے ساتھ ساتھ کپیل مُنی کے آشرم میں

پہنچ گئے۔ گھوڑے کو باندھا دیکھ کر سگھڑ راجا کے بیٹوں نے رشی جی ہی کی کوکھ میں (دونوں بازوں کے نیچے کاکھوں کو ہریانوی بھاشا میں ہینکھ کہتے ہیں)

بھالے چُبھو دیئے۔ کپیل رشی کی پلکیں اتنی لمبی پڑ چکی تھی کہ زمین پر جا ٹکی۔ رشی کو پیڑھ ہوئی تو غصے میں آکر پلکوں کو ہاتھوں سے اٹھایا۔ آنکھوں سے اگنی بان چُھوٹے۔ ساٹھ ہزار سگھر کے بیٹوں کی سینا کی پولی سے بجھ گئی مطلب ساٹھ ہزار سگھڑ کے بیٹے مر کر ڈھیر ہو گئے۔

سوکشم وید میں کہا ہے کہ:-

ساٹھ ہزار سگھڑ کے ہوتے، کپیل منیشور کھائے، جے پر میشور کی کریں بھگتی، تو اجر امر ہو جائے۔

باتر (72) اکشونی کھا گیا، چُنک رشیشور ایک، دیہ دھاریں جو را پھریں، سبھی کال کے بھیش

دُرواسہ کو پے تہاں، سمجھ نا آئی نیچ، چھپن کروڑ یادوُ کٹے، مچی رُدھر کی کیچ۔

تشریح: کپیل منی جی، چُنک منی جی اور دُرواسہ مُنی جی سنسار میں کتنے پر سدھ (مشہور) ہیں، یہ سب کال برہم کی بھگتی کرنے والے بھیش دھاری رشی ہیں یہ چلتی پھرتی موت تھی۔ چلتی پھرتی انسانی صورت میں گھال ہیں (گھال = ایک مٹی کے چھوٹے مٹکے کو تانترک ودھیا سے آکاش میں اڑا کر دشمن پر چھوڑتا ہے اس سے بہت نقصان ہوتا ہے) غلطی سے بھولے انسان اُن کو مہان آتما مانتے ہیں۔ یہ سب گیانی آتما تھے، یہ سب اُدار ہردے کے تھے۔ انہوں نے پرماتما پراپتی کے لیئے اپنا کلیان کرانے کے لیئے تن من دھن ارپت (قربان) کر دیا لیکن تتودرشی سنت نہ ملنے کہ کارن انہوں نے کال برہم کو ایک سمرتھ (قادر) پر بھوُمان کر غلطی کی اور اس کی سادھنا اوم نام کے جاپ کے ساتھ اور زیادہ ہٹھ یوگ سمادھی کے ذریعی کی؛ جس سے پرماتما پراپتی تو ہے ہی۔ نہیں، اُلٹا ہانی ہوتی ہے کیونکہ یہ سادھنا شاستر وِرُودھ ہے۔ گیتا ادھیائے 16 شلوک 23 24 میں کہا ہے کے شاستر ودھی کو تیاگ کر جو من مانا آچرن کرتے ہیں، ان کی سادھنا بیکار ہے۔ وہ اُدار آتمائیں کسی کارن کال برہم کی انوتم گتی میں ستھت رہیں۔ گیتا ادھیائے 17 شلوک 5،6 میں کہا ہے کہ:-

★ جو انسان شاستر ودہی رہیت کیول من کلپت گھور تپ کو تپتے ہیں اور دمبھ اہنکار سے یُکت (مغرور سے پُر)، کامنا آسکتی ابھیمان (غرور) سے یُکت ہے۔(گیتا ادھیائے 17 شلوک 5)

★ شریر میں موجود سبھی کملوں میں دیو شکتیوں اور پورن پرماتما اور مجھے بھی کرشن (پریشان) کرنے والے مطلب درد دینے والے اگیانیوں کو تو اٗسر (راکشس) فطرت کے جان۔(گیتا ادھیائے 17 شلوک 6)

★ یہی پرمان گیتا ادھیاے 16 شلوک 17 سے 20 میں ہے۔

★ وہ اپنے آپ کو سریشٹھ (اچھا) سمجھنے والے گھمنڈی انسان دھن اور مان کے مدھ سے پُر ہوکر صرف برائے نام یگیوں ذریعی پاکھنڈ سے شاستر ودھی رہیت پُوجن کرتے ہیں (گیتا ادھیائے 16 شلوک 17)

★ اہنکار بل (طاقت) گھمنڈ کامنا کرودہ وغیرہ کے بس اور دوسروں کے نندا کرنے والے پُرش اپنے اور دوسروں کے جسم میں موجود مجھ سے دوئش (نفرت) کرنے والے ہوتے ہیں۔ (گیتا ادہیائے 16 شلوک 18)

★ ان دوئش کرنے والے پاپاچیر (پاپی) کرُورکرمی" جو وچن سے کروڑوں انسانوں کی؟ ہتیا (قتل) کرنے والے "نرادھموں مطلب بیچ انسانوں کو میں سنسار میں بار بار آسوری مطلب راکشسی یونیوں میں ہی ڈالتا رہتا ہوں۔ (گیتا ادھیائے 16 شلوک 19)

سوکشم وید میں بھی انہیں بیچ کہا ہے:-

دُرواسہ کوپے تہاں، سمجھ نا آئی نچے، چھین کروڑ یادوٗ کٹے، مچی رُدھر کی کیچ۔

★ اے ارجن وہ مورکھ مجھ کو نہ پراپت ہوکر ہی جنم جنم میں راکشسی یونیوں کو پراپت ہوتے ہیں، اس سے بھی زیادہ بیچ گتی کو پراپت ہوتے ہیں۔ مطلب گھور نرک میں گرتے ہیں۔ (گیتا ادھیائے 17 شلوک 20)

اوپر والے ثبوتوں سے واضح ہوا کہ گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں گیتا گیان داتا نے اپنے سادھنا سے ہونے والی گتی کو بھی اس لیئے انوتم مطلب گھٹیہ بتایا ہے۔ کہا ہے کہ:-

★ گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 = گیتا گیان دا تا نے کہا ہے کہ چوتھی پر کار کے گیانی سادھک ہیں، وہ سبھی ہیں تو اُدار کیوں کہ پرماتما پراپتی کہ لیئے اپنے جسم کے ختم ہونے کی بھی پرواہ نہیں کی

اور ہزاروں ورش بھوکے پیاسے سادھنا میں لگے رہے۔ لیکن تتو درشی سنت نہ ملنے کے کارن وہ سبھی میری اُنوتم مطلب گھٹیہ گتی مطلب برہم سادھنا سے ہونے والے موکش جو اوپر رشیوں کو ہوا۔ اُس میں موجود رہے مطلب جنم مرن، چوراسی لاکھ یونیوں کے چکر والی گتی میں رہے گئے- (گیتا ادھیائے 7 شلوک 18)

★ نچوڑ:- چُنک رشی، دُرواسہ رشی اور کپیل رشی نے جو اوم نام جاپ کیا، اس کی بھگتی کے پھل سرُوپ یہ کچھ وقت برہم لوک میں جائیں گے۔ وہاں بھگتی مکمل کر کے پھر دھرتی پر راجہ بنیں گے کیونکہ سوکشم وید میں لکھا ہے۔

تپ سے راج، راج مدمانم، جنم تیسرے شُکر سوانم۔

پھر کُتا، گدھا بنیں گے، پھر نرک جائینگے۔ جب کُتے بنیں گے تب ان کے سِر میں۔ کیڑے پڑیں گے۔ جو انسان ان کے شراپ (بدعا) سے مرے تھے، ان کا پاپ ان کو بھوگنا پڑے گا۔ کیڑے اُن کا گوشت چُن چُن کر کھائینگے۔ اس لئے گیتا میں بھی ایسے سادھکوں کے بارے میں جو بتایا ہے، وہ آپ ہی نے اوپر پڑھ لیا۔

❖ اوپروالی کتھاؤں کا سارانش:-

1. برہم سادھنا اُنوتم ہے یعنی گھٹیہ ہے۔
2. تین تاپ کو شری کرشن جی بھی ختم نہیں کر سکے۔ شراپ دینا تین تاپ یعنی دَیویک تاپ میں آتا ہے۔ دُرواسہ کے شراپ کے شکار سوئم شری کرشن کے ساتھ سبھی یادوُ بھی ہو گئے۔
3. شری کرشن جی نے شراپ مُکت ہونے کے لیے یمنا میں سنان کرنے کے لئے کہا، یہ سمادھان بتایا تھا۔ اُس سے شراپ ناش تو ہوا نہیں یادوؤں کا ناش ضرور ہو گیا۔ وچار کریں:- جو دوسرے سنت یا براہمن جو ایسے سنان یا تیرتھ کرنے سے سنکٹ مُکت کرنے کی رائے دیتے ہیں۔ وہ کتنی کارگر ہیں؟ مطلب بیکار ہے کیونکہ جب بھگوان ترلوکی ناتھ دوارہ بتائے سمادھان (حل) یمنا سنان سے کچھ لابھ نہیں ہوا تو دوسری ٹٹ پُونجیوں، براہمنوں اور گرُوؤں دوارہ بتائے سنان وغیرہ سمادھان سے کچھ ہونے والا نہیں ہے۔

4. پہلے شری کرشن جی نے دُرواسہ کے شراپ سے بچاؤ کا طریقہ بتایا تھا۔ اس کڑھائی کو گھِسا کر چُورن بنا کر پربھاس شیتر میں یمنا ندی میں ڈال دو نہ رہیگا بانس نہ بجے گی بانسری، بانس بھی رہے گیا، چھپن کروڑ یادوؤں کی بانسری بج گئی۔

سجنوں!

موجودہ وقت میں بدھیمان انسان ہے، شِکشِت (پڑھے لکھے)۔ میرے دوارہ (سنت۔ رام پال داس دوارہ) بتائے گیان کو شاستروں سے ملاؤ، پھر بھکتی کر کے دیکھو، کیا کمال ہوتا ہے۔

❖ پرسنگ آگے چلاتے ہیں:-

1. تینوں گُنوں (رج گُن برہما جی، ست گُن وشنوں جی اور تم گُن شو جی) کی بھگتی کرنا بیکار ثابت ہوا۔

2. گیتا گیان داتا برہم کی بھگتی سوئم گیتا گیان داتا نے گیتا ادھیائے 7 شلوک 18 میں اَنُوتم بتائی ہے۔ اُس نے گیتا ادھیائے 18 شلوک 62 میں اُس پرمیشور مطلب پرم اکشر برہم کی شرن میں جانے کو کہا ہے۔ یہ بھی کہا ہے کہ اس پرمیشور کی کرپا سے ہی تم پرم شانتی اور سناتن پرم دھام کو پراپت ہو گا۔

3. گیتا ادھیائے 15 شلوک 4-1 میں سنسار روپی پیڑ کا ذکر ہے اور تتو درشی سنت کی پہچان بھی بتائی ہے۔ سنسار روپی پیڑ کے سب حصے، جڑیں، (مول) کون پرمیشور ہے؟ تنا کون پربھُو ہے، ڈار کون پربھو ہے۔ شاخائیں کون کون دیوتا ہیں؟ پات روپ سنسار بتایا ہے۔ اُسے ادھیائے 15 شلوک 16 میں واضح کیا ہے کہ:-

1. **چھر پُرش:-** (یہ اکیس (21) برہمانڈ کا پربھُو ہے)۔ اُسے برہم، کال، جیوتی نرنجن، بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ناشوان ہے ہم اُس کے لوگ میں رہ رہے ہیں۔ ہمیں اُس کے لوک سے مکت ہونا ہے اور اپنے پرماتما کبیر جی کے پاس ست لوک میں جانا ہے۔

2. **اکشر پُرش:-** یہ سات سنکھ برہمانڈوں کا پر بُھو ہے، یہ بھی ناشوان ہے ہم نے اس کے سات سنکھ برہمانڈوں کے شیتر سے ہو کر ست لوک جانا ہے؛ اس لئے اُس کا ٹُول ٹیکس دینا ہے۔ بس اُس سے ہمارا اتنا ہی کام ہے۔

★ گیتا ادھیائے 15 شلوک 17 میں کہا ہے کہ :-

اتم پُرش تو انیہ ، پرماتما اِتی اُدھارتے یہ لوک تریم، اوشیہ وِبھرتی اویہ ایشوریہ

آسان ارتھ :- گیتا ادھیائے 15 شلوک 16 میں کہئے دو پُرش ، ایک سر پُرش دوسرا اکشر پُرش ہیں ۔ ان دونوں سے دوسرا ہے اُتم پُرش مطلب پرشوتم ، اُسی کو پرماتما کہتے ہیں جو تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے۔ وہ حقیقت میں اوناشی پرمیشور ہے۔(گیتا ادھیائے 15 شلوک 17) گیتا ادھیائے تین شلوک14، 15 میں بھی واضح کیا ہے کہ ۔سروے گتم برہم مطلب سروے ویاپی پرماتما، جو سچید آنند گھن برہم ہے، اسے واسُو دیو بھی کہتے ہیں جس کے بارے میں گیتا ادھیائے شلوک میں کہا ہے کے یگیوں مطلب دھارمِک انشٹھانوں رسموں پر تیشٹھ موجود ہے مطلب ایشٹ روپ میں پوجئے ہے۔

پورن گُرو سے دکشا لیکر مریادہ میں رہ کر بھگتی کرو۔ اس طرح جینے کی راہ پر چل کر سنسار میں سکھی جیون جیئیں اور موکش روپی منزل کو پراپت کریں۔

"سرشٹی رچنا"

(سوکشم وید سے نشکرش (نچوڑ) رُوپ سرشٹی رچنا کا ذکر)

پربھو پریمی آتمائیں پہلی بار، اس سرشٹی کی رچنا کو پڑھیں گے تو ایسا لگے گا جیسے دنت کتھا ہو، لیکن سب پویتر سد گرنتھوں کے ثبوتوں کو پڑھ کر دانتوں تلے اُنگلیاں دبائیں گے کہ یہ اصل امرت گیان کہاں چھُپا تھا؟ کرپا صبر کے ساتھ پڑھیں اور اس امرت گیان کو محفوظ رکھیں۔ آپ کی ایک سَو ایک پیڑھی تک کام آئیگا۔ پویتر آتمائیں کرپیا ست نارائن اویناشی (پربھو / ست پُرش) ذریعے رچی سرشٹی رچنا کا اصل گیان پڑھیں۔

1. **پورن برہم:-** اس سرشٹی رچنا میں ست پُرش ست لوک کا سوامی (پربھو)، الکھ پُرش الکھ لوک کا سوامی (پربھو)، اگم پُرش اگم لوک کا سوامی (پربھو) اور انامی پُرش - انامی اکہہ لوک کا سوامی (پربھو)، تو ایک ہی پورن برہم ہے جو اصل میں اویناشی پربھو ہے جو الگ الگ رُوپ دھارن کر کے اپنے چاروں لوکوں میں رہتا ہے۔ جس کے ماتحت اسنکھ برہمانڈ آتے ہیں۔

2. **پربرہم:-** یہ صرف سات سنکھ برہمانڈ کا سوامی (مالک) ہے۔ یہ اکشر پُرش بھی کہلاتا ہے۔ لیکن یہ اور اس کے برہمانڈ بھی اصل میں اویناشی نہیں ہیں۔

3. **برہم:-** یہ صرف اکیس (21) برہمانڈ کا سوامی (پربھو) ہے اسے شر پُرش، جوتی نرنجن، کال وغیرہ نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ اور اس کے سب برہمانڈ فانی ہیں۔

(اوپر بتائے ان تینوں پُرشوں (پربھوں) کا ثبوت پویتر شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 کا شلوک16۔17 میں بھی ہے۔)

4. **برہما:-** برہما اسی برہم کا بڑا بیٹا ہے، وشنو بیچ والا پُتر (بیٹا) ہے اور شو آخری تیسرا پُتر ہے۔ یہ تینون برہم کے پُتر ہیں۔ یہ تینون برہم کے بیٹے صرف ایک برہمانڈ میں ایک حصے (گُن) کے سوامی (مالک) ہیں اور فانی ہیں۔ مزید معلومات کے لیے لازمی پڑھیں سرشٹی رچنا:-

{کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے سوکشم وید مطلب کبیر وانی میں اپنے ذریعے رچی سرشٹی کا گیان خود ہی بتایا ہے، جو اس میں نیچے بتایا گیا ہے}

سب سے پہلے صرف ایک انامی (انامیہ) لوک تھا۔ جسے اکہہ لوک بھی کہا جاتا ہے، پورن پرماتما اُس انامی لوک میں اکیلا رہتا تھا۔ اس پرماتما کا اصلی نام کوِیر دیوَ مطلب کبیر پرمیشور ہے۔ سبھی آتمائیں اُس پورن مالک کے جسم میں سمائی ہوئی تھی ۔ اسی کوِیر دیوَ کا اُپماتمک (پدوی) کا نام انامی پُرش ہے (پُرش کا ارتھ مالک ہوتا ہے) پربھو نے انسانوں کو اپنے ہی سرُوپ میں بنایا ہے۔ اس لیے انسان کا نام بھی پُرش ہی پڑا ہے) انامی پُرش کے ایک روم کوپ (جسم کے ایک بال) کا پرکاش سنکھ سورجوں کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔

خاص:- جیسے کسی دیش کے محترم وزیر اعظم کا نام تو اور ہی ہوتا ہے لیکن پد کا نام وزیر اعظم ہوتا ہے، کئی بار وزیر اعظم جی اپنے پاس کئی شعبے (پوسٹ، پد) رکھ لیتے ہیں۔ تب جس بھی شعبے کے دستاویزوں پر دستخط کرتے ہیں تو اُس وقت اُسی پد کو لکھتے ہیں، جیسے وزیر داخلہ کے دستاویزوں پر دستخط کریں گے تو اپنے کو وزیر داخلا لکھیں گے۔ وہاں اُسی شخص کے دستخط کی شکتی کم ہوتی ہے۔ اس طرح کبیر پر میشور کی روشنی میں فرق الگ الگ لوکوں میں ہو جاتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح پورن پرماتما کبیر دیو (کبیر پر میشور) نے نیچے کے تین اور لوکوں (اگم لوک، الکھ لوک، ست لوک) کی رچنا شبد (وچن) سے کی۔ یہی پورن برہم پرماتما کبیر دیو ہی اگم لوک میں پرکٹ ہوا

پرمیشور کبیر صاحب کے ان گِنت برہمانڈوں کا لگو چیتر

انامی لوک: اس لوک میں آتما اور پرماتما ایک روپ ہو کر کبیر صاحب ہی انامی روپ میں ہیں۔ جیسے مٹی کے ڈلے (چھوٹے چھوٹے ٹکڑے) ہو جاتے ہیں۔ پھر برسات ہونے پر ایک زمین بن جاتی ہے، الگ اسی تو نہیں رہتا

اگمھ لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب اگمھ پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

الکھ لوک: اس لوک میں بھی کبیر صاحب الکھ پُرش روپ میں رہتے ہیں۔

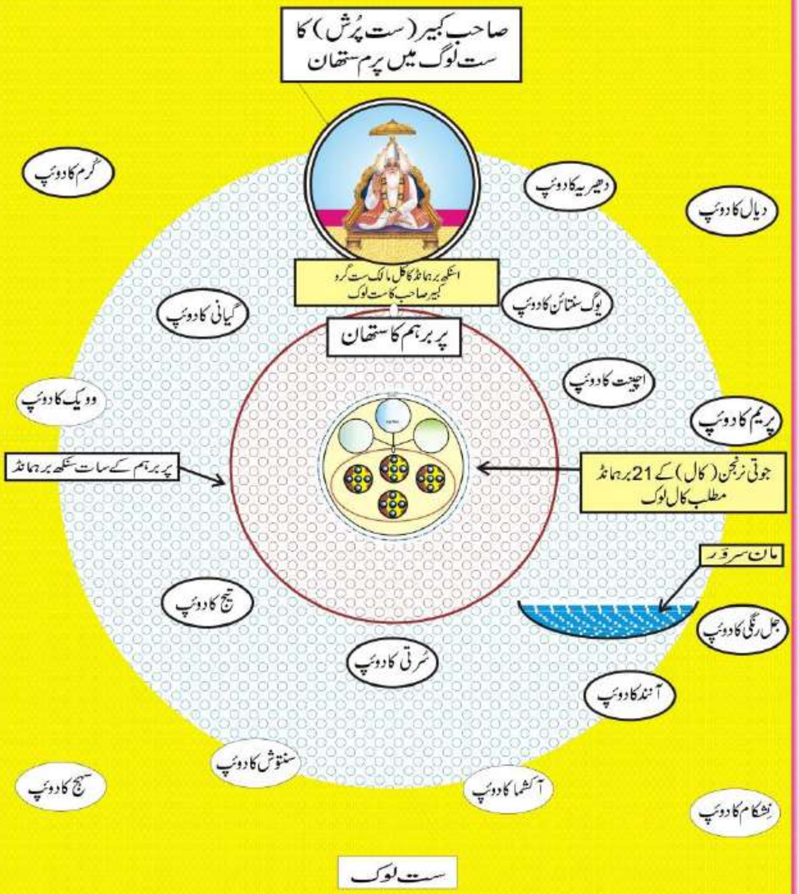

اور کبیر دیو (کبیر پرمیشور) اگم لوک کا بھی سوامی ہے۔ اور وہاں ان کی پدوی (عہدے) کا نام اگم پُرش، مطلب اگم پربھو ہے۔ اسی اگم پربھو کا انسانوں جیسا جسم (جسم) بہت نوری ہے۔ جس کے ایک روم کوپ کی روشنی کھرب سورجوں کی روشنی سے بھی زیادہ ہے۔

یہ پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) الکھ لوک میں پرکٹ ہوا اور خود ہی الکھ لوک کا بھی مالک ہے۔ پدوی کا نام الکھ پُرش ہے جو اسی پرمیشور کا ہے اور اس پورن مالک کا انسانوں جیسا جسم نوری اپنے آپ پرکاشت (سروَجوتی) ہے۔ ایک روم کوپ کی روشنی ارب سورجوں کے پرکاش سے بھی زیادہ ہے۔

یہی پورن برہم ست لوک میں پرکٹ ہُوا اور ست لوک کا بھی راجا (مالک) یہی ہے۔ اس لیے اُسی کی پدوی کا نام ست پُرش اویناشی (پربھو) اسی کا نام اکال مورتی - شبد شرُوپی رام - پورن برہم - پرم اکشر برہم وغیرہ ہے۔ اسی ست پُرش کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) کا انسان جیسا جسم نوری ہے۔ جس کے ایک روم کوپ کا پرکاش کروڑوں سورجوں اور اتنے ہی چندرماؤں کے پرکاش سے بھی زیادہ ہے۔

اس کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے ست پُرش رُوپ میں پرکٹ ہو کر ست لوک میں وراجمان ہو کر سب سے پہلے ست لوک میں دوسری رچنا کی۔

ایک شبد (وچن) سے سولہ دویپوں کی رچنا کی پھر سولہ شبدوں سے سولہ پُتروں کی پیدائش کی۔ ایک مان سروور کی رچنا کی جس میں امرت بھرا ہے۔ سولہ پُتروں کے نام ہیں (1) کُرم (2) گیانی (3) وویک (4) تیج (5) سہج (6) سنتوش (7) سُرتی (8) آنند (9) کھشما (10) نشکام (11) جل رنگی (12) اچنت (13) پریم (14) دیال (15) دھیریہ (16) یوگ سنتائن مطلب یوگ جیت۔

ست پُرش کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے اپنے بیٹے اچنت کو ست لوک کی رچنا کا بھار سونپا اور شکتی دیدی۔ اچنت نے اکشر پُرش (پربرہم) کی شبد سے پیدائش کی اور کہا کہ میری مدد کرنا۔ اکشر پُرش نہانے کے لیے مان سروور پر گیا، وہاں آنند (سکون) آیا اور سو گیا۔ لمبے وقت تک باہر نہیں آیا تب اچنت کی پرارتھنا پر اکشر پُرش کو نیند سے جگانے کے لیے کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) اُسی مان سروور سے کچھ امرت جل لیکر ایک انڈا بنایا اور اُس انڈے میں ایک آتما پرویش کی اور اُس انڈے کو مان سروور کے امرت جل میں چھوڑا۔ انڈے کی گڑگڑاہٹ سے مان سروور میں سوئے ہوئے اکشر پُرش کی نیند اُڑ گئی۔ اس

نے انڈے کو کرودھ (غصے) سے دیکھا جس کارن انڈے کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ اُس میں سے جوتی نرنجن (شر پُرش) نِکلا جو آگے چل کر "کال" کہلایا۔ اس کا اصلی نام "کیل " ہے۔ تب ست پُرش نے آکاش وانی کی کہ آپ دونوں باہر آؤ اور اچینت کے دوئیپ میں رہو۔ آگیا پاکر اکشر پُرش اور شر پُرش (کیل) دونوں اچنت کے دوئپ میں رہنے لگے۔ (بچوں کی نالائقی انہوں کو دکھائی کہ کہیں پھر پر بھوتا کی تڑپ نہ بن جائے، کیونکہ سمرتھ بنا کام سپھل نہیں ہوتا) پھر پورن مالک کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) سب رچنا آپ نے ہی کی۔ کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) نے اپنی طاقت سے ایک راجیشوری (راشٹری) شکتی پیدا کی، جس سے سب براہمانڈوں کو قائم کیا۔ اس کو پراشکتی پراندھنی بھی کہتے ہیں۔ پورن برہم نے ہم سب آتماؤں کو اپنے ہی اندر سے اپنی ہی وچن شکتی سے اپنے انسانی جسم جیسا بنایا۔ ہر ایک ہنس آتما کا پرماتما جیسا ہی جسم بنایا ہے۔ جس کا تیج (روشنی) سولہ سورجوں کے برابر ہے اور جسم انسان کی طرح ہی ہے۔ لیکن پرمیشور کے جسم کے ایک روم کوپ (جسم کا بال) کا پرکاش کروڑوں سورجوں سے بھی زیادہ ہے۔ بہت وقت کے بعد شر پُرش (جوتی نرجن) نے سوچا کہ ہم تینوں (اچنت، اکشر پُرش اور شر پُرش) ایک دوئیپ میں رہ رہے ہیں۔ اور ہمارے اور بھائی ایک ایک دوئیپ میں رہ رہے ہیں۔ میں بھی سادھنا کر کے الگ دوئیپ حاصل کروں گا۔ اس نے ایسا وچار کر کے ایک پیر پر کھڑا ہو کر ستر (70) یُگ تک تپ کیا۔

"آتمائیں کال کے جال میں کیسے پھنسی؟"

خاص:- جب برہم (جوتی نرنجن) تپ کر رہا تھا تب ہم سب ہی آتمائیں جو آج جوتی نرنجن کے 21 برمانڈوں میں رہتے ہیں۔ اس کی سادھنا پر آسکت (عاشق) ہوگئے۔ اور انتر آتما سے اسے چاہنے لگے۔ اپنے سکھدائی پربھو ست پُرش سے وِمکھ ہوگئے۔ جس کارن سے پتی ورتا پد سے گر گئے۔ پورن پربھو کے بار بار سمجھانے پر بھی ہمارا لگاؤ شر پُرش سے نہیں ہٹا۔ {یہی اثر آج بھی اس کال سرشٹی میں موجود ہے۔ جیسے نوجوان بچے فلم، اسٹاروں (ہیرو، ہیروئن) کی بناوٹی اداؤں اور اپنے روزگار کے مقصد سے کر رہے ناٹک بازی پر بہت عاشق ہو جاتے ہیں، جو روکنے سے نہیں رُکتے۔ اگر کوئی ہیرو یا ہیروئن نزدیک کسی شہر میں آجائیں تو دیکھیں ان نادان بچوں کی بھیڑ صرف دیکھنے کے لیے بہت زیادہ

تعداد میں اکھٹے ہوجاتے ہیں۔ لینا ایک نہ دینا دو، روزی روٹی ہیر وہ یروئن کما رہے ہیں، نوجوان بچے خوامخواہ لُٹ رہے ہوتے ہیں۔ ماتاپِتا کتنا ہی سمجھائیں لیکن بچے نہیں مانتے، کہیں نہ کہیں کبھی نہ کبھی چُھپ چُھپ کر جاتے ہی رہتے ہیں۔}

پورن برہم کوِیر دیو (کبیر دیو) نے شر پُرش سے پوچھا کہ بولو کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کہ پِتا جی یہ جگہ میرے لیے کم ہے، مجھے الگ سے دوئیپ دے دیجئے۔ حقا کبیر (ست کبیر) نے اسے 21 برہمانڈ دے دیے۔ کچھ وقت بعد پھر جوتی نرنجن نے سوچا کہ اس میں کچھ رچنا کرنی چاہیے۔ خالی برہمانڈ (پلاٹ) کس کام کے۔ یہ سوچ کر 70 یُگ تپ کر کے پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر دیو) سے رچنا سامگری کی التجا کی۔ ست پُرش نے اسے تین گُن اور پانچ تتو (پرِتھوی، جل، آکاش، وائُیو، اگنی) دے دیے۔ جس سے برہم (جوتی نرنجن) نے اپنے برہمانڈوں میں کچھ رچنا کی۔ پھر سوچا کہ اس میں جیوَ (جاندار) بھی ہونے چاہیے۔ اکیلے کا دل نہیں لگتا۔ یہ وچار کر کے چوسٹھ یُگ پھر تپ کیا۔ پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر دیو) کے پوچھنے پر بتایا کہ مجھے کچھ آتما دے دو، میرا اکیلے کا دل نہیں لگ رہا ہے۔ تب ست پُرش کوِیر اگنی (کبیر دیو) نے کہا کہ برہم تیرے تپ کے بدلے میں ہم تجھے اور برہمانڈ دے سکتے ہیں، لیکن میری آتماؤں کو کسی بھی جپ تپ کے پھل کی صورت میں نہیں دے سکتا۔ ہاں، اگر کوئی اپنی مرضی سے جانا چاہتا ہے تو وہ جا سکتا ہے۔ یُوا کبیر (سمرتھ کبیر) کے وچن سُن کر جوتی نرنجن اُن آتماؤں کے پاس گیا جو پہلے ست لوک میں تھی ہم سبھی ہنس آتمائیں پہلے سے ہی جوتی نرِنجن پر آسکت (عاشق) تھے۔ ہم اسے چاروں طرف سے گھیر کر کھڑے ہوگئے۔ جوتی نرنجن نے کہا کے میں نے پِتا جی سے الگ اکیس برہمانڈ حاصل کیے ہیں وہاں مختلف قسم کے سُندر کھیلنے گھومنے کے لیے محل بنے ہوئے ہیں کیا آپ میرے ساتھ چلوگے؟ ہم سبھی ہنسوں نے جو آج اس اکیس برہمانڈوں میں پریشان ہیں ، نے کہا کہ ہم تیار ہیں اگر پِتا جی آگیا دیں تو۔ تب شر پُرش پورن برہم (سمرتھ کبیر) کے پاس گیا اور وہاں کی سب بات کہی۔ تب کبیر اگنی (کبیر پرمیشور) نے کہا کہ جو تیرے ساتھ جانا چاہتے ہیں ان کو میرے (رُوبُرو) یعنی میرے سامنے یہ کہہ دے کہ ہم جانا چاہتے ہیں۔ ان کو میں تیرے ساتھ جانے کی اجازت دے دونگا۔ شر پُرش اور پرم اکشر پُرش (کبیر میتوجا) دونوں ہم سبھی ہنس آتماؤں کے پاس

آئے۔ست کبیر نے کہا کہ جو ہنس آتما برہم کے ساتھ جانا چاہتا ہے، اپنا ہاتھ اُوپر کر کے بتائیں۔اپنے پتا کے سامنے کسی کی ہمت نہیں ہوئی۔ کسی نے ہامی نہیں بھری۔ بہت وقت تک سناٹا چھایا رہا۔ اُس کے بعد ایک ہنس آتمانے ہمت کی اور کہا کہ پِتا جی میں جانا چاہتا ہوں پھر تو اُس کی دیکھا دیکھی (جو آج اِس کال برھم کے 21 برہمانڈو ں میں پھنسی ہے) ہم سب ہی آتماؤں نے ہامی بھر دی۔ پر میشور کبیر جی نے جوتی نرنجن سے کہا کہ آپ اپنے استھان (جگہ) پر جاؤ جو آتمائیں تیرے ساتھ جانا چاہتی ہیں میں ان سب ہنسوں کو آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ جوتی نرنجن اپنے 21 برہمانڈوں میں چلا گیا۔اس وقت تک یہ 21 برہمانڈ ست لوک میں ہی تھے۔

اس کے بعد پورن برہم نے سب سے پہلے حامی بھرنے والے ہنس کو لڑکی کا رُوپ دیا۔ لیکن اِستری اِندری نہیں رچی۔ اور سب آتماؤں کو (جنہوں نے جوتی نرنجن کے ساتھ جانے کی سہمتی دی تھی) اُس لڑکی کے جسم میں داخل کر دیا۔ اور اس کا نام آشٹرا (آدی مایا/ پرکرتی دیوی /دُرگا) پڑا اور ست پُرش نے کہا کہ بیٹی میں نے تجھے شبد شکتی دے دی ہے۔ جتنے جیو برہم کہے آپ پیدا کر دینا۔ پورن برہم کبیر دیو (کبیر صاحب) اپنے بیٹے سہج داس کے ذریعے دُرگا کو شر پُرش کے پاس بھجوا دیا۔ سہج داس جی نے جوتی نرنجن کو بتایا کہ پِتا جی نے اس بہن کے جسم (جسم) میں اُن سب آتماؤں کو داخل کر دیا ہے جنہوں نے آپ کے ساتھ آنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور اس کو پِتا جی نے وچن شکتی دے دی ہے، آپ جتنے جیوَ چاہو گے دُرگا اپنے شبد سے پیدا کر دے گی۔ یہ کہہ کر سہج داس واپس اپنے دوئیپ میں آ گیا۔

جوان ہونے سے لڑکی کا رنگ رُوپ نِکھرا ہوا تھا۔ برہم کے من میں وشیہ واسنا پیدا ہو گئی۔ اور پرکرتی دیوی کے ساتھ ابھدر (بُرا برتاؤ) گتی طریقہ کار شروع کی۔ تب دُرگا نے کہا جوتی نرنجن میرے پاس پِتا جی کی دی ہوئی وہ شبد شکتی ہے۔ آپ جتنے پرانی (جاندار) کہو گے میں وچن شکتی سے پیدا کر دوں گی۔ آپ میتھون (Sexual) سرشٹی پرمپرا شروع مت کرو۔ آپ بھی اُس پِتا کے شبد سے انڈے سے پیدا ہوئے ہو اور میں بھی اُسی پرماتما کے وچن سے پیدا ہوئی ہوں۔ آپ میرے بڑے بھائی ہو۔ بہن بھائی کا یہ ملن مہا پاپ کا سبب بنے گا۔ لیکن جوتی نرنجن نے پرکرتی دیوی کی پرارتھنا نہیں سُنی اور اپنے شبد شکتی

سے ناخونوں سے استری اِندری (بھگ) پرکرتی کو لگادی۔ اور بلاتکار (زنا) کرنے کی ٹھان لی۔ اسی وقت دُرگا نے اپنی عزت بچانے کے لیے کوئی اور چارا نہ دیکھا تو سوکشم رُوپ بنایا اور جوتی نرنجن کے کُھلے مکھ (منہ) میں پیٹ میں داخل ہو کر پورن برہم کبیر دیو سے اپنی رکشا کے لیے عرض کیا۔ اُسی وقت کبیر دیو نے اپنے بیٹے یوگ سنتائن (جوگجیت) کا رُوپ بنا کر وہاں پرکٹ ہوئے۔ اور دُرگا کو برہم کے پیٹ سے باہر نکال کر کہا کہ جوتی نرنجن آج سے تیرا نام کال ہو گا۔ تیرے جنم مرتیو ہوتے رہیں گے۔ اس لیے تیرا نام شر پُرش ہو گا اور ایک لاکھ انسانی جسم دھاری پرانیوں کو ہر روز کھایا کرے گا۔ اور سوا لاکھ پیدا کیا کرے گا۔ آپ دونوں کو 21 برہمانڈوں کے ساتھ یہاں سے نکالا جاتا ہے۔ اتنا کہتے ہی 21 برہمانڈ وِمان کی طرح چل پڑے، سہج داس کے دوئیپ کے پاس ہوتے ہوئے ست لوک سے 16 سنکھ کوس (یعنی ایک کوس لگ بھگ 3 کلومیٹر کا ہوتا ہے) کی دوری پر آکر رُک گئے۔

خاص طور:۔ اب تک تین شکتیوں کا ذکر آیا ہے۔

1. پورن برہم جسے دوسرے اُپماتک ناموں سے بھی جانا جاتا ہے۔ جیسے ست پُرش / اکال پُرش / شبد سرُوپی رام / پرم اکشر برہم / پُرش وغیرہ۔ یہ پورن برہم اسنکھ (بے شمار) برہمانڈوں کا سوامی اور اصل میں اوناشی ہے۔

2. پربرہم جسے اکشر پُرش بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اصل میں اویناشی نہیں ہے۔ یہ سات سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔

3. برہم جسے جوتی نرنجن، کال، کیل، شر پُرش اور دھرم رائے وغیرہ ناموں سے جانا جاتا ہے، جو صرف 21 برہمانڈوں کا سوامی ہے۔ اور اب آگے اسی برہم (کال) کی سرشٹی کے ایک برہمانڈ کی معلومات دی جائے گی، جس میں تین اور نام آپ کے پڑھنے میں آئیں گے برہما، وشنو اور شِو۔ برہم اور برہما میں بھید - ایک برہمانڈ میں بنے سب سے اوپر برہم (شر پُرش) خود تین گُپت مکانوں کی رچنا کر

ایک برہمانڈ کا لگُو چیتر

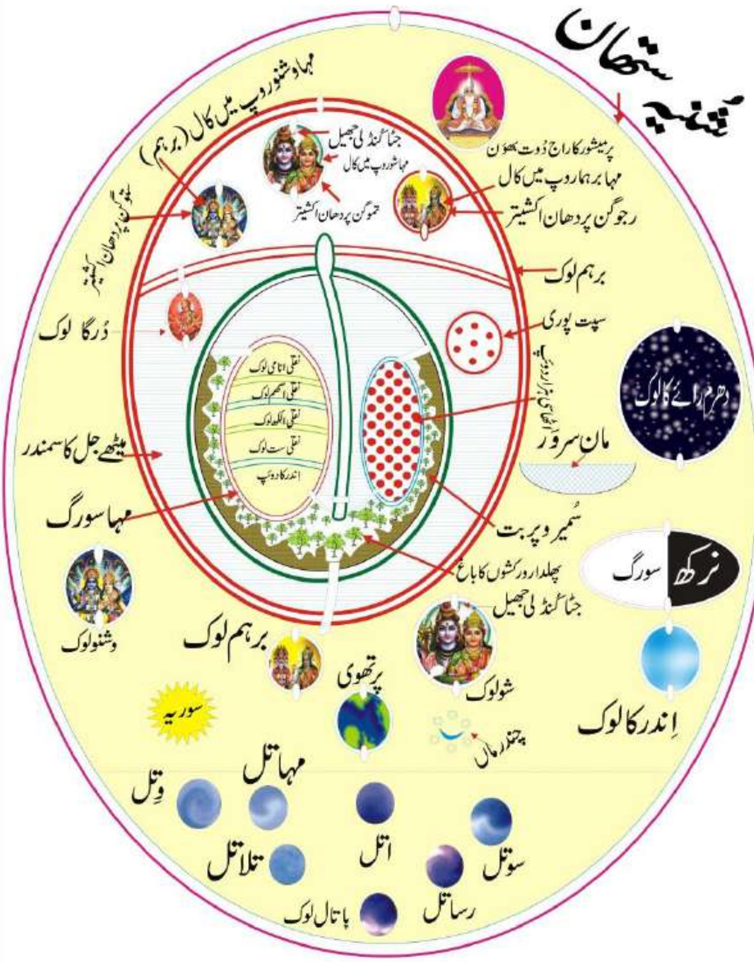

کے برہما، وشنو اور شو رُوپ میں رہتا ہے۔ اور اپنی پتنی دُرگا کے سنیوگ (ملن) سے تین بیٹوں کی پیدائش کرتا ہے۔

ان کے نام بھی برہما، وشنو اور شوِ ہی رکھتا ہے۔ جو برہم کا پُتر برہما ہے۔ وہ ایک برہمانڈ میں صرف تین لوکوں مطلب (پرتھوی لوک، سُرگ لوک، اور پاتال لوک) میں ایک رجوگُن شعبے کا وزیر (سوامی) ہے۔ اسے ترلوکیہ برہما کہا ہے۔ اور برہم، جو برہم لوک میں برہما رُوپ میں رہتا ہے۔ اسے مہا برہما اور برہم لوکیہ برہما کہا جاتا ہے۔ اسی برہم (کال) کو سداشِو، مہاشو، مہاوِشنُو بھی کہا جاتا ہے۔

شری وِشنُو پران میں ثبوت:- چتورتھ انس ادھیائے 1 صفحہ نمبر 230-231 پر شری برہما جی نے کہا:- جسے اجنما، سرومیہ ودھاتا پرمیشور کا آدی (شروع)، مدھے (بیچ) اور انت (آخر) رُوپ، سبھاؤ اور سار ہم نہیں جان پاتے۔ (شلوک نمبر 83)

جو میرا رُوپ دھارن کرکے سنسار کی رچنا کرتا ہے، پالن کے وقت جو پُرش رُوپ ہے اور جو رُودر رُوپ سے شِو کا گراس کر جاتا ہے، اننت رُوپ سے سمپورن (تمام) جگت کو دھارن (پالن) کرتا ہے۔ (شلوک نمبر 86)

"شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شوِ جی کی پیدائش"

کال (برہم) نے پرکرتی (دُرگا) سے کہا کہ اب میرا کون کیا بگاڑے گا؟ من مانی کروں گا۔ پرکرتی نے پھر پرارتھنا کی کہ آپ کچھ شرم کرو۔ پرتھم تو آپ میرے بڑے بھائی ہو، کیونکہ اُسی پورن پرماتما (کبیر دیو) کی وچن شکتی سے آپ کی (برہم کی) انڈے سے پیدائش ہوئی ہے۔ اور بعد میں میری پیدائش اُسی پرمیشور کے وچن سے ہوئی ہے۔ دوسرا میں آپ کے پیٹ سے باہر نکلی ہوں، تو میں آپ کی بیٹی ہوں اور آپ میرے پِتا جی ہوئے ان پویتر رشتوں میں بگاڑ کرنا مہا پاپ ہو گا۔ میرے پاس پِتا جی کی دی ہوئی شبد شکتی ہے۔ جتنے پرانی (جاندار) آپ کہو گے میں وچن سے پیدا کر دوں گی۔ جوتی نرنجن نے دُرگا کی ایک بھی نہیں سُنی اور کہا کہ مجھے جو سزا ملنی تھی مل گئی، مجھے ست لوک سے نکال دیا۔ اب من مانی کروں گا یہ کہہ کر کال پُرش (شر پُرش) نے پرکرتی کے ساتھ زبردستی شادی کی اور تین پُتر (رجوگُن برہما، ستوگُن وِشنُو، تموگُن شنکر) پیدا کیے۔ جوان ہونے تک تینوں پُتروں کو دُرگا کے ذریعے

بے ہوش کروا دیتا ہے۔ پھر جوان ہونے پر شری برہما جی کو کمل کے پھول پر اور وشنو جی کو شیش ناگ کی سیج پر اور شوِ جی کو کیلاش پربت (جبل) پر سچیت (ہوش میں) کر کے اکھٹے کر دیتا ہے۔ اس کے بعد پرکرتی (دُرگا) سے اِن تینوں کا وِواہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک برہمانڈ میں تین لوکوں، سُرگ لوک، پرتھوی لوک اور پاتال لوک میں ایک ایک حصے کے منتری (وزیر) یعنی مالک بنا دیتا ہے۔ جیسے شری برہما جی کو رجوگُن شعبے کا اور وشنو جی کو ستوگُن شعبے کا اور شری شوِ جی کو تموگُن شعبے کا اور خود چُھپ کر (مہا برہما، مہا وشنو، مہاشوِ) رُوپ سے اعلیٰ پد کو سنبھالتا ہے۔ ایک برہمانڈ میں ایک برہم لوک کی رچنا کی ہے۔ اسی میں تین خفیہ استھان بنائے ہیں۔ ایک رجوگُن پردھان استھان ہے۔ جہاں پر یہ برہم (کال) خود ہی مہا برہما (وزیر اعلیٰ) رُوپ میں رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو مہاساویتری رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے میلاپ سے جو پُتر اُس جگہ پر پیدا ہوتا ہے، وہ خود ہی رجوگُن بن جاتا ہے۔ دوسری جگہ ست گُن پردھان استھان بنایا ہے۔ وہاں پر یہ شرپُرش خود ہی مہاوشنو رُوپ بنا کر رہتا ہے۔ اور اپنی پتنی دُرگا کو مہا لکشمی روپ میں رکھ کر جو پُتر پیدا کرتا ہے، اُس کا نام وشنو رکھتا ہے۔ وہ بچہ ست گُن ہو جاتا ہے۔ اور تیسرا اسی کال نے وہیں پر ایک تموگُن استھان بنایا ہے۔ اس میں یہ خود ہی سداشوِ رُوپ بنا کر رہتا ہے اور اپنی پتنی دُرگا کو مہاپاروتی رُوپ میں رکھتا ہے۔ ان دونوں کے پتی پتنی وہنوار سے جو پُتر پیدا ہوتا ہے اُس کا نام شوِ رکھ دیتے ہیں۔ اور تموگُن مقرر کر دیتے ہیں۔ (ثبوت کے لیے دیکھیں پوتر شری شوَ مہاپران، ودھویشور، سہیتا، صفحہ نمبر 24-26 جس میں برہما وشنو، رُدر، یعنی مہیشور سے کوئی اور سداشو ہے اور رُدِر سہنیتا ادھیائے 6 اور 7- 9- صفحہ نمبر 100 سے 105 اور 110 پر ترجمہ کار شری ہنومان پرساد پودار گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشِت اور پویتر شریمد دیوی مہاپران تیسرا اسکند، صفحہ نمبر 114 سے 123 تک، گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشِت، جس کے ترجمہ کار ہے، شری ہنومان پرساد پودار، چمن لال گوسوامی)۔ پھر انہیں کو دوکھے میں رکھ کر اپنے کھانے کے لیے جیووں کی پیدائش شری برہما جی کے ذریعے اور ستھیتی (پالن) (ایک دوسرے کو موہ ممتا میں رکھ کر کال جال میں رکھنا)۔ شری وشنو جی سے اور سنہار (مارنا) کیونکہ کال پُرش کو بددعا کے کارن ایک لاکھ انسانی جسم دھاری پرانیوں کے سوکشم جسم سے میل (گند) نکال کر کھانا ہوتا ہے۔ اس کے لیے 21 برہمانڈ میں ایک تپت سِلا (گرم پتھر) ہے جو

اپنے آپ گرم رہتا ہے۔ اس پر گرم کر کے میل (گند) پگھلا کر کھاتا ہے۔ جیو مرتے نہیں لیکن تکلیف برداشت سے باہر ہوتی ہے۔ پھر پرانیوں کو کسی اور جسم میں ڈال دیتا ہے۔)۔ شری شوِجی ذریعے کرواتا ہے۔ جیسے کسی مکان میں تین کمرے بنے ہوں۔ ایک کمرے میں اشلیل چیتر (ننگی تصویریں) لگی ہوں۔ اس کمرے میں جاتے ہی من میں ویسے ہی گندے ویچار (سوچ) پیدا ہو جاتے ہیں۔ دوسرے کمرے میں سادھو سنتوں بھگتوں کے فوٹو لگے ہوئے ہوں تو من میں اچھے ویچار، پربھو کا چنتن ہی بنا رہتا ہے۔ تیسرے کمرے میں دیش بھگتوں اور شہیدوں کے فوٹو لگے ہوئے ہوں تو من میں ویسے ہی جوشیلے ویچار آتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح برہم، (کال) نے اپنی سمجھ بوجھ سے اوپر والے تینوں گُن پردھان استھانوں کی رچنا کی ہوئی ہے۔

"تینوں گُن کیا ہیں؟ تصدیق کے ساتھ"

"تینوں گُن رجوگُن برہما، ستوگُن وشنو، تموگُن شوجی ہیں۔ برہم (کال) اور پرکرتی (دُرگا) سے پیدا ہوئے ہیں اور تینوں فنا ہیں"

ثبوت:۔ گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشت، شومہا پران جس کا سمپادک ہے شری ہنومان پرساد پودار، صفحہ نمبر 24 سے 26 ودھویشور سہیتا اور صفحہ نمبر 110 ادھیائے 9 رُدر سہنیتا اس طرح برہما- وشنو اور شو تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں، لیکن شو (برہم کال) گُناتیت کہا گیا ہے۔

دوسرا ثبوت:- گیتا پریس گورکھپور سے پرکاشت شریمد دیوی بھاگوت پُران جس کے سپماد ک ہیں شری ہنومان پرساد پودار، چمن لال گوسوامی۔ تیسرا اسکند، ادھیائے 5 صفحہ 123:- بھگوان وشنو نے دُرگا کی استوتی کی: کہا ہے کہ میں (وشنو)، برہما اور شنکر تمہاری کرپا سے موجود ہیں۔ ہمارا تو آویربھاؤ (جنم) اور تروبھاؤ (موت) ہوتی ہے۔ ہم نِت (اویناشی) نہیں ہیں۔ تم ہی نِت ہو، جگت جننی ہو، پرکرتی اور سناتنی دیوی ہو۔ بھگوان شنکر نے کہا اگر بھگوان برہما اور بھگوان وشنو تم ہی سے پیدا ہوئے ہیں تو ان کے بعد پیدا ہونے والا میں تموگُنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری اولاد نہیں ہوا؟ مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والی تم ہی ہو۔ اس سنسار کی پیدائش، پالن اور موت میں تمہارے گُن سدا موجود ہیں۔ انہی تینوں گُنوں سے پیدا ہم برہما وشنو اور شنکر نیم مطابق کاریے میں تت پر رہتے ہیں۔

اوپر والے ذِکر صرف ہندی میں ترجمہ شری دیوی مہاپران سے ہے۔ جس میں کچھ تتھیوں کو چھُپا یا گیاہے۔ اس لیے یہی ثبوت دیکھیں شریمد دیوی بھاگوَت مہاپُران۔ سبھاش ٹیکم سمہاتیم، کھیمراج شری کرشن داس پرکاشن بمبئ، اس میں سنسکرت سہت ہندی ترجمہ کیاہے۔ تیسرا اسکند ادھیائے نمبر4 صفحہ نمبر 10 شلوک نمبر42:-

برہما - اہم ایشورہ فِل تہ پربھاوات سروے ویم جنیں یُوتانہ یداتُونِتیہ

کے انیہ سُرہ شتمکھ پرموکھاہ چہ نیتیہ نیتیہ تومیوَ جننی پرکرتا پُرانا(42)

ترجمہ:-اے ماتا!برہما، میں اور شِو تمہارے ہی پربھاؤ سے جنم وان ہیں، نِت نہیں ہیں، مطلب ہم اویناشی نہیں ہیں، پھر اور اِندر آدِی دوسرے دیوتا کِس طرح نِتیہ ہوسکتے ہیں۔ تم ہی اویناشی ہو پرکرتی اورسناتنی دیوی ہو۔

صفحہ نمبر11-12ادھیائے نمبر5شلوک نمبر8:- یدی دیا درمنانہ سدا سمبیکے کتھم وہیتاہ چہ تموگُناہ کمل جئنچ رجوگُن سمبھوہ سُوھیتا کیمو ستوگُنوہری۔ (8)

ترجمہ: بھگوان شنکر بولے ہے مات!اگر ہمارے اوپر آپ دیا یُگت ہو، تو مجھے تم گُن کیوں بنایا۔ کمل سے پیدا برہما کو رجگُن کس لیے بنایا، اور وِشنُو کو ست گُن کیوں بنایا؟یعنی جیووں کے جنم، مرتیو، رُوپی دُشٹ کرم میں کیوں لگایا؟

شلوک نمبر12:- رم یسے سوَپتِم پُرشوم سداتو گتیم نہ ہی ویہی ویدوم شوے (12)

ترجمہ:-اپنے پتی پُرش یعنی کال بھگوان کے ساتھ سدا بھوگ کرتی رہتی ہو۔ آپ کی گتی کوئی نہیں جانتا۔

نچوڑ:- اُوپر والے ثبوتوں سے ظاہر ہوا کہ رجوگُن برہما، ستوگُن وشنو، اور تموگُن شوِ جی ہے۔ یہ تینوں فانی ہیں۔دُرگاکاپتی برہم(کال)ہے۔ یہ اس کے ساتھ بھوگ ولاس کرتا ہے۔

"برہم (کال) کی اویکت (چھپ کر) رہنے کا عہد"

سوکشم وید سے باقی سرشٹی رچنا۔۔۔۔

تینوں پُتروں (بیٹوں) کے پیدا ہونے کے بعد برہم (کال) نے اپنی پتنی دُرگا (پرکرتی) سے کہا میں عہد کرتا ہوں کہ آئیندہ میں کسی کو اپنے اصل رُوپ میں درشن نہیں دونگا۔ جس کارن سے میں اویکت مانا جاؤں گا۔ دُرگا سے کہا کہ آپ میرا ابھید (راز) کسی کو مت دینا۔ میں چھپ کر رہوں گا۔ دُرگا نے پوچھا کہ کیا آپ اپنے پُتروں کو بھی درشن نہیں دیں گے۔ برہم کال نے کہا میں اپنے پُتروں کو اور کسی بھی اور کو کسی بھی سادھنا سے درشن نہیں دوں گا۔ یہ میرا اٹل نیم رہے گا۔ دُرگا نے کہا یہ تو آپ کا اُتم نیم نہیں ہے۔ جو آپ اپنے سنتان سے بھی چُھپے رہو گے۔ تب کال نے کہا دُرگا میری مجبوری ہے۔ مجھے ایک لاکھ مانو جسم دھاری پرانیوں کا آھار کرنے کا بد دعا لگا ہے۔ اگر میرے بیٹوں کو (برہما، وشنو، مہیش) کو پتا لگ گیا تو یہ پیدائش، پالن اور موت کا کاریہ (کام کاج) نہیں کریں گے۔ اس لیے یہ میرا انوتم نیئم سدا رہے گا۔ جب یہ تینوں کچھ بڑے ہو جائیں گے انہیں اچیت (بیہوش) کر دینا۔ میرے بارے میں نہیں بتانا۔ نہیں تو میں تجھے بھی ڈنڈ دوں گا۔ دُرگا اس ڈر کے مارے حقیقت نہیں بتاتی۔ اس لیے گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 24 میں کہا ہے کہ یہ بُدھی ہین جن (بے عقل انسان) سُکھ دائک میرے انوتم نیم سے ناواقف ہیں کہ میں کبھی بھی کسی کے سامنے پرکٹ نہیں ہوتا۔ اپنی یوگ مایا سے چھُپا رہتا ہوں۔ اس لیے مجھ اویکت کو انسان رُوپ میں آیا ہوا یعنی کرشن مانتے ہیں۔

ترجمہ:۔ (ابُھدریہ) بے وقوف (مم) میرے (انوتمام) مطلب گھٹیا (اوَیم) اویناشی (پرم بھاوَم) وشیش بھاوَ کو (اجنانتہ) نہ جانتے ہوئے (مام اویکتم) مجھ اوِیکت کو (ویکتیم) مُنش رُوپ میں (آپنم) آیا (من ینتے) جانتے ہیں مطلب میں کرشن نہیں ہوں۔ (گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 24)

گیتا ادھیائے 11 شلوک نمبر 47 تتھا 48 میں کہا ہے کہ یہ میرا اصلی کال رُوپ ہے۔ اس کے درشن یعنی برہم حاصلات نہ ویدوں میں بتائے طریقے سے نہ جپ سے نہ تپ سے اور نہ کسی کریا سے ہو سکتی ہے۔

جب تینوں بچے جوان ہوگئے تب ماتا بھوانی(پرکرتی، اشٹنگی) نے کہا کہ تم ساگر منتھن کرو۔ پہلی بار ساگر منتھن کیا تو(جوتی نرنجن نے اپنے سانسوں ذریعے چار وید پیدا کیے۔ان کو گُپت وانی ذریعے اجازت دی کہ ساگر میں نواس (رہائش) کرو)۔ چاروں وید نکلے وہ برہما نے لیے، وستُولے کر تینوں بچے ماتا کے پاس آئے تب ماتا نے کہا کہ چاروں ویدوں کو برہما رکھے اور پڑھے۔

نوٹ:- دراصل پورن برہم نے برہم یعنی کال کو پانچ وید عطا کیے تھے، لیکن برہم نے صرف چار ویدوں کو پرکٹ کیا۔ پانچواں وید چھُپا دیا۔ جو پورن پرماتما نے خود پرکٹ ہوکر کویر گربھی مطلب (کبیر وانی) ذریعے لکو کتیوں (غزلوں) دوہوں کے زریعے سے پرکٹ کیا ہے۔

دوسری بار ساگر منتھن کیا تو تین کنیائیں (لڑکیاں) ملی۔ ماتا نے تینوں کو بانٹ دیا۔ پرکرتی (درگا) نے اپنے ہی اور تین رُوپ (ساویتری، لکشمی، اور پاروتی) دھارن کیے اور سمندر میں چھُپا دی۔ ساگر منتھن کے وقت باہر آگئی۔ وہی پرکرتی تین رُوپ ہوئی اور بھگوان برہما کو ساویتری، بھگوان وشنو کو لکشمی، بھگوان شنکر کو پاروتی پتنی رُوپ میں دی۔ تینوں نے بھوگ ولاس (ملن) کیا۔ سُر (دیوتا) اور اسُر (راکشس) دونوں پیدا ہوئے۔

{جب تیسری بار ساگر منتھن کیا تو14 رتن برہما کو اور امرت وشنو اور دیوتاؤں کو، مد(شراب) اسرُوں کو، اور وِش (زہر) شنکر نے اپنے کُنٹھ (گلے) میں ٹھہرایا۔ یہ تو بہت بعد کی بات ہے} جب برہما وید پڑھنے لگے تو پتا چلا کہ سب برہمانڈوں کی رچنا کرنے والا کُل کا مالک پُرش (پربھو) کوئی اور ہے۔ تب برہما جی نے وشنو جی اور شنکر جی کو بتایا کہ ویدوں میں لکھا ہے کہ سرجن ہار کوئی اور پربھو ہے۔ لیکن وید کہتے ہیں کہ بھید (راز) ہم بھی نہیں جانتے۔ اس کے لیے اشارہ ہے کہ تتودرشی سنت سے پوچھو۔ تب برہما ماتا کے پاس آیا اور سب قصہ کہہ سُنایا۔ ماتا کہا کرتی تھی کہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ میں ہی مالک ہوں۔ لیکن برہما نے کہا کہ وید ایشور کی دین ہے یہ جھوٹے نہیں ہوسکتے۔ دُرگا نے کہا کہ تیرا والد تجھے درشن نہیں دے گا، اُس نے عہد کیا ہوا ہے۔ تب برہما نے کہا ماتا جی اب آپ کی بات پر بھروسا اُٹھ گیا ہے۔ میں اُس پُرش (پربھو) کا پتا لگا کر ہی رہوں گا۔ دُرگا نے کہا کہ اگر وہ تجھے درشن نہیں دے گا تو تم کیا کروگے؟ برہما نے کہا کہ میں آپ کو شکل نہیں دِکھاؤں گا۔ دوسری جانب جوتی

نرنجن نے قسم کھائی ہے کہ میں چھُپا ہوا رہوں گا۔ کسی کو درشن نہیں دوں گا مطلب 21 برہمانڈوں میں کبھی بھی اپنے اصل کال رُوپ میں نہیں آؤں گا۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 24:-

اَوْیکتَمْ وْیکتیِم آپَنّم مَنینتے مامْ اَبُدّھیہ

پَرَمْ بھاوَمْ اَجانَنتہ مَمْ اوْیَیَمْ اَنُتّمَمْ (24)

ترجمہ:- (اَبُدّھیہ) بے عقل لوگ (مام) میرے (اَنُوتّم) گھٹیا (اَوْیَیَمْ) اٹل (پرم) پرم (بھاوَمْ) بھاؤ کو (اَجانَنتہ) نہ جانتے ہوئے (اَوْیکتَمْ) ادرش مان (مامْ) مجھ کال کو (وْیکتیِم) نرروپ آکار میں کرشن (آپنم) حاصل ہوا (مَنییَنتی) مانتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 25

ناھم پرکاشہ، سروسیہ، یوگ مایا سماورتہ

مُوڈھ ایَمْ نہ، ابھیجاناتی، لوکہ، مامْ اجمْ، اوْیَیَمْ۔ (25)

ترجمہ:- (اھم) میں (یوگَ مایا سَماورتہ) یوگ مایا سے چھُپا ہوا (سَروسیہ) سب کے (پُرکاشہ) سامنے (نا) نہیں ہوتا یعنی ادرش یعنی اویکت رہتا ہوں۔ اس لیے (اجم) جنم نہ لینے والے (اوْیَیَمْ) اویناشی اٹل بھاؤ کو (وِیَم) یہ (موُڈھ) اگیانی (لوکو) جن سمودھائی سنسار (مامُ) مجھے (نہ) نہیں (ابھیجاناتی) جانتا یعنی مجھ کو کرشن سمجھتا ہے۔ کیونکہ برہم اپنی شبد شکتی سے اپنے نانا رُوپ بنا لیتا ہے۔ یہ دُرگا کا پتی ہے اس لیے اس منتر میں کہہ رہا ہے کہ میں شری کرشن آدِی کی طرح دُرگا سے جنم نہیں لیتا۔

"برہما کا اپنے پِتا (کال برہم) کو حاصل کرنے کی کوشش"

تب دُرگا نے برہما جی سے کہا کہ الکھ نرنجن تمہارا پِتا ہے لیکن وہ تمہیں درشن نہیں دے گا۔ برہما نے کہا کہ میں درشن کر کے ہی لوٹوں گا۔ ماتا نے پوچھا کہ اگر تجھے درشن نہیں ہوئے تو کیا کرے گا؟ برہما نے کہا میں عہد کرتا ہوں۔ اگر پِتا کے درشن نہیں ہوئے تو میں آپ کے سامنے نہیں آؤں گا۔ یہ کہہ کر برہما جی پریشان ہو کر شمال کی طرف چل پڑا جہاں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ وہاں برہما نے چار یُگ تک دھیان لگایا لیکن کچھ بھی حاصل نہیں ہوا۔ کال نے آکاش وانی کی کہ دُرگا سرشٹی

رچنا کیوں نہیں کی؟ بھوانی نے کہا کہ آپ کا بڑا بیٹا برہما ضد کر کے آپ کی تلاش میں گیا ہے۔ برہم (کال) نے کہا اسے واپس بُلا لو۔ میں اسے درشن نہیں دونگا۔ برہما کے بنا جیو پیدائش کا سب کام ناممکن ہے۔ تب دُرگا (پرکرتی) نے اپنی شبد شکتی سے گائتری نام سے لڑکی پیدا کی اور اُسے برہما کو واپس لانے کو کہا۔ گائتری برہما جی کے پاس گئی لیکن برہما جی سادھی لگائے ہوئے تھے اُنہیں کوئی محسوس نہیں ہوا کہ کوئی آیا ہے۔ تب آدی کماری (پرکرتی) نے گائتری کو دھیان ذریعے بتایا کہ اس کے چرن چھُو لے۔ تب گائتری نے ایسا ہی کیا۔ برہما جی کا دھیان بھنگ ہوا تو کرودھ سے بولے کون پاپنی ہے جس نے میرا دھیان بھنگ کیا ہے۔ میں تجھے بد دعا دونگا۔ گائتری کہنے لگی کہ میرا دوش نہیں ہے پہلے میری بات سنو تب بد دعا دینا۔ میرے کو ماتا نے تمہیں واپس لانے کو بھیجا ہے کیوں کہ آپ کے بِنا جیوَ پیدا نہیں ہو سکتے۔ برہما نے کہا کہ میں کیسے جاؤں؟ پِتا جی کے درشن ہوئے نہیں، ایسے جاؤں تو میری بے عزتی ہوگی۔ اگر آپ ماتا جی کے سامنے یہ کہہ دیں کہ برہما نے پِتا (جوتی نرنجن) کے درشن ہوئے ہیں، میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ تب گائتری نے کہا کہ آپ میرے ساتھ سنمبھوگ (سیکس) کروگے تو میں آپ کی جھوٹی ساکشی (گواہی) بھر دونگی۔ تب برہما نے سوچا کہ پِتا کے درشن ہوئے نہیں، ویسے جاؤں گا تو ماتا کے سامنے شرم لگے گی اور چارہ نہیں دکھائی دیا، پھر گائتری سے رتی کریا (سیکس) کی۔ تب گائتری نے کہا کہ کیوں نہ ایک گواہ اور تیار کیا جائے۔ برہما نے کہا بہت ہی اچھا ہے۔ تب گائتری نے شبد شکتی سے ایک لڑکی (پہوپ وَتی نام کی) پیدا کی، اور اُس سے دونوں نے کہا کہ آپ گواہی دینا کہ برہما نے پِتا کے درشن کیے ہیں۔ تب پہوپ وتی نے کہا کہ میں کیوں جھوٹی گواہی دوں؟ ہاں اگر برہما میرے سے رتی کریا (سنمبھوگ) کرے تو گواہی دے سکتی ہوں۔ گائتری نے برہما کو اُکسایا (سمجھایا) کہ اور کوئی چارا نہیں ہے تب برہما نے پہوپ وَتی سے سنمبھوگ کیا تو تینوں مل کر آدی مایا (پرکرتی) کے پاس آئے۔ دونوں دیویوں نے اُوپر والی شرط اس لیے رکھی تھی کہ اگر برہما ماتا کے سامنے ہماری جھوٹی گواہی کو بتا دیگا تو ماتا ہمیں بد دعا دے گی۔ اس لیے اسے بھی قصوروار بنا لیا۔

(یہاں مہاراج غریب داس جی کہتے ہیں کہ:- "داس غریب یہ چُوک دُھورم دُھور")

"ماتا دُرگا ذریعے برہما کو بددعا (بددعا) دینا"

تب ماتا (دُرگا) نے برہما سے پوچھا کیا تجھے تیرے پِتا کے درشن ہوئے؟ برہما نے کہا ہاں مُجھے پِتا کے درشن ہوئے ہیں۔ دُرگا نے کہا گواہ بتا۔ تب برہمانے کہا کہ ان دونوں کے سامنے روبرو ہوا ہے۔ دیوی نے ان دونوں لڑکیوں سے پوچھا کیا تمہارے سامنے برہم کا روبرو درشن ہوا ہے تب دونوں نے کہا کہ ہاں، ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ پھر بھوانی کو شک ہوا کہ مجھے تو برہم نے کہا تھا کہ میں کسی کو درشن نہیں دوں گا، لیکن یہ کہتے ہیں کہ درشن ہوئے ہیں۔ تب اشٹنگی نے دھیان لگایا اور کال جوتی نرنجن سے پوچھا کہ یہ کیا کہانی ہے؟ جوتی نرنجن جی نے کہا کہ یہ تینوں جھوٹ بول رہے ہیں۔ تب ماتا نے ان کو کہا کہ تُم جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھے آکاش وانی ہوئی ہے کہ آپ کو کوئی درشن نہیں ہوئے۔ یہ بات سُن کر برہمانے کہا کہ ماتا جی میں قسم کھا کر پِتا جی کی تلاش کرنے گیا تھا۔ مگر پِتا (برہم) کے درشن ہوئے نہیں۔ آپ کے پاس آنے میں شرم لگ رہی تھی۔ اس لیے ہم نے جھوٹ بول دیا۔ تب ماتا دُرگانے کہا کہ اب میں تمہیں بددعا دیتی ہوں۔

برہما کو بددعا:- تیری پُوجا جگ میں نہیں ہوگی۔ آگے تیری نسل ہوگی وہ بہت پاکھنڈ کریں گے۔ جھوٹی بات بنا کر دنیا کو لوٹیں گے۔ اوپر سے تو بھگتی کرتے دکھائی دیں گے مگر اندر سے وکار (بُرائیاں) کریں گے۔ کتھا پرانوں کو پڑھ کر سُنایا کریں گے، خود کو گیان نہیں ہوگا کہ ست گرنتھوں میں اصلی حققت کیا ہے، پھر بھی مان وش اور دولت حاصل کرنے کے لیے گرو بن کر اپنے انویائیوں کو لوک وید (شاستر وِرُدھ دنت کتھا) سُنایا کریں گے۔ دیوی دیوتاؤں (پتھروں) کی پوجا کروا کے، دوسروں کی نندِا کر کے کشٹ پر کشٹ اُٹھائیں گے۔ جو اُن کے انویائی (چیلے) ہوں گے ان کو پرمارتھ (دوسرے کا بھلا) نہیں بتائیں گے۔ دکشنا کے لیے جگت کو گمراہ کرتے رہیں گے۔ اپنے آپ کو سب سے اچھا مانیں گے، دوسروں کو نیچا سمجھیں گے۔ جب ماتا کے منہ سے یہ سُنا تو برہما بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ بہت وقت کے بعد ہوش میں آیا۔

گائتری کو بددعا:- تیرے کئی سانڈ پتی ہوں گے۔ تم مرت لوک میں گائے بنو گی۔

پہوپ وَتی کو بد دعا:- تیری جگہ گندگی میں ہوگی۔ تیرے پھولوں کو کوئی پوجا میں نہیں لائیگا۔ اس جھوٹی گواہی کی وجہ سے تجھے یہ نرک بھوگنا ہوگا۔ تیرا نام کیوڑا کیتھکی ہوگا۔(ہریانہ میں کُسوندھی کہتے ہیں۔ یہ گندگی (کُرڑیوں) والی جگہ پر ہوتی ہے۔)

اس طرح تینوں کو بد دعا دے کر ماتا بھوانی بہت پچھتائی۔{اس طرح پہلے تو جیو بنا سوچے من (کال نرنجن) کے پربھاؤ سے غلط کام کر دیتا ہے لیکن جب آتما(ست پُرش اَنش) کے اثر سے اسے گیان ہوتا ہے تو پیچھے پچھتانا پڑتا ہے۔ جس طرح ماتا پِتا اپنے بچوں کو چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے ڈانٹتے ہیں (کرودھ وش ہوکر) لیکن بعد میں بہت پچھتاتے ہیں۔ یہ پرکِریہ(عمل) من(کال- نرنجن) کے اثر سے سب مخلوق میں کریہ مان ہو رہا ہے۔} ہاں، یہاں ایک بات خاص ہے کہ نرنجن(کال برہم) نے بھی اپنا قانون بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی انسان کسی کمزور انسان کو ستائے گا تو اُسے اس کا بدلہ دینا پڑے گا۔ جب آدی بھوانی (پرکرتی،اشٹنگی) نے برہما، گائتری اور پہوَپ وتی کو بد دعا دی تو الکھ نرنجن (برہم - کال) نے کہا کہ اے بھوانی(پرکرتی / اشٹنگی) یہ آپ نے اچھا نہیں کیا۔ اب میں(نرنجن) آپ کو بد دعا دیتا ہوں کہ دُواپر یگ میں تیرے بھی پانچ پتی ہوں گے۔ (درُوپدی آدی مایا کا اوتار ہوئی ہے۔) جب یہ آکاش وانی سُنی تو آدی مایا نے کہا کہ اے جوتی نرنجن میں تیرے وش پڑی ہوں جو چاہے سو کر لے۔

"وشنو کا اپنے پِتا(کال/برہم) کو پانے کے لیے روانگی اور ماتا کا آشرواد پانا"

اس کے بعد وشنو سے پرکرتی نے کہا کہ پُتر تُو بھی اپنے پِتا کا پَتا لگا لے۔ تب وشنو نے اپنے پِتا جی کال کا پتا کرتے کرتے پاتال لوک میں چلے گئے۔ جہاں شیش ناگ تھا۔اُس نے وشنو کو اپنی سیما(حد) میں جاتے دیکھ کر غصے میں آکر زہر بھرا پھونکارا مارا۔ اس کے زہر کے اثر سے وشنو جی کا رنگ سانولا ہو گیا، جیسے اسپرے سے رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ تب وشنو نے چاہا کہ اس ناگ کو مزا چکھانا چاہیے۔ تب جوتی نرنجن کال نے دیکھا کہ اب وشنو کو شانت کرنا چاہیے۔ تب آکاش وانی ہوئی کہ وشنو اب تُو اپنی ماتا جی کے پاس جا اور ساری بات سچ سچ بتا دینا جو تیرے ساتھ ہوا ہے۔ اور جو کشٹ آپ کو

شیش ناگ سے ہُوا ہے، اس کا بدلہ دُواپُریگ میں لینا۔ دواپر یگ میں آپ (وشنو) تو کرشن اوتار دھارن کروگے اور کالی دیہہ میں قالندری نام سے ناگ، شیش ناگ کا اوتار ہوگا۔

اونچ ہوئی کے پیچ ستاوے، تاکر اوئیل (بدلہ) موہے سوں پاوے،

جو جیوَ دیہی پیر پونی کاہوں، ہم پونی اوئیل دواوے تاہوں۔

تب وشنو جی ماتا جی کے پاس آئے اور سچ سچ بات کہہ دی کہ مجھے پِتا جی کے درشن نہیں ہوئے۔اس بات سے ماتا پرکرتی بہت خوش ہوئی اور کہا کہ پُتر تُو ستوادی ہے۔اب میں اپنی شکتی سے آپ کو تیرے پِتا جی سے ملاتی ہوں اور تیرے من کا سنشہ (وہم) ختم کرتی ہوں۔

کبیر، دیکھ پُتر تو ہی پِتا بھینٹاؤں، تورے من کا دھوکا مٹاؤں،

من سورُوپ کرتا کہہ جانوں، من تے دُوجا اور نا مانوں،

سُرگ پاتال دور من کیرا، من استِھر من اھے انیرا،

نِرنکار من ہی کو کہیے، من کی آس نِش دن رہیے،

دیکھ ہُوں پلٹی سُنیہ میں جوتی، جہاں پر جھِل مل جھالر ہوتی۔

اِس طرح ماتا (اشٹنگی، پرکرتی) نے وشنو سے کہا کہ من ہی جگ کا کرتا ہے، یہی جوتی نرنجن ہے۔ دھیان میں جو ایک ہزار جوتیاں نظر آتی ہیں وہی اس کا رُوپ ہے۔ جو شنکھ، گھنٹہ وغیرہ کا باجا سُنا، جو مہاسُرگ میں نرنجن کا ہی بج رہا ہے۔ تب ماتا (اشٹنگی، پرکرتی) نے کہا کہ اے پُتر تم سب دیووں کے سرتاج ہو۔ اور تیری ہر کامنا اور کاریہ میں پورا کروں گی۔ تیری پوجا سب جگ میں ہوگی۔ آپ نے مجھے سچ سچ بتایا ہے۔ کال کے 21 برہمانڈوں کے پرانیوں کی خاص کر عادت ہے کہ اپنی فضول مہما بناتا ہے۔ جیسے دُرگا جی شری وشنو جی کو کہہ رہی ہے کہ تیری پوجا جگ میں ہوگی۔ میں نے تجھے تیرے پِتا کے درشن کرا دیے۔ دُرگا نے صرف پرکاش دِکھا کر شری وشنو جی کو بہکا دیا۔ شری وشنو جی بھی پربھو کی یہی حالت اپنے چیلوں کو سمجھانے لگے کہ پرماتما کا پرکاش ہی دکھائی دیتا ہے۔ پرماتما نراکار ہے۔ اس کے بعد آدی بھوانی رُدر (مہیش جی) کے پاس گئی اور کہا کہ مہیش تو بھی کرلے اپنے پِتا کی کھوج، تیرے دونوں بھائیوں کو تو تمہارے پِتا کے درشن نہیں ہوئے ان کو جو دینا تھا وہ میں نے دے دیا اب آپ مانگو

جو مانگنا ہے۔ تب مہیش نے کہا! اے جننی میرے دونوں بڑے بھائیوں کو پِتا کے درشن نہیں ہوئے پھر کوشِش کرنا بیکار ہے۔ کرپا مجھے ایسا ور دو کہ میں امر (مرتیونجیہ ہو جاؤں۔ تب ماتا نے کہا کہ یہ میں نہیں کر سکتی۔ ہاں ایک مشورہ بتا سکتی ہوں، جس سے تیری عمر سب سے لمبی ہو جائے گی۔ وہ مشورہ یوگ سمادھی ہے۔ (اس لیے مہادیو جی زیادہ تر سمادھی میں رہتے ہیں)۔ اس طرح ماتا (اشٹنگی، پر کرتی) نے تینوں پتروں کو شعبے بانٹ دیے:-

بھگوان برہما جی کو کال لوک میں لکھ چوراسی کے چولے (جسم) بنانے کا مطلب رجگُن سے متاثر کرکے اولاد پیدائش کے لیے مجبور کر کے جیو پیدائش کرانے کا شعبہ عطا کیا۔ بھگوان وشنو جی کو ان جیووں کے پالن پوشن (کرم مطابق) کرنے، اور موہ ممتا پیدا کر کے حالات بنائے رکھنے کا شعبہ دیا۔

بھگوان شوشنکر (مہادیو) کو سنہار (مارنے) کا شعبہ دِیا کیوں کہ ان کے پِتا نرنجن کو ایک لاکھ انسان جسم دھاری جیو ہر روز کھانے پڑتے ہیں۔

یہاں پر من میں ایک سوال آتا ہے کہ برہما، وشنو اور شنکر جی سے پیدائش، پالن اور موت کیسے ہوتا ہے۔ یہ تینوں اپنے اپنے لوک میں رہتے ہیں۔ جیسے آج کل مواصلاتی نظام کو چلانے کے لیے سیٹلائیٹ کو اوپر آسمان میں چھوڑا جاتا ہے۔ اور وہ نیچے پرتھوی پر مواصلاتی نظام کو چلاتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح یہ تینوں دیوَ جہاں بھی رہتے ہیں ان کے جسم سے نکلنے والی سوکشم گُن کی شعائیں تینوں لوکوں میں اپنے آپ ہر مخلوق پر اثر بنائے رہتی ہیں۔

اوپر والا ذکر ایک برہمانڈ میں برہم (کال) کی رچنا کا ہے۔ ایسے ایسے شر پُرش (کال) کے 21 برہمانڈ ہیں۔

لیکن شر پُرش (کال) خود ویکت مطلب اصلی جسم رُوپ میں سب کے سامنے نہیں آتا۔ اُسی کو حاصل کرنے کے لیے تینوں دیو (برہما جی، وشنو جی، شِو جی) کو ویدوں میں ذکر کیے طریقے کار مطابق بھگتی سادھنا کرنے پر بھی برہم کال کے درشن نہیں ہوئے۔ بعد میں رِشیوں نے ویدوں کو پڑھا۔ اس میں لکھا ہے کہ 'اگنے: تنور اسی' (پوِیتر یجُروید ادھیائے نمبر 1 منتر نمبر 15) پرمیشور سہہ جسم ہے اور پوِیتر یجُروید ادھیائے نمبر 5 منتر 1 میں لکھا ہے کہ 'اگنے: تنور اسی' وِشن وے تو اسومسیہ تنور اسی۔ اس منتر

میں دو بار وید گواہی دے رہاہے کہ ہر جگہ موجود، سب کی پروش کرنے والا ست پُرش جسم سمیت ہے۔ پویتر یجُر وید ادھیائے 40 منتر 8 میں کہاہے کہ (کویر منیشی) جس پر میشور کی سب مخلوق کو چاہ ہے۔ وہ کویر ہے۔ مطلب کبیر ہے۔ اُس کا جسم بنا ناڑی (ایسناویرم) کا ہے۔ (شُکرم) ویریہ سے بنی پانچ تتو سے بنی بھوتک (آکائیم) کایا کے بغیر ہے۔ وہ سب کا مالک سروَپری ست لوک میں موجود ہے، اُس پر میشور کا تیج پُنج کا (سروَجوتی) خود نوری جسم ہے۔ جو شبد رُوپ مطلب اویناشی ہے۔ وہی کوِیر دیوَ (کبیر دیو) ہے جو سب برہمانڈوں کی رچنا کرنے والا (ودھاتا) سب برہمانڈوں کا رچنہار (سویمبھو) خود پرکٹ ہونے والا (یتھا، تتھیہ، ارتھان) یعنی حقیقت میں (شاشوت) اویناشی ہے (گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 17 میں بھی ثبوت ہے)۔ مطلب پورن برہم کے جسم کا نام کویر (کبیر دیو) ہے۔ اس پر میشور کا جسم نور تتو سے بنا ہے۔ پرماتما کا جسم انتہائی سوکشم ہے جو اس سادھک کو دکھائی دیتا ہے جس کی دِویہ درشٹی کُھل چکی ہے۔ اس طرح جیوَ کا بھی سوکشم جسم ہے۔ جس کے اوپر پانچ تتو کی کھال (کوَر) مطلب پانچ تتو کی کایا چڑھی ہوتی ہے۔ جو ماتاپِتا کے میلاپ سے (شُکرم) یعنی ویریہ (منی) سے بنی ہے۔ جسم چھوڑنے کے بعد انسان کا سوکشم جسم ساتھ رہتا ہے۔ وہ جسم اُسی سادھک کو دِکھائی دیتا ہے جس کی دِویہ درشٹی کھل چکی ہے۔ اس طرح پرماتما اور جیوَ کی حالت کو سمجھیں۔ ویدوں میں اوم نام کے سمرن کا ثبوت ہے جو صرف برہم سادھنا ہے۔ اس مقصد سے اوم نام کے جاپ کو پورن برہم کا مان کر رِشیُوں نے بھی ہزاروں سال ہٹھ یوگ (سمادھی لگا کر) کر کے پربھو حاصل کرنے کی کوشش کی، مگر پربھو درشن نہیں ہوئے، سِدھیاں حاصل ہو گئی۔ اُنہی سِدھی روپی کھلونوں سے کھیل کر رشی بھی جنم مرتیو کے چکر میں ہی رہ گئے اور اپنے تجربے کے کتابوں میں پرماتما کو نراکار لکھ دیا۔ (برہم کال) نے قسم کھائی ہے کہ میں اپنے اصلی رُوپ میں کسی کو درشن نہیں دونگا۔ مجھے نِراکار جانا کریں گے۔ (اویکت کا مطلب ہے کہ کوئی شکل میں ہے لیکن انسان رُوپ سے ستھول رُوپ میں درشن نہیں دیتا۔ جیسے آکاش میں بادل چھا جانے پر دِن کے وقت سورج غائب ہو جاتا ہے۔ وہ نظر نہیں آتا، لیکن اصل میں بادلوں کے پار جیوں کا تیوں ہے، اس حالت کو اویکت کہتے ہیں۔) (ثبوت کے لیے گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 24-25، ادھیائے نمبر 11 شلوک نمبر 48-32)

پویتر گیتا جی بولنے والا برہم (کال) شری کرشن جی کے جسم میں پریتوت (بھوتوں کی طرح) گھس کر کہہ رہا ہے کہ اے ارجن! میں بڑھا ہوا کال ہوں اور سب کو کھانے کے لیے آیا ہوں۔ (گیتا ادھیائے 11 کا شلوک نمبر 32) یہ میرا اصل رُوپ ہے، اس کو تیرے سوا نہ تو کوئی پہلے دیکھ سکا ہے اور نہ کوئی آگے دیکھ سکتا ہے مطلب ویدوں میں بیان کیے یگیہ -جپ-تپ اور اوم نام وغیرہ کی جاپ سے میرے اس اصل سرُوپ کے درشن نہیں ہوسکتے۔(گیتا ادھیائے 11 شلوک نمبر 48) میں کرشن نہیں ہوں۔ یہ مورکھ لوگ کرشن رُوپ میں مجھ اویکت کو ویکت (انسان جیسا) مان رہے ہیں۔ کیونکہ یہ میرے گھٹیا نیم سے نا واقف ہیں کہ میں کبھی حقیقت میں اس کال رُوپ میں سب کے سامنے نہیں آتا۔ اپنی یوگ مایا سے چھُپا رہتا ہوں (گیتا ادھیائے نمبر 7 شلوک نمبر 24-25) ویچار کریں:- اپنے چھُپے رہنے والے قانون کو خود گھٹیا (انوتم) کیوں کہہ رہے ہیں؟

اگر پِتا اپنی اولاد کو بھی درشن نہیں دیتا تو اُس میں کوئی خامی ہے جس وجہ سے چھُپا ہے اور سہولتیں بھی عطا کررہا ہے۔ کال (برہم) کو بد دعا ایک لاکھ انسانی جسم والے پرانیوں کو کھانا پڑتا ہے اور 25 فیصد روزانہ جو زیادہ پیدا ہوتے ہیں اُنہیں ٹھکانے لگانے کے لیے اور کرم بھوگ کا ڈنڈ دینے کے لیے 84 لاکھ یونیوں کی رچنا کی ہوئی ہے۔ اگر سب کے سامنے بیٹھ کر کسی کی پُتری ، کسی کی پتنی، کسی کے پُتر، ماتا پِتا کو کھائے تو سب کو برہم (کال) سے نفرت ہوجائے اور جب بھی کبھی پورن پرماتما کویر اگنی (کبیر پرمیشور) خود آئے یا اپنا کوئی سندیش واہک بھیجیں تو سب پرانی ست بھگتی کرکے کال کے جال سے نِکل جائیں۔

اس لیے دھوکہ دے کر رکھتا ہے۔ اور پویتر گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 18، 24، 25 میں اپنی سادھنا سے ہونے والی مکتی (گتی) کو بھی (انوتمام) انتہائی گھٹیا کہا ہے اور اپنے وِدھان (نیم) کو بھی (انُوتم) گھٹیا کہا ہے۔

برہم لوک کا لگُّو چیتر

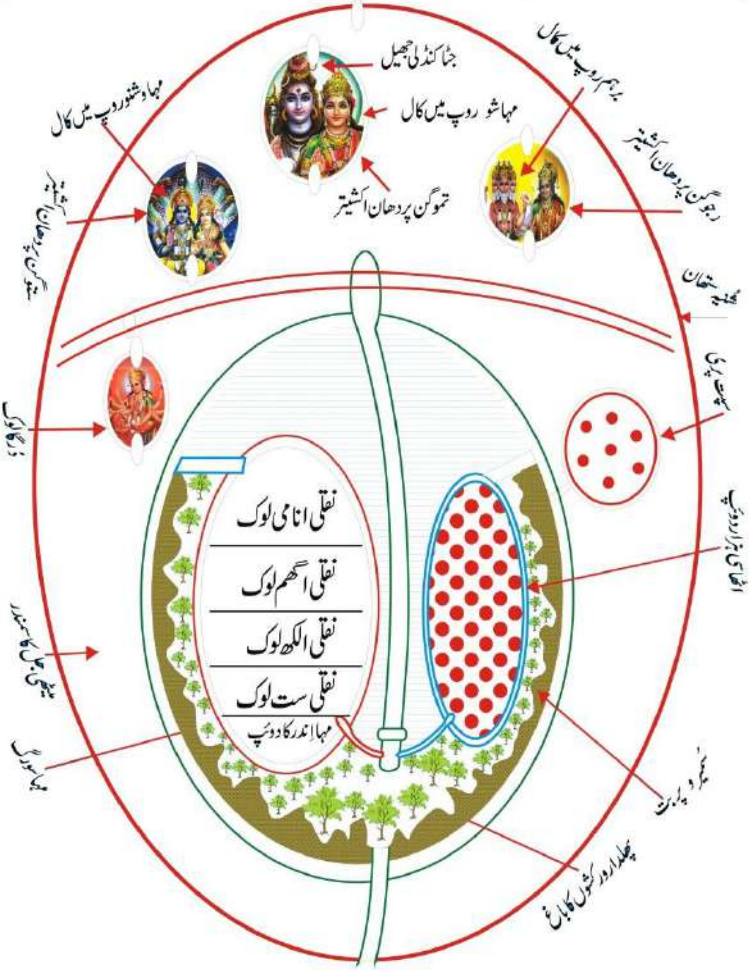

جوتی نرنجن (کال) برہم کے لوک
(21 برہمانڈ) کا لگو چیتر

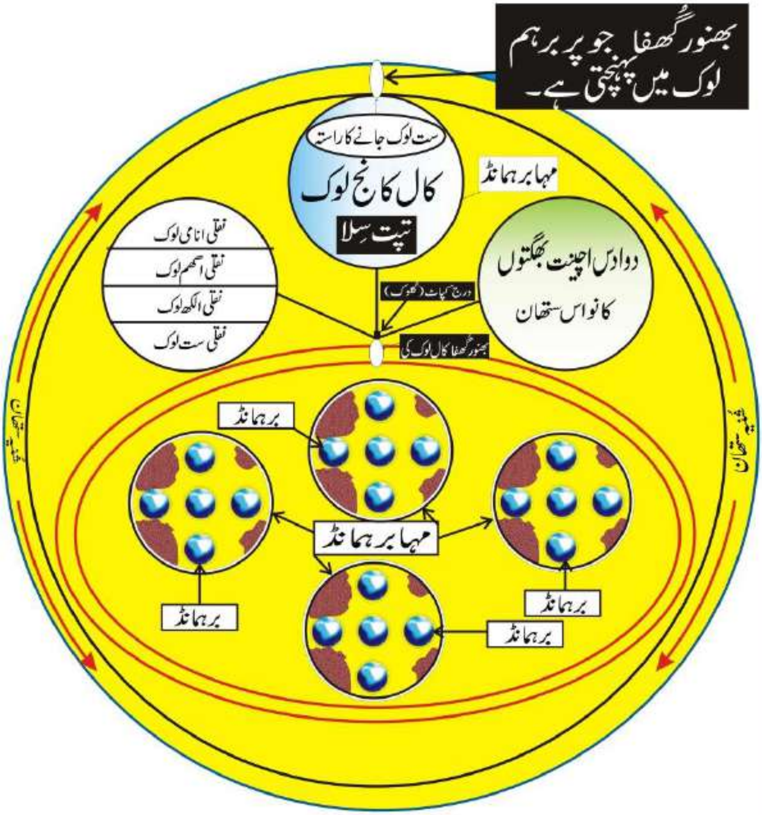

ہر ایک برہمانڈ میں بنے برہم لوک میں ایک مہاسُرگ بنایا ہے۔ مہا سُرگ میں ایک مقام پر نقلی ست لوک، نقلی الکھ لوک، نقلی اگم لوک اور نقلی انامی لوک کی رچنا جیووں کو دھوکا دینے کے لیے پرکرتی (دُرگا / آدی مایا) ذریعے کروا رکھی ہے۔ کبیر صاحب کا ایک شبد ہے 'کر نینوں دیدار، محل میں پیارا ہے' میں وانی ہے کہ 'کایا بھید کیا نروارا، یہ سب رچنا پِنڈ منجھارا ہے۔ مایا اویگت جال پسارا، سو کاریگر بھارا ہے۔ آدِی مایا کینہی چترائی، جھوٹی باجی پنڈ دکھائی، اویگت رچنا رچی انڈ ماہی، وا کا پرتی بمب ڈارا ہے۔

ایک برہمانڈ میں اور لوکوں کی بھی رچنا کی ہے، جیسے شری برہما جی کا لوک، شری وشنو جی کا لوک، شری شو جی کا لوک۔ جہاں پر بیٹھ کر تینوں پربھو نیچے کے تین لوکوں (سُرگ لوک مطلب اندر کا لوک، پرتھوی لوک اور پاتال لوک) پر ایک ایک شعبے کے مالک بن کر راج کرتے ہیں اور اپنے پِتا کال کے کھانے کے لیے پرانیوں کی پیدائش، پالن اور سنہار (موت) کا کاریہ (کام) سنبھالتے ہیں۔ تینوں پربھو کی بھی جنم اور مرتیو ہوتی ہے۔ تب کال انہیں بھی کھاتا ہے۔ اسی برہمانڈ {اسے انڈ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ برہمانڈ کی بناوٹ انڈ آکار ہے، اسے پنڈ بھی کہتے ہیں کیونکہ جسم (پنڈ) میں ایک برہمانڈ کی رچنا کملوں میں ٹی وی کی طرح دیکھی جاتی ہے} میں ایک مان سروَر اور دھرم رائے (انصاف کرنے والا) کا بھی لوک ہے۔ اور ایک چھپے ہوئے مقام پر پورن پرماتما دوسرا رُوپ دھارن کر کے رہتا ہے جیسے ہر ایک دیس کا سفارتخانہ ہوتا ہے۔ پر کوئی نہیں جا سکتا۔ وہاں پر وہ آتمائیں رہتی ہیں جن کی ست لوک کی بھگتی ادھوری رہتی ہے۔ جب بھگتی یُگ آتا ہے تو اُس وقت پر میشور کبیر جی اپنا نمائندہ پورن سنت ست گرو بھیجتے ہیں۔ ان پُنیہ آتماؤں کو پرتھوی پر اُس وقت انسان ی جسم حاصل ہوتا ہے، اور یہ جلد ہی ست بھگتی پر لگ جاتے ہیں اور ست گرو سے دکشا حاصل کر کے پورن موکش حاصل کر جاتے ہیں۔ اُس مقام پر رہنے والے ہنس آتماؤں کی نجی بھگتی کی کمائی خرچ نہیں ہوتی۔ پرماتما کے بھنڈار سے سب سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں۔ برہم (کال) کے پوجاریوں کی بھگتی کی کمائی سُرگ - مہاسُرگ میں ختم ہو جاتی ہے کیوں کہ اس کال لوک (برہم لوک) اور پر برہم لوک میں پرانیوں کو اپنا کیا کرم پھل ہی ملتا ہے۔

شر پرُش (برہم) نے اپنے بیس برہمانڈوں کو چار مہابرہمانڈوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک مہابرہمانڈ میں پانچ برہمانڈوں کا گروہ بنایا ہے اور چاروں طرف سے انڈ کار گولائی (پردھی) میں روکا ہے اور

چاروں مہا برہمانڈوں کو بھی پھر انڈکار گولائی (پردھی) میں روکا ہے۔ اکیسویں برہمانڈ کی رچنا ایک مہا برہمانڈ جتنی جگہ لیکر کی ہے۔ اکیسویں برہمانڈ میں داخل ہوتے ہی تین راستے بنائے ہیں۔ اکیسویں برہمانڈ میں بھی بائیں طرف نقلی ست لوک، نقلی الکھ لوک، نقلی اگم لوک، نقلی انامی لوک کی رچنا پرانیوں کو دھوکے میں رکھنے کے لیے آدی مایا (دُرگا) سے کروائی ہے اور دائیں طرف 12 سب سے سریشٹ برہم بھگتوں کو رکھا ہے۔ پھر ہر ایک یُگ میں انہیں اپنے سندیش واہک (سنت ستگرو) بناکر پرتھوی پر بھیجتا ہے، جو شاستروں میں لکھے طریقیکار کے خلاف سادھنا اور گیان بتاتے ہیں اور خود بھی بھگتی سے خالی ہوجاتے ہیں، اور چیلوں کو بھی کال جال میں پھنسا جاتے ہیں۔ پھر وہ گروجی اور چیلے دونوں ہی نرک میں جاتے ہیں۔ پھر سامنے ایک تالا لگا رکھا ہے۔ وہ راستہ کال (برہم) کے نج لوک میں جاتا ہے۔ جہاں پر یہ برہم (کال) اپنے حقیقی انسان کی طرح نظر آنے والے کال رُوپ میں رہتا ہے۔ اس جگہ پر ایک پتھر کی ٹکڑی توے کی طرح (چپاتی پکانے کی لوہے کی گول پلیٹ جیسی ہوتی ہے) خودبخود گرم رہتی ہے۔ جس پر ایک لاکھ انسانی جسم دھاری پرانیوں کے سوکشم جسم کو بھُون کر ان میں سے گندگی نکال کر کھاتا ہے۔ اس وقت سب پرانی بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اور ہاہاکار مچ جاتی ہے۔ پھر کچھ وقت کے بعد وہ بے ہوش ہوجاتے ہیں۔ جیو مرتا نہیں۔ پھر دھرم رائے کے لوک میں جاکر اعمال کے مطابق اور جنم کو حاصل کرتے ہیں اور جنم موت کا چکر بنا رہتا ہے۔ اوپر سامنے لگا تالا برہم (کال) صرف اپنے خوراک والے جیووں کے لیے کچھ سیکنڈ کے لیے کھولتا ہے۔ پورن پرماتما کے ست نام اور سار نام سے یہ تالا خود ہی کُھل جاتا ہے۔ ایسے کال کا جال پورن پرماتما کوِیر دیوَ (کبیر صاحب) نے خود ہی اپنے نجی بھگت دھرمداس جی کو سمجھایا۔

"پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈوں کی ستھاپنا (تعمیر)"

کبیر پرمیشور (کویر دیو) نے آگے بتایا ہے کہ پربرہم (اکشر پُرش) نے اپنے کام میں غفلت کی کیونکہ یہ مان سرووَر میں سو گیا اور جب پرمیشور (میں نے مطلب کبیر صاحب نے) اُس سرووَر میں انڈا چھوڑا تو اکشر پُرش (پرہم) نے اُسے غصے سے دیکھا۔ ان دونوں گناہوں کی وجہ سے اسے بھی سات

سنکھ برہمانڈوں سمیت ست لوک سے باہر کر دیا۔ دوسری وجہ اکشر پُرش (پربرہم) اپنے ساتھی برہم (شر پُرش) کی جُدائی میں بے چین ہو کر پرم پِتا کویر دیو (کبیر پرمیشور) کی یاد بھول کر اسی کو یاد کرنے لگا اور سوچا کہ شر پُرش (برہم) تو بہت آنند منا رہا ہو گا، وہ آزادی سے حکومت کریگا اور میں پیچھے رہ گیا اور کچھ دوسری آتمائیں جو پربرہم کے ساتھ سات سنکھ برہمانڈوں میں جنم اور موت کا کرم ڈنڈ بھوگ رہی ہیں، ان ہنس آتماؤں کی جُدائی کی یاد میں کھو گئیں جو برہم (کال) کے ساتھ اِکیس برہمانڈوں میں پھنسی ہیں اور پورن پرماتما، سُکھدائی کویر دیو کی یاد بھُلادی۔ پرمیشور کویر دیو کے بار بار سمجھانے پر بھی چاہت کم نہیں ہوئی۔ پربرہم (اکشر پرش) نے سوچا کہ میں بھی الگ مقام حاصل کروں تو اچھا رہے۔ یہ سوچ کر حکومت حاصل کرنے کی خواہش سے سار نام کا جاپ شروع کر دیا۔ اس طرح دوسری آتماؤں نے (جو پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈوں میں پھنسی ہیں) سوچا کہ وہ جو برہم کے ساتھ آتمائیں گئی ہیں وہ تو وہاں موج مستی منائیں گے، ہم پیچھے رہ گئے۔ پربرہم کے من میں یہ خیال آیا کے شر پُرش الگ ہو کر بہت سُکھی ہو گا۔ یہ ویچار کرتے دل سے الگ مقام حاصل کرنے کی ٹھان لی۔ پربرہم (اکشر پُرش) نے ہٹھ یوگ نہیں کیا، لیکن صرف الگ حکومت حاصل کرنے کے لیے سہج دھیان یوگ خاص لگن کے ساتھ کرتا رہا۔ الگ مقام حاصل کرنے کے لیے پاگلوں کی طرح سوچنے لگا، کھانا پینا بھی چھوڑ دیا۔ اور کچھ آتمائیں جو پہلے کال برہم کے ساتھ گئیں آتماؤں کے پریم میں ویاکُل تھیں، وہ اکشر پرش کے ویراگ پر موہت ہو کر اسے چاہنے لگی۔ پورن پربھو کے پوچھنے پر پربرہم نے الگ مقام مانگا اور کچھ ہنس آتماؤں کے لیے بھی پراتھنا کی۔ تب کویر دیو نے کہا کہ جو آتما آپ کے ساتھ اپنی مرضی سے جانا چاہیں اُنہیں بھیج دیتا ہوں۔ پورن پربھو نے پوچھا کہ کون ہنس آتما پربرہم کے ساتھ جانا چاہتا ہے۔ اپنی رائے دے۔ بہت وقت کے بعد ایک ہنس نے اعتراف کیا، پھر دیکھا دیکھی ان سب آتماؤں نے بھی سہمتی ظاہر کر دی۔ سب سے پہلے اعتراف کرنے والے ہنس کو استری رُوپ بنایا، اس کا نام ایشوری مایا (پرکرتی، سُرتی) رکھا اور کچھ دوسری آتماؤں کو اس ایشوری مایا میں داخل کر کے اچینت کے زریعے اکشر پُرش (پربرہم) کے پاس بھیجا۔ (پتی ورتا پد سے گرنے کی سزا پائی۔) کئی یُگوں تک دونوں سات سنکھ برہمانڈوں میں رہے، لیکن پربرہم نے غلط کام نہیں کیا۔ ایشوری مایا کی اپنی مرضی سے اقرار

کیا۔ اور اپنی شبد شکتی ذریعے ناخونوں سے استری اِندری (یُونی) بنائی۔ ایشوری دیوی کی سہمتی سے اولاد پیدا کی۔ اس لیے پر برہم کے لوک (سات سنکھ برہمانڈوں) میں پرانیوں کو تپت سِلہ کی تکلیف نہیں ہے اور وہاں جانور اور پرندے بھی برہم لوک کے دیووں سے اچھے چریتر یُکت ہیں۔ اور عمر بھی بہت لمبی ہے، لیکن جنم ۔مرتیو کرم آدھار پر کرم ڈنڈ اور محنت مزدوری کر کے پیٹ گذر ہوتا ہے۔ سُرگ اور نرک بھی ایسے ہی بنے ہیں۔ پر برہم (اکشر پُرش) کو سات سنکھ برہمانڈ اس کے اِچھا روپی بھگتی دھیان مطلب سہج سمادی کے طریقے سے کی اس کی کمائی کے بدلے میں فراہم کیے اور ست لوک سے الگ مقام پر گول آکار (گول) پردے میں بند کر کے سات سنکھ برہمانڈوں سمیت اکشر برہم اور ایشوری مایا کو نکال دیا۔

پورن برہم (ست پُرش)، اَسنکھ برہمانڈوں جو ست لوک وغیرہ میں ہیں اور برہم کے اکیس برہمانڈ وں اور پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں کا بھی پر بھو (مالک) ہے اور پر میشور کویر دیو کُل کا مالک ہے۔

شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شو جی وغیرہ کے چار چار ہاتھ سولا کلائیں ہیں اور پر کرتی دیوی (درگا) کی 8 بھجائیں ہیں اور 64 کلائیں ہیں۔ برہم (شر پُرش) کی ایک ہزار بازو ہیں اور ایک ہزار شکتیاں ہیں اور اکیس برہمانڈوں کا مالک ہے۔ پر برہم (اکشر پُرش) کی 10 ہزار بھجائیں (بازو) ہیں اور دس ہزار کلا (شکتیاں) ہیں اور سات سنکھ برہمانڈوں کا مالک ہے۔ پورن برہم (پرم اکشر پُرش مطلب ست پُرش) کی اسنکھ (بے شمار) بازو ہیں اور اسنکھ کلائیں ہیں اور برہم کے اکیس برہمانڈ اور پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈوں سمیت اسنکھ (بے شمار) برہمانڈوں کا مالک ہے۔ سب ہی پر بھو اپنی سب بھجائوں کو سمیٹ کر صرف 2 بھُجائیں بھی رکھ سکتے ہیں اور جب چاہیں سب بھُجاؤں کو بھی ظاہر کر سکتے ہیں۔ پورن پر ماتما پر برہم، کے ہر اِیک برہمانڈ میں بھی الگ ستھان بنا کر الگ رُوپ میں چُھپا رہتا ہے۔ یوں سمجھو جیسے ایک گھومنے والا کیمرا باہر لگا دیتے ہیں اور اندر ٹی وی رکھ دیتے ہیں۔ ٹی وی پر باہر کا سب نظارا نظر آتا ہے اور دوسرا ٹی وی باہر رکھ کر اندر کا کیمرا لگا کر ایک جگہ کر کے رکھ دیا جائے، اس میں صرف اندر بیٹھے لوگوں کا فوٹو دِکھائی دیتا ہے۔ جس سے سب عملہ ہوشیار رہتا ہے۔

اسی طرح پورن پرماتما اپنے ست لوک 2; میں بیٹھ کر سب کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ہر اک برہمانڈ میں بھی ستگرو کو یر دیو حاظر وناظر رہتے ہیں جیسے سورج دور ہوتے ہوئے بھی اپنا اثر دوسرے لوکوں میں بنائے ہوئے ہے۔

"پویتر اتھر وَوید میں سرشٹی رچنا کا ثبوت"

اتھر وَوید کانڈ نمبر 4انواک نمبر 1 منتر نمبر 1:

برہم جگیانم پرتھمم پُرستادوِی سِمتہ سرُوچووین آوہ،

سہ بُدھنیا اُپما اسیہ وِشٹھا ستشچ یونیم ستشچ وِی وہ(1)

برہم-جے-گیانم-پرتھمم-پُرستات-ویسِمت-سوروچ-وین-آوہ-سہ-

بُدھنیا-اُپما-اسیہ-وشٹھہ-ست-چ-یونیم-است-چ-وِی-وہ

ترجمہ :- (پرتھمم) پراچین مطلب سناتن (برہم) پرماتمانے (ج) پرکٹ ہوکر (گیانم) اپنی سوجھ بھوجھ سے (پُرستات) آسمان میں مطلب ست لوک وغیرہ کو (سُروچ) اپنی مرضی سے بڑی چاہت سے روشن (وِی سِمتا) جس کی کوئی سرحد نہ ہو مطلب وشال حد والے الگ لوکوں کو اُس (وینا) جُلاھے نے تانے یعنی کپڑے کی طرح بُن کر (آوہ) محفوظ کیا (چہ) اور (سہ) وہ پورن برہم ہی سب کو پیدا کرتا ہے (اسیہ) اس لیے اُسی (بُدھنیا) مول مالک نے (یونیم) مول مقام ست لوک کی رچنا کی ہے (اسیہ) اس کے (اُپما) سدرش مطلب ملتے جُلتے (ستہ) اکشر پُرش یعنی پربرہم کے لوک کچھ غیر فانی (چ) اور (استہ) شر پُرش کے فانی لوک وغیرہ (وِی وہ) رہنے والا مقام بھی الگ (وِشٹھا) قائم کیے۔

ترجمہ :- پویتر ویدوں کو بولنے والا برہم (کال) کہہ رہا ہے کہ سناتن پرمیشور نے خود (انامی) لوک سے ست لوک میں پرکٹ ہوکر اپنی سوجھ بوجھ سے کپڑے کی طرح رچنا کر کے ست لوک وغیرہ کو بناحد کے نوری اجر-امر مطلب اویناشی ٹھہرائے اور نیچے کے پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈ اور برہم کے 21 برہمانڈ اور ان میں چھوٹی سے چھوٹی رچنا بھی اسی پرماتمانے فانی رچنا کی ہے۔

اتھر وَوید کانڈ نمبر 4انواک نمبر 1 منتر نمبر 2:-

اِیم پترِیہ راشٹریو توگرے پرتھمائے جنوشہ بھونیشٹھا

تسما اِیتم سُروچم ہوار مہم دھرمم شریناتُو پرتھمائے دھاسیوَے (2)

اِییم-پترِیہ-راشٹرے-ایتو-ایرے-پرتھمائے-جنوشے-بھونیشٹھا-

تسما-یِتم-سُروچم-ہوار مہم-دھرمم-شریناتُو-پرتھمائے-دھاسیوَے

ترجمہ:(اِییم) اسی (پترِیہ) جگت پِتا پرمیشور نے (ایتُو) اس (اگرے) سروتم (پرتھمایہ) سب سے پہلی مایا پرمانندنی (راشٹر) راجیشوری شکتی مطلب پراشکتی جیسے آکرشن شکتی بھی کہتے ہیں، اس کو (جنوشے) پیدا کر کے (بھُونیشٹھا) لوک قائم کیے (تسما) اُسی پرمیشور نے (سُروچم) بڑی چاہت کے ساتھ اپنی مرضی سے (اِیتم) اس (پرتھمائے) پرتھم پیدائش کی شکتی مطلب پراشکتی کے ذریعے (ہوار مہم) ایک دوسرے کے دکھ کو روکنے مطلب آکرشن شکتی کے (شرینان تُو) گُروتو آکرشن کو پرماتمانے آدیش دیا کہ سدا رہو اس کبھی ختم نہ ہونے والے (دھرمم) سبھاؤ سے (دھاسیوَے) دھارن کر کے تانے مطلب کپڑے کی طرح بن کر روکے ہوئے ہیں۔

ترجمہ:- جگت پِتا پرمیشور نے اپنی شبد شکتی سے راشٹری مطلب (سب سے پہلی مایا) راجیشوری پیدا کی۔ اور اسی پراشکتی کے ذریعے ایک دوسرے کو آکرشن شکتی سے روکنے والے کبھی نہ ختم ہونے والی گُن سے اوپر والے سب برہمانڈوں کو بنایا ہے۔

اتھروَوید کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 3:-

پر یہ جگے وِدھوانسیہ بندھوورِشوہ دیوانام جنیما وِویکتی،

برہم براہمن اُجھار مدھیاتری چے رُوچے سوَدھا ابھی پرتستھو،(3)

پر-یہ-جگہہ-وِدھوانسیہ-بندھو-ورِشوہ-دیوانام-جنیما-وِویکتی-برہم-براہمن-

اُجھار-مدھیات-نیچے-اُچے-سَودھا-ابھی-پرتستھو

ترجمہ :- (پر) سب سے پہلے (دیوانام) دیوتاؤں اور برہمانڈوں کی (جگھے) تخلیق کے علم کو (وِدھوانسیہ) جگیاسو بھگت کا (یہ) جو (بندھو) اصلی ساتھی پورن پرماتما ہی اپنے نج سیوک کو (جنیما) اپنے ذریعے سرجن کئے ہوئے کو (وِویکتی) خود ہی ٹھیک صحیح طریقے سے بتاتا ہے

کہ (براہمن) پورن پرماتما نے (مدہیات) اپنے مدھیہ مطلب شبد شکتی سے (برہم) برہم-شر پُرش مطلب کال کو (اُجبھار) پیدا کر کے (وِشوہ) سارے سنسار کو مطلب سب لوگوں کو (اُنچے) اوپر ست لوک وغیرہ (نیچے) نیچے پر برہم اور برہم کے سب برہمانڈ (سوَدھا) اپنی دھارن کرنے والی (ابھی) آکرشن شکتی سے (پرتستھو) دونوں کو اچھی طرح بنایا۔

ترجمہ:- پورن پرماتما اپنے ذریعے رچی سرشٹی کا گیان اور سب آتماؤں کی پیدائش کا گیان اپنے نجی داس کو خود ہی صحیح بتاتا ہے کہ پورن پرماتما نے اپنے مدھیہ مطلب اپنے جسم سے اپنی شبد شکتی کے ذریعے برہم (شر پُرش / کال) کی پیدائش کی اور سب برہمانڈوں کو اوپر ست لوک، الکھ لوک، اگھم لوک، انامی لوک وغیرہ اور نیچے پر برہم کے سات سنکھ برہمانڈ اور برہم کے اکیس برہمانڈوں کو اپنی دھارن کرنے والی آکرشن شکتی سے ٹھہرایا ہوا ہے۔

جیسے پورن پرماتما کبیر پر میشور (کویر دیو) نے اپنے خاص سیوک مطلب ساتھی شری دھرم داس جی، قابل محترم غریب داس جی وغیرہ کو اپنے ذریعے بنائی سرشٹی کا گیان خود بتایا۔ اُوپر والے وید منتر بھی یہی حمایت کر رہے ہیں۔

اتھروَوید کانڈ نمبر 4-انواک نمبر-1 منتر نمبر-4

سہ ہی دِوہ سہ پرتھیوَیہ تُرتستھا مہی اکشومم رودسی اسکبھایت،
مہان مہی اسکبھایت وِجاتے دھام سدم پارتھوم چہ رجہ (4)

سہ-ہی-دِوہ-سہ-پرتھیوَی-تُرتستھا-مہی-اکشومم-رودسی-اسک بھایت-،
مہان-مہی-اسکبھاید-وِجاتے-دھامُ-سدمُ-پرتھویم- چہ-رجہ

ترجمہ:- (سہ) اسی سرو شکتی مان پرماتما نے (ہی) بغیر کسی شک کے (دِویہ) دویہ لوک جیسے ست لوک، الکھ لوک، اگھم لوک اور انامی مطلب اکھے لوک مطلب دویہ گنوں یکت لوکوں کو (تُرتستھا) ستیہ ستھِر مطلب اجر-امر رُوپ سے ستھِر کیے (س) اُنہی کے برابر (پرتھیاوِیا) نیچے کے دھرتی والے سب لوکوں جیسے پر برہم کے سات سنکھ اور برہم / کال کے اکیس برہمانڈ (مہی) پرتھوی تتو سے (اکشمم) حفاظت کے ساتھ (اسک بھایت) ٹھہرایا (رودسی) آکاش تتو اور پرتھوی تتو دونوں سے اُوپر

نیچے کے برہمانڈوں کو{جیسے آکاش ایک سوکشم تتو ہے، آکاش کا گن شبد ہے، پورن پرماتما نے اُوپر کے لوک شبدرُوپ رچے جو نُور کے بنائے ہیں اور نیچے کے پربر ہم (اکشر پرُش) کے سات سنکھ برہمانڈ اور برہم /شر پرُش کے اکیس برہمانڈوں کو پرتھوی تتو سے فانی بنایا}(مہان) پورن پرماتمانے (پاتھیروَم) پرتھوی والے (وِ)الگ الگ (دھام)لوک(چہ) اور(سدمُ) آواس تھان(مہی) پرتھوی تتو سے (رجہ) ہر ایک برہمانڈ میں چھوٹے چھوٹے لوکوں کی(جاتا) بناوٹ کر کے (اسک بھایت) قائم کیا۔

ترجمہ:- اُوپر کے چاروں لوک ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک، انامی لوک، یہ تواجر- امر لافانی مطلب اوناشی رچے ہیں اور نیچے کے برہم اور پربرہم کے لوکوں کو فانی بنایا مطلب ناشوان بنایا اور چھوٹے چھوٹے لوک بھی اسی پرمیشور نے بنائے۔

اتھروَوید کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 5

سہ بُدنیاتُ آشٹر جنُوشو ابھی اگرم برسپتی دیوتاتسیہ سمراٹ،

اہہ یت شُکرم جیوتیشو جنیشٹ اتھ دُھمنتو وِ وسنتُو وِپراہ۔(5)

سہ-بُدنیاتُ-آشٹر-جنُوشو-ابھی-اگرم-برسپتی-دیوتا-تسیہ-

سمراٹ-اہہ-یت-شُکرم-جیوتشیہ-جنیشٹ-اتھ-دھمنتو-و،-وسنتو-وِپراہ

ترجمہ :- (سہ) اُسی (بُدنیات) اصل مالک سے (ابھی اگرم) سب سے پہلے والے مقام پر (آشٹر) اشٹنگی مایا/ دُرگا مطلب پرکرتی دیوی (جنوشیہ) پیدا ہوئی کیوں کہ نیچے کے پربرہم اور برہم کے لوکوں کا پہلا مقام ست لوک ہے یہ تیسرا دھام بھی کہلاتا ہے(تسیہ) اس دُرگا کا بھی مالک یہی (سمراٹ) راجہ دھیراج (برھسپتیہ) سب سے بڑاپتی اور جگت گرو (دیوتا) پرمیشور ہے۔(یت) جس سے (اہہ) سب کا ویوگ ہوا (اتھ) اس کے بعد (جوتیشہ) جوتی روپ نرنجن مطلب کال کے (شُکرم) ویریہ مطلب بیج شکتی سے (جنیشٹ) دُرگا کے پیٹ سے پیدا ہو کر (وِپراہ) بھگت آتمائیں (وِ) الگ سے (دُھمنتہ) منش لوک اور سُرگ لوک میں جوتی نرنجن کے آدیش سے دُرگا نے کہا (وسنتُو) نواس کرو، مطلب وے رہنے لگے۔

ترجمہ :- پورن پرماتمانے اُوپر کے چاروں لوکوں میں سے جو نیچے سے سب سے پہلے ست لوک میں آشٹر مطلب اشٹنگی (پرکرتی دیوی / دُرگا) کی پیدائش کی۔یہی راجہ دھیراج، جگت گرو، پورن پرمیشور (ست پرُش) ہے جس سے سب کا ویوگ (بچھڑنا) ہوا ہے۔ پھر سب پرانی (مخلوق) جیوتی نرنجن (کال) کے (ویریہ) بیج سے دُرگا (آشٹرا) کے گربھ ذریعے پیدا ہوکر سُرگ لوک اور پرتھوی لوک پر نواس کرنے لگے۔

کانڈ نمبر 4۔ انواک نمبر 1۔ منتر نمبر 6۔

نونم تدسیہ کاویوہنوتی مہو دیوسیہ پوروسیہ دھام،
ایش جگیہ بہو بھیہ سا کمتتھا پوروِاردھے وشتے سسن نوُ۔(6)

نونم-تت-اسیہ-کویہ-مہہ-دیوسیہ-پوروسیہ-دھام-ہنوتی-پوروِ-
وشتہ-ایشہ-جگیہ-بہو بھی-سکام-اِتتھا-اردھ-سسن-نوُ،

ترجمہ :- (نونم) بغیر کسی شک کے (تت) وہ پورن پرمیشور یعنی تت برہم ہی (اسیہ) اس (کاویہ) بھگت آتما جو پورن پرمیشور کی بھگتی طریقیکار سے کرتا ہے اس کو واپس (مہہ) سرو شکتی مان (دیوسیہ) پرمیشور کے (پورویسہ) پہلے کے (دھام) لوک میں مطلب ست لوک میں (ہنوتی) بھیجتا ہے۔

(پُوروِ) پہلے والے (وِشتے) خاص چاہے ہوئے (ایش) اُس پرمیشور کو وہ (جگیہ) سرشٹی پیدائش کے گیان کو جان کر (بہو بھی) بہت آنند (ساکم) کے ساتھ (اردھے) آدھا (سمن) سوتا ہُوا (اتتھا) طریقے سے اس طرح (نُو) سچی آتما سے ستوتی کرتا ہے۔

ترجمہ :- وہی پورن پرمیشور ست سادھنا کرنے والے بھگت کو اُسی پہلے والی جگہ (ست لوک) میں لے جاتا ہے، جہاں سے بچھڑ کر آئے تھے۔وہاں اُس اصلی سُکھدائی پربھو کو حاصل کرکے خوشی سے آتم ویبھور ہوکر مستی سے ستوتی کرتا ہے کہ اے پرماتما اسنکھ جنموں کے بھولے بھٹکوں کو اصلی ٹھکانا مل گیا۔ اسی کا ثبوت پوِیتر رُگ وید منڈل نمبر 10 سُکت 90 منتر 16 میں بھی ہے۔

محترم غریب داس جی کو اسی طرح پورن پرماتما کویر دیو (کبیر پرمیشور) خود ست بھگتی پردے کر کے ست لوک لے کر گئے تھے، تب اپنی امرت وانی میں محترم غریب داس جی مہاراج نے آنکھوں دیکھ کر کہا:-

غریب، عجب نگر میں لے گئے، ہم کوں ستگرو آن، جِھلکے بِمب اگادھ گتی، سُوتے چادر تان۔

اتھر وَوید کانڈ نمبر 4 انواک نمبر 1 منتر نمبر 7

یو اتھرونم پِترم دیوبندھوم برھسپتیم نمساوَ چہ گچھات،

توَمُ وِش ویشام جنیتا یتھاسہ کویر دیوَ نہ دبھایت سوَدھاوان۔

یو-اتھرونم- پِترم- دیوبندھوم- برھسپتیم- نمسا- او-چہ -گچھات-توَمُ-

وِش ویشام- جنیتا- یتھاسہ- کویر دیوَ- نہ دبھایت-سوَدھاوان۔

ترجمہ :- (یہ) جو (اتھروانم) اچل اویناشی (پِترم) جگت پِتا (دیوبندھوم) بھگتوں کا اصلی ساتھی مطلب آتما کا آدھار (برھسپتیم) جگت گرو (چہ) اور (نمسا) عاجزی والے پوجاری مطلب مناسب طریقے سے سادھنا کرنے والے سادھک کو (او) تحفظ کے ساتھ (گچھات) ست لوک گئے ہوئے کو مطلب جن کا پورن موکش ہو گیا، وے ست لوک میں جا چکے ہیں۔ اُن کو ستلوک لے جانے والا (وِش ویشام) سب برھمانڈوں کی (جنیتا) رچنا کرنے والا جگدوما مطلب ماتا والے گُنوں سے بھی بھرا ہوا (نہ دبھایت) کال کی طرح دھوکا نہ دینے والے (سوَدھاوان) سبھاوَ مطلب گُنوں والا (یتھا) جیوں کا تیو ں مطلب ویسا ہی (سہ) وہ (توَم) آپ (کویر دیوہ / کویر دیوَ) کویر دیو ہے مطلب زبان الگ ہونے کے لحاظ سے اُسے کبیر پرمیشور بھی کہتے ہیں۔

ترجمہ :- اس منتر میں یہ بھی ثابت کر دیا کہ اُس پرمیشور کا نام کویر دیو مطلب کبیر پرمیشور ہے، جس نے سب رچنا کی ہے۔

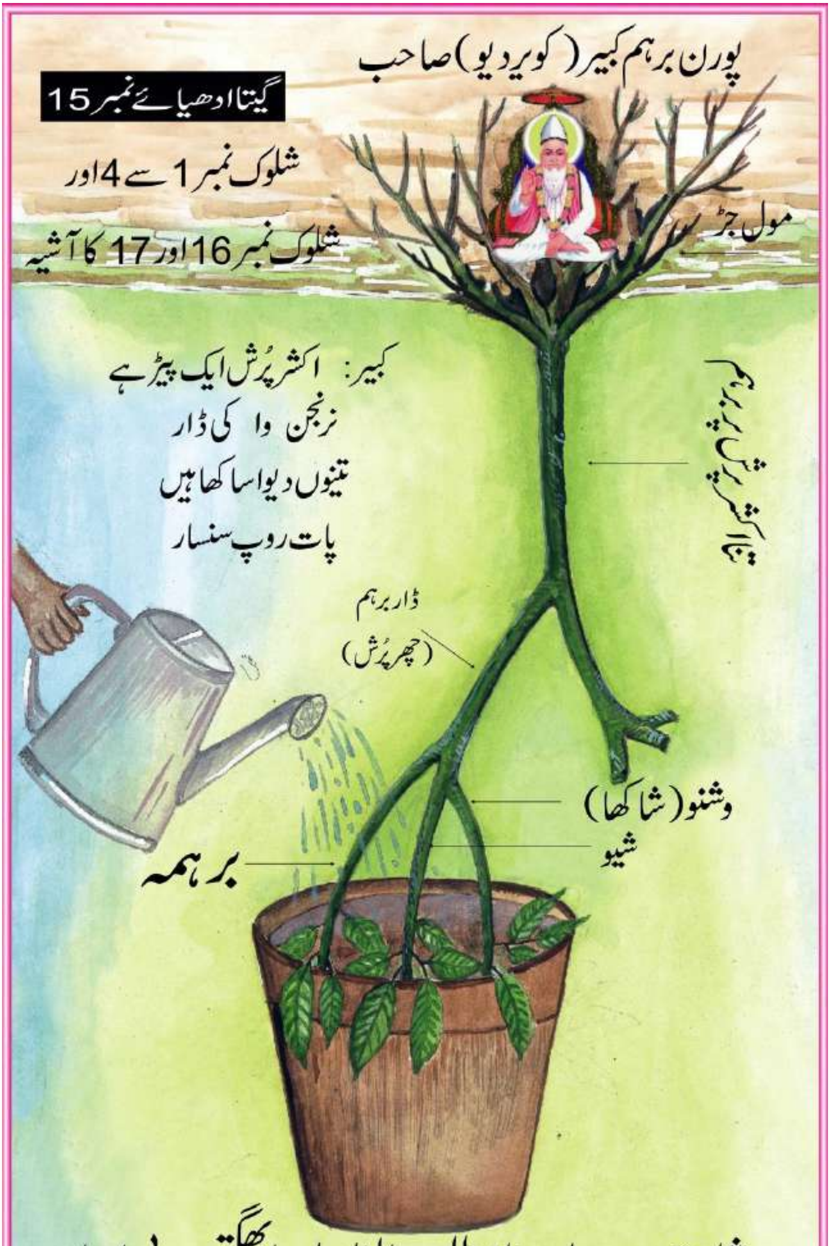

شاستر ودو سادھنا مطلب الٹا بیجا ہوا بھگتی روپی پودا

جو پرمیشور اچل مطلب اصل میں اویناشی (گیتا ادھیائے 15 شلوک 16-17 میں بھی ثبوت ہے) جگت گرو آتم آدھار، جو پورن بھگت ہو کر ست لوک گئے ہیں ان کو ست لوک لے جانے والا، سب برہمانڈوں کا رچن ہار، کال (برہم) کی طرح دھوکا نہ دینے والا جیوں کا تیوں وہ خود کویر دیو مطلب کبیر پربھو ہے۔ یہی پرمیشور سب برہمانڈوں اور جانداروں کو اپنی شبد شکتی سے پیدا کرنے کے کارن (جنیتا) ماتا بھی کہلاتا ہے اور (پِترم) پِتا اور (بندھو) یعنی بھائی بھی اصل میں یہی ہے اور (دیو) پرمیشور بھی یہی ہے۔ اس لیے اسی کویر دیو (کبیر پرمیشور) کی ستوتی (تعریف) کیا کرتے ہیں۔ تُمیوَ ماتا چہ پِتا تُمیوَ تُمیوَ بندھو چہ سکھا تُمیوَ، تُمیوَ وِدھا چہ دروینم تُمیوَ، تُمیوَ سروَمم دیو دیو۔ اسی پرمیشور کی تعریف کا پویتر رُگ ویدَ منڈل نمبر 1 سُکت نمبر 24 میں پورا تفصیل ہے۔

"پویتر رگویدَ میں سرشٹی رچنا کا ثبوت"

رگوید منڈل نمبر 10 سُکت 90 منتر 1

سہسطرشِرشا پُرشہ سہسطراکشہ سہسطرپاتُ،
سہ بھُمیم وِشوَتم وِرتوااتیا تِشھٹت دشن گلم۔(1)

سہسطرشِرشا- پُرشہ- سہسطراکشہ- سہسطرپاتُ
سہ- بھُمیم- وِشوَتہ- وِرتوا- اتیاتِشھٹت- دشنگلم۔(1)

ترجمہ :- (پُرشہ) وراٹ رُوپ کال بھگوان مطلب شر پُرش (سہستر شِرتا) ہزار سروں والا (سہسترہ کشہ) ہزار آنکھوں والا (سہسترپات) اور ہزار پیروں والا (سہ) وہ کال (بھُمیم) پرتھوی والے اکیس برہمانڈوں کو (وِشوَتہ) سب اور سے (دشن گُلم) دسوں انگلیوں سے مطلب پورن رُوپ سے قابو کیے ہوئے (ورتوا) گولا کار گھیرے میں گھیر کر (اتیاتِشٹت) اسے بڑھ کر مطلب اپنے کال لوک میں سب سے نیارا بھی اکیسویں برہمانڈ میں ٹھہرا ہے مطلب رہتا ہے۔

ترجمہ :- اس منتر میں وراٹ (کال / برہم) کا ذِکر ہے۔(گیتا ادھیائے 10.11 میں بھی اسی کال برہم کا ایسا ہی ذِکر ہے ادھیائے 11 منتر 46 میں ارجُن نے کہا ہے کہ اے سیسترا باھو مطلب ہزار بھُجا والے آپ اپنے چترُبھُج رُوپ میں درشن دیجئے۔)

جس کے ہزاروں ہاتھ، پیر، ہزاروں آنکھیں،کان وغیرہ ہیں وہ وراٹ رُوپ کال پربھو اپنے تحت سب جانداروں کو پوری طرح سے قابو کر کے مطلب 20 برہمانڈوں کو گولا کار پریدھی میں روک کر خود ان سے اُوپر (اگلا) اکیسویں برہمانڈ میں بیٹھا ہے۔

رُگوید منڈل نمبر 10 سُکت 90 منتر 2۔

پُرش اوَیدمَ سروَم یدبھُوتم یچہ بھاویَم،

اُتامر توسیہ اِیشانہ یدترین اتیروھتی۔

پُرش-اوَ-اِیدمَ-سروَم-یت-بھُوتم-یت- چہ-بھاویَم

اُت-امر توسیہ- اِیشانہ- یت-انین-اتیروھتی

ترجمہ :- (ایو) اسی طرح کچھ سہی طور پر (پُرش) بھگوان ہے وہ اکشر پُرش مطلب پربرہم ہے (چہ)اور(اِدم) یہ (یَت) جو (بھُوتم) پیدا ہوا ہے(یَت) جو (بھاویَم) بھوشیہ میں ہو گا (سروَم) سب (یَت) پریتن سے مطلب محنت ذریعے (انین) اَن سے(اتیروھتی) بڑھتا ہے۔ یہ اکشر پُرش بھی (اُت) سندھے یُکت(امر توسیہ) موکش کا (اِشان) سوامی ہے مطلب بھگوان تو اکشر پُرش بھی کُچھ سہی ہے لیکن مکمل موکش دینے والا نہیں ہے۔

ترجمہ :- اس منتر میں پربرہم (اکشر پُرش) کا ذِکر ہے جو کچھ بھگوان والے گنوں سے بھرپور ہے، لیکن اس کی بھگتی سے بھی مکمل موکش نہیں ہے، اس لیے اسے شک کے بنیاد پہ مُکتی داتا کہا ہے۔اسے کچھ پربھو کے گُنوں سے بھرپور اس لیے کہا ہے کہ یہ کال کی طرح تپت سِلا پر بھُون کر نہیں کھاتا۔ لیکن اس پربرہم کے لوک میں بھی پرانیوں کو محنت مزدوری کر کے کرم آدھار پر ہی پھل ملتا ہے اور اَن (گندُم) سے سب پرانیوں کے جسم چلتے ہے،جنم اور مرتیو کا وقت بھلے ہی کال یعنی

(شرُپرش) سے زیادہ ہے، لیکن پھر بھی پیدائش پرلے(قیامت) اور84 لاکھ یونیوں میں یاتنا (تکلیف) بنی رہتی ہے۔

رُگوید منڈل10 سُکت90 منتر 3

ایتاوانسیہ مہیماتوجیایانسچ پُرش،

پادھ اسیہ وِشوا بھوتانی ترِپاد اسیہ امرتمٗ دِویہ(3)

توان-اسیہ-مہیما-اتی-جیایان-چہ-پُرش

پادھ-اسیہ-وِشوا2;-بھوتانی-ترِی-پاد-اسیہ-امرتم-دِویہ

ترجمہ :- (اسیہ) اس اکشر پرُش مطلب پربرہم کی تو (ایتاوان) اتنی ہی (مہیما) پربھوتا ہے۔ (چ)اور (پُرش)وہ پرم اکشر مطلب پورن برہم پرمیشور تو (اتیہ) اُس سے بھی (جیایان) بڑا ہے (وشوا) سبھی (بھوتانی) شر پرش اور اکشر پُرش ان کے لوکوں میں اور ست لوک ان لوکوں میں جتنے جاندار ہیں (اسیہ) اس پورن پرماتما پرم اکشر پرش کا(پاد) ایک پیر ہے مطلب ایک انس ماتر ہے۔(اسیہ) اُس پرمیشور کے (طری) تین (دویہ) بڑے لوک ہیں جیسے ست لوک۔الکھ لوک۔اگھم لوک۔(امرتم)اویناشی(پاد) دوسرا پیر ہے مطلب جو بھی سب برہمانڈوں میں پیدا ہے وہ ست پُرش پورن پرماتما کا ہی انس یا انگ ہے۔

ترجمہ :- اس اُوپر کے منتر 2میں موجود اکشر پُرش (پربرہم) کی تو اِتنی ہی تعریف ہے اور وہ پورن پُرش کویر دیوتواس سے بھی بڑا ہے مطلب سروشکتی مان ہے اور سب برہمانڈ اسی کے انش ماتر پر ٹھہرے ہیں۔ اس منتر میں 3لوکوں کا ذِکر اِس لیے ہے کیونکہ چوتھا (4) انامی (انامیہ) لوک دوسری رچنا سے پہلے کا ہے۔ یہی 3 پربھو(شر پرش-اکشرپُرش اور ان دونوں سے الگ پرم اکشر پُرش) کا ذِکر شریمد بھگوت گیتا ادھیائے 15 شلوک16-17 میں ہے،{اسی کا ثبوت محترم غریب داس صاحب جی کہتے ہیں:-

غریب :- جاکے اردھ رُوم پر سکل پسارا، ایسا پورن برہم ہمارا۔

غریب، اننت کوٹی برہمانڈ کا، ایک رَتی نہیں بھار۔ ستگرو پُرش کبیر ہیں، کُل کے سرجن ہار۔

اس کا ثبوت محترم دادو صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ:-

جن موکوں نج نام دیا سوئی سگرو ہمار۔دادو دوسرا کوئی نہیں، کبیر سرجنہار۔

اس کا ثبوت محترم نانک صاحب جی دیتے ہیں کہ:-

یک عرج گفتم پیش تودر کُون کرتار۔ حقا کبیر کریم توں، بے عیب پروردِ گار۔

(شری گرو گرنتھ صاحب، صفحہ نمبر 721م، مہیلا1، راگ تلنگ)

کُون کرتار کی معنی ہوتی ہے سب کا رچنہار، مطلب اپنی شبد شکتی سے رچنا کرنے والا شبد سروپی پربھو، حقا کبیر کی معنی ہے کے ست کبیر، کریم کی معنی دیالو، پروردِ گار کی معنی پرماتما ہے۔}

رُگوید منڈل نمبر10 سُکت90 منتر4

طِرپادُردھواُدیتُ پُرشہ پادہ اسیہ اِھ ابھوَت پُنھہ

تتو وِشوَڈوِیکرامتسہ اشانشنہ ابھی

طِری-پاد-اُردھو-اُدیتُو-اسیہ-اِھ-ابھوَت-پُنھہ

تَت-وِشوَ-وِیکرامت-سہ-اشانشنہ-ابھی

ترجمہ :- (پُرشہ) یہ پرم اکشر برہم یعنی اویناشی پرماتما (اُردھہ) اُوپر (ترِیہ) تین لوک جیسے ست لوک-الکھ لوک-اگم لوک رُوپ (پاد) پیر مطلب کے اُوپر کے حصے میں (اُدیت) پرکٹ ہوتا ہے مطلب وراجمان ہے (اسیہ) اسی پرمیشور پورن برہم کا (پادہ) ایک پیر مطلب ایک حصہ جگت رُوپ (پُنر) پھر (اِھ) یہاں (ابھوَت) پرکٹ ہوتا ہے (تتہ) اس لیے (سہ) وہ اویناشی پورن پرماتما (اشنان شنہ) کھانے والے کال یعنی شر پُرش اور نہ کھانے پربرہم مطلب اکشر پُرش کے بھی (ابھی) اُوپر (وِش وَڈ) ہر طرف (وِیاکرامت) حاظر ناظر ہے، مطلب اسی کی بادشاہی سب برہمانڈوں اور سب پربھوں پر ہے وہ کُل کا مالک ہے۔ جس نے اپنی شکتی کو سب کے اُوپر پھیلائی ہے۔

ترجمہ :-یہی سب کائنات کے بنانے والا مالک اپنی کائنات کے اُوپر کے حصے میں تینوں مکانو ں پر (ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک) میں تین رُوپ میں خود پرکٹ ہوتا ہے مطلب خود ہی وراجمان ہوتا ہے۔ یہاں انامیہ لوک کا ذِکر اس لیے نہیں کیا کیوں کہ انامی لوک میں کوئی کائنات نہیں ہے

اور اکہہ (انامیہ) لوک بقایا کائنات سے پہلے کا ہے پھر کہا ہے کہ اُسی پرماتما کے ست لوک سے بچھڑ کر نیچے کے برہم اور پربرہم کے لوک پیدا ہوتے ہیں اور وہ پورن پرماتما کھانے والے برہم مطلب کال سے (کیوں کہ برہم/کال وِراٹ بددعا وش ایک لاکھ انسان جسم دھاری پرانیوں کو کھاتا ہے) اور نہ کھانے والے پربرہم مطلب اکشر پُرش سے (پربرہم پرانیوں کو کھاتا نہیں، لیکن جنم مرتیو کرم ڈنڈ جیوں کا تیوں بنا رہتا ہے) بھی اُوپر ہر جگہ موجود ہے مطلب اس پورن پرماتما کی بادشاہی سب کے اُوپر ہے، کبیر پرمیشور ہی کُل کا مالک ہے۔ جس نے اپنی شکتی کو سب کے اوپر پھیلائی ہے جیسے سورج اپنے پرکاش کو سب کے اوپر پھیلا کر متاثر کرتا ہے، ایسے پورن پرماتما نے اپنی شکتی روپی رینج (اکشمتا) کو سب برہمانڈوں کو نگرانی رکھنے کے لیے چھوڑا ہوا ہے جیسے موبائیل فون کا ٹاور ایک ہوتے ہوئے ہے اپنی شکتی مطلب موبائل فون کی رینج (اکشمتا) چاروں طرف پھیلائے رکھتا ہے۔ اسی طرح پورن پرماتما نے اپنی نراکار شکتی کو ہر جگہ سمائی ہوئی ہے جس سے پورن پرماتما سب برہمانڈوں کو ایک جگہ پر بیٹھ کر نظر میں رکھتا ہے۔

اسی کا ثبوت آدرنیہ سنت غریب داس جی مہاراج دے رہے ہیں (امرت وانی راگ کلیان)۔

تین چرن چنتامنی صاحب، شیش بدن پر چھائے، ماتا، پتا، کُل نہ بندھو، نہ کنھے جننی جائے۔

رُگوید منڈل 10 سُکت 90 منتر 5

تسمادِراوجیات، وِراجو آدھی پرشہ، سہ جاتواتیرچیتہ پشچاد بھومیمتھو پُراہ۔ (5)

تسمات-وراٹ-اجیات- وِراج- آدی-پرشہ، سہ- جات- اتیرچیتہ- پشچات- بھومیم-اتھ- پُریھ۔

ترجمہ :- (تسمات) اس کے بعد اُس پرمیشور ست پرُش کی شبد شکتی سے (وراٹ) وِراٹ مطلب برہم، جسے شر پُرش اور کال بھی کہتے ہیں (اجایت) پیدا ہوا ہے (پشچات) اس کے بعد (وراجہ) وراٹ رُوپ کال بھگوان سے (ادھی) بڑے (پُرشا) پرمیشور نے (بھومیمُ) پرتھوی والے لوک، کال برہم اور پربرہم کے لوک کو (اتیری چیتہ) اچھی طرح بنایا (اتھ) اور (پُرا) چھوٹے چھوٹے لوک (سہ) اس پورن پرماتما نے ہی (جات) پیدا کیا مطلب بنائے۔

ترجمہ :- اُوپر والے منتر 4 میں بتائے گئے تینوں لوکوں (اگم لوک، الکھ لوک اور ست لوک) کی بناوٹ کے بعد پرماتما نے جوتی نرنجن (برہم) کو پیدا کیا مطلب اُسی سروَشکتی مان پرماتما پورن برہم کویر دیو (کبیر پربھو) سے ہی وراٹ مطلب برہم کال کی پیدائش ہوئی۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 3 منتر 15 میں ہے کہ اکشر پرش مطلب اویناشی پربھو سے برہم کی پیدائش ہوئی یہی ثبوت اتھروَوید کانڈ 4 انواک 1 سُکت 3 میں ہے کہ پورن برہم سے برہم کی پیدائش ہوئی اُسی پورن برہم نے دھرتی وغیرہ چھوٹے بڑے سبھی لوکوں کی رچنا کی۔ وہ پورن برہم اس وراٹ بھگوان مطلب برہم سے بھی بڑا ہے مطلب اس کا بھی مالک ہے۔

منڈل نمبر 10 سُکت 90 منتر 15

سپتاسیہ سن پریدھیہ رِترِیہ سپت سمیدہ کرتاہ، دیوا ید ھیگیم تنوانا ابدھننُ پُرشم پشُم۔(15)

سپتا-اسیہ- آسن-پریدھیہ- ترِسپت-سمیدہ-کرِتاہ، دیوا- یت-یگیم-تنوانا-اب دھنن-پُرشم-پشُم۔

ترجمہ :- (سپت) سات سنکھ برہمانڈ تو پربرہم کے اور (ترِسپت) اکیس برہمانڈ کال برہم کے (سمیدہ) کرم ڈنڈ دُکھ روپی آگ سے دُکھی (کرتا) کرنے والے (پریدھیہ) گولاکار گھیرا روپی حد میں (آسن) موجود ہے (یتُ) جو (پُرشوم) پورن پرماتما کی (یگیم) سہی طریقے سے دھارمک کرم مطلب پوجا کرتا ہے (پشُوم) قربانی کے جانور کی طرح قید میں کرم بندھن میں بندھے (دیوا) بھگت آتماؤں کو (تنوانا) کال ذریعے بنائے ہوئے پاپ کرم بندھن جال سے (ابدھنن) آزاد کراتا ہے مطلب بندی چھوڑانے والا بندی چھوڑ ہے۔

ترجمہ :- سات سنکھ برہمانڈ پربرہم کے اور اکیس برہمانڈ برہم کے ہیں جن میں گولاکار حد میں بند پاپ کرموں کی آگ میں جل رہے پرانیوں کو اصلی پوجا کا طریقہ بتا کر سہی اُپاسنا کرواتا ہے جس وجہ سے بلی دیئے جانے والے جانور کی طرح جنم اور موت کے کال (برہم) کے کھانے کے لیے تپت سِلا کی تکلیف والی بھگت آتماؤں کو کال کے کرم بندھن کے پھیلائے جال کو توڑ کر بندھن چھڑاتا ہے، مطلب بندھن چھُڑانے والا بندھی چھوڑ ہے۔ اسی کا ثبوت پویتر یجُروید ادھیائے 5 منتر 32 میں

ہے کہ "کویر انگھارِیسی" (کویر) کبیر پر میشور (انگھ) پاپ کا (اری) یعنی دشمن (اسی) ہے، مطلب پاپ ناس کرنے والا کویر ہے۔ بمبھاریسی (بمبھاری) بندھن کا دشمن یعنی بندی چھوڑ کبیر پر میشور (اسی) ہے۔

منڈل 10 سکت 90 منتر 16

یگین یگیہ جنت دیوستانی دھرمانی پرتھمانیہ سن، تے ھے ناکمُ مہیمانیہ سچنت یطر پُروے سادھیہ سِنت دیواہ۔(16)

یگین - ایگمُ - آ - یجنت - دیوائے - تانی - دھرمانی - پرتھمانی - آسن - تے

ھے - ناکم - مہیمانیہ - سچنت - یطر - پُروے - سادھیہ - سِنت دیواہ۔

ترجمہ:- جو (دیوہ) نروکار دیو رُوپ بھگت آتمائیں (ایگمُ) ادھُوری غلط پوجا کے جگھ پر (یگین) ست بھگتی دھارمِک نیم کے آدھار پر (ایجنت) پوجا کرتے ہیں (تانی) وہ (دھرمانی) دھارمِک شکتی سمپن (پرتھمانی) مکھیہ مطلب اُتم (آسنُ) ہے (تے ھہ) وہ ہی اصل میں (مہیمانہ) مھان بھگتی شکتی سے بھرپور ہو کر (سادھیاہ) سفل بھگت جن (ناکم) پوری راحت دینے والے پر میشور کو (سچنت) بھگتی نمت کارن مطلب ست بھگتی کی کمائی سے حاصل ہوتے ہیں ،اور وہاں چلے جاتے ہیں۔ (یتر) جہاں پر (پُروے) پہلے والی سرشٹی کے (دیوا) پاپ رہیت دیو رُوپ بھگت آتمائیں (سِنتی) رہتی ہیں۔

ترجمہ:- جو نرِوکار (جنہوں نے گوشت، شراب، تمباکو، استعمال کرنا بند کر دیا ہے اور کئی برائیوں سے بچے ہوئے ہیں) دیو رُوپ بھگت آتمائیں شاستر میں بتائے ہوئے طریقہ مطابق پوجا کرتے ہیں وہ بھگتی کی کمائی سے امیر ہو کر کال کے قرض سے آزاد ہو کر اپنی سچی بھگتی کی کمائی کی وجہ سے اس سکھ سُکھدائی پرماتما کو حاصل کرتے ہیں مطلب ست لوک میں چلے جاتے ہیں جہاں پر سب سے پہلے بنائی ہوئی دُنیا کے دیو رُوپ مطلب پاپ سے نجات ہنس آتمائیں رہتی ہیں۔

جیسے کچھ آتمائیں تو کال (برہم) کے جال میں پھنس کر یہاں آگئی، اور کچھ پر برہم کے ساتھ سات سنکھ برہمانڈوں میں آ گئیں، اور پھر بھی بہت زیادہ آتمائیں جن کا بھروسہ پورن پرماتما میں اٹل رہا، جو پتی ورتا پد سے نہیں گریں وہ وہیں رہ گئی، اِس لیے یہاں پر وہی بات پویتر ویدوں نے بھی سچ بتایا ہے۔ یہی ثبوت گیتا ادھیائے 8 کے شلوک نمبر 8 سے 10 میں بتایا ہے کہ جو سادھک پورن پرماتما کی سچی سادھنا مقدس کتابوں کے طریقے سے کرتا ہے وہ بھگتی کی کمائی کی طاقت سے اُس پورن پرماتما کو حاصل ہوتا

ہے مطلب اُس کے پاس چلا جاتا ہے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تین پربھو ہیں برہم-پربرہم-پورن برہم۔ انہی کو نمبر 1،برہم-ایش-شر پُرش 2، پربرہم- اکشر پُرش/اکشر برہم ایشور اور 3، پورن برہم-پرم اکشر برہم-پر میشور-ست پُرش وغیرہ پریواچی(عہدے والے) ناموں سے جانا جاتا ہے۔

یہی ثبوت رُگوید منڈل 9 سُکت 96 منتر 17 سے 20 میں صاف ہے کہ پورن پرماتما کوِیر دیوَ(کبیر پرمیشور) چھوٹے بچے کارُوپ بنا کر پرکٹ(نازل) ہوتا ہے اور اپنا نرِمل گیان مطلب تتو گیان (کویرگِر بھی)کبیر وانی کے ذریعے اپنے چیلوں کو بول بول کر سُناتا ہے۔ وہ کویر دیو(کبیر پرمیشور) برہم (شر پُرش) کے دھام اور پربرہم(اکشر پرش) کے دھام سے الگ جو پورن برہم(پرم اکشر پرش) کا تیسرا رِت دھام(ست لوک)ہے،اس میں ظاہری شکل میں موجود ہے اور ست لوک سے چوتھا انامی لوک ہے، اُس میں بھی وہی کویر دیو(کبیر پرمیشور)اَنامی پُرش رُوپ میں انسان جیسا ہے آکار یعنی شکل میں رہتا ہے۔

"پویتر شریمد دیوی مہاپُران میں سرشٹی رچنا کا ثبوت"

"برہما، وشنو اور شو کے ماتا-پِتا"

"(دُرگا اور برہم کے یوگ سے برہما، وشنو اور شِو کا جنم)"

پویتر شریمد دیوی مہاپُران تیسرا اسکند ادھیائے 1-3(گیتا پریس گورکھپور سے چھپا ہوا، ترجمے کار شری ہنومان پرساد پودار اور چمن لال گوسوامی جی، صفحہ نمبر 114 سے)

صفحہ نمبر 114 سے 118 تک لکھا ہے کہ کتنے ہی آچاریہ بھوانی کو سبھی من کی امیدیں پوری کرنے والی بتاتے ہیں۔ وہ پرکرتی کہلاتی ہے اور برہم کے ساتھ غیر امتیازی سلوک ہے جسے پتنی کو اَردھ انگنی بھی کہتے ہیں اور دُرگا برہم(کال) کی پتنی ہے۔ ایک برہمانڈ کی سرشٹی رچنا کے بارے میں راجا شری پریکشت کے پوچھنے پر شری ویاس جی نے بتایا کہ میں نے شری نارد جی سے پوچھا تھا کہ اے دیو رِشی!اس برہمانڈ کی تخلیق کیسے ہوئی؟ میرے اس سوال کے جواب میں شری نارد جی نے کہا کہ میں نے اپنے پِتا شری برہما جی سے پوچھا تھا کہ اے پِتا شری اس برہمانڈ کی تخلیق آپ نے کی یا شری

وشنوجی اس کے بنانے والے ہیں یا شوجی نے کی ہے؟ سچ -سچ بتانے کی کرپا کریں۔ تب میرے پیارے پِتا شری برہما جی نے بتایا کہ بیٹانارد میں نے اپنے آپ کو کنول کے پھول پر بیٹھا پایا تھا، مجھے نہیں معلوم اس بڑے سمندر کے پانی میں کہاں سے پیدا ہوگیا۔ ایک ہزار سال تک پرتھوی (زمین) کو تلاش کرتا رہا، کہیں پانی کا اور چھور نہیں پایا۔ پھر غیبی آواز ہوئی کہ تپ کرو۔ تب میں نے ایک ہزار سال تک تپ کیا۔ پھر سرشٹی رچنا (دنیابنانے کی) آکاش وانی ہوئی۔ اتنے میں مدُھو اور کیٹپ نام کے دو راکشس آئے، ان کے خوف سے میں کنول کا ڈھنٹھل پکڑ کر نیچے اُترا۔ وہاں بھگوان وشنو جی شیش ناگ کی سیج پر بے ہوش پڑے تھے۔ اُن میں سے ایک استری (پریت وت پرویشٹ دُرگا) نکلی۔ وہ آسمان میں زیور پہنے دِکھائی دینے لگی۔ تب بھگوان وشنو ہوش میں آئے۔ اب میں اور وشنو جی دو تھے۔ اتنے میں بھگوان شنکر بھی آگئے۔ دیوی نے ہمیں ویمان (جہاز) میں بِٹھایہ اور برہم لوک میں لے گئی۔ وہاں ایک برہما، ایک وشنو اور ایک شو اور دیکھا پھر ایک دیوی، دیکھی اُسے دیکھ وشنو جی نے پریم سے کہتے ہوئے کہا۔ (برہم کال نے بھگوان وشنو کو بچپن کی یاداشت پر دھان کر دی، اس کو اپنے بچپن کی یاد آئی تب بچپن کی کہانی سُنائی)۔

صفحہ نمبر 119-120 پر بھگوان وشنو جی نے شری برہما جی اور شوجی سے کہا کہ یہ ہم تینوں کی ماتا ہے، یہی جگت جننی (دنیا پیدا کرنے والی) پرکرتی دیوی ہے۔ میں نے اس دیوی کو تب دیکھا تھا جب میں چھوٹا سا بالک تھا، یہ مجھے جھولے میں جھُلا رہی تھی۔

تیسرا اسکند صفحہ نمبر 123 پر شری وشنو جی نے شری دُرگا جی کی مہیما (تعریف) کرتے ہوئے کہا- تم شُدھ سرُوپا ہو، یہ سارا سنسار تم ہی سے اجاگر ہو رہا ہے، میں (وشنو)، برہما اور شنکر ہم سب ہی تمہاری کرپا سے ہی موجود ہیں۔ ہمارا آوِر بھاؤ (جنم) اور ترِو بھاؤ (موت) ہوا کرتا ہے۔ مطلب ہم تینوں دیو ناشوان ہیں، صرف تم ہی نِت (اویناشی) ہو، دنیا پیدا کرنے والی ہو، اور پرکرتی دیوی ہو۔

بھگوان شنکر بولے۔ دیوی اگر بھگوان وِشنو تُم ہی سے پیدا ہُوا ہے تو اِن کے بعد پیدا ہونے والا برہما بھی تمہارے ہی بچے ہوئے۔ پھر میں تموگُنی لیلا کرنے والا شنکر کیا تمہاری اولاد نہیں ہوا مطلب مجھے بھی پیدا کرنے والے تم ہی ہو۔

ویچار کریں:- اوپر بتائے ہوئے گیان سے معلوم ہوا کہ برہما جی، وشنو جی، شیو جی فانی ہیں۔ مرتیونجیہ (اجر امر)اور سب کے مالک نہیں ہیں۔ اور دُرگا کے پُتر ہیں اور برہم کال (برہم کال سدا شو) ان کا پِتا ہے۔

تیسرا اسکند صفحہ نمبر 125 پر برہما جی کے پوچھنے پر کہ اے ماتا! ویدوں میں جو برہم کہا ہے وہ آپ ہی ہیں یا کوئی اور پربھو ہے؟ اس کے جواب میں یہاں تو دُرگا کہہ رہی ہے کہ میں اور برہم ایک ہی ہیں۔ پھر اسی اسکند کے ادھیائے 6 صفحہ نمبر 129 پر کہا ہے کہ اب میرا کاریہ سِدھ کرنے کے لیے وِمان پر بیٹھ کر تم لوگ جلدی چلے جاؤ۔ کوئی مشکل کام آنے پر جب تم مجھے یاد کروگے، میں تمہارے سامنے آجاؤں گی۔ دیوتاؤ میرا (دُرگا کا) اور برہم کا دھیان تمہیں سدا کرتے رہنا چاہیے۔ ہم دونوں کا سمرن کرتے رہو گے تو تمہارے کام پورے ہونے میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔

اوپر بتائے ہوئے گیان سے ظاہر ہے کہ دُرگا (پرکرتی) اور برہم (کال) ہی تینوں دیوتاؤں کے ماتا-پِتا ہیں اور برہما، وشنو اور شو جی ناشوان (فنا) ہونے والے ہیں اور پورن شکتی یُکت نہیں ہیں۔

تینوں دیوتاؤں (شری برہماجی، شری وشنوجی، شری شِو جی) کی شادی دُرگا (پرکرتی دیوی) نے کی۔ صفحہ نمبر 128-129 پر، تیسرے اسکند میں۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 12

یے، چَے، ساتوِکاہ، بھاواہ، راجساہ، تامَساہ، چَے، یے
مَتّے، ایو، اِتی، تان، ودھی، نے، تُو، آہم، تیشُو، تے، مَیِ۔

ترجمہ: (چَے) اور (ایو) بھی (یے) جو (ساتوِکا) ستوگُن وشنو جی سے ستھیتی (بھاوہ) ہونے والے بھاؤ ہے اور (یے) جو (راجساہ) رجوگُن برہماجی سے پیدائش (چَے) اور (تامَسا) تموگُن شو سے موت ہیں (تان) ان سب کو تُو (مَتّہ ایو) میرے سے ہی ہونے والے ہیں (اِتی) ایسا (وِدھی) جان (تُو) لیکن اصل میں (تیشُ) اُن میں (اُہم) میں اور (تےَ) وہ (میئَ) مجھ میں (نہِ) نہیں ہیں۔

"پویتر شومہاپُران میں سر شٹی رچناکا ثبوت"

(کال برہم اور دُرگا سے برہما، وشنو، شِو کی پیدائش)

اسی کا ثبوت پویتر شری شِوپُران گیتاپریس گورکھپور سے چھپاہوا ترجمہ کار شری ہنومان پرساد پودار، اس کے ادھیائے نمبر 6رُدر سہینتا، صفحہ نمبر100 پر کہاہے کہ جو مورتی سے الگ پربرہم ہے،اُس کی مورتی بھگوان سدا شوہے۔ ان کے جسم سے ایک شکتی نکلی، وہ شکتی امبھیکا، پرکرتی (دُرگا)، تِردیو جننی (شری برہماجی، شری وشنوجی اور شری شِوجی کو پیدا کرنے والی ماتا) کہلائی ۔ جس کی آٹھ بھُجائیں (بازو) ہیں۔ جو سدا شوہے، انہیں شِو، شمبھواور مہیشور بھی کہتے ہیں ۔(صفحہ 101پر) وہ اپنے سارے انگوں میں بھسم رمائے رہتے ہیں۔ ان کال روپی برہم نے ایک شِو لوک نام سے ریاست کو بنایا۔ پھر دونوں نے پتی-پتنی کا برتاؤ کیا جس سے ایک پُتر پیدا ہوا۔اُس کا نام وشنو رکھا شِوپُران صفحہ نمبر(102)

پھر رُدر سنہیتا ادھیائے نمبر 7صفحہ نمبر 103پر برہما جی نے کہا ہے کہ میری پیدائش بھی بھگوان سدا شو(برہم-کال) اور پرکرتی دُرگا کے ملن سے مطلب پتی پتنی کے وہنوار سے ہی ہوئی ہے۔ پھر مجھے بے ہوش کر دیا۔

پھر رُدر سنہیتا ادھیائے نمبر9صفحہ نمبر 110پر کہا ہے کہ اس طرح برہما، وشنو اور رُدر ان تینوں دیوتاؤں میں گُن ہیں، لیکن شو (کال-برہم) گُناتیت مانے گئے ہیں۔

یہاں پرچار سِدھ ہوئے مطلب سداشو(کال-برہم) وہ پرکرتی (درگا)سے ہی برہما،وشنواور شوپیدا ہوئے ہیں۔ تینوں بھگوانوں (شری برہماجی، شری وشنو، شری شوجی) کے ماتا پِتا شری دُرگاجی اور جوتی نرنجن برہم ہیں۔ یہی تینوں بھگوان رجگُن-برہماجی، ست گُن-وشنوجی، اور تم گُن-شوجی ہیں۔

"پویتر شریمد بھگوت گیتاجی میں سر شٹی رچناکا ثبوت"

اس کا ثبوت گیتاجی ادھیائے نمبر14 شلوک نمبر3سے 5تک ہے۔

برہم(کال) کہہ رہاہے کہ پرکرتی (درگا) تومیری پتنی ہے، میں برہم(کال) اس کا پتی ہوں۔ ہم دونوں کے ملن سے سب مخلوق سمیت تینوں گُن (رجوگُن-برہماجی، ستوگُن- وشنوں جی، تموگُن-

شِوجی) کی پیدائش ہوئی ہے۔ میں (برہم) سب پرانیوں کا باپ ہوں اور پرکرتی (دُرگا) اِن کی ماتا ہے۔ میں اس کے پیٹ میں بیج لگاتا ہوں۔ جس سے سب مخلوق کی پیدائش ہوتی ہے۔ پرکرتی (درگا) سے پیدا تینوں گُن (رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شِو) سب جانداروں کو اعمال آدھار سے جسم میں باندھتے ہیں۔

یہی ثبوت گیتاادھیائے نمبر 1 سے 4اور 16-17 میں بھی ہے۔

گیتاادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 1:۔

اُرُدھوو، مُولم، اَدھِ، شاکم، اُشوتّھم، پُراہُو، اَوْیَیم،

چھندانسی، یَسْیَہ، پرنانی، یے، تم، وید، سَہ، ویدوِت۔

ترجمہ:۔(اُرُدھووَمُولم) اوپر کو پورن پرماتما آدی پُرش پرمیشور روپی جڑ والا (اَدھ شاکم) نیچے کو تینوں گن یعنی رجو گن برہما، ستو گن وشنو اور تمو گن شو روپی شاخاوالا (اَوْیَیم) اویناشی (اَشوتّھم) پھیلا ہوا پیپل کا درخت ہے، (یَسْیَہ) جس کے (چھندانسی) جیسے وید میں چھند ہے ایسے سنسار روپی درخت کے بھی حصے چھوٹے چھوٹے حصے ٹہنیاں (پرنانی) پتے (پُراہو) کہے ہیں (تم) اُس سنسار روپی درخت کو (یَہ) جو (وید) اسے تفصیل سے جانتا ہے (سَہ) وہی (ویدوِت) پورن گیانی مطلب تتو درشی ہیں۔

گیتاادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 2

اَدَہہ، چ، اُرُدْوَم، پرسرتہہ، تسیہ، شاکھاہ، گُن پُروَردہہ۔

وشیہ پُروالا، آدہہ، چہ، مُولانی، انسنتّانی، کَرمانُبندھینی، مَنُشیہ لوکے۔

ترجمہ: (تسیہ) اس درخت کی (اَدہ) نیچے (چہ) اور (اُرُدھم) اوپر (گُن پُرَوَردا) تینوں برہما-رج گُن ست گُن-وشنو، تم گُن-شِو) روپی (پرسر تا) پھیلی ہوئی (وشیہ پُروالا) وِکار-کام کرودھ، موہہ، لوبھ، اہنکار، روپی کونپل (شاکھا) ڈالی برہما، وشنو، شو، (کَرمانُبندھینی) جیو کو کرموں میں باندھنے کی (مُولانی) جڑیں مطلب مکھیہ کارن ہیں (چہ) اور (مَنُشیہ لوکے) انسانی دنیا مطلب پرتھوی لوک میں (اَدہ) نیچے-نرک، چوراسی لاکھ یونیوں میں (اُرُدھم) اُوپر سُرگ لوک وغیرہ میں (انسنتّانی) پھیلی ہوئی ہے۔

گیتااھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 3

نہ، رُوپم، اسیہ، تتھا، اُوپ لبھیتے، نے، انتہ، نے، چ، آدیہہ، نے، چ،

سمپُر تِشٹھا، اشوَتھم، اِنم، سویرُو ڈھ مولم، اسنگ شستریِن، دُرڈھین، چھیتوا۔

ترجمہ:۔(اسیہ) اس رچنا کا (نہ) نہیں (آدی) شروعات (چہ) اور (نہ) نہ ہی (انتہ) انت ہے (نہ) نہ ہی (تتھا) ویسا (رُوپم) سرُوپ (اُوپلبھیتیے) پایا جاتا ہے (چ) اور (اھ) یہاں خیال میں مطلب میرے ذریعے دیے جارہا گیتا گیان میں صحیح جانکاری مجھے بھی (نہ) نہیں ہے (سمپُر تِشٹھا) کیونکہ سب برہمانڈوں کی رچنا کی اچھی طرح حالت کا مجھے بھی گیان نہیں (اَنم) اس (سویرُوڈھ مولم) اچھی طرح لافانی حالت والا (اَشوَتھم) مضبوط سروپ والا سنسار روپی درخت کے گیان کو (اسنڈگ شستریِن) کو پورن گیانی روپی (دُرڈھین) مضبوط سوکشم وید مطلب تتو گیان کے ذریعے جان کر (چھیتوا) کاٹ کر مطلب نرنجن کی بھگتی کو عارضی جان کر برہما، وشنو، شو سے بھی آگے پورن برہم کی تلاش کرنی چاہیے۔

گیتا دھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 4:

تتہ ہ، پدم، تت، پَریمار گتویَم، یَسمِن، گتاہ، نہ، نِوَرتنتِ، بھویہ،

تم، ایوَ، چہ، اَدیَم، پُرشم، پَرپدیہ، یتہ، پُرورتہِ، پَرسرتا، پُرانی۔

ترجمہ: جب تتو درشی سنت مل جائے (تتہ) اُس کے بعد (تت) اس پرماتما کے (پدم) پدمقام یعنی ست لوک کو (پَرمارگتویَم) اچھے طریقے سے کھوجنا چاہیے (یَسمِن) جس میں (گتہہ) میں گئے ہوئے سادھک (بھویہ) پھر (نہ نِوَرتنتِ) لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے (چا) اور (یتہ) جس پرماتما-پرم اکشر برہم سے (پُرانی) آدی (پُرورتہِ) رچنا-کائنات (پُرسرتا) پیدا ہوئی ہے (تم) اگیات (اَدیَم) آدی یم یعنی میں کال نرنجن (پُرشم) پورن پرماتما کی (ایوَ) ہی (پُرپدیہ) میں شرن میں ہوں مطلب اُسی کی پوجا کرتا ہوں۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16

دُوو، اموَو، پُرشَے، لوکے، چھَر، چہ، اَکشَر، ایو، چہ،

شر، سروانِ، بھوتانی، کوٹستھہ، اکشر، اُچیَتہ۔

ترجمہ: (لوکے) اس دنیا میں (دُووِ) دو طرح کے (شَر) ناشوان(چہ) اور(اَکشَرہ) اوناشی(پُرشے) بھگوان ہے (ایو) اسی طرح (امو) ان دونوں بھگوانوں کے لوکوں میں (سروانی) سب ہی(بھوتانِ) پرانیوں کے جسم تو(شر) ناشوان (چہ) اور(کوُٹستھہ) جیو آتما (اکشر) اویناشی(اُچیتہ) کہا جاتا ہے۔

گیتا دھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 17

اُتمَہ، پُرُشہ تُوَ، انیہ، پرَماتما، اِتی، اداھرِتہَ،

یہ ،لوک تریَم ،اوشیہ، بھرتی ،اَوَیَیہ ،ایشورَہ۔

ترجمہ: (اُتمَہ) اُتم (پُرشہ) پربھو (تو) تو (اَنیہ) اوپر والے دونوں پربھوں "شر پرش اور اکشر پرش" سے بھی اور ہی ہے (اتی) یہ اصل میں (پرَماتما) پرماتما(ادھارِتہ) کہا جاتا ہے (یہَ) جو(لوک تریَم) تینوں لوکوں میں (اوشیہ) داخل ہو کر (وبھرتی) سب کا پالن پوشن کرتا ہے (اَوَیَیہَ) اویناشی(ایشورَہ) اِیشور(پربھوؤں میں سریشٹ) مطلب طاقتور بھگوان ہے۔

ترجمہ- گیتا گیان داتا پربھو نے صرف اتنا ہی بتایا ہے کہ یہ دنیا اُلٹے لٹکے درخت جیسا جانو۔ اوپر جڑیں (مُول) تو پورن پرماتما ہے۔ نیچے ٹہنیاں وغیرہ دوسرے حصے جانو۔ اس دنیا روپی درخت کے ہر ایک حصے کا الگ الگ بیان جو سنت جانتا ہے وہ تتو درشی سنت ہے جس کے بارے میں گیتا ادھیائے 4 شلوک نمبر 34 میں کہا ہے۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 2-3 میں صرف اِتنا ہی بتایا ہے کہ تینوں گُن روپی شاخا ہے۔ یہاں اس وقت میں مطلب گیتا میں آپ کو میں (گیتا گیان داتا) مکمل طرح جانکاری نہیں دے سکتا۔ کیوں کہ مجھے سنسار کی رچنا کے شروعات اور آخر کا گیان نہیں ہے۔ اس کے لیے گیتا دھیائے 4 شلوک نمبر 34 میں کہا ہے کہ کسی تتو درشی سنت سے اُس پورن پرماتما کا گیان جانو۔ اس گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 1 میں اُس تتو درشی سنت کی پہچان بتائی ہے کہ وہ سنسار روپی درخت کے سب ہی حصے کا گیان بتائے گا۔ اُسی سے پوچھو۔ گیتا دھیائے نمبر 15 کے شلوک نمبر 4 میں کہا ہے کہ اُس تتو درشی سنت کے مل جانے کے بعد اُس پرم پد پرمیشور کی کھوج کرنی چاہیے مطلب اُس تتو درشی سنت کے بتائے گیان مطابق سادھنا کرنی چاہیے جس سے پورن موکش (اَنادی موکش) حاصل ہوتا ہے۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16-17 میں واضع کیا ہے کہ تین پربھو ہیں ایک شر پُرش

(برہم)دوسرا(اکشر پُرش) پربرہم تیسرا پرم اکشر پُرش (پورن برہم)! شر پُرش اور اکشر پُرش اصل میں اویناشی نہیں ہیں۔ وہ اویناشی پرماتما تو ان دونوں سے کوئی اور ہی ہے۔ وہی تینوں لوکوں میں پرویش کر کے سب کا دھارن پوشن کرتا ہے۔

اوپر والے شریمد بھگوت گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 1 سے 4 اور 16-17 میں یہ ثابت ہوا کہ اُلٹے لٹکے ہوئے سنسار روپی درخت کی مول(جڑ) تو پرم اکشر برہم مطلب پورن برہم ہے جس سے سارے درخت کا پالن ہوتا ہے اور درخت کا جو حصہ پرتھوی کے اوپر اور باہر زمین کے ساتھ دِکھائی دیتا ہے وہ تنا ہوتا ہے اُسے اکشر پُرش مطلب پربرہم جانو۔ اُس تنے سے اوپر چل کر اور موٹی ڈال نکلتی ہے ان میں سے ایک ڈار کو برہم مطلب شر پُرش جانو اور اسی ڈار سے اور تینوں شاخائیں نکلتی ہیں انہیں برہما، وشنو اور شو جانو اور شاخوں سے آگے پتے رُوپ میں دنیاوی مخلوق جانو۔ گیتا ادھیائے نمبر 15 شلوک نمبر 16-17 میں ظاہر ہے کہ شر پُرش (برہم) اور اکشر پُرش (پربرہم) ان دونوں کے لوکوں میں جتنے پرانی (مخلوق) ہیں ان کے جسم تو ناشوان ہیں اور جیو آتما اویناشی ہے مطلب دونوں پربھو اور ان کے ماتحت سب پرانی (مخلوق) فانی ہیں۔ بھلے ہی اکشر پُرش (پربرہم) کو اویناشی کہا ہے لیکن اصل میں اویناشی پرماتما تو ان دونوں سے کوئی اور ہے۔ وہ تینوں لوکوں میں داخل ہو کر سب کا پالن پوشن کرتا ہے۔ اوپر والے موضوع میں تینوں پربھوؤں کا الگ الگ بیان دیا ہے۔

"پوجیئہ کبیر پرمیشور (کبیر دیو) جی کی امرت وانی میں سرشٹی رچنا"

خاص:- نیچے والی امرت وانی سن 1403 سے {جب پوجیئہ کبیر دیو(کبیر پرمیشور) لیلا میں جسم میں پانچ ورش کے ہوئے} سن 1518 {جب کبیر دیو(کبیر پرمیشور) مگھر ریاست سے جسم کے ساتھ ست لوک گئے} کے بیچ میں لگ بھگ 600 ورش پہلے پرم پوجیئہ کبیر پرمیشور (کویر دیو) جی کے ذریعے اپنے نجی سیوک (داس، بھگت) محترم سنت دھرم داس صاحب جی کو سُنائی تھی اور دھنی دھرم داس جی نے لکھی تھی۔ لیکن اُس وقت کے پویتر ہندوؤں اور پاک مسلمانوں کے نادان گروؤں (نیم / حکیموں) نے

کہا کہ یہ دھانک (جُلاہا) کبیر جھُوٹا ہے۔ کسی بھی ست گرنتھ میں شری برہماجی، شری وشنوجی اور شری شوجی کے ماتا پِتا کا نام نہیں ہے۔ یہ تینوں پربھواوینا شی (لافانی) ہیں ان کا جنم موت نہیں ہوتا۔ نہ ہی پویتر ویدوں اور پویتر قرآن شریف میں کبیر پرمیشور کا ثبوت ہے اور پرماتما کو نراکار لکھا ہے۔ ہم روزانہ پڑھتے ہیں۔ بھولی آتماؤں نے اِن چالاک گروؤں پر اعتبار کر لیا کہ سچ مُچ یہ کبیر دھانک تو ان پڑھ ہے اور گرو جی پڑھے لکھے ہیں، وہ سچی بات ہوگی۔ آج وہی سچائی پرکاش میں آرہی ہے اور اپنے سب پویتر دھرموں کے پویتر کتابیں ضامن ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ پورن پرمیشور، ساری سرشٹی رچن ہار، کُل کلتار سروگیہ کویر دیو (کبیر پرمیشور) ہی ہے جو کاشی (بنارس) میں کنول کے پھول پر پرکٹ ہوئے اور 120 سال تک اصل نوری جسم کے اوپر انسانی جسم کی طرح ہلکی روشنی والا بنا کر رہے اور اپنے ذریعے رچی سرشٹی (بنائی دنیا) کا ٹھیک ٹھیک (اصلی تتو) گیان دے کر جسم کے ساتھ ست لوک چلے گئے۔

کرپا پریمی پھاٹک پڑھیں نیچے امرت وانی پرمیشور کبیر صاحب کے ذریعے اُچارت:-

دھرمداس یہ جگ بورانا، کوئی نہ جانے پد نروانا۔ یہی کارن میں کتھا پسارا، جگ سے کہیو رام نیارا۔
یہی گیان جگ جیوسناؤ، سب جیووں کا بھرم نشاؤ۔ اب میں تم سے کہوں چِتائی، ترِدیون کی اُتپتی بھائی۔
کچھ سنکشیپ کہوں گورائی، سب سنشے تمرے مٹِ جائی۔ بھرم گئے جگ وید پُرانا، آدی رام کا بھید نہ جانا۔
رام رام سب جگت بکھانے، آدی رام کوئی برلا جانے۔ گیانی سُنے سو ہردے لگائی، مورکھ سُنے سو گم نا پائی۔
ماں اشٹنگی پِتا نرنجن، وے جمرا اُن ونسن انجن۔ پہلے کینھ نرنجن رائی، پیچھے سے مایا اُپجائی۔
مایا رُوپ دیکھ اتی شوبھا، دیو نرنجن تن من لوبھا۔ کام دیو دھرم رائے ستائیو، دیوی کو تُرنت دھر کھائیو۔
پیٹ سے دیوی کری پکارا، ہے صاحب میرا کرو اُبارا۔ ٹیر سنی تب ہم تہاں آیو، اشٹنگی کو بند چھڑایو۔
ستلوک میں کینہا دُراچاری، کال نرنجن دینا نکاری۔ مایا سمیت دیا بھگائی، سولا سنکھ کوس دوری پر آئی۔
اشٹنگی اور کال اب دوئی، مند کرم سے گئے بھگوئی۔ دھرم رائے کو حکمت کینہا، نکھ ریکھا سے بھگ کر لینہا۔
دھرم رائے کینہا بھوگ وِلاسا، مایا کو رہی تب آسا۔ تین پُتر اشٹنگی جائیو، برہماوشنو شو نام دھرائیو۔
تین دیو وستار چلائیو، ان میں یہ جگ دھوکا کھائیو۔ پُرش گم کیسے کوئی پاوے، کال نرنجن جگ بھرماوے۔
تین لوک اپنے سُت دینہا، سُن نرنجن باسالینا۔ الکھ نرنجن سُن ٹھکانا، برہماوشنو شو بھید نہ جانا۔

تین دیو سوان کو دھاویں، نرنجن کا وے پار نہ پاویں۔ الکھ نرنجن بڑا بٹ پارا، تین لوک جیو کین اہارا۔
برہما وشنو شو نہیں بچائیو، سکل کھائے پُن دھور اڑائیو۔ تن کے سُت ہیں تینوں دیوا، اندھر جیو کرت ہے سیوا۔
اکال پرُش کا ہُو نہیں چینہا، کال پائے سب ہی گہہ لینہا۔ برہم کال سکل جگ جانے، آدی برہم کو نہ پہچانے۔
تین دیو اور اوتارا، تاکو بھجے سکل سنسارا۔ تینوں گُنوں کا یہ وستارا، دھرم داس میں کہوں پکارا۔
گُن تینوں کی بھگتی میں، یہ بھول پرو سنسار، کہے کبیر نج نام بن، کیسے اُتریں پار۔

اوپر دی گئی امرت وانی میں پرمیشور کبیر صاحب جی اپنے نجی سیوک شری دھرم داس صاحب جی کو کہہ رہے ہیں کہ دھرم داس یہ سب سنسار تتو گیان کی کمی سے وِچلت ہے۔ کسی کو پورن موکش مارگ اور پورن سرشٹی رچنا کا گیان نہیں ہے۔ اس لیے میں آپ کو میرے ذریعے رچی سرشٹی کی کتھا سُناتا ہوں۔ عقلمند انسان تو جلد ہی سمجھ جائیں گے، لیکن جو سب ثبوتوں کو دیکھ کر بھی نہیں مانیں گے تو وہ نادان انسان کال کے اثر سے پربھاوت ہیں، وہ بھگتی کے لائق نہیں۔ اب میں بتاتا ہوں تینوں گُنوں (بھگوانوں) برہما جی، وشنو جی اور شِو جی کیسے پیدا ہوئے؟ ان کی ماتا جی تو اشٹنگی (دُرگا) ہے اور پِتا جوتی نرنجن (برہم، کال) ہے۔ پہلے برہم کی پیدائش انڈے سے ہوئی۔ پھر دُرگا کی پیدائش ہوئی۔ دُرگا کے رُوپ پر عاشق ہو کر کال (برہم) نے غلطی سے (چھیڑ - چھاڑ) کی تب دُرگا (پرکرتی) اس کے پیٹ میں شرن لی۔ میں وہاں گیا جہاں جوتی نرنجن کال تھا۔ تب بھوانی کو برہم کے پیٹ سے نکال کر 21 برہمانڈ سمیت سولا سنکھ کوس کی دوری پر بھیج دیا۔ جوتی نرنجن (دھرم رائے) نے پرکرتی دیوی (دُرگا) کے ساتھ بھوگ ولاس کیا۔ ان دونوں کے ملن سے تین گُن (شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شو جی) کی پیدائش ہوئی۔ انہی تینوں گُنوں (رجگن برہما جی، ست گُن وشنو جی، تمگن شِو جی) کی ہی سادھنا کر کے سب پرانی کال جال میں پھنسے ہیں۔ جب تک اصلی منتر نہیں ملے گا، پورن موکش کیسے ہوگا؟

خاص:- پیارے پڑھنے والو وچار کریں کہ شری برہما جی، شری وشنو جی اور شری شو جی کی حالت اویناشی بتائی گئی تھی۔ سب ہندو سماج ابھی تک تینوں بھگوانوں کو اجر، امر اور جنم مرتیو سے بچا ہوا مانتے رہے۔ جب کہ یہ تینوں فانی ہیں۔ ان کے پِتا کال روپی برہم اور ماتا دُرگا (پرکرتی - اشٹنگی) ہیں۔ جیسے آپ نے پچھلے ثبوتوں میں پڑھا یہ گیان اپنے شاستروں میں بھی موجود ہے۔ لیکن ہندو سماج کے کلیگی

گرو، رِشیوں، سنتوں کو گیان نہیں ہے۔ جو ٹیچر نصاب سے ہی ناواقف ہو وہ ٹیچر ٹھیک نہیں (عقلمند نہیں) ہے، شاگروں کے مستقبل کا دشمن ہے۔ اسی طرح جن گروؤں کو ابھی تک یہ نہیں پتا کہ شری برہما، شری وشنو اور شری شوجی کے ماتا پِتا کون ہیں؟ تو وہ گرو، رِشی، سنت لاعلم ہیں۔ جس کارن سے سب بھگت سماج کو شاستروں کے خلاف گیان (لوک وید مطلب دنت کتھا) سُنا کر اگیان سے بھر دیا ہے شاستروں کے طریقیکار کے خلاف بھگتی سادھنا کرا کے پرماتما کے اصل لابھ (پورن موکش) سے محروم رکھا۔ سب کا مانو جنم ناس کرا دیا۔ کیوں کہ شری مد بھگوت گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں یہی ثبوت ہے کہ جو شاستروں کے طریقیکار کو چھوڑ کر من مانا آچرن پوجا کرتا ہے۔ اُسے کوئی لابھ نہیں ہوتا پورن پرماتما کبیر جی نے سن 1403 سے ہی سب شاستروں کا گیان اپنی امرت وانی (کبیر وانی) میں بتانا شروع کیا تھا۔ لیکن ان اگیانی گروؤں نے یہ گیان بھگت سماج تک نہیں جانے دیا۔ جو موجودہ وقت میں واضع ہو رہا ہے اس سے ظاہر ہے کہ کبیر دیو (کبیر پربھو) تتو درشی سنت رُوپ میں خود پورن پرماتما ہی آئے تھے۔

"محترم غریب داس صاحب جی کی امرت وانی میں تخلیق کائنات کا ثبوت"

آدی رمینی (سدھ گرنتھ صفحہ نمبر 690 سے 692 تک)

آدی رمینی ادلی سارا، جادن ہوتے دھوں دھوں کارا۔(1)
ست پُرش کینا پرکاشا، ہم ہوتے تخت کبیر کھواسا۔۔ (2)
من موہنی سرجی مایا، ست پُرش ایک خیال بنایا۔۔۔ (3)
دھرم رائے سِرجے دربانی، چونسٹ جگ تپ سیوا ٹھانی۔(4)
پُرش پرتھوی جاکوں دینی، راج کرو دیوا آدھینی۔۔۔(5)
برہمڈ ایکیس راج تم دینا، من کی اِچھا سب جگ لینا۔۔۔ ۔(6)
مایا مول رُوپ اِک چھاجا، موہ لیے جنہوں دھرم راجا۔۔(7)
درھم کا من چنچل چت دھاریا، من مایا کا رُوپ وچارا۔(8)

چنچل چیری چپل چراگا، یاکے پرسے سر بس جاگا۔۔(9)

دھرمرائے کیامن کا بھاگی،وشے واسناسنگ سے جاگی۔۔ (10)

آدی پُرش ادلی انوراگی، دھرم رائے دیا دل سیں تیاگی۔۔(11)

پُرش لوک سیں دیا ڈھاہی، اگم دوئپ چلے آئی۔۔۔ (12)

سہج داس جس دیپ رہنتا، کارن کون کون کل پنتھا۔۔۔ (13)

دھرم رائے بولے دربانی، سنو سہج داس برہم گیانی۔۔۔ (14)

چوسٹ یگ ہم سیوا کینہی، پُرش پرتھوی ہم کو دینی۔۔۔ (15)

چنچل رُوپ بھیامن بورا، من موہنی ٹھگیا بھونرا۔ ۔۔۔۔۔(16)

ست پُرش کے ناں من بھایو، پُرش لوک سے ہم چلے آیو۔(17)

اگر دیپ سُنت بڑھ بھاگی، سہج داس میٹو من پاگی۔۔۔۔ (18)

بولے سہج داس دل دانی، ہم توچاکر ست سہدانی۔۔۔۔۔۔(19)

ست پُرش سے میں عرج گذاروں،جب تمہارا بیوان اُتاروں۔(20)

سہج داس کو کیا پیانا، ست لوک لیا پروانا ۔۔(21)

ست پُرش صاحب سر بنگی،اوگت ادلی اچل ابھنگی۔۔ ۔۔(22)

دھرم رائے تمہارا دربانی، اگر دیپ چل گئے پرانی۔۔(23)

کون حکم کری عرج آواجا،کہاں پٹھاؤ اس دھرم راجا۔۔(24)

بھئی اواج ادلی اک ساچا، وشیہ لوک جاتینوں باچا۔۔۔۔۔۔(25)

سہج وِہان چلے ادھیکائی، چھن میں اگر دوئپ چلے آئی۔۔۔(26)

ہم توعرج کرے انوراگی،تم وشیہ لوک جاؤبڑبھاگی۔۔۔۔(27)

دھرم رائے کے چلے وِمانا، مان سرووَر آئے پرانا۔۔۔(28)

مان سرووَرر ہن نہ پائے، درے کبیرا تھانہ لائے۔۔۔۔(29)

بنکنال کی وشمی باٹی، تاں کبیرا روکی گھاٹی۔۔۔۔۔۔(30)

ان پانچوں مل جگت بندھانا، لکھ چوراسی جیو سنتانا۔۔(31)

برہما، وشنو، مہیشور مایا، دھرم رائے کا راج پٹھایا۔۔۔۔(32)

یو کھو کھا پور جھوٹی بازی، بیست بیکُنٹھ دگاسی ساجی۔۔۔(33)

کِرتم جیو بھلانے بھائی، نج گھر کی تو خبر نہ پائی۔۔۔۔۔۔۔(34)

سوا لکھ اُپجے نت ہنسا، اِک لاکھ ونسے نت انسا۔۔۔۔۔(35)

اُپتی کھپتی پرلے پھیری، ہرش شوک جوراجم جوَری۔۔۔۔(36)

پانچوں تتو ہیں پرلے ماہیں، ست گُن رجگن تمگن جھاہیں۔(37)

آٹھوں انگ ملی ہے مایا، پنڈ برہمانڈ سکل بھرمایا۔۔۔۔۔(38)

یا میں سُرتی شبد کی ڈوری، پنڈ برہمانڈ لگی ہے کھوری۔۔۔۔(39)

سوا سا پارس من گیھ راکھو، کھولے کپاٹ امی رس چاکھو۔۔۔(40)

سناؤں ہنس شبد سُن داسا، اگم دیپ ہے اگ ہے باسا۔۔(41)

بھوٗ ساگر جم ڈنڈ جمانا، دھرم رائے کا ہے طلبانہ۔۔۔۔(42)

پانچوں اوپر پد کی نگری، بانٹ بہنگم بنکی ڈگری۔۔۔۔۔۔(43)

ہمرا دھرم رائے سوں داوا، بھوٗ ساگر میں جیو بھرماوا۔۔(44)

ہم تو کہیں اگم کی بانی، جہاں اویگت ادلی آپ بنانی۔۔۔۔(45)

بندی چھوڑ ہمارا نامم، اجر امر ہے اِستھر ٹھامم۔۔۔۔۔(46)

جگُن جگُن ہم کہتے آیو، جم جوراسے ہنس چھُٹایو۔۔۔۔۔۔۔(47)

جو کوئی مانے شبد ہمارا، بھوٗ ساگر نہیں بھرے دھارا۔۔۔(48)

یا میں سُرتی شبد کا لیکھا، تن اندر من کہو کینھی دیکھا۔۔۔۔۔۔(49)

داس غریب اگم کی بانی، کھوجو ہنسا شبد سہدانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔(50)

اوپر امرت وانی کا مطلب ہے کہ محترم سنت غریب داس صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ یہاں پہلے صرف اندھکار تھا اور پورن پرماتما کبیر صاحب جی ست لوک میں تخت یعنی (سنگھاسن) پر وراجمان

تھے۔ہم وہاں چاکر (نوکر) تھے۔ پرماتمانے جیوتی نرنجن کو پیدا کیا ہے۔ پھر اُس کے تپ کے بدلے میں 21 برہمانڈ دے دیئے۔ پھر مایا (پرکرتی) کی پیدائش کی۔ نوجوان دُرگا کے رُوپ پر موہت (عاشق) ہو کر جوتی نرنجن (برہم) نے دُرگا (پرکرتی) سے بلتکار کرنے کی کوشش کی۔ برہم کو اس کی سزا ملی۔ اسے ست لوک سے نکال دیا اور بد دعا لگا کے ایک لاکھ انسانی جسم دھاری پرانیوں کو روزانہ کھایا کریگا، سوا لاکھ پیدا کرے گا۔ یہاں سب پرانی جنم-موت کا دُکھ اُٹھا رہے ہیں۔ اگر کوئی پورن پرماتما کا اصلی شبد (سچانام جاپ منتر) ہمارے سے حاصل کرے گا، اُس کو کال کی قید سے چھڑوا دیں گے۔ ہمارا بندی چھوڑ نام ہے۔ آدرنیہ غریب داس جی اپنے گرو اور بھگوان کبیر پرماتما کے آدھار پر کہہ رہے ہیں کہ سچے منتر مطلب ست نام اور سار شبد کی حاصلات کر لو، پورن موکش ہو جائے گا۔ نہیں تو نقلی نام دینے والے سنتوں اور مہنتوں اور گروؤں کی میٹھی میٹھی باتوں میں پھنس کر شاستر طریقیکار کو چھوڑ کر سادھنا کر کے کال کی قید میں رہ جاؤ گے۔ پھر تکلیف پر تکلیف اُٹھاؤ گے۔

"غریب داس مہاراج کی وانی"

(ست گرنتھ صفحہ نمبر 690 سے سہابھار)

مایا آدنرنجن بھائی، اپنے جائے آپے کھائی۔ برہما، وشنو، مہیشور چیلا، اوم سوہم کا ہے کھیلا۔

سکھر سُن میں دھرم انیائی، جن شکتی ڈائن محل پٹھائی۔ لاکھ گرا سے نِت اُٹھ دوتی، مایا آدی تخت کی کُتی۔

سوا لاکھ گھڑیے نِت بھانڈے، ہنسہ اتپتی پرلے ڈانڈے۔ یہ تینوں چیلا بٹھ پاری، سرجے پُرشا سرجے ناری۔

کھوکھا پور میں جیو بھلایو، سوپن بھیشت بیکنٹھ بنائے۔ یو ہرہٹ کا کنوا لوئی، یا گل باندھیا ہے سب کوئی۔

کیڑی کونجر اور اوتارا، ہرہٹ ڈور بندھے کئی بارا۔ ارب ایل اندر رہے بھائی، ہرہٹ ڈور بندھے سب آئی۔

شیش، مہیش گُنیش تا نہی، ہرہٹ ڈور بندھے سب آنہی شُکر ادِک برہمادِک دیوا، ہرہٹ ڈور بندھے سبک جیوا۔

کوٹک کرتا، پھرتا دیکھیا، ہرہٹ ڈور کہوں سُن لیکھا۔ چترُ بھُجی بھگوان کہاویں، ہرہٹ ڈور بندھے سب آویں۔

یو ہے کھوکھا پور کا کنُوا، یا میں پڑا سو نسچے مُووا۔

جوتی نرنجن (کال بَلی) کے وس ہوکر کے یہ تینوں دیوتا (رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شوجی) اپنی مہیمادِ کھاکر جیووں کو سُرگ وَنرک کے بھوَ ساگر میں (لکھ چراسی یونیوں میں) بھٹکاتے رہتے ہیں۔ جوتی نرنجن اپنی مایاسے ناگنی کی طرح جیووں کو پیدا کرتے ہیں اور پھر مار دیتے ہیں۔ جس طرح اُس کو ناگنی کھا جاتی ہے۔ پھن مارتے وقت کئی انڈے پھٹ جاتے ہیں کیونکہ ناگنی کے کافی انڈے ہوتے ہیں۔ جو انڈے پھٹتے ہیں اُن میں سے بچے نکلتے ہیں اگر کوئی بچہ ناگنی اپنی دوم سے انڈوں کے چاروں طرف کُنڈلی بناتی ہے پھر ان انڈوں پر اپنا پھن مارتی ہے۔ جس سے انڈا پھوٹ جاتا ہے۔ اس میں سے بچہ نکل جاتا ہے۔ کُنڈلی (سرپنی کی دوم کا گھیرا) سے باہر نکل جاتا ہے تو وہ بچہ بچ جاتا ہے نہیں تو کُنڈلی میں وہ ناگنی چھوڑتی نہیں۔ جتنے بچے اُس کنڈلی کے اندر ہوتے ہیں ان سب کو کھاجاتی ہے۔

مایاکالی ناگنی، اپنے جائے کھات، کُنڈلی میں چھوڑے نہیں، سوباتوں کی بات۔

اسی طرح یہ کال بَلی کا جال ہے۔ نرنجن تک کی بھگتی پورے سنت سے نام لیکر کریں گے تو بھی اِس نرنجن کی کنڈلی (21برہمانڈ) سے باہر نہیں نکل سکتے۔ خود برہما، وشنو، مہیش، آدی مایا شیر اں والی بھی نرنجن کی کُنڈلی میں ہیں۔ یہ اوتار دھار کر آتے ہیں اور جنم مرتیو(زندگی موت) کا چکر کاٹتے رہتے ہیں۔ اس لیے وچار کریں سوہم جاپ جو کہ دُھرو، پرہلاد اور شُکدیو رِشی نے جپا، وہ بھی پار نہیں ہوئے۔ کیوں کہ شری وشنو پُران کے پہلے انش کے ادھیائے 12 کے شلوک نمبر 93 صفحہ نمبر 51 پر لکھا ہے کہ دُھرو صرف ایک کلپ مطلب ایک ہزار چترُیگ تک ہی مُکت ہے۔ اس لیے کال لوک میں ہی رہے اور 'اوم نمہ بھگوتے واسو دیوائے' منتر جاپ کرنے والے بھگت بھی کرشن تک کی بھگتی کر رہے ہیں، وہ بھی چُوراسی لاکھ یونیوں کے چکر کاٹنے سے نہیں بچ سکتے۔ یہ پرم پوجیہ کبیر صاحب جی اور آدرنیہ غریب داس صاحب جی مہاراج کی وانی یہ سچا ثبوت دیتی ہے۔

اننت کوٹی اوتار ہیں، مایاکے گووند، کرتا ہو ہو اوترے، بہُو ر پڑے جگ پھند۔

ست پُرش کبیر صاحب جی کی بھگتی سے ہی جیومُکت ہو سکتا ہے۔ جب تک جیوست لوک میں واپس نہیں چلا جائے گاتب تک کال لوک میں اسی طرح کرم کرے گا اور کی ہوئی نام اور دان دھرم کی کمائی سُرگ روپی ہوٹل میں ختم کر کے واپس کرم آدھار سے چُوراسی لاکھ طرح کی یونیوں کے جسم کے

کشٹ اُٹھانے والے کال لوک میں چکر کاٹتا رہے گا۔ مایا (دُرگا) سے پیدا ہو کر کروڑوں گووِند (برہما، وشنو، شِو) مر چکے ہیں۔ بھگوان کا اوتار بن کر آئے تھے۔ پھر کرم بندھنوں میں بندھ کر کرموں کو بھوگ کر چوُراسی لاکھ یونیوں میں چلے گئے۔ جیسے بھگوان وشنو جی کو دیو رِشی نارد کی بد دعا لگی۔ وہ شری رامچندر رُوپ میں ایودھیا میں آئے۔ پھر شری رام جی رُوپ میں بالی کو بھی مار دیا۔ اس کرم کا ڈنڈ بھوگنے کے لیے شری کرشن جی کی پیدائش ہوئی۔ پھر بالی والی آتما شکاری بنا اور اپنا بدلہ لیا۔ شری کرشن جی کے پیر میں زہر سے بھرا ہوا تیر مار کر مار ڈالا۔ مہاراج غریب داس جی اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:-

برہما، وشنو، مہیشور مایا اور دھرم رائے کہیو،-----
ان پانچوں مل پرپنچ بنایا، وانی ہمری لہیے----
ان پانچوں مل جیو اٹکائے، جُگن جُگن ہم آن چھُٹائے،---
بندی چھوڑ ہمارا نامم، اجر امر ہے استھر ٹھامم------
پیر، پیغمبر، قطب اولیاء ، سُر نر منی جن گیانی،--------
ایتا کو تو راہ نہ پایا، جم کے بندھے پرانی---------
دھرم رائے کی دھوما دھامی، جم پر جنگ چلاؤں،--------
جورا کو تو جان نہ دوں گا، باندھ عدل گھر لاؤں---------
کال اکال دوؤں کو موسوں، مہا کال سر مونڈوں،-------
میں تو تخت ہجور حکمی، چور کھوج کو ڈھونڈوں--------
مُلا مایا مگ میں بیٹھی، ہنسہ چُن چُن کھائی---------
جوتی سروپی بھیا نرنجن، میں ہی کرتا بھائی---------
سہس اٹھاسی دیپ منیشور ، بندھے مُلا ڈوری---------
ایتیاں میں جم کا تلبانا ، چلیے پُرش کشوری ---------
مُلاکا تو ماتھا داگوں ، ست کی مہر کروں گا،-------
پُرش دیپ کوں ہنس چلاؤں ، ذرا نہ روکن دوں گا---------

کال لوک میں جنم-مرن روپی ہرہٹ (چکر)

ہم تو بندی چھوڑ کہاواں، دھرم رائے ہے چکوے۔۔۔۔۔۔۔۔
ست لوک کی سکل سناواں، وانی ہم رے اکھوے۔۔۔۔۔۔۔۔
نولکھ پٹن اوپر کھیلوں ،سہا درے کو روکوں۔۔۔۔۔۔۔۔
دوادس کوٹی کٹک سب کاٹوں، ہنس پٹھاؤں موکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔
چودھا بھون گمن ہے میرا ،جل تھل میں سربنگی۔۔۔۔۔۔۔۔
خالق خلق خلق میں خالق ، اویگت اچل ابھنگی۔۔۔۔۔۔۔۔
اگر الیل چکر ہے میرا ، جِت سے ہم چل آئے۔۔۔۔۔۔۔۔
پانچوں پر پروانہ میرا، بندہی چھٹاون دھائے۔۔۔۔۔۔۔۔
جہاں اوم کار نرنجن ناہیں، برہما، وشنو، وید نہیں جاہیں۔۔۔۔۔۔۔۔
جہاں کرتا نہیں جہاں بھگوانا، کایا مایا پنڈ نہ پرانا۔۔۔۔۔۔۔۔
پانچ تتو تینوں گُن ناہی ، جورا کال دیپ نہیں جاہی۔۔۔۔۔۔۔۔
امر کروں ست لوک پٹھاؤں، تاتے بندی چھوڑ کہاؤں۔۔۔۔۔۔۔۔

کبیر پرمیشور (کوِیر دیوَ) کی مہیما بتاتے ہوئے محترم غریب داس جی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پربھو کویر (کبیر دیو) بندی چھوڑ ہیں۔ بندی چھوڑ کا مطلب ہے کہ کال کی جیل سے چھڑانے والا، کال برہم کے 21برہمانڈوں میں سب پرانی پاپوں کی وجہ کال کے قیدی ہیں۔ پورن پرماتما (کویر دیو) کبیر صاحب گُناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔ پاپوں کا خاتمہ نہ برہم، نہ پربرہم، نہ ہی برہما، وشنو، شو جی کر سکتے ہیں۔ صرف جیسا مقدر ہے، اس کا ویسا ہی پھل دے سکتے ہیں۔ اس لیے یجر وید ادھیائے نمبر 5 منتر 32 میں لکھا ہے کہ "کبیر انگھاری اسی" کوِیر دیوَ (کبیر پرمیشور) پاپوں (گُناہوں) کا دشمن ہے۔ "بمبھاری اسی" بندھنوں کا دشمن مطلب بندی چھوڑ ہے۔

ان پانچوں (برہما، وشنو، شو، مایا، دھرمرائے) سے اوپر ست پرُش پرماتما کبیر دیو ہے۔ جو ست لوک کا مالک ہے۔ باقی سارے پربرہم، برہم اور برہما، وشنو، شِو جی اور آدی مایا یہ سب فانی ہیں۔ مہاپرلے (قیامت) میں یہ سب اور ان کے لوک ختم ہو جائیں گے۔ عام انسان سے کئی ہزار گُنا زیادہ

لمبی ان کی عمر ہے۔ لیکن جو وقت مقرر ہے وہ ایک دن پورا لازمی ہو گا۔ سنت غریب داس جی مہاراج کہتے ہیں کہ:۔

شوبرہما کا راج، اِندر گِنتی کہاں، چار مُکتی بے کُنٹھ سمجھ ، ایتا لہیہ۔

سنکھ جُگن کی جونی، عمر بڑ دھاریہ۔، جا جننی قربان، سو کاغذ پھاریہ۔

ایتی عمر بلند مرے گا انت رے، ستگرو لگے نہ کان، نہ بھینٹیں سنت رے۔

چاہے اَن گِنت یُگ کی لمبی عمر بھی کیوں نہ ہو جائے اِک دن ختم ضرور ہو گی۔ اگر ست پُرش پرماتما (کویر دیو) کبیر صاحب کے نمائندے پورن سنت (گرو) جو تین نام کا منتر (جس میں ایک اوم + تت + ست جو اشارے ہیں) دیتا ہے اور اُسے سچے سنت ذریعے نام دان کرنے کا آدیش ہے، اس سے اُپدیش لیکر نام کی کمائی کریں گے تو ہم ست لوک کے لائق ہنس ہو سکتے ہیں۔ ست سادھنا بنا بہت لمبی عمر کوئی کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ نرنجن کے لوک میں دُکھ ہی دُکھ ہے۔

کبیر، جینا تو تھوڑا ہی بھلا، جے ست سُمرن ہوئے۔

لاکھ ورش کا جیونا، لیکھے دھرے نہ کوئی۔

کبیر صاحب اپنی (پورن برہم کی) جانکاری خود ہی بتاتے ہیں کہ ان بھگوانوں سے اُوپر لامحدود بھجاؤں (بازوں) کا پرماتما ست پُرش ہے جو ست لوک (سچ کھنڈ، ست دھام) میں رہتا ہے اور اس کے کنٹرول میں سب لوک [برہم (کال) کے اکیس برہمانڈ اور برہما، وشنو، شو شکتی کے لوک اور پربرہم کے سات سنکھ برہمانڈ اور سارے برہمانڈ] آتے ہیں اور وہاں پر ست نام سارنام کے جاپ ذریعے پہنچا جائیگا جو پورے گرو سے حاصل ہوتا ہے۔ سچ کھنڈ (ست لوک) میں جو آتما چلی جاتی ہے اُس کا دوسرا جنم نہیں ہوتا۔ ست پُرش (پورن برہم) کبیر صاحب (کویر دیو) ہی دوسرے لوکوں میں خود ہی الگ الگ ناموں سے موجود ہیں۔ جیسے الکھ لوک میں الکھ پُرش، اگم لوک میں اگم پُرش اور اکہے لوک میں انامی پُرش رُوپ میں موجود ہیں۔ یہ تو اُپماتمک نام ہیں، لیکن اصلی نام اُس پورن پُرش کا کوِیر دیوَ (زبان کے لحاظ سے کبیر صاحب) ہے۔

"محترم نانک صاحب جی کی وانی میں سر شٹی رچنا کا اشارا"

شری نانک صاحب جی کی امرت وانی، مہیلا 1، راگ بلاوِلُ، انس 1 (گرو گرنتھ صفحہ 839)

آپے سچ کیا کر جوڑی، انڈج فوڑی جوڑی وچھوڑ

دھرتی آکاش کیے بیسن کوں تھاوں، راتی دن تو کیئے بھؤ۔ بھاؤ جن کیئے کری ویکھن ہارا (3)

طرییتیا برہما۔بشنو۔مہیسا، دیوی دیو اُپائے ویسا۔(4) پون پانی اگنی بِسراؤ، تاہی نرنجن ساچو ناؤ۔

تسو مہی منوا رہیالو لائی، پرن وتی نانک کال نہ کھائی۔(10)

اُوپر امرت وانی کا مطلب ہے کہ سچے پرماتما(ست پرش) نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے سب سر شٹی کی رچنا کی ہے۔اسی نے انڈا بنایا پھر پھوڑا اور اس میں جوتی نرنجن نکلا۔اسی پورن پرماتما نے سب پرانیوں کے رہنے کے لیے دھرتی، آکاش، پون، پانی اور پانچ تتو بنائے۔ اپنے ذریعے قائم دنیا کا خود ہی شاہد ہے۔ دوسرا کوئی صحیح جانکاری نہیں دے سکتا۔ پھر انڈے کے پھوٹنے سے نکلے ہوئے نرنجن کے بعد تینوں شری برہما جی، شری وشنو جی اور شو جی کی پیدائش ہوئی اور باقی دیوی دیوتا پیدا ہوئے اور بیشمار مخلوق کی پیدائش ہوئی۔ جس کے بعد دیووں کے جیون چریتر اور رِشیوں کے تجربے کے 6شاستر 18 پُران بن گئے۔ پورن پرماتما کبیر دیو کے سچے نام(ست نام) کی سادھنا من سے کرنے سے اور گرو مریادہ میں رہنے والے(پرناوتی) کو شری نانک صاحب کہتے ہیں کہ کال نہیں کھاتا۔

راگ مارو (انس) امرت وانی مہیلا 1(گرو گرنتھ صفحہ نمبر 1037)

سنہو برہما، وشنو، مہیش اپائے، سنیں برتے جگ سبائے۔

اس پد بچارے سو جن پُورا، تس ملیے بھرم چُکائیدا۔(3)

سام وید، رگ، ججر، اتھرون، برہمے مکھ مایا ہے ترے گُن۔

تا کی قیمت کہے نہ سکے، کو تیؤں بولے جیوں بُلائیدا۔(9)

اوپر لکھی امرت وانی کا مطلب ہے کہ جو سنت پورن سر شٹی رچنا (دنیا کا بننا) سُنا دیگا اور بتائے گا کہ انڈے کے دو حصے ہو کر کون نکلا، جس نے پھر برہم لوک کے سُن میں مطلب گُپت جگہ

پربرہما، وشنو، شو جی کی پیدائش کی اور وہ پرماتما کون ہے جس نے برہم (کال) کے منہ سے چاروں ویدوں (رگ وید، یجروید، سام وید، اتھروید) کو اُچارن (یاد) کروایا۔ وہ پورن پرماتما جیسا چاہے ویسے ہی ہر ایک پرانی کو بلواتا ہے۔ اس سب گیان کو پورن (درست) بتانے والا سنت مل جائے تو اس کے پاس جایئے اور جو سب ہی وہموں کو صحیح طریقے سے دور کرتا ہے، وہی سچا سنت مطلب تتودرشی ہے۔

شری گروگرنتھ صاحب صفحہ نمبر 929 امرت وانی شری نانک صاحب جی کی راگ رام کلی مہیلا 1 دکھنی اوہنکار

اونکار برہما اتپتی، اہنکارو کیا جن چِت، اونکار سیل جگ بھئے،

اونکاری بید نرمئے، اونکار سبدی ادھرے، اونکار گرومکھی ترے،

اوم اکھر سُنہو بچارو، اونم اکھر تربھون سارو،

اوپر لکھی امرت وانی میں شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اونکار مطلب جوتی نرنجن (کال) سے برہما جی کی پیدائش ہوئی۔ کئی یگوں مستی مار کر اونکار (برہم) نے ویدوں کی پیدائش کی جو برہما جی کو ملے۔ تین لوک کی بھگتی کا صرف ایک اوم منتر ہی اصل میں جاپ کرنے کا ہے۔ اس اوم لفظ کو سچے سنت سے اُپدیش لے کر گرو دھارن کر کے جاپ کرنے سے اُدھار (نجات) ہوتا ہے۔

خاص:- شری نانک صاحب جی نے تینوں منتروں (اوم + تت + ست) کا جگہ جگہ پر راز بتایا ہے۔ اس کو صرف سچا سنت (تتو درشی) ہی سمجھ سکتا ہے، اور تینوں منتروں کے جاپ کو اُپدیشی بھگت کو سمجھایا جاتا ہے۔

صفحہ نمبر 1038

اُتم، ست گرو پُرش نرالے، سبدے رتے ہری رس متوالے،

رِدھی، بدھی، سدھی، گیان گروتے پایئے، پورے بھاگ ملائیدا، (15)

ست گروتے پایئے بیچارا، سُن سمادھی سچے گھر بارا،

نانک نرمل نادو سبد دھن سچوُ رامے نامی سمائیدا۔(17)

اوپر لکھی امرت وانی کا مطلب ہے کہ سچا گیان دینے والے ست گرو تو نرالے ہی ہیں، وہ صرف نام جاپ کو جپتے ہیں، دوسرے ہٹھ یوگ سادھن نہیں بتاتے۔ اگر آپ کو دھن دولت، پد، عقل یا بھگتی شکتی بھی چاہیے تو وہ بھگتی مارگ کا گیان سچا سنت ہی عطا کرے گا، ایسا سچا سنت بڑے بھاگ سے ہی ملتا ہے ۔ وہی سچا سنت بتائے گا کہ اُوپر سُن (آکاش) میں اپنا اصلی گھر (ست لوک) پر میشور نے بنا رکھا ہے۔

جس میں ایک واستوک (سچا) سار نام کی دُھن (آواز) ہو رہی ہے۔ اُس آنند میں اویناشی پر میشور کے سار شبد سے سمایا جاتا ہے مطلب اُس سچے سُکھدائی استھان میں داخل ہو سکتا ہے، باقی ناموں اور دوسرے ناموں اور ادھورے گروں سے نہیں ہو سکتا۔

آنشک امرت وانی مہلا پہلا (شری گرو گرنتھ صفحہ 359-360)

سو نگری مہی آسنی بیسُو کلپ تیاگی وا دم(1)

سِنڈھی شبد سدا دھُنی سوھے اہینسی پورے نادم(2)

ہری کِرتی رہ راسی ہماری گرومکھ پنتھ اتیتم (3)

سگلی جوتی ہماری سمیاں نانا ورن انیکم،

کہہ نانک سن بھرتری جوگی پاربرہم لیو ایکم (4)

اُوپر لکھی امرت وانی کا ترجمہ ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اے بھرتری یوگی آپ کی سادھنا بھگوان شو تک ہے، اس سے آپ کو شو کی نگری (لوک) میں جگہ ملے گی اور جسم میں جو سِنگی شبد وغیرہ ہو رہا ہے وہ انہی کملوں کا ہے جو ٹیلی ویژن کی طرح ہر اک دیولوک سے جسم میں سنائی دے رہا ہے۔

ہم تو ایک پرماتما پاربرہم مطلب سب سے پار جو پورن پرماتما ہے جو کسی اور ایک پرماتما میں لو (لگن) لگاتے ہیں۔

ہم اوپر دِکھاوا (بھسم لگانا، ہاتھ میں ڈنڈا رکھنا) نہیں کرتے۔ میں تو سب پرانیوں کو ایک پورن پرماتما (ست پُرش) کی اولاد سمجھتا ہوں۔ سب اُس شکتی سے چلائے مان ہیں۔ ہماری مُدیرا تو سچا نام

جاپ گرو سے حاصل کرنا ہے اور معاف کرنا ہمارا بان (لباس) ہے۔ میں پورن پرماتما کا پجاری ہوں اور پورن ستگرو کا بھگتی مارگ اس سے الگ ہے۔

امرت وانی راگ آسا مہیلا 1 (شری گرو گرنتھ صفحہ نمبر 420)

آسا مہلا نمبر۔1 جن نام وِیساریا دوجے بھرمے بھلائی۔، مُول چھوڑے ڈالی لگے کیا پاوہی چھائی۔ (1)

صاحب میرا ایک ہے، اور نہیں بھائی۔، کِرپا تے سُکھ پایا ساچے پرتھائی۔(3)

گرو کی سیوا سو کرے جسوں آپ کرائے ، نانک سرَو سے چھوٹیے دُرگھ پتی پائی۔(8)

اوپر لکھی وانی کا مطلب ہے کہ شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں جو سچے پرماتما کا سچا نام بھول کر اور بھگوانوں کے ناموں کے جاپ میں بھرم رہے ہیں وہ تو ایسا کر رہے ہیں کہ جیسے مُول (پورن پرماتما) کو چھوڑ کر ڈالیوں (تینوں گُن رج گُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شو جی) کی سنچائی (پوجا) کر رہے ہیں۔ اس سادھنا سے کوئی سُکھ نہیں ہو سکتا مطلب پودا سوکھ جائے گا تو چھایا میں نہیں بیٹھ پائو گے۔ شاستر کے طریقیکار کے بنا ہونے سے بیکار کوشش ہے۔ کوئی لابھ نہیں۔ اسی کا ثبوت پویتر گیتا ادھیائے 16 شلوک 23-24 میں بھی ہے۔ اس پورن پرماتما کو حاصل کرنے کیلیے من مانی سادھنا چھوڑ کر سچے گرو دیو کے حوالے کرنے سے اور سچے نام کے جاپ سے ہی موکش ممکن ہے۔ نہیں تو مرنے کے بعد نرک جائے گا۔

(شری گرو گرنتھ صاحب صفحہ نمبر 843-844)

بلاولُ مہیلا 1:۔

میں من چاہو گھنا ساچی و گاسی رام، موہی پریم پرے پربھو ابناسی رام۔

اویگتو ہری ناتھو ناتھ تسے بھاوے سو تھیئے، کرپالو سدا دیالو داتا جیا اندری توں جیئے،

میں آدھارو تیرا توخسم میرا، میں تانو تکیا تیرو، ساچی سچا سدا نانک گرسبدی جھگڑو نبیرو۔(4) (2)

اوپر لکھی وانی میں نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ اویناشی پورن پرماتما ناتھو کا بھی ناتھ ہے مطلب دیووں کا بھی دیو ہے (سارے پربھو شری برہما جی، شری وشنو جی، شری شو جی اور برہم اور پربرہم پر بھی ناتھ ہے یعنی سوامی ہے) میں تو سچے نام کو ہردے میں سما چُکا ہوں۔ اے پرماتما! سب پرانی کا جیون

سہارا بھی آپ ہی ہو۔ میں آپ کے آسرے ہوں آپ میرے مالک ہو۔ آپ نے ہی گرورُوپ میں آکر ست بھگتی کا سچا گیان دے کر سب جھگڑا نمٹا دیا مطلب سب شک دور کر دیئے۔

(شری گروگرنتھ صاحب صفحہ نمبر721،راگ تلنگ مہیلا 1)

یک اجرج گفتم پیش توں درکون کرتار، حقہ کبیر کریم توں، بے عیب پروِردگار۔

نانک بگوید جن تُرا تیرے چاکراں پا کھاک۔

اوپر لکھی وانی میں نانک صاحب نے ظاہر کر دیا ہے کہ اے (حقہ کبیر) آپ ست کبیر (کوُن کرتار)شبد شکتی سے رچنا کرنے والے شبد سروپی پربھو مطلب سب دنیا کے پیدا کرنے والے ہو، آپ ہی بے عیب نِروکار (پروردگار) سب کے پالن کرتا دیالو پربھو ہو، میں آپ کے داسوں کا بھی داس ہوں۔

(شری گروگرنتھ صاحب صفحہ نمبر24،راگ شری مہیلا 1)

تیرا ایک نام تارے سنسار، میں ایہا آس اہو آدھار،نانک نیچ کہے بیچار، دھانک رُوپ رہا کرتار۔

اوپر لکھی وانی میں واضح کیا ہے کہ جو کاشی میں دھانک (جُلاہا) ہے وہی (کرتار) کل کا سرجنہار ہے۔ بہت عاجز ہو کر شری نانک صاحب جی کہہ رہے ہیں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں کہ یہ دھانک مطلب کبیر (جُلاہا) ہی پورن برہم (ست پُرش) ہے۔

خاص:۔ اوپر لکھی ثبوتوں کے اشارے والے گیان سے ثابت ہوا کہ سرشٹی رچنا کیسی ہوئی؟ پورن پرماتما کی حاصلات کرنی چاہیے۔جو پورن سنت سے نام لیکر ہی مُمکِن ہے۔

"دوسرے سنتوں کی طرف سے سرشٹی رچنا کی دنت کتھا"

دوسرے سنتوں کی جانب سے جو سرشٹی رچنا کا گیان بتایا ہے وہ کیسا ہے؟

کرپیا نیچے پڑھیں:- سرشٹی رچنا کے بارے میں رادھا سوامی پنتھ کے سنتوں کے اور دھن دھن ست گرو پنتھ کے سنت کے وِچار:-

پویتر پُستک جیون چریتر پرم سنت بابا جیمل سنگھ جی "مہاراج صفحہ نمبر 102-103 سے "سر شٹی کی رچنا" (ساون کرپال پبلیکیشن ،دِلی)

"پہلے ست پُرش نراکار تھا، پھر اِظہار(آکار) میں آیا تو اوپر کے تین نرمل منڈل (ست لوک، الکھ لوک، اگم لوک) بن گیا اور پرکاش منڈلوں کا ناد (دُھن) بن گیا۔"

پویتر پُستک ساروچن (نسر) پرکاشِت:- رادھا سوامی ست سنگ سبھا، دیال باغ آگرہ، "سر شٹی کی رچنا"صفحہ نمبر8:-

"پہلے دھوں دھوں کار تھا، اُس میں پُرش سُن سمادی میں تھے، تب کچھ رچنا نہیں ہوئی تھی، پھرجب موج ہوئی تب شبد پرکٹ ہوا اور اُس سے سب رچنا ہوئی۔،پہلے ست لوک اور پھر ست پُرش کی کلا سے تین لوک اور سب وستار ہوا۔"

یہ گیان تو ایسا ہے جیسے ایک وقت کوئی بچہ نوکری لگنے کے لیے انٹرویو کے لیے گیا۔نوکری دینے والے نے پوچھا کہ آپ نے مہا بھارت پڑھا ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ انگلیوں پر رٹ رکھا ہے۔ آفیسر نے سوال کیا کہ، پانچ پانڈو ں کے نام بتاؤ؟ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک بھیم تھا، ایک اس کا بڑا بھائی تھا، ایک اس سے چھوٹا تھا، ایک اور تھا اور ایک نام میں بھول گیا ہوں۔ اوپر لکھی سر شٹی رچنا کا گیان تو ایسا ہے۔

ست پُرش اور ست لوک کی مہیما بتانے والے پانچ نام (اومکار-جوتی نرنجن- ررنکار-سوہم-ست نام) دینے والے اور تین نام (اکال مورتی۔-ست پرش-شبد سروپی رام) دینے والے سنتوں ذریعے رچی کتابوں سے کچھ نچوڑ:-

سنت مت پرکاش بھاگ 3 صفحہ نمبر 76 میں لکھا ہے کہ "سچ کھنڈ یا ست نام چوتھا لوک ہے" یہاں پر'ست نام' کو ستھان (جگہ) کہا ہے۔ پھر اس پویتر پستک کے صفحہ نمبر 79 پر لکھا ہے کہ "ایک رام دسرت کا بیٹا، دوسرا رام 'من'، تیسرا رام 'برہم'، چوتھا رام 'ست نام'، یہی اصلی رام ہیں۔" پھر پویتر پُستک سنت مت پرکاش پہلا بھاگ صفحہ نمبر 17 پر لکھا ہے کہ "وہ ست لوک ہے، اسی کو ست نام کہا جاتا ہے۔"پویتر پُستک 'ساروچن نسر یعنی وارتک' صفحہ نمبر 3 پر لکھا ہے کہ "اب سمجھنا چاہیے

کہ رادھاسوامی پد سب سے اونچا مقام ہے جس کو سنتوں نے ست لوک اور سچ کھنڈ اور سار شبد اور ست شبداورست نام اور ست پُرش کر کے بیان کیاہے۔" پویتر پستک سار وچن (نسر) آگرہ سے چھپا ہوا صفحہ نمبر 4 پر بھی جیوں کا تیوں اوپر والا بیان ہے۔ پویتر پُستک " سچ کھنڈ کی سڑک 'صفحہ نمبر 226 "سنتوں کا دیش سچ کھنڈ یا ست لوک ہے، اسی کو ست نام، ست شبد، سار شبد کہا جاتا ہے۔"

خاص:- اوپر لکھے بیان ایسے لگے جیسے کسی نے جیون میں نہ تو شہر دیکھا ، نہ کار دیکھی اور نہ پیٹرول دیکھا ہے، نہ ڈرائیور کی معلومات ہو کہ ڈرائیور کسے کہتے ہیں اور وہ انسان اپنے ساتھیوں سے کہے کہ میں شہر میں جاتا ہوں، کار میں بیٹھ کر آنند (سکون) مناتا ہوں۔ پھر ساتھیوں نے پوچھا کہ کار کیسی ہے پیٹرول کیسا ہے، ڈرائیور کیسا ہے اور شہر کیسا ہے؟ اس گرو جی نے جواب دیا کہ شہر کہو یا کار کہو ایک ہی بات ہے، شہر بھی کار ہی ہے، پیٹرول بھی کار کو کہتے ہیں، ڈرائیور بھی کار کو کہتے ہیں ،اور سڑک کو بھی کار ہی کہتے ہیں۔

آؤ ذرا سوچیں۔ ست پُرش تو پورن پرماتما ہے، ست نام دو منتر کا نام ہے جس میں ایک اوم + تت جو اِشارا ہے اور اس کے بعد سار نام بھگت کو پورن گرو سے دیا جاتا ہے۔ یہ ست نام اور سار نام دونوں سُمرن کرنے کے نام ہیں۔ ست لوک وہ مکان ہے جہاں ست پُرش رہتا ہے۔ اچھی آتمائیں خود فیصلہ کریں سچ اور جھوٹ کا۔

***

"بھگتی مریادا"

نام(دِکشا) لینے والے حضرات کے لیے خاص معلومات

1. پورن گرو سے دکشا لینی چاہیے:-

پورن گرو کی پہچان:۔ آج کل یُگ میں بھگت سماج کے سامنے پورن گرو کی پہنچان کرنا سب سے مشکل سوال بنا ہوا ہے۔ لیکن اس کا بہت ہی لگھو اور سادہ جواب کہ جو گرو شاشتروں کے مطابق بھگتی کرتا ہے اور اپنے انویاؤں مطلب چیلوں کے مطابق کرواتا ہے، وہی پورن سنت ہے۔ چونکہ بھگتی مارگ کا قانون دھارمک شاستر جیسے، کبیر صاحب کی وانی، نانک صاحب کی وانی، سنت غریب داس مہاراج کی وانی، سنت دھرمداس صاحب جی کی وانی، وید، گیتا، پران وغیرہ ہے۔ جو بھی سنت شاستروں کے مطابق بھگتی سادھنا بتاتا ہے اور بھگت سماج کو مارگ درشن کرتا ہے تو وہ پورن سنت ہے نہیں تو وہ بھگت سماج کا بڑا دشمن ہے۔ جو شاستروں کے خلاف سادھنا کروا رہا ہے۔ اس انمول انسانی جنم کے ساتھ کھلواڑ کر رہا ہے۔ ایسے گرو یا سنت کو بھگوان کے دربار میں گھور نرک میں اُلٹا لٹکایا جائے گا۔

مثال کے طور پر جیسے کوئی ادھیاپک (استاد) نصاب سے باہر کی پڑھائی کراتا ہے تو وہ ان شاگردوں کا دشمن ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 7 کا شلوک نمبر 15

نہ، مام، دُشکرتینہ، موڑھاہ، پر پدھنتے، نرادھماہ، مایا، اپ ہرت گیاناہ، آسورم، بھاوم، آشریتاہ۔

ترجمہ: مایا کے ذریعے جِن کا گیان ہرا جا چُکا ہے ایسے اَسُر سبھاؤ کو دھارن کیے ہوئے انسانوں میں نیچ بُرے کام کرنے والے مُورکھ مجھ کو نہیں بھجتے مطلب وہ تینوں گُنوں (رجگن- برہما، ست گُن- وشنو، تمگن- شو) کی سادھنا ہی کرتے رہتے ہیں۔

یجروید ادھیائے نمبر 40 شلوک نمبر 10 (سنت رامپال داس جی مہاراج کی طرف سے کیا گیا ترجمہ)

انیہ دیواہو سمبوادنیہ داہور سمبھوات، اتی شوشُرم دھیرانام یہ نست دوِی چہ اکشرے۔(10)

ترجمہ:- پرماتما کے بارے میں نراکار مطلب کبھی نہ پیدا ہونے والا کہتے ہیں۔ دوسرے آکار میں مطلب جنم لیکر اوتار رُوپ میں آنے والا کہتے ہیں۔ جو پورن گیانی اچھی طرح سُناتے ہیں اس کو اس طرح صحیح طور پر یتھارتھ رُوپ میں الگ الگ رُوپ سے روبرو میں گیان کراتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 4 شلوک نمبر 34:

تتو، وِدھی، پرنے پاتین، پر یپر شنین، سیویہ،

اُپدیش ینتہ، تے، گیانم، گیانینہ، تتو درشنہ۔

ترجمہ: اس کو سمجھ ان پورن پرماتما کے گیان اور سمادھان کو جاننے والے سنتوں کو بھلی بھانتی (اچھی طرح) ڈنڈوت پرنام کرنے سے ان کی سیوا کرنے سے اور کپٹ (دوکھیبازی) چھوڑ کر عاجزی سے سوال کرنے سے وے پرماتم تتو کو بھلی بھانتی جاننے والے گیانی مہاتما تجھے اُس تتو گیان کا اُپدیش کریں گے۔

2. **نشے آور چیزوں کا استعمال منع:-** حُقہ، شراب، بیئر، تمباکو، بیڑی، سگریٹ، ہُلاس (ناس) سونگنا، گُٹکاک، گوشت، انڈا، سُلفہ، آفیم، گانجہ اور دوسرے نشے آور چیزوں کا استعمال تو دو رہا کسی کو نشے آور چیزیں لاکر بھی نہیں دینی ہیں۔ بندی چھوڑ غریب داس مہاراج ان سب ہی نشے آور چیزوں کو بہت بُرا بتاتے ہیں اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:-

سُراپان مدھ مانساہاری، گمن کرے بھوگے پرناری، ستر جنم کٹت ہے سیشم، ساکشی صاحب ہے جگدیشم۔

پر دوارا اِستری کا کھولے، ستر جنم اندھا ہو ڈولے، مدھیرا پیوے کڑوا پانی، ستر جنم شوان کے جانی۔

غریب، حُقہ ہر دم پیوتے ، لال ملاویں دُھور، اس میں سنشے ہے نہیں، جنم پچھلے سور۔(1)

غریب، سوناری جاری کرے ، سُرا پان سو بار، اک چلم حقہ بھرے، ڈوبے کالی دھار۔ (2)

غریب، سور گئو کوں کھات ہے، بھگتی بہِونے راڈ، بھانگ تمباکو کھا گئے، سو چابت ہے ہاڈ۔(3)

غریب، بھانگ تماکھو پیونہی، سُراپان سے ہیت، گوست مٹی کھائے کر، جنگلی بنے پریت ۔ (4)

غریب، پان تمباکو چاب ھین، ناس ناک میں دیت، سو تو ایرانے گئے، جیوں بھڑ بُھجے کا ریت۔(5)

غریب، بھانگ تمباکو پیونہی، گوست گلا کباب، مور مِرگھ کو بھکھت ہے، دینگے کہاں جواب۔ (6)

3. **تیرتھ اِستانوں پر جانا منع:-** کسی طرح کا کوئی ورت نہیں رکھنا ہے۔ کوئی تیرتھ یاترا نہیں کرنی ہے، نہ کوئی گنگا اسنان وغیرہ کرنا ہے، نہ کسی اور دھارمک جگہ پر سنان اور درشن کرنے جانا ہے۔ کسی مندر اور ایشٹ دھام میں پوجا اور بھگتی کے بھاو سے نہیں جانا کہ اس مندر میں بھگوان ہے۔ بھگوان کوئی جانور تو نہیں ہے کہ جس کو پوجاری نے مندر میں باندھ کر رکھا ہے، بھگوان تو کن کن میں ویاپک ہے۔ یہ سب ہی سادھنائیں (پوجائیں) ساشتروں کے خلاف ہیں۔

ذرا سوچ وچار کر کے دیکھو کہ یہ سب تیرتھ اِستھل (جیسے جگناتھ کا مندر، بھدری ناتھ، ہری دوار، امرناتھ، وِشنُو دیوی، برندابن، متھورا، برسانا، ایودھیارام مندر، کاشی دھام، چھڑانی دھام وغیرہ)، مندر، گرودوارا، اور ایشٹ دھام وغیرہ ایسے استھل ہیں جہاں پر کوئی سنت رہتے تھے۔ وہ وہاں پر اپنی بھگتی کر کے اپنا بھگتی رُوپی دھن جوڑ کر کے جسم چھوڑ کر اپنے ایشٹ دیو کے لوک میں چلے گئے۔ اس کے بعد اُن کی یادگار کو ثبوت رکھنے کے لیے وہاں پر کسی نے مندر، کسی نے گرودوارہ، یا کسی نے دھرم شالا وغیرہ بنوا دی۔ تاکہ ان کی یاد بنی رہے اور ہمارے جیسے پنچ پرانیوں کو ثبوت ملتا رہے کہ ہمیں ایسے ہی کرم کرنے چاہیے جیسے کہ ان مہان آتماؤں نے کیا ہے۔ یہ سب ہی دھارمک اِستھل ہم سب کو یہی سندیش (پیغام) دیتے ہیں کہ جیسے بھگتی سادھنا ان نامور سنتوں نے کی ہے ایسی ہی آپ کرو۔ اس کے لیے آپ سب اسی طریقے سے سادھنا کرنے والے و بتانے والے سنتوں کو تلاش کرو اور پھر جیسا وہ کہیں ویسا ہی کرو۔ لیکن بعد میں ان استھانوں کی ہی پوجا شروع ہو گئی جو کہ بلکل فضول ہے اور شاستروں کے خلاف ہے۔

یہ سب جگہیں ایسی جگہیں کی طرح ہیں کہ جہاں پر کسی حلوائی نے بٹھی بنا کر جلیبی، لڈو وغیرہ بنا کر خود کھا کر اور اپنے سگے ساتھیوں کو کھلا کر چلے گئے۔ اس کے بعد میں اُس مکان پر نہ تو وہ حلوائی ہے اور نہ ہی مٹھائی۔ پھر تو وہاں صرف بٹھی ہی ہے۔ وہ نہ تو ہمارے کو مٹھائی بنانا سکھلا سکتی ہے اور نہ ہی ہمارا پیٹ بھر سکتی ہیں۔ اب کوئی کہے کہ آؤ بھائی! آپ کو وہ بٹھی دِکھا کر لاؤں گا جہاں پر ایک حلوائی نے مٹھائی بنائی تھی۔ چلو چلتے ہیں۔ وہاں جا کر اُس بٹھی کو دیکھ لیا اور ساتھ چکر بھی کاٹ آئے۔ کیا آپ کو مٹھائی ملی؟ کیا آپ کو مٹھائی بنانے کا طریقہ بتانے والا حلوائی ملا؟ اس کے لیے آپ کو ویسا ہی حلوائی

تلاش کرنا ہو گا جو سب سے پہلے آپ کو مٹھائی کھلائے اور بنانے کا طریقہ بھی بتائے پھر جیسے وہ کہے صرف وہی کرنا اور کچھ نہیں۔

ٹھیک اسی طرح تیرتھ استھانوں کی پوجا نہ کر کے ویسے ہی سنتوں کی تلاش کرو جو شاستروں کے مطابق پورن پرماتما کبیر صاحب کی بھگتی کرتے اور بتاتے ہوں۔ پھر جیسے وہ کہیں صرف وہی کرنا، اپنی من مانی نہیں کرنا۔

سام وید سنکھیا نمبر 1400 اُتارچک ادھیائے نمبر 12 کھنڈ نمبر 3 شلوک نمبر 5 (سنت رامپال داس جی مہاراج کے مطابق ترجمہ):۔

بھدرا وسترا سمنیہ وسانو مہان کویر نوَچنانی شنسن،

آوَچیہ سوَچموہ پیہ مانو وِچکشنو جاگروِی درے ووِیتو۔(5)

ترجمہ:- ہوشیار لوگوں نے اپنی وچنوں ذریعے پورن پرماتما (پورن برہم) کی پوجا کا سچا مارگ درشن نہ کر کے امرت کے مکان پر آن اُپاسنا (جیسے بھوت پوجا، پتر پوجا، شرادھ نکالنا، تینوں گُنوں کی پوجا، رجگُن برہما، ست گُن وشنو، تم گُن شنکر) اور برہم کال کی پوجا مندر، گرودواروں، چرچوں اور تیرتھ ورت تک کی سادھنا رُوپی پھوڑے وَ گھاؤ سے نکلے مواد کو احترام کے ساتھ آچمن کرا رہے ہوتے ہیں۔ اس کو پرم سُکھ دا ایک پورن برہم کبیر سھشتریر سادالباس میں ("وستر کا ارتھ خاص کر بھیس ہوتا ہے، سنت زبان میں اُسے چولا بھی کہتے ہیں۔ جیسے کوئی سنت جسم چھوڑ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ مہاتما تو چولا چھوڑ گئے۔") ست لوک والے جسم کے برابر دوسرا نوری جسم پہن کر عام انسان کی طرح جیون جی کر (زندگی گذار کر) کچھ دن سنسار میں رہ کر اپنے شبد ساکھیوں کے زریعے سے تتو گیان کو بتلا کر پورن پرماتما کے چھُپے ہوئے اصلی تتو گیان اور بھگتی کو اُجاگر کرتے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 16 شلوک نمبر 23:

یَہ ،شاستر وِدھم اُتسر جیہ ،وَرتتے،کامَ کارتہ،َنے

سَدِمَ،اوپ نوتِی،نہ، سُکھم،نہ،پرام،گتِمَ۔

ترجمہ: جو پُرش انسان ساشتر طریقیکار کو چھوڑ کر اپنی مرضی سے من مانا آچرن کرتا ہے وہ نہ سدھی کو حاصل ہوتا ہے نہ پرم گتی کو اور نہ سُکھ کو ہی حاصل ہوتا ہے۔

گیتا ادھیائے 6 کا شلوک نمبر 16

نے اتی آشرنت، تُو یوگے، استی، نہ، چے، ایئکانتمَ،

انشرنتہ، نے ،چے، اتی، سوپن، شیلسیہ، جاگرتہ نے، ایو، چے، ارجُن۔

ترجمہ: اے ارجن! یہ یوگ مطلب بھگتی نہ تو بہت کھانے والے کی اور نہ بلکل نہ کھانے والے کی نہ ایکانت جگہ پر آسن لگا کر سادھنا کرنے والے کی اور نہ ہی بہت سونے والے کے سبھاؤ والے کا اور نہ سدا جاگنے والے کا سِدھ ہوتی ہے۔

پوجے دیہی دھام کو شیش ہلاوے جو، غریب داس ساچی کہے، حد کافر ہے سو۔

کبیر، گنگا کاٹھے گھر کرے، پیوے نرمل نیر، مکتی نہیں ہری نام بن، ست گرو کہے کبیر۔

کبیر، تیرتھ کر-کر جگ مُوا، اونڈے پانی نہائے، رام ہی نام نہ جپا، کال گھسیٹے جائے۔

غریب، پیتل ہی کا تھال ہے، پیتل کا لوٹا، جڑ مورت کو پوجتے، آوے کا ٹوٹا۔

غریب، پیتل چمچہ پوجیے، جو تھال پروسے، جڑ مورت کس کام کی، متی رہو بھروسے۔

کبیر، پروت پروت میں پھریا، کارن اپنے رام، رام سریکھے جن ملے، جن سارے سب کام۔

4. **پتر پوجا منع:-** کسی طرح کی پِتر پوجا، شرادھ نکالنا وغیرہ کچھ نہیں کرنا ہے۔ بھگوان شری کرشن جی نے بھی ان پتروں اور بھوتوں کی پوجا کرنے سے صاف منع کیا ہے۔ گیتا جی کے ادھیائے نمبر 9 کے شلوک نمبر 25 میں کہا ہے کہ-

یانتِ دیوَورتاہ دیوانُ، پِتُرنُ، یانتِ، پِترورتاہَ،

بھوتانی، یانتِ، بھوتیجیاہ، مدُیاجِنہ، اپی، مام۔

ترجمہ: دیوتاؤں کو پوجنے والے دیوتاؤں کو حاصل ہوتے ہیں پتروں کو پوجنے والے پِتروں کو حاصل ہوتے ہیں بھوتوں کو پوجنے والے بھوتوں کو حاصل ہوتے ہیں اور میری پوجا کرنے والے مجھے حاصل ہوتے ہیں۔

بندی چھوڑ غریب داس جی مہاراج اور کبیر صاحب جی مہاراج بھی کہتے ہیں

"غریب، بھوت رمے سو بھوت ہے، دیو رمے سو دیو، رام رمے سو رام ہے، سنو سکل سر بھیو۔"

اس لیے اُس (پورن پرماتما) پر میشور کی بھگتی کرو جس سے پورن مُکتی ہوئے۔ وہ پرماتما پورن برہم ست پُرش (ست کبیر) ہے۔ اسی کا ثبوت گیتا جی کے ادھیائے نمبر 18 کے شلوک نمبر 46 میں ہے۔

یتہ پرَورتِر بھوُتانامُ یِن سَروَمِدم تتَم،

سوَ کرمَنا تمبھیِرچیہ ِسدم وِندتِ مانوَ۔(46)

ترجمہ:- جس پر میشور سے سارے پرانیوں کی پیدائش ہوئی ہے اور جس سے یہ سارا جگت بنا ہے۔ اُسی پر میشور کی اپنی سبھاوک کرموں ذریعے پوجا کر کے مُنش (انسان) پرم سدھی کو حاصل ہو جاتا ہے۔(46)

گیتا ادھیائے نمبر 18 کا شلوک نمبر 62:-

تمیوَ شرنم گچھ سَروَ بھاوین، بھارَت،

تت پُرسادات پرَام شانتِم ستھانم پراپسیَسِ شاشوَتم۔ (62)

ترجمہ: اے بھرت ونشی ارجُن! تو سب طرح سے اُس اِیشور کی ہی شرن میں چلا جا۔ اُسی کی کرپا سے تو پرم شانتی (سنسار سے اوپر) کو اور اویناشی پرم پد کو حاصل ہو گا۔

سب باتوں کا مطلب یہ ہے کہ کوئی اور پوجا نہ کر کے من-کرم-وچن سے ایک پر میشور میں چاہت رکھنا۔

گیتا ادھیائے 8 کا شلوک نمبر 22 :-

پُرشہ سَہ پرَہ پارتھ بھکتیا لبھیَستوَ ننیَیا،

یسیانتہ سُتھانِ بھوتانِ یین، سَروم اِدم تتم۔(22)

ترجمہ: اے پرتھانند ارجُن! سب مخلوق جس کے ماتحت ہے اور جس سے یہ سارا سنسار ویاپت ہے، وہ پرم پُرش پرماتما تو اننیہ بھگتی سے حاصل ہونے کے لائق ہے۔

اننیہ بھگتی کا مطلب ہے کہ ایک پر میشور (پورن برہم) کی بھگتی کرنا، دوسرے دیوی-دیوتاؤں مطلب تینوں گُن (ست گُن وِشنُو، تم گُن شنکر، رجگُن برہما) کی نہیں۔

گیتاجی ادھیائے 15 کا شلوک نمبر 1 سے 4 :-

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 1

اوُرْدھوُمولم، اَدھ شاکھم، اَشْو تھم، پراھُ اویَیم،

چھَندانسِی، یَسْیَہ، پَرنانی، یتم، وید، سہ، ویدوِت۔ (1)

ترجمہ: اوپر کو جڑ والا نیچے کو ساخا والا اویناشی وسترت سنسار روپی پیپل کا درخت ہے، جس کے چھوٹے چھوٹے حصے یا ٹہنیاں، پتے کہے ہیں، اس سنسار رُوپی درخت کو جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ پورن گیانی ہے مطلب تتّو درشی ہے۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 2

اَدھہ، چہ، اُردھ وَم، پرَسر تاہ، ساکھاہِ، گُن پروَرداہ، وِشَیَہ پروالا،

اَدھہ، چہ، مُولانی، اَنسَتنانی، کَرمانُبندنی، مَنُشیَہ، لوکے۔(2)

ترجمہ: اس درخت کی نیچے اور اوپر تینوں گُنوں برہما، رجگُن، وشنو، ست گُن، شوِ، تم گُن رُوپی پھیلی ہوئی وکار، کام کرودھ، موہ، لوبھ، اہنکار رُوپی کونپل ڈالی برہما، وشنو، شو، ہی انسان کو کرموں میں باندنے کی جڑیں مطلب مول کارن ہے اور مُنشہ لوک، سورگ، نرک لوک پرتھوی لوک میں نیچے (چُوراسی لاکھ یونیوں میں) اوپر قائم کیے ہوئے ہیں۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 3

نہ، روُپم، اَسْیہ، ایہہ، تتھا، اُپلبھیَتہ، نہ، انتہ، نہ، چہ، آدِی، ر، نہ، چہ،

سمپُرتِشْٹھا، اشو تھمِ، ایْنم، سُورُوڈھ مولمُ، اَسنگ شستَرین، درڈین ،، چھیتوا۔(3)

ترجمہ: اس رچنا کا نہ شروعات نہ انت ہے نہ ویسا سرُوپ پایا جاتا ہے اور یہاں وِچار کال میں مطلب میرے ذریعے دیا جارہا گیتا گیان میں پورن جانکاری مجھے بھی نہیں ہے کیونکہ سب برمانڈوں کی رچنا کی اچھی طرح جانکاری کا مجھے بھی گیان نہیں ہے اس اچھی طرح قائم دائم والا مضبوط رُوپ والے نرلیپ

تتو گیان رُوپی مضبوط ہتھیار سے مطلب نرمل تتو گیان کے ذریعے کاٹ کر نرنجن کی بھگتی کی کو کم جان کر۔

گیتا ادھیائے نمبر 15 کا شلوک نمبر 4۔

تتہ، پدم تت پریمار گتویم یسمن گتا نہ نورتیت بھویہ،

تمیو چادیم پُرشم پرپدے، یتہ پرترتی پرسرتا پُرانی۔(4)

ترجمہ: اس کے بعد اُس پرم پد پرماتما کی کھوج کرنی چاہیے۔ جس کو حاصل ہوئے انسان پھر لوٹ کر سنسار میں نہیں آتے اور جس سے انادی کال (قدیم زمانے) سے چلی آنے والی یہ سرشٹی (دنیا) وستار کو حاصل ہوئی ہے، اُس آدی پُرش پرماتما کے ہی میں شرن ہوں۔

اس طرح خود بھگوان شری کرشن نے اندر جو دیوی-دیوتاؤں کا راجا ہے کی پوجا بھی چھڑوا کر اُس پرماتما کی بھگتی کرنے کے لیے ہی مشورہ دِیا تھا۔ جس کارن انہوں نے گوردھن پہاڑ کو اُٹھا کر اندر کے غصے سے بِرج واسیوں کی حفاظت کی تھی۔

غریب ،اندر چڑھا بِرج ڈبوون، بھیگا بھیت نا لیو، اندر کڈھائی ہوت جگت میں، پوجا کھا گئے دیو۔

کبیر، کبیر اس سنسار کو، سمجھاؤں کئی بار۔ پونچھ جو پکڑے بھیڑ کی، اُترا چاہئے پار۔

5. **گرو آگیا کا پالن:-** گرو دیو جی کی آگیا کے بنا گھر میں کسی بھی طرح کا دھارمک انوشٹان نہیں کروانا ہے۔ جیسے بندی چھوڑ اپنی وانی میں کہتے ہیں کہ:-

"گرو بن یگیہ ہوَن جو کرہی ، متھیا جاوے کبھوں نہ پھل ہی۔"

کبیر، گرو بن مالا پھیرتے، گرو بن دیتے دان، گرو بن دونو نشپھل ہے، پوچھو وید پران۔

6. **ماتا مسانی پوجا منع:-** اپنے کھیت میں بنی مڑھی یا کسی کھیڑے یا کسی اور دیوتا کی سمادھی نہیں پوجنی ہے۔ سمادھی چاہے کسی کی بھی ہو بلکل نہیں پوجنی ہے۔ اور کوئی پُوجا نہیں کرنی ہے۔ یہاں تک کہ تینوں گُن (برہما، وشنو، شِو) کی پوجا بھی نہیں کرنی ہے۔ صرف گرو جی کے بتائے مطابق ہی کرنا ہے۔

گیتا ادھیائے 7 شلوک نمبر 15

نہ مامُ دُشکرتی نہِہ، موُہڈاہ، پُرَیدیَنتہ، نَرادَماہ، مایَیا، اپہرتےگیاناَ، آئُرمُ، بھاوَم، آ شِرتاہ۔

ترجمہ: مایا کے ذریعے جن کا گیان ہرا جا چکا ہے ایسے آئُر سبھاؤ کو دھارن کیے ہوئے منشوں میں پنچ دشٹ کرم کرنے والے مورکھ مجھ کو نہیں بھجتے مطلب وہ تین گُنوں (رج گن-برہما، ست گن- وشنو، تم-گن شِو) کی سادھنا ہی کرتے رہتے ہیں۔

کبیر، مائی مسانی سیڈھ شیتلا، بھیرو بھُوت ہنومنت، پرماتما ان سے دور ہے، جو اِن کو پوجنت۔

کبیر، سو ورش تو گرو کی سیوا، ایک دن آن اُپاسی، وے اپرادھی آتما، پڑے کال کی پھانسی۔

گرو کو تجے بھجے جو آنا، تا پسوا کو پھوکٹ گیانا۔

7. **سنکٹ موچن کبیر صاحب ہیں:-** کرم کشٹ (تکلیف) ہونے پر کوئی اور ایشٹ دیوتا کی یا ماتا مسانی وغیرہ کی پوجا کبھی نہیں کرنی ہے۔ نہ کسی طرح کی بجھاپڑوانی ہے۔ صرف بندی چھوڑ کبیر صاحب کو پوجنا ہے۔ جو سب ہی دُکھوں کو ہرنے والے سنکٹ موچن ہیں۔

سام وید سنکھیا نمبر 822 اُتارچک ادھیائے 3 کھنڈ نمبر 5 شلوک نمبر 8 (سنت رامپال داس جی مہاراج کا کیا ہوا ترجمہ)

منی شیبھیہ پوَتے پُرویہ کویر نر بھیتہ پری کوشام اسیشیدَت،

طرتسیہ نام جنین مدھُو اکشرنن ندرسیہ وایوم سکھیایہ وردھیتُو۔ (8)

ترجمہ:- سناتن مطلب اویناشی کبیر پرمیشور دل سے چاہنے والے شردھا سے بھگتی کرنے والے بھگت آتما کو تین منتر اُپدیش دے کر پویتر کر کے جنم اور موت سے رہیت کرتا ہے اور اس کے پران مطلب جیون-سوانسوں کو جو سنسکار وش اپنے مِتر مطلب بھگت کے گنتی کے ڈالے ہوئے ہوتے ہیں کو اپنے بھنڈار سے پورن رُوپ سے بڑھاتا ہے جس وجہ سے پرمیشور کے اصل آنند کو اپنے آشرواد پرساد سے حاصل کرواتا ہے۔

کبیر، دیوی دیو ٹھاڈے بھئے، ہم کو ٹھور بتاؤ، جو مجھ (کبیر) کو پوجے نہیں، ان کو لوٹو کھاؤ۔

کبیر، کال جو پیسے پیسنا، جورا ہے پنیہار، یہ دو اصل مجور ہے، ستگرو کے دربار۔

8. **غیر ضروری دان منع:-** کہیں پر اور کسی کو دان رُوپ میں کچھ بھی نہیں دینا ہے۔ نہ پیسے، نہ بنا سِلا ہوا کپڑا وغیرہ کچھ بھی نہیں دینا ہے۔ اگر کوئی دان رُوپ میں کچھ مانگنے آئے تو اُسے کھانا کھلا دو، چائے، دودھ، لسی، پانی وغیرہ پلا دو لیکن دینا کچھ بھی نہیں ہے۔ نہ جانے وہ بکھاری اُس پیسے کا کیا غلط استعمال کرے۔ جیسے ایک شخص نے کسی بکھاری کو اُس کی جھوٹی کہانی جس میں وہ بتا رہا تھا کہ میرے بچے علاج بنا تڑپ رہے ہیں۔ کچھ پیسے دینے کی کرپا کریں کو سُن کر بھاوناوَس ہو کر سو رُوپے دے دیے۔ وہ بکھاری پہلے پاؤ شراب پیتا تھا اُس دن اس نے آدھا بوتل شراب پیا اور اپنی پتنی کو پیٹ ڈالا۔ اُس کی پتنی نے بچوں سمیت خود کشی کر لی۔ آپ ذریعے کیا ہُوا وہ دان اُس پریوار کے ناش کا کارن بنا۔ اگر آپ چاہتے ہو کہ ایسے دُکھی انسان کی مدد کریں تو اس کے بچوں کو ڈاکٹر سے دوائی دلوا دیں، پیسہ نہ دیں۔

کبیر، گرو بنا مالا پھیرتے، گرو بِن دیتے دان، گرو بن دونوں نشفل ہیں، پوچھو وید پران۔

9. **جھوٹا کھانا منع:-** ایسے شخص کا جھوٹا نہیں کھانا ہے جو شراب، مانس، تمباکو، انڈا، بئیر، افیم، گانجا وغیرہ کا استعمال کرتا ہو۔

10. **ست لوک گمن (دہانت) کے بعد کریا کرم منع:-** اگر پریوار میں کسی کی موت ہو جاتی ہے، چتا میں اگنی کوئی بھی دے سکتا ہے، گھر کا یا کوئی اور اگنی لگاتے وقت منگلا چرن بول دیں۔ تو اس کے پھول وغیرہ کچھ نہیں اُٹھانے ہیں، اگر اس جگہ کو صاف کرنا لازمی ہے تو ان استھیوں کو اُٹھا کر خود کسی جگہ پر چلتے پانی میں بہا دیں۔ اُس وقت منگلا چرن اُچارن کر دیں۔ نہ پنڈ وغیرہ بھروانے ہیں ،نہ تیرہویں، چھ ماہی، برسودی، پنڈ بھی نہیں بھروانے اور شراد وغیرہ کچھ نہیں کرنا ہے۔ کسی بھی دوسرے شخص سے ہوَن وغیرہ نہیں کروانا ہے۔ سمبدھی یا رشتے داروں وغیرہ جو دکھ کا اظہار کرنے آئے ان کے لیے کوئی بھی ایک دن منتخب کریں۔ اس دن روزانہ کرنے والا نِت نیم کریں، جوتی جاگرت کریں، پھر سب کو کھانا کھلائیں۔ اگر آپ نے اُس کے (مرنے والے کے) نام پر کچھ دھرم کرنا ہے تو اپنے گرو دیو جی کی آگیا لے کر بندی چھوڑ غریب داس جی مہاراج کی امرت وانی کا اکھنڈ پاٹھ کروانا چاہیے۔ اگر پاٹھ کرنے کی آگیا نہ ملے تو پریوار کے اُپدیشی بھگت چار دن یا سات دن گھر میں ایک اکھنڈ جوت دیسی گھی کی جلائیں اور برھم گائیتری منتر روزانہ چار بار کریں اور تین یا ایک بار کے منتر کا دان سنکلپ ست لوک

واسی کو کریں۔ جیسا صحیح سمجھو ایک، دو، تین تک منتر کے جاپ کا پھل اُسے دان کریں۔ روزانہ کی طرح جوتی اور آرتی، نام سُمرن کرتے رہنا ہے یہ یاد رکھتے ہوئے کہ:-

کبیر، ساتھی ہمارے چلے گئے، ہم بھی چالن ہار، کوئی کاغذ میں باقی رہے رہی، تاتے لاگ رہی بار۔

کبیر، دیہی پڑی تو کیا ہُوا، جھوٹا سبھی پٹیٹ، پکشی اُڑیا اکاش کُوں چلتا کر گیا بیٹ۔

"کرم کانڈ کے بارے میں ست کتھا"

میرے (سنت رامپال داس کے) پوجیہ گورودیو سوامی رام دیوانند جی مہاراج کو سولہ سال کی عمر میں کسی مہا تما کے ست سنگ سُننے سے ویراگ ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ کھیتوں میں گئے ہوئے تھے۔ پاس میں ہی جنگل تھا۔ وہ جنگل میں جا کر کسی مرے ہوئے جانور کی ہڈیوں کے پاس اپنی کپڑے پھاڑ کر پھینک جاتے ہیں اور خود مہاتما جی کے ساتھ چلے جاتے ہیں۔

جب ان کی کھوج ہوئی تو ان کے گھر والوں نے دیکھا کہ جنگل میں ہڈیوں کے پاس پھٹے ہوئے کپڑے پڑے ہیں تو اُنہوں نے سوچا کہ کسی جنگلی جانور نے انہیں کھالیاہے۔ ان کپڑوں اور ہڈیوں کو اُٹھا کر گھر پر لے آتے ہیں اور آخری رسمیں ادا کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد تیرویں اور چھ ماہی کرتے ہیں اور پھر شراد شروع ہو جاتے ہیں۔

جب میرے پوجیہ گردیو بہت بوڑھے ہو چکے تھے تو وہ ایک بار گھر پر گئے تب ان کے گھر والوں کو یہ پتا چلا کہ یہ زندہ ہے اور گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے انہوں نے بتایا کے جب یہ گھر چھوڑ کر چلے گئے تھے تو ان کی کھوج ہوئی۔ جنگل میں ان کے کپڑے ملے۔ ان کے پاس کچھ ہڈیاں پڑی تھی۔ تو ہم نے سوچا کہ کسی جنگلی جانور نے ان کو کھالیا ہے اور ان کپڑوں اور ہڈیوں کو گھر پر لا کر آخری رسمیں ادا کر دیں۔

پھر میں نے (سنت رام پال داس نے) میرے پوجیہ گورودیو کے چھوٹے بھائی کی پتنی سے پوچھا کے جب ہمارے پوجیہ گرودیو گھر چھوڑ کر چلے تھے تو تم نے پیچھے سے کیا کیا؟ اُس نے بتایا کہ جب میں شادی کر کے آئی تھی تو اُس وقت مجھے ان کے شرادھ نکلتے ملے تھے۔ میں اپنے ہاتھوں سے

ان کے لگ بھگ 70 شراد نکال چکی ہوں۔ اُس نے بتایا کہ جب گھر میں کوئی نقصان ہو جاتا تھا جیسے کے بھینس کا دودھ نہ، دینا تھن میں خرابی آجانا، یا گھر میں کوئی اور نقصان ہو جانا وغیرہ تو ہم سیانو کے پاس بھوجا پڑھوانے کے لیے جاتے تھے تو وہ کہتے تھے کے تمہارے گھر میں کوئی نی سنتان (غیر شادی شدہ) مرا ہوا ہے۔ آپ کو وہ دُکھی کر رہا ہے۔ پھر ہم اس کے کپڑے وغیرہ دیتے ہیں۔

تب میں نے کہا کے یہ تو دنیا کا اُدھار کر رہے ہیں۔ یہ کس کو دُکھ دے رہے تھے۔ یہ تو اب سُکھ داتا ہے۔ پھر میں نے (سنت رامپال داس جی مہاراج نے) اُس بُڑھیا سے کہا کہ اب تو یہ آپ کے سامنے ہیں اب تو یہ بیکار کی سادھنا جیسے شرادھ نکالنے بند کر دو۔ تب اُس نے کہا کہ یہ تو پُرانی رواج ہے یہ کیسے چھوڑ دوں؟ مطلب ہم اپنی پُرانی رواجوں میں اتنے لین ہو چکے ہیں کہ روبرو ثبوت ہونے پر کہ وہ غلط کر رہے ہیں پھر بھی چھوڑ نہیں سکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شرادھ نکالنا، پِتر پوجا کرنا وغیرہ غلط ہے۔

11. بچے کے جنم پر شاستر وِرُدھ پوجا منع:- بچے کے جنم پر کوئی چھٹی وغیرہ نہیں منانی ہے۔ سُوتک کے کارن روزانہ کی طرح کرنے والی پوجا، بھگتی، آرتی، جوتی جگانا وغیرہ بند نہیں کرنی ہے۔

اسی حوالے سے ایک مختصر کتھا سُناتا ہوں کہ ایک ویکتی کی شادی کے دس سال بعد پُتر ہوا تھا۔ پُتر کی خوشی میں اس نے بہت ہی خوشی منائی۔ بیس پچیس گاؤں کو بھوجن کے لیے دعوت دی اور بہت ہی گانا بجانا ہُوا مطلب کافی پیسا خرچ کیا۔ پھر ایک سال کے بعد اُس کے بیٹے کی موت ہو جاتی ہے۔ پھر وہی پریوار ٹکر مار کر روتا ہے اور اپنی بدقسمتی پر پچھتاوا کرتا ہے۔ اس لیے کبیر صاحب ہمیں بتاتے ہیں کہ:-

کبیر، بیٹا جایا خوشی ہوئی، بہت بجائے تھال، یہ تو آنا جانا لگ رہا، جیوں کیڑی کا نال۔

کبیر، پت جھڑ آوت دیکھ کر، بن روے من ماہیں، اونچی ڈالی پات تھے، اب پیلے ہو ہو جائیں۔

کبیر، پات جھڑنتا یوں کہے، سنو بھائی تروررائے، اب کے بچھڑے نہیں ملیں، نہ جانے کہاں گرینگے جائے۔

کبیر، ترور کہتا پات سے، سنو پات اک بات، یہاں کی یہی ریت ہے، اک آوت اک جات۔

12. دیہی دھام پر بال اُتروانے جانا منع:- بچے کے کسی دیہی دھام پر بال اُتروانے نہیں جانا ہے۔ جب دیکھو بال بڑے ہو گئے کٹوا کر پھینک دو۔ایک مندر میں دیکھا کہ شردھالو بھگت اپنے لڑکے یا لڑکیوں کے بال اُتروانے آئے۔ وہاں پر موجود نائی نے باہر کے ریٹ سے تین گُنا پیسے زیادہ لیئے اور ایک قینچی بھر بال کاٹ کر ماتا پِتا کو دے دیئے۔انہوں نے شردھا سے مندر میں چڑھائے۔پوجاری نے ایک تھیلے میں ڈال لیے اور رات کو اُٹھا کر دور جا کر پھینک دیئے۔یہ صرف ناٹک بازی ہے کیوں نا پہلے کی طرح آسان طریقے سے بال اُترواتے رہے اور باہر ڈال دیں۔پرماتما نام سے راضی ہوتا ہے، پاکھنڈ سے نہیں۔

13. نام جاپ سے سُکھ:- نام (اُپدیش) کو صرف دُکھ حل کرنے کی نظر سے نہیں لینا چاہیے بلکہ **آتم کلیان کے لیے لینا چاہیے۔پھر سمُرن سے سب سُکھ اپنے آپ آجاتے ہیں۔**

"کبیر، سمُرن سے سُکھ ہوت ہے، سمُرن سے دُکھ جائے، کہہ کبیر سمرن کیے، سائیں ماہیں سمائے۔

14. **وبھیچار (زناخوری) منع:-** پرائی اِستری کو ماں-بیٹی بہن کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ وبھیچار (زنا خوری) مہاپاپ ہے۔ جیسے:۔

غریب، پر دُوارا استری کا کھولے، ستر جنم اندھا ہو ڈولے۔

سُراپان مد ماساہاری، گمن کرے بھوگے پرناری۔

ستر جنم کٹت ہے شیشم، ساکشی صاحب ہے جگدیشم۔پرناری نہ پرسیو، مانو وچن ہمار، بھون چترُدس تاس سر، ترلوکی کا بھار۔پرناری نہ پرسیو، سنو شبد سلتنت دھرم رائے کے کھنب سے، ارد مُکھی لٹکنت۔

15. نندا سُننا اور کرنا منع ہے:۔ اپنے گرو کی نِندا (گلا) بھول کر بھی نہ کریں اور نہ ہی سُنیں۔ سُننے کا مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی آپ کے گرو جی کے بارے میں فضول باتیں کریں تو آپ نے لڑنا نہیں ہے بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ بنا سوچ سمجھے بول رہا ہے۔ مطلب جھوٹ کہہ رہا۔

گرو کی نندا سُنے جو کانا، تا کو نسچے نرک نندانا۔اپنے مُکھ نندا جو کرہی، شُکر سوان گرب میں پڑہی۔

نِندا (گلا) تو کسی کی بھی نہیں کرنی ہے اور نہ سُننی ہے، چاہے وہ عام انسان ہی کیوں نہ ہو، کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:-

"تنکا کبھونہ نندِیو، جو پاؤں تلے ہو، کبھوں اُڑ آنکھن پڑے، پیڑ گھنیری ہو۔"

16. **گرو درش کی مہما:**۔ست سنگ میں وقت ملتے ہی آنے کی کوشش کریں اور ستسنگ میں نکھرے (مان بڑائی) کرنے نہیں آوے۔ اگرچہ اپنے آپ کو ایک بیمار سمجھ کر آوے۔ جیسے ایک بیمار انسان چاہے کتنے پئسے والا ہو، چاہے اچھی پدوی(پوسٹ) والا ہو جب اسپتا ل میں جاتا ہے تو اُس وقت اُس کا مقصد صرف بیماری ٹھیک کروانا ہوتا ہے۔ جہاں ڈاکٹر لیٹنے کو کہے تو لیٹ جاتا ہے، بیٹھنے کو کہے تو بیٹھ جاتا ہے، باہر جانے کا حکم ملے تو باہر چلا جاتا ہے۔ پھر اندر آنے کیلیے آواز آئے چُپکے سے اندر آجاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر آپ ستسنگ میں آتے ہو تو آپ کو ستسنگ میں آنے کا لابھ ملے گا، نہیں تو آپ کا آنا فضول ہے۔ ست سنگ میں جہاں بیٹھنے کو ملے وہاں بیٹھ جایئے جو کھانے کو ملے اُسے پرماتما کبیر صاحب کی رضا سے پرساد سمجھ کر کھا کر خوش رہنا چاہیے۔

کبیر، سنت ملن کو چالیے، تج مایا ابھمان، جو-جو قدم آگے رکھے، وہ ہی یگیہ سمان۔

کبیر، سنت ملن کو جایئے، دن میں کئی- کئی بار، آسوج کے میگھ جیوں، گھنا کرے اُپکار۔

کبیر، درشن سادھو کا، پرماتما آوے یاد ، لیکھے میں وہی گھڑی ،باقی کے دن باد۔

کبیر، درشن سادھو کا، مُکھ پر بسے سُہاگ، درش اُنہیں کو ہوت ہے، جن کی پورن بھاگ۔

17. **گرو مہیما (گرو کی تعریف):**۔اگر کہیں پر پاٹھ یا ست سنگ چل رہا ہو یا ویسے گرو جی کے درشن کے مقصد کہ لیے جاتے ہو تو سب سے پہلے گرو جی کو ڈنڈوت پرنام (لمبا لیٹ کر) کرنا چاہیے بعد میں ست گرنتھ صاحب اور تصویریں جیسے صاحب کبیر کی مورتی، غریب داس جی کی مورتی، سوامی رام دیو آنند جی مہاراج کی مورتی کو پرنام کریں، جس سے صرف بھاونا بنی رہے گی۔ مورتی پوجا نہیں کرنی ہے، صرف پرنام کرنا پوجا میں نہیں آتا ہے یہ تو بھگت کی شردھا کو بنائے رکھنے میں مدد دیتی ہے۔ پوجا تو وقت گرو اور نام منتر کی کرنی ہے جو پار لگائے گا۔

کبیر، گرو گوبند دونوں کھڑے، کاکے لاگوں پاے، بلھاری گرو آپنے، جن گوبند دیؤملاے۔

کبیر، گرو بڑے گوبند سے، من میں دیکھ وِچار، ہری سمُرے سو رہ گئے، گرو بھجے ہوئے پار۔
کبیر ،ہری کے روٹھ جاں، گرو کی شرن میں جائے، کبیر گرو جے روٹھ جاں، ہری نہ ہوت سہائے۔
کبیر ،سات سمندر کی مس کروں، لکھنی کرو بن رائے، دھرتی کا کاغذ کروں، گرو گُن لکھا نہ جائے۔

18. مانس (گوشت) کھانا منع ہے:۔ انڈا اور گوشت کھانا اور نہ کسی جانور کو مارنا ہے۔ یہ مہاپاپ ہوتا ہے۔ جیسے صاحب کبیر جی مہاراج اور غریب داس جی مہاراج نے بتایا ہے:۔

کبیر، جیو ہنے ہِنسا کرے، پرکٹ پاپ سر ہوئے، نگھم پُنی ایسے پاپ تے، بھیست گیا نہ کوئی۔(1)
کبیر، تل بھر مچھلی کھائے کے، کوٹی گئو دے دان، کاشی کرونت لے مرے، تو بھی نرک ندھان۔(2)
کبیر، بکری پاتی کھات ہے، تاکی کاڈھی کھال، جو بکری کو کھات ہے، تن کا کون ہوال۔(3)
کبیر، گلا کاٹی قلمہ بھرے، کیا کہے حلال، صاحب لیکھا مانگسی تب ہوسی کون ہوال۔(4)
کبیر، دن کو روجا رکھت ہے، رات ہنت ہے گائے، یہ کھون وبندگی، کہوں کیوں خوشی خدائے۔(5)
کبیر، کبیرا توئی پیر ہے، جو جانے پر پیر، جو پر پیر نا جانی ہے، سو کافر بے پیر،(6) ۔
کبیر، خوب کھانا ہے کھچڑی، ماہی پڑی ٹک لون، مانس پرایا کھائے کے، گلا کٹاوے کون۔(7)
کبیر، مُسلمان مارے کرد سوں، ہندوں مارے تروار، کہے کبیر دونوں مل جانہی یم کے دوار۔(8)
کبیر، مانس آہاری مانوا، پر تیکش راکشس جانی، تاکی سنگت متی کرے، ہوئے بھگتی میں ہانی۔(9)
کبیر، مانس کھائے تے ڈیڈ سب، مدھ پیوے سو نیچ، کُل کی درمتی پر ہرے، رام کہے سو اونچ۔(10)
کبیر، مانس مچھلیاں کھات ہے، سُرا پان سے ہیت، تے نر نرکھ جائیں گے، مات پِتا سمیت۔ (11)
غریب، جیو ہِنسا جو کرت ہے، یا آگے کیا پاپ، کنٹک جونی جہان میں، شینھ، بھیڑیا اور سانپ۔
جھوٹے بکرے مرغے تائی، لیکھا سب ہی لیت گوسائیں، مِرگھ مور مارے مہمنتا، اچرا چر ہے جیو اننتا۔
جھواسوادھتے پرانا، نیا ناش گیا ہم جانا۔ تیتر لوا بوٹیری چڑیا، خونی مارے بڑے اگھڑیا۔
ادلے بدلے لیکھے لیکھا، سمجھ دیکھ سُن گیان وویکا ۔
غریب، شبد ہمارا مانیو، اور سنتے ہو نر ناری، جیو دیابن کُفر ہے، چلے جمانہ ہاری۔

انجانے میں ہوئی ہِنسا کا پاپ نہیں لگتا، بندی چھوڑ کبیر صاحب کہتے ہیں:

"اِچھا کر مارے نہیں، بن اِچھا مر جائے، کہے کبیر تاس کا، پاپ نہیں لگائے۔"

19. **گرو دُروھی سے رابطہ کرنا منع ہے:-** اگر کوئی بھگت گرو جی سے دروہ (گرو جی سے وِمکھ ہو جاتا ہے) کرتا ہے وہ مہا پاپ کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو یہ راستہ اچھا نہ لگے تو اپنا گرو بدل سکتا ہے۔ اگر وہ پہلے والے گرو کے ساتھ دشمنی اور نندا کرتا ہے تو وہ گرو دُروھی کہلاتا ہے۔ ایسے لوگوں سے بھگتی چرچا کرنے میں اُپدیشی کو دوش لگتا ہے۔ اُس کی بھگتی سماپت (ختم) ہو جاتی ہے۔

غریب، گرو دُروھی کی پیڑ پر، جے پگ آوے بیر، چوراسی نشچے پڑے، ستگرو کہے کبیر۔

کبیر، جان بوجھ سانچی تجے، کرے جھوٹ سے نیہہ، جاکی سنگتی ہے پربھو، سوپن میں بھی نہ دے۔

مطلب گرو دُروھی کے پاس جانے والا بھگتی سے خالی ہو کر نرک اور چوراسی لاکھ یونیوں میں چلا جائے گا۔

20. **جُوا وغیرہ کھیلنا منع:-** جوا، تاش کبھی نہیں کھیلنا چاہیے۔

کبیر، مانس بکھے اور مد پیوے، دھن ویشیہ سوں کھائے، جُوا کھیلے چوری کرے، انت سمولا جائے۔

21. **ناچ گانا منع ہے:-** کسی بھی خوشی کے موقعے پر ناچنا اور برے گانے گانا بھگتی بھاؤ کے خلاف ہیں۔ جیسے ایک ودھوا بہن کسی خوشی کے موقعے پر اپنے رشتیدار کے گھر پر گئی ہوئی تھی۔ سب ہی خوشی کے ساتھ ناچ گا رہے تھے لیکن وہ بہن ایک طرف بیٹھ کر پربھو چنتن میں لگی ہوئی تھی۔ پھر اُن کے رشتیداروں نے اُس سے پوچھا کہ آپ ایسے کیوں نراس بیٹھی ہو؟ آپ بھی ہماری طرح ناچو، گاؤ اور خوشی مناؤ۔ اس پر وہ بہن کہتی ہے کہ کس کی خوشی مناؤں؟ مجھ وِدھوا کا ایک ہی بیٹا تھا وہ بھی بھگوان کو پیارا ہو چُکا ہے۔ اب کیا خوشی ہے میرے لیے؟ ٹھیک اسی طرح اس کال کے لوک میں ہر انسان کی ایسی ہی حالت ہے۔ یہاں پر گرو نانک دیو جی کی وانی ہے کہ:-

ناجانے کال کی کرڈارے، کس ودھی ڈھل جا پاساوے،

جنہاں دے سر تے موت کھڑکندی، اُنہاں نوں کیڑا ہانساوے۔

سادھ ملے ساڈی شادی (خوشی) ہوندی، بچھڑ داں دل گیری (دکھ) وے،

اکھ دے نانک سنو جہانا، مشکل حال فقیری وے۔

کبیر صاحب جی مہاراج بھی کہتے ہیں کہ:-

کبیر، جھوٹے سُکھ کو سُکھ کہے، مان رہا من مود،

سکل چبینا کال کا، کچھ مکھ میں کچھ گود-

کبیر، بیٹا جایا خوشی ہوئی، بہت بجائے تھال،

آون جاناں لگ رہا، جیوں کیڑی کا نال۔

خاص:- عورت اور مرد دونوں ہی پرماتما حاصلات کے حقدار ہیں۔ عورتوں کو ماسک دھرم (Mainses) کے دنوں میں بھی اپنی روز کی پوجا جوتی لگانا وغیرہ بند نہیں کرنا چاہیے، نہ ہی کسی کے موت یا جنم پر بھی روزانہ کی پوجا کرم بند نہیں کرنا ہے۔

نوٹ:- جو بھگت جن اس 21 قسم کے نیموں کا پالن نہیں کرے گا اُس کا نام ختم ہو جائے گا۔ اگر انجانے میں آپ سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو وہ معاف ہو جاتی ہے اگر جان بوجھ کر کوئی غلطی کی ہے تو وہ بھگتی نام سے خالی ہو جاتا ہے۔ اس کا حل یہی ہے کہ گرو دویو جی سے معافی مانگ کر دوبارہ نام اُپدیش لینا ہو گا۔

لیکھک سنت رامپال داس مہاراج ستلوک آشرم، بروالا

"شاستر مطابق بھگتی سادھنا سے ہوئے بھگتوں کو لابھ"

"اُجڑا پریوار بسا"

میں بھگت رمیش پُتر شری اُمید سنگھ، گاؤں پیٹوار، تعلقہ ہانسی، ضلع ہسار کا رہنے والا ہوں اب ایمپلائز کالونی، جیل کے سامنے جِند میں پریوار کے ساتھ رہتا ہوں۔

نام لینے سے پہلے ہم بھوتوں کی پوجا کرتے تھے۔ ہمارے گاؤں میں بابا سریا مشہور تھے، جس پر ہم ہر مہینے کی پورنما کو جوتی لگانے جاتے تھے۔ ہم جمعہ، جنم اشٹمی ،شِو راتری کا ورت بھی رکھتے تھے۔ پِتروں کا پنڈ دان اور شرادھ بھی نکالتے تھے۔ پھر بھی ہمارا گھر بلکل اُجڑ چُکا تھا۔ جب میں 12 سال کا تھا تب میرے پِتا جی کی موت ہو گئی تھی۔ گھر میں تین بھائی تھے، تینوں کی آپس میں لڑائی رہتی تھی، تینوں کو بھوت پریت بہت دکھی کیا کرتے تھے اور تینوں بہت زیادہ بیمار رہتے تھے۔ پہلے ڈاکٹروں کو دکھایا پر کوئی آرام نہیں ہُوا، پھر سیوڑوں کے پاس گئے، کوئی کہتا تم پانچ ہزار رُوپے دے دو ہم تمہیں بلکل ٹھیک کر دیں گے۔ کوئی کہتا تم دس ہزار روپے دے دو۔

ہم بلکل اُجڑ چکے تھے۔ لیکن کوئی آرام نہیں ہُوا۔ میرے رشتیدار بھگت رگویر سنگھ گاؤں کونتھ قلعان، والے کے بار بار کہنے سے میری ماتا جی نے سن 1996 میں سنت رامپال جی مہاراج سے نام لے لیا۔ میری پتنی کو پانچ سال بعد بھی کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی تھی۔ میری ماتا جی کے کہنے سے میری پتنی نے بھی سنت رامپال جی مہاراج سے نام لے لیا۔ نام دان لیتے ہی ایک سال کے اندر میری پتنی نے لڑکے کو جنم دِیا۔ میرا بھگوان سے وِشواس اُٹھ چُکا تھا۔ اس وجہ سے میں نے نام نہیں لیا اور اپنی ماتا اور پتنی کو بھی سنت جی کے پاس جانے سے منع کرتا تھا۔ میرا لڑکا جو 15 دن کا تھا، بہت زیادہ بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ یہ لڑکا صبح تک مر جائے گا، اسے لے جاؤ۔ شام کو ایک بھگت نے بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج کے بارے میں بتایا کہ آشرم جِند میں آئے ہیں وہ پورن سنت ہیں اور وہی اس بچے کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔ ہم ڈاکٹروں اور فقیروں کے پاس جاجا کر تھک چُکے تھے۔ میرا بھگوان سے اعتبار اُٹھ چُکا تھا۔ میں نے اُس بھگت کو منع کر دیا۔ لیکن اس نے دوبارہ پھر پرارتھنا کی

کہ وہ خود بندی چھوڑ بھگوان زمین پر آئے ہوئے ہیں۔اگر وہ دیا کر دیں تو یہ لڑکا ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اُس بھگت کے اتنے وِشواس کے ساتھ کہنے پر میں نے اپنی ماتا جی کو اِجازت دے دی۔ میری ماں نے لڑکے کو جا کر ستگرو رامپال جی مہاراج کے چرنوں میں رکھ دیا اور روتے ہوئے پرارتھنا کی کہ مہاراج جی یہ بچا مر چُکا ہے۔ اب آپ ہی اِسے ٹھیک کر سکتے ہیں۔تب بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی نے کہا کہ کبیر پرمیشور کی رضا سے یہ ٹھیک ہو جائے گا۔ اگلے دن جب بچے کو مرنا تھا وہ بلکل ٹھیک ہو گیا۔

ہمارا اُجڑا ہوا گھر بندی چھوڑ ستگرو رامپال جی کی کرپا سے دوبارہ بس گیا۔ اتنا چمتکار دیکھ کر بھی پاپ کرموں کی وجہ سے میں نے نام نہیں لیا اور پہلے والی پوجا اور بھوتوں کی پوجا کرتا رہا۔ ہمارے گھر پر بندی چھوڑ غریب داس مہاراج جی کی وانی کا پاٹھ سنت رامپال جی مہاراج کرتے تھے اور میں باہر جا کر شراب پیتا تھا۔ پھر ایک سال بعد اک دن ہمارے گھر پاٹھ ہو رہا تھا تب شام کو بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج نے ست سنگ کِیا۔ تب میں نے ستسنگ سُنا اور نام بھی لے لیا۔ پھر ہمارے گھر میں دُکھ نام کی چیز نہیں رہی۔ میری ماتا جی نے کسی کے بہکاوے میں آ کر نام کھنڈت کر دیا۔ کچھ وقت بعد سن 2000 میں میری ماں کو اچانک پیر میں جلن ہونے لگی۔ ڈاکٹروں کو دکھایا۔ اُنہوں نے کہا کہ اسے بلیڈ کینسر ہے۔ یہ دس پندرہ دن میں مر جائے گی۔ اگر PGI چندیگڑھ میں لے جاؤ تو وہاں ڈیڑھ لاکھ رُوپے لگ کر یہ زیادہ سے زیادہ ایک سال تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن درد کم نہیں ہو گا۔ بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج نے بتایا کہ آپ کی ماتا جی نے نام کھنڈت کر دیا ہے۔ جیسے بجلی کا بل نہ بھرنے سے نیکشن کٹ جاتا ہے اور سارے بجلی کی سہولیات ختم ہو جاتی ہیں اور اسے پھر بحال کروانا پڑتا ہے۔ میری ماتا جی نے اپنی غلطی کی معافی مانگی۔ مہاراج جی نے دوبارہ نام دیا اور سر پر ہاتھ رکھا۔ سر پر ہاتھ رکھتے ہی پیر کی جلن اور درد ختم ہو گیا۔ پھر لگ بھگ دو سال کے بعد جھاڑ پڑوانے کی وجہ سے جاڑ میں سے خون نکلنے لگا۔ ڈاکٹر نے دوائی دی اور ٹانکے بھی لگائے۔ لیکن خون نکلنا بند نہیں ہُوا۔ پھر ڈاکٹر نے اس کی بیماری چیک کی اور بتایا کہ اس کو بلڈ کینسر ہے اور اب وہ پھوٹ چُکا ہے۔ اب یہ ٹھیک نہیں ہو سکتی۔ اسے گھر لے جاؤ۔ یہ خون نکلنے سے دو دن میں مر جائے گی۔ پھر اگلے دن اس کے پیشاب اور لیٹرین میں سے بھی خون آنا شروع ہو گیا۔ تب میں نے ستگرو رامپال جی مہاراج کو فون کے ڈاکٹر نے کہا

ہے کہ یہ دو دِن میں مر جائے گی۔ تب ست گرو رامپال جی مہاراج نے کہا کہ بندی چھوڑ جو بھی کریں گے وہ صحیح کریں گے۔ پھر اگلی رات کو 2 بجے یم دُوت اسے لینے کے لیے آئے۔ میری ماں نے کہا کہ تیرے پِتا جی (وہ دس سال پہلے مر چکے تھے) مجھے لینے کے لیے آئے ہوئے ہیں۔ اتنا کہتے کہتے وہ یم کے دُوت میری ماں کے اندر پرویش کر گیا اور کہنے لگا کہ میں اسے لیکر جاؤں گا، اس کا وقت پورا ہو چُکا ہے۔ میرے کو چائے پلاؤ۔ تب ہم نے اس کے لیے چائے بنانے کے لیے رکھی ہی تھی، اتنے میں وہ یم دُوت کہنے لگا کہ پتا نہیں تمہارے گھر میں کتنی بڑی شکتی ہے، وہ مجھے مار رہی ہے، میں یہاں اور نہیں رُک سکتا، مجھے جلدی سے چائے پلاؤ، میں جارہا ہوں اور گرم چائے ہی پی گیا۔ جاتے ہوئے کہنے لگا کہ تہمارے گھر میں پورن پرماتما کھڑے ہیں۔ میں اسے نہیں لے جا سکتا، یہ کہتے ہوئے وہ چلا گیا۔ ایک منٹ کے بعد ہی خون بلکل ہی بند ہو گیا، زبان اور دانت جو کالے ہو چکے تھے، بلکل صاف ہو گئے اور بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج کی کرپا سے وہ پہلے سے بھی صحت مند ہو گئی۔ پرماتما کبیر صاحب جی نے میری ماتا جی کی عمر پانچ ورش بڑھا دی۔ چوبیس جُلائی 2005 کو ست بھگتی کر کے ست لوک روانا ہو گئی۔ بولو بندی چھوڑ ستگرو رامپال جی مہاراج کی جئے۔ ست صاحب۔

"گُردے ٹھیک کرنا اور شیطان کو انسان بنانا"

میں بھگت جگدیش پُتر شری پربھو رام، گاؤں پنجاب کھوڑ، دھلی 81۔ ڈی ٹی سی (دھلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن) میں میکنک ہوں۔ مجھے شراب نے راکشس خیال کا انسان بنا دیا تھا۔ شراب پینا، مرغی کھانا، سگریٹ پینا، حقہ پینا۔

میں نوکری سے شام کو لگ بھگ 7 بجے آتا تھا۔ کئی بار گھر آنے میں شراب زیادہ پینے پر 9 یا 10 بھی بج جاتے تھے۔ شراب میں پاگل ہوئے ایک بار ادھر ایک بار اُدھر لڑکھڑاتے ہوئے پیروں سے گھر میں گھستا تھا۔ آتے ہی پتنی اور بچوں کو پیٹنا شروع کر دینا، ہر روز گھر میں قہر ہوتا تھا۔ جن بچوں کو پیار کے ساتھ اپنی چھاتی سے لگانا چاہیے تھا وہ مجھ کو دیکھ کر چارپائی کے نیچے گُھس جاتے تھے۔ بچے اپنے پِتا جی کی گھر آنے کی راہ دیکھتے ہیں کہ پاپا جی آئیں گے، ہمارے لیے کھانے کی چیزیں لائیں گے۔ لیکن میں

کھانے کی چیزوں کے بجائے شراب میں پاگل ہوئے لال آنکھوں سے ان کو مارنے لگ جاتا تھا۔ دوسری طرف میری دھرم پتنی سمترا دیوی بھی اپنے دُکھی زندگی کے ساتھ خطرناک بیماری سے گذرتی ہوئی سانس پورے کر رہی تھی۔ اس کے دونوں گُردے خراب ہو چکے تھے۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ دوائی کھاتے رہو۔ لیکن چھ مہینے سے یہ زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ آل انڈیا میڈیکل اور ڈاکٹر رام منوہر لوہیہ ہاسپیٹل دہلی سے یہ رپورٹ ملی کہ گُردے خراب ہو چکے ہیں اور یہ چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی اور ساتھ میں دوائی بھی آخری سانس تک کھاتے رہنا ہوگا۔ ان معصوم بچوں کا کیا حال ہوگا جن کا پِتا شراب پیتا ہو، ماتا موت کی سیج پر ہو۔ کوئی کام نہیں کر سکتی تو ان بچوں کو جب یہ پتا چلا کہ تمہاری ممی بھی چھ مہینے سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی تو ان بچوں کی آنکھوں سے آنسوں بہتے رہتے تھے۔ ایک تو پِتا جی شرابی اور دوسری طرف ہماری ماتا جی جان لیوا مرض سے مبتلا، ہمارا کیا ہوگا؟ تین لڑکے اور ایک لڑکی اپنی ماتا جی کے پاس گِر کر رونے لگے اور کہا کہ اے بھگوان ہم سب کو بھی ہماری ماتا جی کے ساتھ اپنے پاس بلا لینا۔ یہاں کس کے سہارے رہیں گے ؟

پرماتما نے ان بچوں کی بھی پکار سُنی اور ہمارے بھی شُبھ کرم جاگ اُٹھے کہ ہمارے پڑوس میں بھگتمتی نہالی دیوی نے اپنے گرو دیو سنت رامپال جی مہاراج کی آگیا مطابق 30-31، اور 1 جنوری 1997 کو ست گرو غریب داس جی مہاراج کی امرت وانی تین دن کا اکھنڈ پاٹھ اپنے گھر کروایا۔ جس میں سنت رامپال جی مہاراج نے 31 دسمبر 1996 کو رات میں 9 سے 11 بجے تک ستسنگ کیا۔ میری بیوی سمترا دیوی بھی پڑوس میں ستسنگ سُننے چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد میں بھی (جگدیش) اپنی نوکری سے گھر آگیا۔ گھر آنے پر بچوں سے پتا چلا کہ ہماری ماتا جی پڑوس میں مائی نہالی دیوی کے گھر ستسنگ سُننے کے لیے گئی ہے۔ یہ سُن کر میں بہت غصے میں آگیا اور میں نے کہا کہ کہاں پاکھنڈیوں کے پاس چلی گئی ہے؟ میں ابھی اس کو پیٹتے ہوئے گھر لاتا ہوں۔ یہ وچار کر میں بھگتمتی نہالی دیوی کے گھر چلا گیا۔ میں نے شراب پی رکھی تھی۔ جب میں نہالی مائی کے گھر پہنچا تو سنت رامپال جی مہاراج ست سنگ کر رہے تھے۔ بہت تعداد میں بھگت جن ستسنگ سُن رہے تھے۔ ان سب ہی کو دیکھ کر میں کچھ نہیں بولا اور چپ چُاپ سب سے پیچھے بیٹھ گیا۔ میں نے ست سنگ سُنا۔ ستسنگ میں مہاراج جی نے بتایا کہ:-

شراب پیوے کڑواپانی، ستر جنم سوان کے جانی۔غریب، سوناری جاری کرے ،سُراپان سو بار، ایک چلم حُقہ بھرے، ڈوبے کالی دھار۔کبیر،م مانش جنم پائے کر، جو نہیں بھجے ہری نام،

جیسے کُنواں جل بنا، کھدوایا کس کام۔

مہاراج جی نے ستسنگ میں بتایا کہ جن بچوں کو پِتاجی نے سینے سے لگانا چاہیے، اُس شرابی انسان کو دیکھ کر بچے چارپائی کے نیچے چُھپ جاتے ہیں۔ شرابی انسان خود بھی دُکھی، دولت کا بھی نقصان، سماج میں عزت ختم اور پریوار اورپڑوس اور رشتیداروں تک کو پریشان کر کے بد دعائیں حاصل کرتا ہے۔ جیسے شرابی کی پتنی اور بچے تو قہر کا شکار ہوتے ہی ہیں۔ لیکن پتنی کے ماتا پِتا، بھائی بہن وغیرہ بھی دن رات فکرمند رہتے ہیں۔ سب پاپ کا بھار اُس نادان شرابی کے اوپر آتا ہے۔انسانی جنم پربھو نے بھگتی کر کے آتم کلیان کرنے کو دِیا ہے، اس کو شراب وغیرہ میں ضایع نہیں کرنا چاہیے۔جیسا بچہ اسکول میں تعلیم حاصل نہیں کرتا، آوارا گردی میں گھومتا رہتا ہے۔وہ تعلیم سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر ساری عمر مزدوری کر کے زندگی گذارتا ہے۔ پھر اسے یاد آتا ہے کہ اگر میں آوارا گردی نا کرتا تو آج دوسرے کلاس فیلو کی طرح بڑا افسر ہو جاتا۔ لیکن اب کیا بنے، یہ تو اُس وقت سوچنا تھا۔

کبیر صاحب کہتے ہیں کہ:-

آچھے دن پاچھے گئے، گرو سے کیا نہ ہیت، اب پچھتاوا کیا کرے، جب چڑیا چُگ گئی کھیت۔

اسی طرح اگر انسانی جنم میں جو انسان پربھو بھگتی نہیں کرتا وہ پشو، پکشیوں (جانور، پرندوں) کی یونیوں کو حاصل کرتا ہے۔جو انسان شراب پیتا ہے، وہ شراب کے نشے میں کھانے کی بھری تھالی کو لات مارتا ہے۔بھگتی نہ کرنے سے طرح طرح کے جانداروں کی یونیوں میں کشٹ اُٹھاتا ہے۔ کبھی وہ کُتے کی یونی اختیار کرتا ہے۔کُتا ساری رات سردیوں میں بھی گلی میں رہتا ہے۔اُوپر سے بِرسات اور سردیوں کی رات میں بہت تکلیف اُٹھاتا ہے۔ صبح بھوک ستاتی ہے۔کسی گھر کی رسوئی میں گھسنے کی کوشش کرتا ہے۔گھر والے ڈنڈا یا پتھر مارتے ہیں۔کُتا بہت دیر تک چِلاتا رہتا ہے۔ پھر دوسرے گھروں میں گھُستا ہے،تو وہاں نہ جانے روٹی ملے گی یا سوٹی۔اگر وہاں بھی ڈنڈا نصیب میں ہوا تو وہ شرابی جو اب کُتا بنا ہے، گاؤں کے باہر جاتا ہے۔ بھوک سے ویاکُل انسانوں کا مل (گندگی) کھاتا ہے۔ اگر وہ نادان

انسان جب مُنش جسم میں تھا، ستسنگ میں آتا، اچھے ویچار سُنتا، برائی چھوڑ کر اپنا آتم کلیان کرواتا اور بچوں کو اچھی تعلیم اور پربھو کی دِکشا پردھان کرواتا، سدا سُکھی ہو جاتا۔ شراب کا نشا کچھ وقت رہتا ہے۔ پرماتما کے نام بھجن سے ہوئے سُکھ کا آنند سدا ساتھ رہتا ہے۔

اوپر لکھا ست سنگ محترم سنت رامپال جی مہاراج کا سُن کر میری شراب چُھو منتر ہو گئی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ چلے۔ گھر چلا گیا، نیند نہیں آئی۔ ایک جنوری 1997 کو دوپہر 1:30 بجے اپنی پتنی کو ساتھ لے کر سنت رامپال جی مہاراج کے پاس گیا، ان سے آتم کلیان کے لیے اُپدیش حاصل کیا۔ اس کے بعد آج 2005ء تک شراب، تمباکو اور مانس، چُھوا بھی نہیں۔ میری پتنی نے بھی ستگرو رامپال جی مہاراج سے اُپدیش لیا۔ اُس دن کے بعد وہ بلکل ٹھیک ہے۔ ڈاکٹروں کے علاج اور بیماری کی ایکسرے وغیرہ کی رپورٹ آج بھی ہمارے گھر رکھی ہے۔ سب کو دکھاتے ہیں۔ میری سب سے گذارش ہے کہ آپ بھی پربھو کے چرنوں میں آؤ۔ سنت رُوپ میں آئے پرمیشور کے سندیش واہک، سنت رامپال کو پہچانو۔ مفت نام اُپدیش حاصل کر کے کرپیا اپنا کلیان کروائیں۔

بھگت جگدیش داس۔

"بھوتوں اور روگوں (بیماریوں) کے ستائے پریوار کو آباد کرنا"

بھگتمتی اپلیش دیوی، پتنی شری رامیہر پُتر شری مانگیرام، گاؤں مرچ تحصیل چرخی دادری، ضلع بھوانی (ہریانہ)۔

میں اپلیش دیوی اپنے دُکھی جیون کی ایک جھلک آپ کو بتا رہی ہوں۔ میں اور میرے بچے، راہول اور جوتی ہیں جو بیتے وقت کے بُرے حالاتوں کو یاد کر کے ڈر جاتے ہیں۔ جن کا بیان کرتے وقت کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

6 ڈسمبر 1995 کی رات میں بدمعاشوں نے میرے پتی کو ڈیوٹی کے دوران جان سے مار دِیا تھا۔ لیکن اُس پورن پرماتما (کبیر صاحب) نے ہمارا دھیان رکھا اور میرے پتی کو جیون دان دیا جو آج ہمیں پریوار کے ساتھ بندی چھوڑ گرو رامپال جی مہاراج کی دیا سے پورن پرماتما کے چرنوں میں جگہ مل گئی ہے ۔ ہمارے پریوار میں میرے پتی کو صاف کپڑے پہناتے جو کچھ دیر بعد انڈرویئر کے اوپر کے

حصے پر جہاں پر ربڑ یا ناڑا ہوتا ہے چاروں طرف خون سے کپڑے رنگ برنگ ہو جاتے تھے اور بچوں کو بھی بلغم کے ساتھ خون آتا تھا اور میں بھی ایک سال سے دل کی مریض سے بہت پریشان ہو چکی تھی۔ جس کے لیے سالوں سے دوایاں کھا رہی تھی۔ میرے پتی دیو دلی پولیس میں ہیں۔ میرے سارے جسم پر پھوڑے پھونسی ہو جاتے تھے۔ گھر میں پریشانیوں کے کارن میرے پتی رامیہر کا دماغی توازن بھی بگڑ گیا تھا۔

ہم نے ان پریشانیوں کے لیے سن 1995 سے جولائی 2000 تک ایک درجن سے بھی زیادہ لنگڑے، لوبھی اور لالچی گرؤں کے دروازے کھٹ کھٹائے اور بھارت دیش میں تیرتھ استھانوں جیسے جمنا، گنگا، ہریدوار، جوالا جی، چامونڈا، چندپورنی، نگر کوٹ، بالا جی، مہندی پور اور گُڑ گاواں والی مائی اور گورکھ ٹیلا راجستھان والے ہر اک جگھوں پر بچوں کے ساتھ کافی بار چکر لگاتے رہے لیکن ہمیں کوئی راحت نہیں ملی۔

اس طرح ہمارے پریوار کی حالت یہاں تک آ چکی تھی کہ ہم ھولی اور دیوالی بھی کسی مسجد میں بیٹھ کر بتِانے لگ گئے تھے۔

ہم بڑے خوش نصیب ہیں۔ جو ہمیں سنت رامپال داس جی مہاراج کے ذریعے پورن پوجیہ کبیر پرمیشور کی شرن مل گئی۔ اب کہاں گئے وہ کال کے دُوت اور وہ ہماری بیماریاں جن کا علاج آج انڈیا اسپِتال میں چل رہا تھا جو ست گرو کی چرنوں کی دھول کے آگے ٹک نہیں پائے۔

25 فروری 2001 کو ایک کال کی پوجا کرنیوالے سیانے نے فون کرکے پوچھا کہ ا پلیش تمہارا نام ہے، میں نے کہا کہ ہاں آپ اپنا نام بتاؤ، تب وہ سیانہ کہتا ہے کہ یہ بلوان کون ہے؟ آپ کا کیا لگتا ہے؟ میں نے کہا تم کون ہو؟ آپ کا کیا نام ہے اور یہ سب کیوں پوچھنا چاہتے ہو؟ تب وہ سیانا کہتا ہے کہ بیٹی تم میرا نام مت پوچھا۔ میں بتانا نہیں چاہتا اور میں ہانسی سے بول رہا ہوں۔ یہ بلوان اور اس کے ساتھ ایک آدمی آئے اور دونوں مجھے سینتیس سو رُوپے (3700) تم پر گھال گھلوانے کیے لیے دے گئے تھے۔ میں نے تمہارا فون نمبر بھی بلوان سے لیا تھا کہ میں پوچھوں گا کہ ان کی درگتی ہوئی یا نہیں۔ میرے پاس آپکا فون نمبر نہیں تھا، بلوان ہی نے دیا تھا۔ جو میں نے یہ بُرا کام رات میں کیا لیکن جیسے

ہی میں سونے لگا تو مجھے سفید کپڑوں میں جس گرو کی تم پوجا کرتے ہو وہ دکھائی دیئے، جنہوں نے مجھے بتلا دیا کہ اس کا انجام تم خود بھوگو گے۔ یہ پریوار سروَ شکتی مان ہے، سب کشٹ دور کرنے والا پرم پوجیہ کبیر پرمیشور کی شرن میں ہے ۔ آپ کی تو اوقات ہی کیا ہے؟ یہاں کا دھرم راج بھی اب اس پریوار کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

غریب، جم جوراجاسے ڈرے، مٹے کرم کے لیکھ ادلی ادل کبیر ہے، کُل کے ستگرو ایک۔

پرم پوجیہ کبیر پرمیشور سے جم (کال اور کال کے دُوت) اور موت کی موت بھی ڈرتی ہے۔ وہ پورن پربھو پاپ کرم کے ڈنڈ کے لیکھ کو بھی سماپت کر دیتا ہے۔ اس کے بعد اُس سیانے نے کہا کہ بیٹی تمہیں یہ بتلادوں کہ تم جس دیو پُرشوتم کی پوجا کرتے ہو۔ وہ بہت طاقتور شکتی ہے۔ میں 25 سال سے یہ گھال گھالنے کا کام کر رہا ہوں۔ نہ جانے کتنے پریوار اُجاڑ چُکا ہوں۔ لیکن آج پہلی بار ہار کھائی ہے۔ بیٹی اس شکتی کو مت چھوڑنا نہیں تو مار کھاجاؤ گے۔ آپ کے وِناش کے لیے بلوان وغیرہ گھوم رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ ہم پورن پرماتما کی پوجا کرتے ہیں ، بلوان میرے پتی کا بڑا بھائی ہے ہمارا جانی دشمن بنا ہوا ہے۔ ہم آج اتنے خوشنصیب ہیں کہ ہمارے دل میں کسی چیز یا کام کی ضرورت ہوتی ہے اُسے ستگرو دیو، ست کبیر صاحب پورا کر دیتے ہیں۔ آج گرو گووند دونوں کھڑے، ہم کس کے لاگیں پائیں۔ ہم بلہیاری ست گرو رام پال جی کے چرنوں میں جن پرمیشور دیا ملائے۔

اے بھائیو اور بہنوں ہم سارا پریوار مل کر آپ کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر آپ کو ست لوک کا مارگ، پورن موکش وَ سب ہی سُکھ حاصل کرنا ہوں اور سنسارک دُکھوں سے چُھٹکارا پانا ہو تو بندی چھوڑ سنت رام پال داس جی مہاراج سے ست نام حاصل کر لینا اور اپنا انمول مُنش جنم سفل کر لینا۔

ست صاحب

بھگتمتی اپلیش دیوی۔

"بھگت ستیش کی آتم کتھا"

میں بھگت ستیش داس 193 سیکٹر 7، آر کے پورم نئی دھلی کا رہنے والا ہوں۔ اُپروکت پنکتیاں ہمارے جیون میں چریتارتھ ہوتی ہیں۔ کیوں کہ ست گرو بندی چھوڑ رامپال جی مہاراج کا دسمبر 1997 کو پریتم پورا دھلی میں ستسنگ ہُوا تھا تو ہم اپنے ایک دوست کے کہنے پر ستسنگ سُننے گئے۔ لیکن پارمپرک (ریت رسم) پوجائیں چھوڑنے کی باتیں سُننے کے بعد ستسنگ میں دل نہیں لگا۔ ست گرو جی شاستروں میں پڑھ پڑھ کر سمجھا رہے تھے تو ہمارے من میں آیا کہ کتابوں کو ہم گھر میں ہی پڑھ لیں گے۔ اس جوتی نرنجن (کال) نے ہماری بُدھی ستھر کر دی اور ہمارا بھگتی والا چینل بند کر دیا۔

ست گرو ہمیں سمجھاتے ہیں کہ۔

گرو بن کنہیں نہ پایا گیانا، جیوں تھوتھا بُس چھڑے کسانا،
گرو بن بھرم نہ چھوٹے بھائی۔ کوٹی اُپائے کرو چتُرائی۔

اس طرح ہماری عقل ایک مکان پر ٹکنے ہونے کی وجہ سے ہم ادھر اُدھر کی باتیں کرتے ہوئے گھر واپس آ گئے ۔ 1999 میری پتنی شریمتی منجو کو برین ٹیومر (دماغی کینسر) ہو گیا، جس کا ہمیں سفید رجنگ اسپتال میں معائنے وَعلاج کے وقت پتا چلا۔ اس کے بعد ہمیں اُس کو پنت اسپِتال اور AIIMS نئی دلی اور اسکے بعد اپولو اسپِتال نئی دلی میں بھی ڈاکٹر کو دکھایا۔ سب ہی ڈاکٹروں نے جلد ہی آپریشن کا مشورہ دیتے ہُوئے کہا کہ آپریشن کے دوراں اس کے ایک ہاتھ پیرلائسس ہو سکتا ہے۔ اپولو اسپِتال کے ڈاکٹر نے تو رپورٹ دیکھنے کے بعد یہاں تک کہا کہ اس کی دونوں آنکھیں ابھی تک ٹھیک کیسے ہیں؟ اور اُسی وقت آئی رپورٹ سے ٹیسٹ کروانے کے لیے کہا۔ میں نے تب ہی چیک کروائی، تب آنکھوں کا ماہر اور دماغ کے ماہر نے صلاح دی کہ ہر 15 دن بعد اس کی آنکھوں کی جانچ کرواتے رہنا۔ کبھی بھی ختم ہو سکتی ہے، کیوں کہ برین ٹیومر ایسی جگہ پر ہے ۔ میری پتنی وَ میں دونوں ہی پیروں سے معزور ہیں اور ہاتھ و آنکھیں ختم ہونے کی سُن کر سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے

رہ گیا، لیکن کوئی چارہ نہ پاکر میں پنت اسپتال نئی دلی میں آپریشن کروانے کا سوچا اور ڈاکٹر کے کہنے پر INMAS اسپتال تمارپور دلی سےMRI کروالی اور دوسرے سارے ٹیسٹ بھی کروالیے صرف آپریشن کی تاریخ لینی تھی۔ ہمیں پورن پرماتما تتودرشی سنت رامپال داس جی مہاراج کے پہلے سُنے ستسنگ کی یہ پنکتیاں یاد آئیں۔

جن ملتے سُکھ اپجے، میٹے کوٹی اُپاد۔ بھون چتُردس ڈھونڈیو، پرم سنیہی سادھ۔

اور ہمارا بھگتی چینل پر میشور نے آن کر دیااور من میں بھاونا پیدا ہوئی کہ آپریشن سے پہلے نام اُپدیش لیکر دیکھ لیتے ہیں۔ پھر اپنے دوست کے ساتھ پریتم پورا دلی میں جاکر 4 فروری 2001 کو پورن پرماتما تتودرشی سنت رام پال داس جی مہاراج سے نام دان لیا۔ پہلے والی سب ہی پوجائیں چھوڑ دیں۔ ست گروجی نے اکھنڈ پاٹھ کروانے کی صلاح دیتے ہوئے کہا کہ پرماتمانے چاہا تو آپریشن ٹل جائے گا اور سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ ہم نے ستگرو کی آگیا مطابق گھر پر تین دن کا اکھنڈ پاٹ کروایا اور اس کے بعد ڈاکٹر سے آپریشن کی تاریخ لینے پنت اسپتال نئی دلی گئے جو ڈاکٹر پہلے آپریشن کی صلاح دے رہے تھے وہی ڈاکٹر دوسرےMRI کو دیکھ کر کہنے لگا کہ ابھی آپریشن کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تب ستگرو کی وانی یاد آئی ہے کہ:۔

ستگرو داتا ہے کلی ماہیں، پران اُدھارن اُترے سائیں ستگرو داتا دین دیالم، جم کنکر کے توڑیں جالم۔

اور ہم ست گرو کو یاد کرکے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے کہ اے پرمیشور ہم آپ کی مہما کو کن شبدوں میں تعریف کریں۔ اس طرح پورن پرمیشور کبیر صاحب کے اوتار تتو درشی سنت رامپال داس جی مہاراج کی کرپا سے ہمارا آپریشن ٹل گیا اور اس کے بعد ہم نے ایک پیسے کی گولی دوائی بھی نہیں کھائی ہے اور سکھوں والی زندگی جی رہے ہیں۔

20 نومبر 2004 کی رات کو کال کے جھپڑے کے کارن میری پتنی لاش کی طرح ہوگئی تھی، پرمیشور کا امرت جل پلانے کے بعد ہوش آیا۔ پھر ہم اُسے ستگرو جی کے پاس لے کر گئے۔ ستگرو نے بتایا کہ آج اس کی موت ہونی تھی۔ مگر کبیر پرمیشور نے اس کی عمر بڑھا دی ہے اور اب اس کو بھگتی کرنی ہے۔

پھر 22 نومبر 2004 کو میری پتنی کو سونی پت ستسنگ میں ہی لکوے (پیرالائسز) کا اٹیک پڑا اور اس کی وجہ سے اس کے ہاتھ کی طاقت ختم ہونے لگی اور اسی وقت ستگرو کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں دکھائی دینے لگا اور لگ بھگ پانچ منٹ تک دکھائی دیتا رہا۔ جب کلوے (پیرالائسز) کا اثر ختم ہو گیا تب ستگرو جی کا ہاتھ غائب ہو گیا اور آج تک وہ بلکل ٹھیک ہے۔

ست گرو تتو درشی سنت رامپال داس جی مہاراج جو کبیر پرمیشور کے جیوں کے تیوں اوتار آئے ہیں جس نے ہمارے کو سدھ کر دیا کہ:۔

غریب، جم جوراجاسے ڈرے، مٹے کرم کے انک۔

کاغذ کیری درگہہ دئی، چودھ کوٹی نہ چمپ۔

بھگت ستیش مہرا

RLF90717راج ننگر II پالم کالونی

نئی دلی موبائل نمبر09718184704

"گیارہ ھزار (11000) وولٹیج کی تار سے چھڑوانا"

میں بھگت سریش داس پُتر شری چاند رام نواسی گاؤں دھنانا، ضلع سونی پت جو کہ فلحال شاستری نگر روہتک (ہریانہ) کا نواسی ہوں۔ ستگرو جی سے نام اُپدیش لینے سے پہلے میرے گھر کی مالی حالت بہت کمزور تھی، پریوار کا کوئی بھی ایسا بھاتی نہیں جو کہ کبھی بیمار نہ رہتا ہو، میری پتنی کو بھوت پریت بہت ہی زیادہ پریشان کرتے تھے۔ اتنی تکلیفیں رہنے کے باوجود بھی ہم دیوی دیوتاؤں کی بہت پوجا کرتے تھے اور میری ہنومان جی میں بہت زیادہ شردھا تھی۔ لیکن گھر میں سنکٹ پر سنکٹ آتے جارہے تھے، کسی بھی کام میں برکت نہیں ہو رہی تھی۔ پورن پرماتما ست گرورامپال جی مہاراج جی میرے پریوار کے ہونے کے کارن ہم اُن کو پورن پرماتما نہیں مان پائے جس کا کھامیاجہ ہمیں کئی سالوں تک جھیلنا پڑا۔ تبھی گاؤں سنہپورا نواسی بھگت وِکاس نے مجھے بتایا کہ آپ کے گھر میں پورن پرماتما جگت گرورامپال جی مہاراج آئے ہوئے ہیں اور آپ کہاں سوئے پڑے ہو، تو میں نے کہا کے کال نے ہمیں کشٹ ہی اتنا دے رکھا ہے کہ ہمیں وہاں کے بارے میں جاننے کا ٹائم ہی نہیں ملا۔ سارا وقت ڈاکٹروں کے چکر

کاٹنے میں چلا جاتا ہے۔اوپر سے مالی تنگی بہت رہتی ہے۔ اُس بھگت نے مجھے کافی سمجھایا، پورن پرماتما کی ایسی دیا ہوئی کہ میں سنت رامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لینے کے لیے اکتوبر 2010 میں ست لوک آشرم بروالا میں پہنچا۔نام اُپدیش لینے کے بعد ست گرو جی نے اپنا دَیا کا پِٹارا کھول دیا اور مجھے وہ سُکھ انبھو ہونے لگے جن کا بیان اس زبان سے کر پانا بہت مشکل ہے۔

میری پتنی کو بھوت پریت ستا رہے تھے۔ ستگرو دیو جی کی دَیا سے پوری طرح ٹھیک ہے۔ 7 ستمبر 2011 کو میرا لڑکا موہت عمر 12 سال جو میرے کہنے پر مستری کو بلانے کے لیے گیا تھا۔ میرا لڑکا مستری کے مکان کی چھت پر چڑھ گیا اور چھجے پر چلا گیا۔ چھجے کے ساتھ اوپر 11 ہزار وولٹیج کے بجلی کی تار تھی۔ لڑکے اور تاروں کے بیچ میں ایک فٹ کی دوری تھی۔ جب وہ ان کے نزدیک گیا تو تاروں نے لڑکے کو کھینچ لیا اور لڑکے کے سَر پر تار چپک گیا اور ایک انچ گہرا گُھس گیا اور منہ جل گیا اور بجلی سارے جسم میں پرویش کر کے پیر کے انگھوٹھے کی ہڈی کو توڑ کر نکلنے لگی۔ اُسی وقت ست گرو رامپال جی مہاراج آکاش مارگ سے آئے اور میرے لڑکے کو بہت ہی چمکدار (تیجوں میں) جسم سہیت دکھائی دیئے جیسے ہزاروں ٹیوبوں کا پرکاش ہو رہا ہو۔ اُنہوں نے لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر بجلی سے چھوڑوا کر چھجے پر لیٹا دیا۔ پھر لڑکے کی ست گرو جی سے بہت باتیں ہوئی اور جب ست گرو جی جانے لگے تو لڑکے نے پوچھا کہ گرو جی کہاں جا رہے ہو تو گرو جی نے کہا کے بیٹا میں تیرے ساتھ ہوں تو گھبرا مت۔ اس وقت میرے لڑکے موہت کی ماتا جی بھی وہیں پر تھی۔ اُس نے یہ کرشما اپنی آنکھوں دیکھا اور وہ بہت گھبرا گئی۔ کیونکہ لڑکے کے جسم سے بجلی کے لپٹیں نکل رہی تھی۔

اس کے بعد لڑکے کو P.G.I روہتک ہوسپٹل میں لے کر گئے۔ وہاں پر بھی لڑکے کو گرو جی دکھائی دیئے اور میرے لڑکے نے کہا گرو جی میرے ساتھ ہیں۔ آپ گھبراؤ مت۔ اگر آج ہم گرو جی کی شرن میں نہیں ہوتے تو ہمارا لڑکا آج زندہ نہیں ہوتا اور میری پتنی کو بھی بھوت پریت مار ڈالتے، ہم اُجڑنے سے بچ گئے۔ یہ ست گرو رامپال جی مہاراج کی دَیا ہے۔

سبھی پڑھنے والوں سے پراتھنا ہے کہ میری سچی کتھا کو پڑھ کر آپ جی بھی ست گرو رامپال جی مہاراج کی شرن میں آکر اپنا کلیان کرائیں اور پرارُبدھ (پچھلے کرم) میں لکھے کرموں کے کارن جو

گھٹنائیں گھٹتی ہوتی ہیں ان سے پوری طرح سے بچو گے۔ ست گرو رامپال جی مہاراج کے ستسنگ وچنوں میں مینے سُنا تھا کہ پورن پرماتما کبیر جی بندی چھوڑ ہمارے سب پاپوں کو ناش کر دیتے ہیں۔ ایساہی ثبوت رُگویدَ منڈل 10 سُکت 161 منتر 2میں اور منڈل 9سُکت 80 منتر 2 میں بھی لکھاہے کہ اگر کسی روگی کی پران شکتی ختم ہوچکی ہو اور اُس کی عمر بھی بقایانہ رہی ہو تو اُس کے پرانوں کی رکشاکروں اور اسے 100سال عمر دے کر مطلب کے اس کی عمر بڑھا کر بھگت کو سبھی سُکھ دیا کرتا ہوں۔

سجنوں! ستگرو رامپال جی مہاراج نے اپنے امرِت وچنوں میں یہ بھی بتایاہے کہ ہر اک انسان اپنی کیئے کرموں کے انوسار سُکھ دُکھ بھوگتا ہے۔ دُکھ تو پاپ کرموں کا پھل ہوتا ہے اور سُکھ ہو تو اچھے کرموں کا پھل ہے۔ ابھی تک سب سنت، آچاریہ گرو یہی کہتے رہے ہیں کہ جو پرارُبدھ (پچھلے جنموں کے کرم) کا بھوگ ہے وہ تو ہر ایک انسان کو بھوگ کرہی ختم کرنا ہوگا۔اے سبھی پڑھنے والوں!ستگرو رامپال جی مہاراج کہتے ہیں کے پاپ کرم سے دُکھ ہوتا ہے۔ اگر پاپ کرموں کا ناش ہوجائے تو دُکھ بلکل ختم ہوجاتے ہیں،اگر بھگتی کرتے کرتے بھی پاپ کرم کا پھل (دُکھ) بھوگناہی پڑے تو بھگتی کی ضرورت ہی ختم ہوجاتی ہے۔7ستمبر 2011 کو ہمارے پرارُبدھ کرم کے پاپ کے کارن میرے پُتر موھیت کی موت ہونی تھی۔ ہمارے ستگرو رامپال جی مہاراج جی کی کِرپا سے پرم پوجیہ کبیر پومیشور جی نے ہمارے پاپ کا ناش کردِیااور میرے بچے کی زندگی کی رکشہ کرکے عمر بڑھا دی۔ اگر سات سمتبر2012کوپرارُبدھ کرم پھل کے مطابق میرابیٹامرجاتاتوہم سب پریوار کے لوگ بھگتی چھوڑ دیتے اور ناستک ہوجاتے ۔ کیونکہ ہمیں اُس وقت پرماتما کا پورا گیان نہیں تھا۔اب بھگوان پر بہت زیادہ وِشواس ہوگیاہے۔ یہ بھی وِشواس ہوگیاہے کہ پرم پوجیہ کبیر جی ہی پومیشور ہے۔ یہ پاپ ناشک سب سُکھوں کو دینے والا پورن موکش دینے والا ہے اور ستگرو رامپال جی مہاراج اُنہی کے بھیجے اوتار آئے ہیں۔جب کے آپ سے دوبارہ پراتھنا ہے کہ بِنا دیر ست لوک آشرم برولا میں پہنچے اور اُپدیش لے کر کلیان کروائیں۔ آپ جی سے پرارتھنا کرنے کا میرامقصدیہ ہے کہ میرے جیسے دُکھیا بہت ہے۔ میری اوپر لکھی آتم کتھاکوپڑھ کر وِچار کرکے وہ بھی میری طرح سنکٹوں (تکلیفوں)کا خاتمہ کراسکیں گے اور سُکھی ہوسکیں گے۔

یہ سنسار سمجھدا ناہیں، کہندا شام دو پہرے نوں،

غریب داس یہ وقت جات ہے، روؤ گے اس پہرے نوں ۔

بھگت سُریش داس پُتر شری چاند رام،

شاستری نگر، روہتک

فون نمبر۔۔۔۔۔۔09829588628

"بھگت دیپک داس کے پریوار کی آتم کتھا"

بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج کی دیا

مجھ داس کا نام دیپک داس پُتر شری بلجیت سنگھ، گاؤں مہلانا ضلع سونیپت ہے۔ ہم تین پیڑھیوں سے رادھا سوامی پنتھ ڈیرا بابا جیمل سنگھ سے نام اُپدیشی تھے۔ سب سے پہلے میری دادی جی کی ماتا جی یعنی میرے پِتا جی کی نانی جی نے رادھا سوامی پنتھ سے نام اُپدیش لے رکھا تھا۔ اس کے بعد میرے دادا دادی جی پھر میرے ماتاپِتا جی نے بھی رادھا سوامی پنتھ کے سنت گُرویندر سنگھ جی سے نام لیا ہوا تھا۔ ہم بھی گُرویندر جی مہاراج کو پورن پُرش مانتے تھے اور اس پنتھ سے مکمل شردھا یہ سوچ کر رکھتے تھے کہ یہ سنسار میں پربھو حاصلات کا سریشٹ پنتھ ہے اور ان کے وشال ڈیرے اور وشال سنگت (بڑی تعداد چیلے) میں لوگوں کو دیکھ کر زیادہ تر آکرشت (متوجہ) تھے، اور سیوا کرنے کے لیے ڈیرا بابا جیمل سنگھ ویاس (پنجاب) میں اور چھترپور پُسا روڈ دھلی بھی جاتے رہتے تھے۔ لیکن اُس پنتھ میں بڑی عمر میں نام دیا جاتا ہے۔ اس لیے ابھی میں نام اُپدیش لینے کے لیے لائق نہیں تھا۔

میرے ماتاپِتا جس دن چھترپور سے نام لینے کے لیے گئے ہوئے تھے اسی دن میرے چھوٹے بھائی عمر پانچ سال کے ہاتھ سے پڑوس کے ایک بچے کی آنکھ میں کوئی چیز انجانے میں لگ گئی۔ جب شام کو نام اُپدیش لیکر میرے ماتاپِتا واپس آئے۔ اُسی دن سے ہمارا اور ہمارے پڑوسیوں کا ویر ہوگیا کہ آپ کے بیٹے نے ہمارے لڑکے کے آنکھ میں جان بوجھ کر چوٹ ماری ہے اور اسی دن سے ہمارے اوپر دُکھوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

اسی دوراں میرے دادا جی کی بیماری کے کارن موت ہوگئی جب میرے دادا جی کا مُردہ جسم دوسرے کمرے میں رکھا ہُوا تھا تو اُس وقت میری دادی جی، کی بھی موت ہوگئی۔ 12 سال ہوچکے تھے، اور میری بُووا پریم وتی میں پریت کی طرح پرویش کر کے بولی۔ (میری دادی نے بھی رادھا سوامی سے پانچ ناموں کی بہت زیادہ سادھنا کر رکھی تھی۔ وہ نیمت رُوپ سے تین بجے ہی وَدن میں بھی بھجن وسُمرن کرنے کے لیے بیٹھ جاتی تھی اور گھنٹوں رادھا سوامی پنتھ کے بتائے ناموں کا جاپ وَ ابھیاس کیا کرتی تھی۔) کہ آج تمہارے دادا جی کا جیون سنسکار سماپت ہوگیا اس لیے میں تمہیں سنبھالنے آئی ہوں۔ میری دادی جی جب زندہ تھی تب سانس کی بیماری کے کارن کھانسی رہتی تھی وہ 12 سال کے بعد بھی جیوں کی تیوں ہی کھانس رہی تھی۔ تب ہم نے پوچھا کہ "دادی جی آپ تو بہت دُکھی دکھائی دے رہی ہو، کیا آپ ست لوک نہیں گئی ہو"۔ تب میری دادی نے کہا کہ "بیٹا میں نے غلط سادھنا کے کارن اپنا انمول مُنش جیون ضایع کر دیا اور اب موت کے بعد بھوت یونی میں کشٹ اُٹھا رہی ہوں۔ میں کہیں ست لوک میں نہیں گئی" میری ماتا جی نے گھور آشریہ کے ساتھ (بڑی حیرانی کے ساتھ) پوچھا ماں! "کیا آپ کو آپ کے گروچرن سنگھ مہاراج نے نہیں سنبھالا؟ تب میری دادی جی نے بہت زیادہ دُکھ کے ساتھ کہا کہ "انہوں نے میری کوئی سنبھال نہیں کی اور میں آج بھی ایسے ہی دُکھی ہو رہی ہوں۔"

اس گھٹنا کے دو سال بعد ایک دن میری دوسری بُوا کملا دیوی کے اندر میرے دادا جی پریتوت پرویش کر کے بولے اور کہا کہ "میں تو بہت دُکھی ہوں اور میری کوئی گتی نہیں ہوئی، میں نہانا چاہتا ہوں"۔ یہ سُن کر میری ماتا جی نے دُکھ و حیران سے کہا آپ تو ست لوک میں گئے تھے، کیا وہاں پر نہانے کیلیے پانی بھی نہیں ہے"؟ لیکن دادا جی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر میری ماتا میرے دادا جی (یعنی جو کہ میری بوا کملا دیوی میں پریتوت پرویش تھے) کو نہلانے لگی تو وہ کہنے لگے کہ "بیٹی میں اپنے آپ نہا لوں گا" تو میری ماتا جی نے دادا جی کو حالانکہ وہ میری بوا جی میں پرویش تھے، اس لیے بُوا والے کپڑے بھی پہنا دیئے تو میرے دادا جی بولے "بس بیٹی میری دھوتی لے آؤ، میں باندھ لوں گا"۔ میری ماتا جی نے ایسے ہی ایک چادر پکڑا دیا، جو اُنہوں نے کپڑوں کے اوپر سے ہی لپیٹ لی۔ پھر کہا کہ "میرے لیے چائے بناؤ۔ اور جلدی جلدی میں ہی چائے پی لی"۔ میں نے پوچھا کہ دادا جی! آپ ست لوک نہیں گئے

تو اُنہوں نے کہا کہ "بیٹا میں تو بہت کشٹ میں ہوں۔" میری ماتا جی نے پھر پوچھا کہ آپ تو رادھا سوامی ہجور چرن سنگھ مہاراج سے نام اُپدیشی تھے۔ بھگتی بھی کرتے تھے، کیا اُنہوں نے آپ کی کوئی سنبھال نہیں کی؟ تب میرے دادا (جو میری بُوا کملا دیوی میں پریتوت پرویش تھے) نے کہا کہ "اُنہوں نے میری کوئی سنبھال نہیں کی، میں تو ایسے ہی دھکے کھاتا پھر رہا ہوں۔"

اسی دوران میری آنکھیں بھی اتنی کمزور ہو گئی تھیں کہ مجھے کم دِکھائی دینے لگ گیا تھا اور چشمہ بار بار بدلوانا پڑا تھا۔ میں ایک دوست کے ساتھ پڑھنے کے لیے اس کے پاس جاتا تھا۔ وہاں پر بھگت سنترام جی نے مجھے پورن برہم کے اوتار ست گرو رامپال داس مہاراج کی مہما سُنائی اور کہا کہ آپ ست گرو رامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لے لو، آپ کی آنکھیں ٹھیک ہو جائیں گی اور کہا کہ انہیں تکلیفوں اور دُکھوں سے ہم جیووں کو نکالنے کیے لیے پرمیشور کبیر صاحب سنت کا رُوپ دھارن کر کے آتے ہیں۔ میں نے کہا کہ "میری ماتا پِتا جی نے رادھا سوامی پنتھ سے نام اُپدیش لے رکھا ہے" بھگت سنترام جی نے کہا کہ "وہ پنتھ ٹھیک نہیں ہے ان کی بھگتی سادھنا سے نہ تو ست لوک حاصل ہو گا اور نہ ہی جیون میں کبھی کرم کی مار ٹل سکے گی، اسے تو کبیر صاحب کا نمائندہ سچا سنت ہی ٹال سکتا ہے"

میرے پِتا جی کو سانس کی بیماری تھی، دس قدم چلنے پر ہی وہ بے حال ہو جاتے تھے اور سانس کی بیماری کے کارن دم پھوکنے لگتا تھا، ہائی اور لو بلڈ پریشر کی بھی بیماری تھی۔ میرے پِتا جی کو الیکشن ڈیوٹی کے دوران ہاٹ اٹیک ہُوا پر کرم سنسکار وس بچ گئے، لیکن تب ہم یہ سوچتے رہے کہ رادھا سوامی پنتھی سنت گرویندر سنگھ جی مہاراج نے ہاٹ اٹیک سے بچا لیا، بڑی رضا کی۔

لیکن اس کے بعد تو ہم نے سردیوں کی ایک ایک رات میں اپنے پِتا جی کا ایک ایک سانس ٹوٹتے دیکھا ہے، بلکل لاش کی طرح ہو جاتے تھے اور سوائے بیٹھ کر رونے کے ہم کچھ نہیں کر پاتے تھے، کیوں کہ دوائیوں کا بھی آخر آ چُکا تھا، ڈاکٹر جتنے زیادہ سے زیادہ ڈوز دوائی بڑھا سکتے تھے وہ بڑھا چُکے تھے۔ اس سے زیادہ وہ خوراک نہیں بڑھا سکتے تھے۔ میری ماتا جی ڈیرے بابا جیمل سنگھ سے لایا ہوا پرساد انہیں کھلایا اور رادھا سوامی پنتھی گرویندر سنگھ جی مہاراج کی مورتی کے سامنے بیٹھ کر پرارتھنا کرتی اور روتی۔ اسی وقت میرے چھوٹے بھائی کو اوپرے (پریت کا سایہ) کی شکایت رہنے لگی۔ وہ رات کو اچانک

اُٹھ جاتا تھا اور کہتا تھا کہ " کوئی میرا پیر پکڑ کر کھینچ رہا ہے اور مجھے سونے نہیں دے رہا ہے"وہ بھی بہت بیمار رہنے لگا۔ پورن پرماتما کبیر جی کی دیا سے مجھ داس کو 8اکتوبر 1998 کو ست گرورامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش حاصل ہوا۔ ست گرورامپال جی مہاراج کی اسیم کرپا سے بیس دن کے اندر ہی میرا چشمہ اُتر گیا اور مینے دوائی کھانا بھی چھوڑ دیا۔ مجھے ست گرو رامپال جی مہاراج پر پورا اعتبار ہو گیا تھا۔ بھگت سنترام جی نے گھر پر آکر میرے ماتا پِتا جی کو بھی سمجھایا کہ آپ پورن پرماتما کبیر صاحب کے نمائندے سچے سنت رامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لو، آپ کی سب ہی تکلیفوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

اس کے بعد میں نے بھی اپنے ماتا پِتا جی کو سمجھایا تو وہ بولے "ہم پہلے تو رادھا سوامی تھے، اب سنت رامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لینگے تو دنیا کیا کہے گی"؟ تب میں نے کہا کہ "پِتا جی، اگر ایک ڈاکٹر سے علاج نہیں ہو رہا تو کیا دوسرا ڈاکٹر نہیں بدلتے"؟ لیکن دُکھی بہت تھے، کچھ وقت بعد کبیر پرمیشور جی کی شرن میں آگئے اور رادھا سوامی پنتھ کے ان کے پانچ ناموں کو چھوڑ کے، سچے سنت ستگرو رامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لے لیا۔

"ست گرو کبیر جی کہتے ہیں کہ **"شرن پڑئے کو گرو سنبھالے جان کے بالک بھولا رے"**

سارے پریوار کے نام لینے کے ساتھ ہی ہمارے اچھے دن شروع ہوگئے۔ میرے بھائی کے اوپر پریت کا سایہ ٹھیک ہو گیا، پِتا جی کی صحت بلکل ٹھیک ہو گئی، پہلے وہ دس قدم بھی نہیں چل سکتے تھے، اب وہ ایک آدمی کے ساتھ چینی کی ایک بوری بھی اُٹھا سکتے ہیں۔ آج ہمارا پریوار پورن پرماتما کے اوتار ست گرو رامپال جی مہاراج جی کی شرن میں ان کی دیا سے پوری طرح سُکھی ہے۔

لیکن ہمارے دادا دادی اور پِتا جی کی نانی بھی مُنش جیون کا جو نقصان ہوا اُس کی بھرپائی کسی بھی طریقے سے نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی آدمی کی جان بچانے کے لیے لاکھوں اور کروڑوں رُوپے خرچ کر دیے جائیے اور اس کی جان بچ جائے تو اُسے اس خرچ ہوئے پیسے کا کوئی دُکھ نہیں ہوتا۔ اور سوچتا ہے کہ چلو جان تو بچی۔ لیکن آج چاہے کتنی بھی قیمت چُکانے پر بھی میرے دادا دادی کا جیون جو کہ شاستر وِرُدھ سادھنا(رادھا سوامی کے بتائے 5ناموں کی سادھنا) کرنے سے بلکل ویرتھ چلا گیا۔(وہ بھوت اور پِتر کی یونیوں میں کشٹ بھوگ رہے ہیں) واپس نہیں آسکتے۔ جو گھنونا مذاق یہ نقلی سنت اور پنتھ سب سماج کے

ساتھ کر رہے ہیں، کیوں کہ چوراسی لاکھ یونیاں بھوگنے کے بعد ملنے والے انمول مُنش جیون کو، جو پورن پرماتما کو حاصل کرنے کا ایک ماتر سادھن ہے اُسے برباد کر رہے ہیں۔ اس مہا شکتی (جو نقصان ہوا) کی پورتی کسی بھی قیمت سے پوری نہیں کی جاسکتی۔

اے بندی چھوڑ ست پُرش رُوپ میں ستگرو رامپال جی مہاراج آپ نے بڑی دیا کی ہم تُچھ جیوؤں پر جو اپنا ست گیان دیکر اپنی شرن میں بُلا لیا نہیں تو ہم بھی پیڑھی در پیڑھی سے حاصل اس شاستر وِرُدھ سادھنا میں اپنے مُنش جیون کو سماپت کر کے کہیں بھوت اور پِتروں کی یونیوں میں چلے جاتے اور اس شاستر ودھی یُکت (جو شاستروں میں لکھی سادھنا ہے) ست بھگتی سے ونچت رہ جاتے۔

سبھی عقل مند سماج سے پرارتھنا ہے کہ ابھی بھی وقت ہے۔ اس سچے گیان کو سمجھو اور پُرسکون ہو کر فیصلہ کریں۔ بندی چھوڑ ست گرو رامپال جی مہاراج کے چرنوں میں آکر ست بھگتی حاصل کر کے اپنے مُنش جیون کا کلیان کروائیں۔

ست صاحب۔

ست گرو کے چرنوں کا داس بھگت دیپک داس

موبائل فون نمبر 918571973093+

پرمیشور کی اسیم کرپا

بندی چھوڑ ستگرو رامپال جی مہاراج کی جۓ

یجُر وید ادھیائے 8 منتر 13 میں ثبوت ہے کے پورن پرماتما پاپی سے بھی پاپی انسانوں کے بھی سارے پاپوں کا ناس کر کے بھینکر روگوں سے بھی مُکت کر دیتے ہیں۔ جس کا میں جیتا جاگتا مثال ہوں۔

میں کیشَو مینالی پُتر شری اِندر پرساد مینالی گاؤں وِکاس سمتی ہری اون، ضلع سر لاہی، نیپال کا نواسی ہوں اور موجودہ وقت میں کاٹھمنڈو اُپتیکا ٹِمی بھگت پور میں گھر بنا کر رہتا ہوں۔ میں چُرے بھاور

(نیپال) نام کے راج نیتک پاٹھی کا ادھیک ایوم پروَ سبا سد ہوں۔ میرا موبائل نمبر00977-9841892583ہے۔ میرے اوپر ست گرو رامپال جی مہاراج نے چمتکاری کرپا کر مجھے اور میرے پریوار کے سارے دُکھوں کو ناش کر سُکھی بنادیا۔

سنسار کی نظر میں، میں سُکھی اور سمانت جیون جی رہا تھا لیکن میں اپنی بیماریوں کے کارن بہت ہی دُکھی تھا۔ میں پچھلے بیس سالوں سے خونی بواسیر کی بیماری میں مبتلا تھا اور شوچ کرتے وقت زیادہ تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی ساتھ ہی آٹھ سالوں سے کرونک برو نکائٹِس سے مبتلا تھا۔ راجنیتک کرمی ہونے کے کارن بہت لوگوں سے ملنا پڑتا تھا اور ہمیشہ مکھ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ کر بولنا پڑتا تھا۔ میں نے اپنے روگوں کے علاج کے لیے اچھے سے اچھے ڈاکٹروں کو دکھایا۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جب کہ میں نے دھرم کے نام پر اگیانی سنتوں کے چکر میں پڑ کر اپنے جیون کے 62 سال برباد کر چُکا تھا۔

مجھے یہ باتیں ست گرورامپال جی مہاراج سے نام اُپدیش لینے کے بعد پتا چلا نیپال سنسد کا سبھاسد ہونے کے کارن سرکاری خرچوں پر میں سنسار کے کسی بھی ڈاکٹر سے اپنے روگ کا علاج کرواسکتا تھا۔ لیکن نیپال کے میڈیکل بورڈ نے اس کے لیے سفارش نہیں کی کیونکہ ان کے مطابق میرا روگ لا علاج تھا اور کوئی بھی ڈاکٹر مجھے ٹھیک نہیں کر سکتا۔ اب تو مجھے لگتا تھا کہ پوری زندگی دُکھ بھوگنا پڑے گا اور ہمیشہ دوا کھاتے رہنا پڑے گا۔

ایک دن میں شوک مگن (پریشان) بیٹھا تھا مجھے میرے دوست بھگت بھولا داس جو کئی سالوں سے ستگرو رامپال جی مہاراج کا شِشّ تھا میرے دُکھوں کو سُن کر ستگرو جی سے اُپدیش لے نے پر آپ کے دُکھوں کا لازمی ناش ہو گا۔ یہ کہہ کر وِشواس دلانے لگا۔ میں بڑے بڑے سنتوں کی سنگت کر کے تھک چُکا تھا۔ اُس دوست کی بات میرے لیے کوئی اندھیرے میں دیپک کی روشنی برابر میرے من کو چھُو گئی۔ میں تیسرے دن ہی ست لوک آشرم چندی گڑھ روڈ بروالا، ضلع ہسار، ہریانہ کے لیے چل دیا اور اپنی پتنی کو بھی لیا کیونکہ گھُٹنے کی ہڈی گھِس جانے کے کارن وہ بھی بہت پریشان تھی اور اس کی آنکھوں میں جل بِندو نام کا ایک لا علاج روگ تھا اور اپنے چھوٹے بیٹے کی پتنی کو بھی ساتھ میں لے لیا۔ مجھے راستے

میں نیپال کے کئی بھگت جن مل گئے جو ست لوک آشرم میں جا رہے تھے اس طرح میں بنا کوئی پریشانی ست لوک آشرم آگیا۔

میں سنتوں اور مھنتوں کی لالچ سے واقف تھا اور ستگرو رامپال جی مہراج کا کوئی پُستک وَست سنگ نہیں سُنا تھا، کسی کے کہنے سے ہی آگیا تھا۔ آتے ہی نام اُپدیش لینے کے لیے تیار نہیں تھا۔ میرا اچھا نصیب تھا کہ میرا آنا ہی ست سنگ ساگم کے وقت ہُوا اور مجھے ست گرو دیو کا ست سنگ سُننے کو ملا جس میں مجھے پتا چلا کے اس سنسار کے سبھی دھرم گرو، سبھی پنڈت، سبھی پروہت اپنے نجی سوارتھ (اپنی لالچ) کے لیے دھرم کے نام پر لوگوں کو کال جال میں پھنسا کر ہم بھولی بھالی آتماؤں کو نرک بھیجنے کا پرپنچ رچ رہے ہیں وہ نہ تو کبھی پرمیشور سے ملیں ہیں اور نہ ہی اُنہیں پرمیشور کی ست بھگتی کا گیان ہے اور یہ کام وہ چند روپیوں اور سماج میں عزت پانے کیے لیے ہی کر رہے ہیں۔ لیکن میں پھر بھی نام اُپدیش لینے کے لیے تیار نہیں ہُوا لیکن میری پتنی تُرنت نام دان کے لیے تیار تھی۔ کیوں کہ نام دان لیے بنا گرو درشن اور گرو کا آشرواد ملنا ممکن نہیں تھا۔ یہ شاید مجھ پر راجنیتی کا ہی رنگ بقایا تھا جو میں کسی کا وِشواس نہیں کرتا تھا۔ پھر بھی آپس میں صلاح مشورہ کر کے ہم تینوں نے نام اُپدیش تاریخ 2 مئی 2012 کو لیا اور گرو جی کے درشن کے لیے گیا۔ وہاں پر دیا کے ساگر نے ہم پر کرپا کی نظر کرنے کے لیے جیسے تیار کھڑے تھے۔ جیسے ہی میں نے اپنے روگوں کے بارے میں کہا تو ست گرو دیو جی بولے "سب ٹھیک ہو جائے گا" کا آشرواد میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دِیا میرے ساتھ چمتکار ہو گیا۔ صبح پاخانے جانے پر پاخانے سے خون گِرا اور اس کے ساتھ ہی بواسیر ختم ہو گئی۔ دو دن آشرم میں رہنے پر کرونک برونکائیٹس قریب 80 فیصد ٹھیک ہو گیا اور جو اب پورا ٹھیک ہو چُکا ہے۔ صرف دو مہینے میں کبھی کبھی کچھ کھانسی ہو جاتی ہے۔ پتنی کے گھٹنے کا روگ بھی ٹھیک ہو گیا۔ کھٹمنڈو آنے پر کھٹمنڈو کے اُسی اسپتال میں ان کی آنکھ دوبارہ چیک اپ کروایا ڈاکٹر بھی یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ان کی آنکھوں میں جل بِندو نام کے روگ کا کوئی نام وَنشان ہی نہیں ہے۔ اور آنکھیں بلکل ٹھیک ہیں۔

میرا مرض ٹھیک ہونے کے چمتکار پریوار، رشتہ دار اور پڑوس میں چاروں طرف پھیل گیا۔ میرے پریوار کے دوسرے لوگ بھی کسی نہ کسی روگ سے پریشان تھے۔ جیسے میرے بڑے بھائی جو

خود ایک ڈاکٹر ہیں ان کا سارا جسم پھول Swelling جاتا تھا۔ میری بیٹی کو ماہواری (Meanses) کے وقت بہت پیٹ میں درد ہوتا تھا۔ میری دوسری بیٹی جو پیشے سے وکیل ہے، سائٹکا اور گلے کی ہڈی گھٹنے کے روگ سے زندگی سے ناامید ہوچکی تھی اور میری بہن کا پتی بھی جل بُندو روگ سے مبتلا تھا۔ تب ہی میرے اوپر ست گرو کی کرپا بہت ہی پربھاوت ہوئی۔ تب تک میں آشرم کے نیموں اور بھگتی بھاؤ سے تھوڑا بہت واقف ہوگیا تھا۔ میں نے سب کو "گیان گنگا" کتاب اچھی طرح پڑھنے کے لیے کہا۔ اگلی بار جب میں آشرم آنے لگا تو سب ہی کو ساتھ لے لیا۔ ان لوگوں کو نام اُپدیش لینے میں کوئی دویدھا نہیں تھی۔ سب ہی نے نام اُپدیش لیا وشواس کے ساتھ بھگتی کی۔ آج سب ہی روگ ختم ہوگئے ہیں اور سُکھی زندگی جی رہے ہیں۔

ست گرو رامپال داس مہاراج پورن پرماتما کے پرتی رُوپ نہیں "پورن پرماتما" ہی ہیں۔ جو اپنے کو چھُپا کر رکھ رہے ہیں اور اپنے کو "پورن پرماتما کا داس" کہتے ہیں اور دھرتی پر پھنسے ہوئے جیوؤں کو بندھن مکت کرکے ست لوک لے جانے کے لیے آئے ہیں۔ ہمارے ست گرنتھوں میں ثبوت ہے کہ جب کل یُگ کا پانچ ہزار پانچ سو پانچ ورش بیت جائے گا تو تارن ہارن سنت، جگ تارن کے لیے دھرتی پر آئے گا۔

کبیر، پانچ ہزار اُرو پانچ سو پانچ جب کل یُگ بیت جائے
مہا پُرش فرمان تب جگ تارن کو آئے۔

سبھی پریمی بھگتو! وقت آگیا ہے، پورن سنت بھی آگئے ہیں اور گیان امرت برسا کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت کے سب ہی نقلی سنت، مہنت روپی ٹھگوں سے بچو اور جلد سے جلد سنگرو کی چرنوں میں آکر بغیر لالچ کے نام اُپدیش لے کر اپنا کلیان کرواؤ اور پورن موکش حاصل کرو۔ ست صاحب۔

کیشو پسامینالی (داس)

کھٹمنڈو (نیپال) 00977984189258+